کالج

عربک گریمر اینڈ ٹرانسلیشن

برائے طلبۂ

ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے

مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل

مصنفہ

ایم۔ ڈی۔ چوہدری

(ایم۔ اے، ایم۔ او۔ ایل (عربی)، ایم۔ اے (اسلامیات)، ایچ۔ اے، بی۔ ٹی)

لیکچرار عربی، گورنمنٹ کالج، لائل پور

پبلشرز: کتابستان پبلشنگ کمپنی

اُردو بازار، لاہور

انتساب

میں اس کتاب کو والدِ مرحوم
چوہدری محمد بخش رئیس تلونڈی چوہدریاں
ریاست کپورتھلہ کے نامِ نامی سے معنون
کرتا ہوں، جن کی ترغیب و تشویق
اکتسابِ علم میں میرے لیے بے حد
ممد و معاون ثابت ہوئی۔

مصنف

تبصرہ

روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۵ء

کالج عربک گریمر اینڈ ٹرانسلیشن

مصنف: ایم۔ ڈی۔ چوہدری لیکچرار عربی گورنمنٹ کالج، لائلپور

عربی زبان کا سیکھنا مسلمانوں کے لیے جتنا ضروری اور اہم ہے، افسوس ہے کہ آج اس سے اتنی ہی بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ اسکی وجہ ہمارے نزدیک عربی زبان سیکھنے اور سکھانے والوں کی افراط و تفریط ہے۔ ایک طرف ہمارے عربی مدارس ہیں جن کے ہاں عربی گریمر کا نصاب تعلیم ادق اور فرسودہ ہونے کے علاوہ اتنا ضخیم اور طویل ہے کہ ایک طالبعلم سن کر عربی زبان کو دنیا کی مشکل ترین زبان تصور کرنے لگتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عربی، فارسی اور اردو کے مقابلے میں وسیع اور مشکل زبان ہے لیکن اس کے مشکل بنانے میں جہاں ہمارے پرانے مدارس کے نصاب تعلیم کو دخل ہے وہاں جدید تعلیم یافتہ حضرات کی ذہنیت بھی کارفرما ہے۔ عربی مدارس میں نحو میر سے لے کر شرح جامی تک اور صرف بہائی سے لیکر شافیہ تک تمام گریمر کی کتابیں از بر کرا دی جاتی ہیں لیکن عربی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں سکھایا جاتا۔ عربی طالب علم گریمر برائے گریمر کے لیے اپنے کتنے سال صرف کر دیتے ہیں۔

دوسری طرف ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو بی۔ اے کے لیے تو چودہ سال آسانی سے صرف کرنے کو تیار ہے لیکن عربی کے متعلق اس کا مطالبہ ہے کہ چھ ماہ میں اسے اتنی آ جائے کہ قرآن و حدیث، فقہ و تاریخ کا براہ راست مطالعہ کرے۔ ہمارے نزدیک ان مشکل کا حل یہ ہے کہ ایک طرف تو نصاب تعلیم کو آسان اور مختصر بنایا جائے اور دوسری طرف عربی سیکھنے والے حضرات پستہ ہمتی سے کام لے کر اس کے لیے کچھ وقت صرف کریں۔

بحمد للہ اب اردو زبان میں بھی عربی گریمر کی کتابیں منتقل ہو چکی ہیں، جو افادیت کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں۔ لیکن ان کتابوں کے ساتھ ساتھ استاد کی رہنمائی ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب بھی عربی کو آسان بنانے کی ایک کوشش ہے جو کافی حد تک کامیاب

ہے۔ فاضل مصنّف نے اس بات کا پورا لحاظ رکھا ہے کہ عربی طالب علم کو گرامر اور زبان بیک وقت دونوں سکھائی جائیں۔ اِسی لیے دروس کے بعد اُردو سے عربی ترجمہ کی مشقیں بھی دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں واحد جمع، تذکیر و تانیث، محاورات، ضرب الامثال بارہ سو الفاظ پر مشتمل فرہنگ اور پرچہ جات پنجاب یونیورسٹی کا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کی ایسی خصوصیت ہے جو عربی کی دوسری کتابوں میں کم ملتی ہے تعلیلات کے بارے میں مصنّف نے پرانے طرز ہی کو اختیار کیا ہے۔ اور یہی ہمارے نزدیک آسان اور درست ہے۔ مصنّف "عربی کا معلّم" نے تعلیلات کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت میں انھیں مشکل بنا کر رکھ دیا ہے۔

کتابت و طباعت کی کچھ غلطیاں ایسی رہ گئی ہیں جو نظر ثانی کی محتاج ہیں مثلاً صفحہ ۵۷ پر قراۃٌ کی بجائے قِراءَۃٌ اور صفحہ ۱۲۱ پر لاتضُرُّوا کی جگہ تضُرُّوا چھپ گیا ہے۔ اگر یہ کمی دُور ہو جائے تو ہمارے خیال میں یہ کتاب کالج اور عربی مدارس کے طلبہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ غلطیوں کی وجہ سے مبتدی کو اُلجھن پیش آتی ہے اور وہ آسانی سے الفاظ کی صحت کو حفظ نہیں کر پاتا۔

یونیورسٹی کے امتحانات پاس کرنے والوں کو ہم خاص طور پر مشورہ دیں گے کہ وہ اس کتاب کو اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ اس سے انھیں عربی زبان و گرامر دونوں کا فائدہ ہوگا۔ ضخامت ۴۴۵ صفحات (مجلّد) قیمت پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ: کتابستان پبلشنگ کمپنی، اردو بازار، لاہور

★

(مولانا) محمد چراغ صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

کالج عربک گرامر اینڈ ٹرانسلیشن: تالیف ایم۔ ڈی چوہدری، لیکچرار عربی گورنمنٹ کالج، لائل پور۔

قواعد عربی صرف و نحو میں جدید طرز کی بہترین کتاب ہے جس میں پچپن (۵۵) اسباق میں دونوں علموں کے نیز علم عروض کے قریباً تمام قابل استعمال قواعد آ گئے ہیں۔ مجھے اپنی کم فرصتی کی وجہ سے تفصیلی نظر کا موقع نہیں ملا۔ البتہ سرسری مطالعے

کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ موجودہ وقت میں تھوڑے سے عرصہ میں جو لوگ عربی زبان سے واقف ہونا چاہتے ہیں ان کے لیے بہترین رہنما ہے۔ گویا آجکل کے ایک عام عذر کا عمدہ جواب ہے کہ عربی زبان کا حصول نہایت مشکل اور اور دقت طلب ہے۔

جمع اور اسمائے عدد میں عام کتابوں کی نسبت زیادہ معلومات دی گئی ہیں پھر ساتھ ہی ہر سبق کے بعد اردو سے عربی بنانے کی مشقیں دی گئی ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ بقول مصنف "مجھے قوی اُمید ہے کہ طلبہ اسے بہت مفید پائیں گے اور عربی لٹریچر کے سمجھنے اور ترجمہ کرنے میں انہیں بہت سی دقتوں سے نجات مل جائے گی"۔ پھر کافی قابل قدر ضمیمے ہیں۔ جن میں سے عربی مصادر مع تراجم کا مواد اردو محاورات کا عربی ترجمہ اور ضرب الامثال کے ضمیمے نہایت ہی مفید ہیں۔ بہرحال عربی علم حاصل کرنے کے لیے رہنمائی کی کامیاب کوشش ہے اللہ تعالیٰ مولف کو جزائے خیر دے۔

اگر جناب مؤلف کتاب میں جدید لغات کا جو عام استعمال ہوتی ہیں ضمیمہ بھی لگا دیتے تو افادہ میں مزید اضافہ ہو جاتا۔ جستہ جستہ مقامات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کتابت کے اغلاط کافی ہیں۔

مشتملات

١- عربی گرامر کے اصول و قواعد سلیس پیرائے میں چھپن سبقوں میں
٢- ہر سبق کے آخر میں گرامر کے سوالات برائے افادہ
٣- ہر سبق کے آخر میں بیس جملوں پر مشتمل ایک مشق برائے ترجمہ مع فرہنگ
٤- آٹھ سو کے قریب اسماء کی واحد جمع مع معانی
٥- سوا سو کے قریب اسماء کے مذکر و مونث مع معانی
٦- تین صد کے قریب اردو مصادر کے عربی مصادر مع ضروری افعال
٧- ایک صد سے زائد اردو محاورات کا ترجمہ عربی محاورات میں۔
٨- ڈیڑھ سو مشہور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ
٩- بیس عمدہ اشعار مع معانی
١٠- بیس عربی ضرب الامثال مع تاریخی واقعات
١١- ساڑھے چودہ سو الفاظ پر مشتمل ایک فرہنگ ۲۴ مختلف عنوانوں کے تحت مع لغات جدیدہ
١٢- تیس مشقیں برائے ترجمہ مع فرہنگ
١٣- مختلف جماعتوں کے بارہ یونیورسٹی پرچہ جات برائے ترجمہ مع فرہنگ
١٤- نصاب ایف۔ اے کے اہم شعراء پر نوٹ

فہرست

رحمانی پرنٹنگ پریس فیلڈار روڈ لاہور میں باہتمام مولانا بشیر احمد پرنٹر چھپی

پیش لفظ

اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسلامی لٹریچر کا بہت بڑا ذخیرہ عربی زبان میں ہے مسلمان نوجوانوں اور طالب علموں کے لیے اس زبان کی تعلیم کی ضرورت ہے۔ کوئی سمجھدار آدمی انکار نہیں کر سکتا خصوصاً پاکستان جیسے ملک میں جس کا آئین اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جا رہا ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے عوام تو کجا پڑھا لکھا باشعور طبقہ بھی اس ٹھوس حقیقت سے بے اعتنائی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عربی زبان، اردو اور فارسی وغیرہ کے مقابلہ میں مشکل ہے تاہم اتنی پیچیدہ اور مشکل نہیں ہے جتنا کہ اسے خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس خیال کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہ زبان سکھانے والی کتابیں بھی مشکل ہیں خصوصاً گرامر کی بعض کتابوں کا انداز بیان تو بہت ہی مشکل اور پیچیدہ بلکہ فرسودہ ہے۔ اور ترجمے کی کتابیں تو سرے ہی سے مفقود ہیں بیچارے طلبہ بھی معذور ہیں۔ طلبہ کی انہی دقتوں کے پیش نظر یہ کتاب نئے انداز میں "گائڈ" کے پیرائے میں لکھی گئی ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ طلبہ اسے بہت مفید پائیں گے۔ اور عربی گرامر کے سمجھنے اور ترجمہ کرنے میں انہیں بہت سی دقتوں سے نجات مل جائے گی۔ اس کتاب کی تیاری میں بہت سی عربی اردو اور انگریزی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے جن کے مصنفین کا شکریہ ادا کرنا میرا اخلاقی فرض ہے۔ میں جناب ملک محمد صاحب خیال ڈیولپمنٹ آفیسر محکمہ تعلیم پنجاب سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لائلپور کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے اس کام کے لیے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں میاں سراج الدین صاحب ڈائرکٹر محکمہ تعلیم اور ایجوکیشن سیکرٹری حکومت پنجاب کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ازراہِ نوازش اس کتاب کی اشاعت کی اجازت فرمائی۔

آخر میں میں اپنے محترم استاد مولانا مفتی سیاح الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائلپور کا احسان مند ہوں کہ انہوں نے تدریسی انہماک و دیگر مصروفیات کے باوجود اس کتاب پر نظر ثانی کی زحمت گوارا فرمائی اور بعض مقامات پر بیش قیمت ارشادات سے مستفید فرمایا۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

ایم۔ ڈی۔ چوہدری گورنمنٹ کالج، لائلپور

مورخہ ۱۱- فروری ۱۹۵۵ء

پیش لفظ ایڈیشن ثانی

کتاب کا پہلا ایڈیشن قریباً چار سال کے عرصے میں ختم ہوا۔ عربی (انتخابی مضمون) کے طلبہ کی تعداد کی قلت کے پیش نظر ایک ہزار کتاب کی فروخت کے لیے یہ عرصہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک طرح سے کتاب کی افادیت کا ثبوت ہے۔

موجودہ ایڈیشن میں کچھ ترمیم و اضافے کیے گئے ہیں۔ اور بعض مقامات پر ویسے بھی قطع و برید کی گئی ہے۔ مرفوعات و منصوبات وغیرہ پر مشتمل ایک سبق کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تذکیر و تانیث کے ضمیمہ کو بہت مختصر کر دیا گیا ہے۔ قریباً دو سو الفاظ پر مشتمل فرہنگ بھی شامل کر دی گئی ہے۔ اس سال کے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے پرچوں کا ترجمہ بھی مشقوں کے طور پر شامل کر دیا گیا ہے۔ ایف۔ اے کے نصاب میں جو شعراء شامل ہیں ان پر امتحان میں نوٹ بھی آتے ہیں۔ چونکہ بعض کالجوں میں پروفیسر حضرات کبھی کبھی نوٹس لکھوانے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اس لیے اہم شعراء پر نوٹ بھی دے دیے گئے ہیں۔ امید ہے یہ ترمیم و اضافہ مفید رہے گا۔ قطف الازہار کی پانچ ابتدائی کہانیوں کی سمریاں (خلاصے) بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ کتاب کے متعلق دو عدد تبصرے بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔

گو تمام ... پر بنظر غائر نظر ثانی کر کے پوری طرح سے تصحیح کر دی گئی ہے۔ تاہم کتابت کی اغلاط ابھی باقی ہیں۔ جملہ پروفیسر صاحبان کے تعاون کے لیے ان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

ایم۔ ڈی چوہدری گورنمنٹ کالج لائل پور

مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۵۶ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی اصطلاحات

ہر زبان کی کچھ مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں۔ چنانچہ عربی زبان کی اصطلاحات درج ذیل ہیں:

جس طرح اُردو زبان میں زبر (ـَ)، زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) ہوتی ہے اسی طرح عربی زبان میں بھی یہ علامات ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک کو حَرَکت کہا جاتا ہے۔ لیکن ان علامتوں کے عربی نام اُردو ناموں سے مختلف ہیں۔

فَتْحَہ: عربی زبان میں زَبر کو فتحہ کہتے ہیں ۔

کَسْرَہ: زیر کو کہا جاتا ہے ۔

ضَمَّہ: پیش کو ضمّہ کہتے ہیں۔ اور ان تینوں حرکتوں کو حرکاتِ ثلٰثہ کہا جاتا ہے۔

مُتَحَرِّک: جس حرف پر کوئی حرکت حرکاتِ ثلٰثہ میں سے ہو اسے متحرک کہا جاتا ہے جیسے فِعْلٌ میں فِ ۔

مَفْتُوحٌ: جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح کہا جاتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ میں رَ ۔

مَکْسُوْرٌ: جس حرف کے نیچے کَسْرَہ ہو اسے مَکْسُوْر کہتے ہیں جیسے کِتَابٌ میں کِ ۔

مَضْمُوْمٌ: جس حرف پر ضمّہ ہو اُسے مَضْمُوْم کہا جاتا ہے۔ جیسے خُبْزٌ میں خُ

تَنْوِیْنٌ: مذکورہ بالا حرکات کے علاوہ عربی میں دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ)

اور دو پیش (ٌ) بھی آتے ہیں اور یہ تنوین کہلاتے ہیں۔ تنوین والے لفظ کے بولنے میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے نُونِ تنوین کہا جاتا ہے۔

سُکُوْن: کسی حرکت (زبر۔ زیر۔ پیش) کے نہ ہونے کو سُکُوْن کہا جاتا ہے۔ اسے جَزْم بھی کہتے ہیں۔

سَاکِنْ: جس حرف پر سُکُون ہو اُسے ساکن بولتے ہیں۔ جیسے فِعْلٌ میں عْ۔

تَشْدِیْدٌ: اس علامت (ّ) کو تشدید بولتے ہیں۔ اُردو میں عام طور پر اسے شَدّ کہتے ہیں۔

مُشَدَّدْ: جہاں ایک ہی قسم کے دو حروف ایک ساتھ ملا کر پڑھتے وقت ایک ساتھ کو زور سے پڑھایا جاتا ہو تو ایسے حرف کو مُشَدَّدْ کہتے ہیں۔ جیسے مُقَدَّمْ میں دال حرف مُشَدَّدْ ہے۔ کیونکہ یہ اصل میں مُقَدْدَمْ ہے۔ دونوں دالوں کو ملا کر ایک دال کو زور سے پڑھا جاتا ہے۔

تَنْکِیْرٌ: کسی اسم کا نکرہ ہونا یا کسی اسم کو نکرہ بنانا تَنْکِیْر کہلاتا ہے۔

تَعْرِیْفٌ: کسی اسم کا معرفہ ہونا یا کسی اسم کو معرفہ بنانا تَعْرِیْف کہلاتا ہے۔

لامِ تَعْرِیْف: کسی اسم نکرہ کو معرفہ بناتے وقت جو اَلْ اس کے آغاز میں بڑھایا جاتا ہے وہ لامِ تعریف کہلاتا ہے۔ جیسے اَلْوَلَدُ کا اَلْ۔

مُعَرَّف بِاللّام: یہ وہ معرفہ ہے جو لامِ تعریف کے ذریعے سے معرفہ بنتا ہے۔

حُرُوفِ تَہَجِّیْ: حروفِ ابجد کو حروفِ تہجی کہا جاتا ہے۔ یعنی الف سے یاء تک کے تمام حروف۔

حُرُوفِ عِلَّت: و، ا، ی میں سے ہر ایک کو حرفِ علت کہا جاتا ہے اور تینوں

کو حروفِ علّت ٭

حُرُوفِ صَحِیح: حروفِ علّت کے علاوہ ابجد کے باقی سب حروف کو حُرُوفِ صَحِیحَہ کہتے ہیں ٭

تَذکِیرٌ: کسی اسم کا مذکر ہونا یا اسے مذکر بتانا تَذکِیر کہلاتا ہے ٭

تَانِیثٌ: کسی اسم کا مؤنث ہونا یا مؤنث بنانا تانیث کہلاتا ہے ٭

وَاحِدٌ: جس لفظ سے ایک چیز ظاہر ہو اسے واحد یا مفرد کہتے ہیں۔ جیسے ثَورٌ (ایک بیل) ٭

تَثنِیَہ: جس لفظ سے دو چیزیں ظاہر ہوں اسے تَثنِیَہ کہا جاتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ (دو آدمی) ٭

جَمعٌ: جس لفظ سے دو سے زیادہ چیزیں ظاہر ہوں اسے جمع بولتے ہیں جیسے اَشجَارٌ (بہت سے درخت) جمع ہے شَجَرَۃٌ کی ٭

هَمزَۃٌ: عربی اصطلاح میں ہمزہ وہ الف ہے جو متحرک یا ساکن ہو۔ لیکن اس کے ادا کرتے وقت زبان کو جھٹکا سا لگے۔ جیسے اَکَلَ میں پہلا حرف۔ سَأَلَ میں دوسرا حرف۔ قَرَأَ میں تیسرا حرف۔ یا رَأسٌ اور بِئرٌ میں دوسرا حرف۔ اور جو ساکن زبان کو جھٹکا لگے بغیر ادا ہو اسے اَلِف کہتے ہیں۔ جیسے قَالَ میں دوسرا حرف (الف) ہمزہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں ٭

هَمزَۃُ القَطع: وہ ہمزہ جو کلام کے درمیان میں آجائے تب بھی اسے گرایا نہ جائے۔ هَمزَہ قطعی کہلاتا ہے ٭

ھَمْزَۃُ الْوَصْل: یہ وہ ہمزہ ہے جو کلام کے درمیان واقع ہونے کی صورت میں بولنے میں ساقط ہو جاتا ہے۔ جیسے یَا آدَمُ اسْکُنْ میں میم اور سین کے درمیان کا ہمزہ جو اصل میں مضموم ہے۔ اگر یہ درمیان کلام میں نہ آتا اور صرف اُسْکُنْ ہی پڑھنا ہوتا تو ہمزہ مضمومہ ضرور پڑھتے +

/ مَدَّہ: جب کوئی حرف علت ساکن ہو اور اس کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق ہو تو اس حرفِ علت کو مدّہ کہتے ہیں اگر واؤ ماقبل مضموم ہو تو واؤ مدّہ اور اگر یاء ماقبل مکسور ہو تو یائے مدّہ اور الف ماقبل مفتوح ہو تو الف مدّہ کہلاتا ہے جیسا کہ نُوْرٌ میں واؤ، عَبِیْرٌ میں یاء اور دارٌ میں الف ہے۔ اگر ماقبل کی حرکت موافق نہ ہو تو اسے لین کہتے ہیں۔ جیسے ثَوْرٌ۔ سَیْرٌ۔ الف ہمیشہ مدّہ ہی ہوتا ہے۔ اس کے ماقبل پر ضمّہ یا کسرہ آ ہی نہیں سکتا +

اِسْمِ جَمْع: وہ اسم ہے جو بظاہر مفرد ہو لیکن ایک گروہ یا جماعت کے لیے بولا جائے جیسے قَوْمٌ (لوگ) عَسْکَرٌ (لشکر) جَمَاعَۃٌ (گروہ) انگریزی میں اسے Collective Noun کہتے ہیں +

حُرُوفِ تہجّی

عربی کے حروفِ تہجی مندرجہ ذیل ہیں +

ا - ب - ت - ث - ج - ح - خ - د - ذ - ر - ز - س - ش -

ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔

و۔ ہ۔ ی*

حُرُوفِ شَمْسِیَہ: مندرجہ ذیل حروف حروفِ شمسیہ کہلاتے ہیں:

ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔

ل۔ ن*

اگر لامِ تعریف (اَلْ) کسی ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہو تو اَلْ کے لام کا تلفظ نہیں ہوتا بلکہ وہ حرفِ شمسی میں مدغم ہو جاتا ہے اس صورت میں لام پر جزم دینے کی بجائے حرفِ شمسی پر تشدید ڈالی جاتی ہے۔ جیسے اَلشَّمْسُ۔ اَلتَّمْرُ۔ اَلنَّاسُ۔ وغیرہ*

حُرُوفِ قَمَرِیَہ: مندرجہ ذیل حروف حروفِ قمریہ کہلاتے ہیں:

ا۔ ب۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔ م۔ ہ۔

و۔ ی*

جو الفاظ ان حروف میں سے کسی حرف کے ساتھ شروع ہوں، اُن پر لامِ تعریف (اَلْ) بغیر کسی تبدیلی کے داخل ہوتا ہے۔ اور اَلْ کے لام پر جَزْم ہی پڑھی جاتی ہے۔ جیسے اَلْبَلَدُ۔ اَلْعَیْنُ۔ اَلْوَلَدُ وغیرہ*

اَلدَّرْسُ الاَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی اقسام

۱۔ عربی زبان میں مفرد اور بامعنی لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے: اِسْم۔ فعل اور حرف ؛

اِسم وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ کی مدد کے بغیر تنہا اپنے معنی بتائے اور تینوں زمانوں (ماضی۔حال۔مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس سے ظاہر نہ ہوتا ہو۔ جیسے: مَلِكٌ (بادشاہ) فَرَسٌ (گھوڑا) خَالِدٌ (نام کسی شخص کا) اَنْتُمْ (تم سب لوگ) وغیرہ ؛

فِعْل وہ کلمہ ہے جو بغیر کسی دُوسرے کلمہ کی مدد کے تنہا اپنے معنی بتائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس سے ظاہر ہو۔ اور اس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا ذکر کیا جائے۔ جیسے كَتَبَ (اس نے لکھا)۔ يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا) اِضْرِبْ (تُو مار) وغیرہ ؛

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل سے ملے بغیر نہ سمجھے جاسکیں جیسے فِيْ (میں) مِنْ (سے) عَلٰى (اوپر) وغیرہ ؛

۲- اسم کی اقسام

اسم کی دو قسمیں ہیں نکرہ (Common Noun) معرفہ (Proper Noun)

نکرہ وہ اسم ہے جو عام چیزوں کے لیے استعمال ہو سکے۔ جیسے وَلَدٌ (لڑکا) کیونکہ اس اسم سے کوئی خاص لڑکا ذہن میں نہیں آتا۔ اور اس کا اطلاق ہر لڑکے پر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ظَالِمٌ (ظالم آدمی) بھی اسم نکرہ ہے۔ کیونکہ اس سے بھی کسی خاص ظالم آدمی کی طرف اشارہ نہیں ہوتا بلکہ ہر ظالم آدمی مراد لیا جا سکتا ہے۔

معرفہ وہ اسم ہے جو کسی خاص آدمی، شہر یا چیز کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً خَالِدٌ (ایک خاص آدمی کا نام) مِصْرُ (ایک خاص ملک کا نام) اَلْوَلَدُ (ایک خاص لڑکا)۔

۳- اقسامِ معرفہ

معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

(۱) اِسْمِ عَلَم جیسے خَالِدٌ - زَيْنَبُ - مَكَّةُ۔

(۲) اِسْمِ ضَمِير جیسے هُوَ - اَنْتُمْ - اَنَا۔

(۳) اِسْمِ اِشَارَه جیسے هٰذَا - ذٰلِكَ - اُولٰئِكَ۔

(۴) اِسْمِ مَوْصُول جیسے اَلَّذِي - اَلَّتِي - اَلَّذِيْ۔

(۵) اِسْمِ مُعَرَّف بِاللَّام - جیسے اَلرَّجُلُ - اَلْمَلِكُ۔

(٦) منادیٰ یعنی ایسا اسم نکرہ جس پر حرفِ ندا داخل ہو جیسے یَا وَلَدُ۔ یَا بِنْتُ یَا مَلِکُ وغیرہ ۔

(٧) ایسا اسم جو مذکورہ بالا اقسام میں سے کسی کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ خَالِدٍ۔ غُلَامُ ذٰلِکَ الرَّجُلِ۔ غُلَامُ الْمَلِکِ۔ لفظ غلام اگرچہ اسم نکرہ ہے لیکن مثالوں میں وہ معرفہ بن گیا ہے ۔

مذکورہ بالا مثالوں کے علاوہ باقی سب اسماء نکرہ ہیں ۔

۴۔ اقسامِ نکرہ:

اسمائے نکرہ دو قسم کے ہوتے ہیں:

(١) اسمِ ذات: وہ اسم ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی ذات کا نام ہو۔ جیسے حَیَوَانٌ۔ رَجُلٌ۔ شَجَرٌ۔ کِتَابٌ ۔

(٢) اسمِ صفت: وہ اسم ہے جو کسی کے حُسن و قبح پر دلالت کرے۔ یعنی کسی اسم کی تعریف یا بُرائی بیان کرے۔ جیسے جَمِیْلٌ۔ وَضِیْعٌ (کمینہ) بَخِیْلٌ ۔

۵۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین پڑھی جاتی ہے۔ اور تنوین کو عام طور پر نکرہ ہونے کی علامت تصور کیا جاتا ہے اور اس کا ترجمہ ایک یا کوئی۔ یا تھوڑا سا یا کچھ سے کیا جاتا ہے۔ جیسے فَرَسٌ (ایک گھوڑا یا کوئی گھوڑا) لَبَنٌ (کچھ دودھ یا تھوڑا سا دودھ) ۔

اگر اسم نکرہ کو معرفہ بنانا مطلوب ہو تو اس سے پہلے لام تعریف (اَلْ) لگا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فَرَسٌ نکرہ پر اگر لام تعریف داخل کر کے اَلْفَرَسُ

لکھا جائے تو وہ معرفہ بن جائے گا۔ اور اس کے معنی "ایک خاص گھوڑا" ہو جائیں گے۔ اس صورت میں اَلْفَرَسُ کو مُعَرَّف بِاللّام کہا جائے گا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ لام تعریف داخل ہونے سے تنوین جاتی رہتی ہے جیسے فَرَسٌ سے اَلْفَرَسُ = فَرَسٌ اور اَلْفَرَسُ میں وہی فرق ہے جو A Horse اور The Horse میں ہے ؎

۱۶ ۔ لامِ تعریف (اَلْ) کا الف یا ہمزہ "ہمزۃ الوصل" کہلاتا ہے۔ جب معرف باللام سے پہلے کوئی لفظ آئے تو اس لفظ کے آخری حرف کو اَلْ کے لام سے ملا کر پڑھنا چاہئے۔ ایسی حالت میں اَلْ کے ہمزہ (الف) کا تلفظ نہیں کیا جائے گا۔ جیسے خَادِمُ الْاَمِیْرِ سے خَادِمُلْ اَمِیْرِ پڑھنا چاہئے۔ یہاں خَادِمُ اَلْاَمِیْرِ پڑھنا غلط ہوگا۔

۱۷ ۔ اگر مُعَرَّف باللام (اَلْ کے ذریعہ سے بنا ہوا معرفہ) سے پہلے لفظ پر تنوین ہو۔ جیسے خَالِدٌ الصَّالِحُ (نیک خالد) تو نون تنوین کو کسرہ (زیر) دے کر لام کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئے۔ یعنی خَالِدُنِ الصَّالِحُ

مشق نمبر (۱)

۱ ۔ کلمہ کی کون کون سی اقسام ہیں؟ ان کی تعریفیں کرو اور مثالیں دو۔

۲ ۔ اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریفیں کرو اور مثالیں دو۔

۳ ۔ معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر قسم کی تین مثالیں بیان کرو۔

۴۔ اسم نکرہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ تعریفیں معہ امثلہ بیان کرو۔ اسم نکرہ کی نشانی کیا ہے؟

۵۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) کوئی ایک آدمی (۲) چھت (۳) ایک اونٹ اور ایک بیل (۴) بادشاہ اور ایک نوکر (۵) سورج اور ایک چاند (۶) ایک گھر اور دروازہ (۷) باغ یا ایک بازار (۸) آدمی اور ایک عورت (۹) ایک روٹی اور پانی (۱۰) ایک نہر اور ایک کنارا (۱۱) ایک ہاتھی اور شیر (۱۲) دودھ اور کچھ شہد (۱۳) ایک محل (۱۴) گھر اور ایک راستہ (۱۵) اُستاد اور ایک شاگرد۔ (۱۶) ایک زنجیر اور ایک سوراخ (۱۷) ایک موتی اور کچھ دھاگا (۱۸) کچھ سرکہ اور آٹا (۱۹) ایک فوجی اور مفت خورہ (۲۰) آسمان اور ایک زمین

مشکل الفاظ کا ترجمہ (۲) سَقفٌ (۱۰) مِنحَةٌ (۱۴) عَسَلٌ (۱۶) سِلسِلَةٌ و ثَقبٌ (۱۷) دُرَّةٌ و خَیطٌ (۱۸) خَلٌّ (۱۹) طُفَیلِیٌّ ؛

اَلدَّرسُ الثَّانِیْ

تَذکِیرٌ و تَانِیثٌ۔

اسم باعتبار جنس دو قسم کا ہوتا ہے۔ مُذَکَّر۔ مُؤنَّث

۱ - مؤنث بنانے کے لئے عموماً اسم مذکر کے آخر میں (ۃ) بڑھا دی جاتی ہے۔ جیسے اِبْنٌ سے اِبْنَۃٌ ۔ صَغِیْرٌ سے صَغِیْرَۃٌ۔ صَادِقٌ سے صَادِقَۃٌ

ایسے مؤنث جن کے مقابل میں کوئی مذکر موجود ہو مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں

ۃ کے علاوہ تانیث کی دو علامتیں اور بھی ہیں۔ الف مقصورہ (ی) اور الف ممدودہ (اء) جیسے کُبْرٰی ۔ حُسْنٰی ۔ صَحْرَاءُ۔ زَهْرَاءُ

پہلے دونوں اسماء الف مقصورہ کی وجہ سے مؤنث مانے جاتے ہیں اور دوسرے دونوں میں الف ممدودہ علامت تانیث شمار کی جاتی ہے پس مذکورہ بالا تینوں علامتوں (ۃ المربوطۃ۔ الف مقصورہ۔ الف ممدودہ) سے بنے ہوئے مؤنث مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں۔ انہیں مؤنث لفظی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی تانیث لفظوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

۲ - بعض اسماء ایسے ہیں کہ ان میں مذکورہ بالا تینوں علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود انہیں مؤنث تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں۔ ایسے مؤنث کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے اسماء کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) ایسے اسماء جو عورتوں کے لئے استعمال کئے جاویں جیسے اُمٌّ

لہ اس تاء کو التاءُ المربوطۃ کہا جاتا ہے۔

ٹہ جن کا تعلق محض سننے سے ہے نہ کہ علامتوں سے۔

مثال) عَرُوسٌ (دلہن) ھِنْدٌ (ایک عورت کا نام) سُوَیْدٌ (نام عورت)

(ب) ملکوں اور شہروں اور قبیلوں کے نام جیسے مِصْرُ۔ الشَّامُ۔ اَلْبَاکِسْتَان۔ لَاھُوْرُ۔ لَنْدَنُ قُرَیْشٌ۔ تَمِیْمٌ۔

ج جسم کے اُن اعضاء کے نام جو جوڑا جوڑا ہیں۔ جیسے یَدٌ۔ اُذُنٌ۔ رِجْلٌ۔ عَیْنٌ وغیرہ۔ سوائے مِرْفَقٌ۔ صُدْغٌ۔ خَدٌّ۔ حَاجِبٌ کے جو مذکر شمار ہوتے ہیں۔

(د) بہت سے دیگر الفاظ جو عربی لغت کی کتابوں میں مؤنث تصور کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کثیر الاستعمال یہ ہیں۔

اَرْضٌ (زمین) رِیْحٌ (ہوا) دَارٌ (گھر) سُوْقٌ (بازار) شَمْسٌ (سورج) نَارٌ (آگ) نَفْسٌ (جان) حَرْبٌ (لڑائی) قَوْسٌ (کمان) اَرْنَبٌ (خرگوش) رَحًی (چکی) قَوْسٌ (کمان) فَأْسٌ (کلہاڑا) بِئْرٌ (کنواں) وغیرہ

(ہ) ان کے علاوہ شراب کے تمام نام۔ ہوا کے تمام نام اور دوزخ کے سب نام مؤنث سمجھے جاتے ہیں۔

۴۔ مندرجہ ذیل اسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہو سکتے ہیں۔

(ا) حروف تہجی مثلاً ا۔ ب۔ ج وغیرہ اور حروف جارہ وغیرہ۔ لیکن عام طور پر انہیں مؤنث ہی شمار کیا جاتا ہے۔

(ب) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ۔ عِیْسٌ وغیرہ بمعنی شتران کے

(ج) مندرجہ ذیل الفاظ بھی دونوں طرح مستعمل ہیں جیسا کہ (مثل) ذِرَاعٌ (بازو) اِزَارٌ (تہ بند) اِصْبَعٌ (انگلی) بَشَرٌ (آدمی) عَضُدٌ (کلائی) حَانُوتٌ (دکان) سَبِيلٌ (راستہ) سُلَّمٌ (سیڑھی) صِرَاطٌ (رستہ) دَلْوٌ (ڈول) عَقْرَبٌ (بچھو) رُوْحٌ (جان) فَرَسٌ (گھوڑا) طَرِيقٌ (راستہ) عُنُقٌ (گردن) قَوْسٌ (کمان) لِسَانٌ (زبان)

۵ - بعض اسماء کے آخر میں تانیث کی علامت ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ مذکر کیلئے استعمال ہوتے ہیں اس لئے وہ مذکر سمجھے جاتے ہیں۔ مثلاً اَرْطیٰ (نام درخت) خضراء (سبزہ) خَلِيفَةٌ (خلیفہ) طَرَفَة (ایک شاعر کا نام) طَلْحَةُ (مشہور صحابی کا نام)

۶ - بعض اسماء شکل و صورت کے اعتبار سے واحد ہوتے ہیں لیکن معنی کے اعتبار سے وہ بہت سے افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ مثلاً شَجَرٌ (درخت) حَجَرٌ (پتھر) وغیرہ۔ اس قسم کے اسم کو اسم جمع بولتے ہیں۔ ان میں سے اگر ایک فرد کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو ایسے اسموں کے آخر میں ۃ لگا دیتے ہیں جیسے حَجَرَةٌ (ایک پتھر) شَجَرَةٌ (ایک درخت)۔

مشق نمبر ۲

۱ - تانیث کی کون کون سی علامتیں ہیں؟ ہر علامت سے بنے ہوئے مؤنث کی تین تین مثالیں بیان کرو۔

۲ - مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی کی تعریفیں کرو۔ مؤنث معنوی کی قسمیں بتاؤ۔

۳ - کون کون سے اسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہو سکتے ہیں ۔

۴ - مندرجہ ذیل اسماء مذکر ہیں یا مؤنث ۔

صَحْرَاءُ ۔ صُغْرٰی ۔ خَلِیفَةٌ ۔ لِسَانٌ ۔ حَجَرَةٌ ۔ إِصْبَعٌ ۔ زَیْدٌ ۔

۵ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) بدصورت لڑکا ۔ (۲) خوبصورت لڑکی (۳) ایک سچی عورت (۴) چھوٹی رات (۵) ایک نیک خلیفہ (۶) ایک وسیع گھر (۷) تیز ہوا (۸) لمبی لڑائی (۹) خوبصورت لمبی دلہن (۱۰) غروب ہونے والا سورج (۱۱) ایک بڑی کمان (۱۲) ایک چھوٹا ہاتھ اور لمبا پاؤں (۱۳) سیدھا راستہ (۱۴) ایک وسیع کمرہ (۱۵) لمبی گردن (۱۶) ایک بلند پہاڑ (۱۷) دو چھوٹی میزیں (۱۸) ایک بڑا ہوٹل (۱۹) ایک گول انڈا (۲۰) بدبخت حاکم ۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ : (۱) قَبِیحٌ (۴) قَصِیرَةٌ (۹) عَرُوسٌ (۱۶) عَالٍ ۔ مَنَاضِدُ (۱۷) طَاوِلَةٌ (۱۸) فُنْدُقٌ (۱۹) مُدَوَّرَةٌ (۲۰) شَقِیٌّ ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

وحدت و جمع

۱ - عربی زبان میں تعداد ظاہر کرنے کے لئے اسم تین قسم کا آتا ہے ۔ واحد جو ایک چیز کو ظاہر کرے جیسے وَلَدٌ (ایک لڑکا) ۔ اس کو مفرد بھی کہا جاتا

ہے۔ تثنیہ جو دو چیزوں کو ظاہر کرے جیسے وَلَدَانِ (دو لڑکے) اور جمع
جو دو سے زیادہ کو ظاہر کرے جیسے اَوْلَادٌ (بہت سے لڑکے)

۲ - واحد (مفرد) سے تثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ خواہ مذکر ہو یا مؤنث اس کے آخر میں ـَانِ حالتِ رفعی میں اور ـَیْنِ حالتِ نصبی اور جری میں زیادہ کرو۔ جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ حالت رفعی میں اور رَجُلَیْنِ حالت نصبی اور جری میں۔ اسی طرح اِمْرَأَۃٌ سے اِمْرَأَتَانِ حالت رفعی میں اور اِمْرَأَتَیْنِ حالت نصبی اور جری میں۔ اسم منقوص[1] سے تثنیہ بناتے وقت اس کی یاء جو حذف ہو گئی تھی واپس آجائے گی جیسے رَامٍ سے رَامِیَانِ۔ ایسے اسم سے تثنیہ بناتے وقت جس کا لام کلمہ حذف ہو گیا ہو وہ واپس آجائیگا جیسے اَبٌ سے اَبَوَانِ

۳ - جمع دو قسم کی ہوتی ہے۔ جمع سالم اور جمع مکسر

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کے آخر میں کچھ اضافہ اس طرح سے کیا جائے کہ واحد کی صورت قائم رہے۔ جیسے عَالِمٌ سے عَالِمُوْنَ۔

جمع مکسر وہ جمع ہے جس میں واحد کی صورت توڑ کر اسمیں کچھ اضافہ و کمی وغیرہ میں کیا جاوے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ

۴ - جمع سالم بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

(ا) اگر واحد مذکر ہو تو اس کے آخر میں ـُوْنَ حالت رفعی میں اور ـِیْنَ

---

[1] اسم منقوص وہ اسم معرب ہے جس کا آخری حرف یاء (ی) ہو اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہو جیسے اَلْقَاضِی

حالت نصبی اور جرّی میں زیادہ کریں۔ جیسے ظَالِمٌ سے ظَالِمُوْنَ حالت رفعی میں اور ظَالِمِیْنَ حالت نصبی اور جرّی میں۔

(ب) اگر واحد مؤنث ہو تو اس کے آخر میں ـَاتٌ حالت رفعی میں اور ـَاتٍ حالت نصبی اور جرّی میں زیادہ کیا جاوے۔ جیسے ظَالِمَةٌ سے ظَالِمَاتٌ حالت رفعی میں اور ظَالِمَاتٍ حالت نصبی اور جرّی میں۔

۵ - جمع مکسّر کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ اس کے بہت سے اوزان ہیں جن کے مطابق یہ آتی ہے۔ بسا اوقات واحد کے درمیان یا آخر میں کچھ تبدیلی یا زیادتی کرنے سے جمع مکسّر بن جاتی ہے۔ جیسے کَلْبٌ سے کِلَابٌ۔ عَالِمٌ سے عُلَمَاءُ۔ تِلْمِیْذٌ سے تَلَامِذَةٌ۔ مَدِیْنَةٌ سے مُدُنٌ۔ بعض اوقات واحد کے حروف میں کوئی اضافہ یا تبدیلی کئے بغیر محض حرکات کے تغیر و تبدل سے جمع مکسّر بن جاتی ہے جیسے خَشَبٌ سے خُشُبٌ سے۔ اَسَدٌ سے اُسُدٌ۔ سَقْفٌ سے سُقُفٌ۔ اور بعض اوقات کسی حرف کے حذف کرنے سے بن جاتی ہے جیسے رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ وغیرہ

دنوٹ) بعض اسماء مؤنث ہوتے ہیں لیکن ان کی جمع سالم مذکر کی طرح آتی ہے جیسے سَنَةٌ سے سِنُوْنَ اور بعض مذکر ہوتے ہیں اور ان کی جمع سالم مؤنث آتی ہے۔ جیسے حَیَوَانٌ سے حَیَوَانَاتٌ۔

۶ - بعض اسماء اگرچہ صورت کے لحاظ سے واحد معلوم ہوتے ہیں لیکن بہت سے افراد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اُن کے معنی میں جمع کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ان کے واحد کے لئے کوئی لفظ نہیں ہوتا اس قسم کے اسم کو اسم جمع[1]

---

[1] وہ اسم جس میں جمع کا مفہوم تو پایا جاتا ہے لیکن اُس کا واحد بھی قاعدے سے بنایا جا سکتا ہو جنس جمع کہلاتا ہے جیسے ثَمَرٌ، مفرد ثَمَرَةٌ

کہتے ہیں مثلاً قَوْمٌ۔ رَهْطٌ۔ عَسْكَرٌ وغیرہ

اس قسم کے اسم جمع کو عموماً جمع تصور کیا جاتا ہے اور صفت وغیرہ جمع ہی آتی ہے جیسے قَوْمٌ جَاهِلُونَ (بیوقوف لوگ)

۷۔ صفت نہ صرف تذکیر و تانیث میں بلکہ وحدت تثنیہ اور جمع میں بھی اپنے موصوف کے مطابق آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ رِجَالٌ عَالِمُونَ۔ اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ۔ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ۔ نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ۔

لیکن جمع سالم مؤنث کی صفت دونوں طرح سے آسکتی ہے۔ یعنی جمع مؤنث بھی اور واحد مؤنث بھی جیسے مُسْلِمَاتٌ صَادِقَاتٌ اور مُسْلِمَاتٌ صَادِقَةٌ بھی

اسی طرح اگر موصوف غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت عموماً مؤنث اور واحد ہی آتی ہے خواہ موصوف مؤنث ہو یا مذکر۔ مثلاً

اَلْحَيَوَانَاتُ الْكَبِيرَةُ۔ اَشْجَارٌ طَوِيلَةٌ۔

(نوٹ) انسانوں اور فرشتوں کے علاوہ باقی سب مخلوق غیر عاقل تصور کی جاتی ہے ؛

مشق نمبر ۲

۱۔ واحد سے تثنیہ اور جمع بنانے کا طریق بیان کرو؟

۲۔ جمع سالم اور جمع مکسر کی تعریفیں بیان کرو اور مثالیں دو۔

۳۔ اسم جمع کسے کہتے ہیں؟ مثالوں سے واضح کرو۔

۴ - موصوف اگر غیر عاقل کی جمع ہو تو صفت مذکر آئے گی یا مؤنث اور واحد یا جمع -

۵ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو ؟

بَخِيلٌ - أَبْدَانٌ - بَنَاتٌ - بُرُوجٌ - بَرْقٌ - بِرَكٌ - بَاسِلٌ - أَبْصَارٌ - بَاطِلٌ - أَبْعِرَةٌ ؛

۶ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) ایک بڑی کتاب (۲) دو نیک آدمی (۳) دو عقلمند نوکرانیاں - (۴) بہت سے صبر کرنے والے مسلمان (۵) بہت سے محنتی شاگرد (۶) لمبے نیزے (۷) بہتی ہوئی نہریں (۸) دو پھلدار درخت (۹) بہت سے گرنے والے پتے - (۱۰) ظاہر نشانیاں (۱۱) دو کھیلنے والے لڑکے (۱۲) لمبے درخت (۱۳) مشکل کتابیں (۱۴) ایک روشن چاند (۱۵) ایک سست درزی (۱۶) بیّن دلیلیں (۱۷) گزرے ہوئے سال (۱۸) چھوڑے ہوئے مال (۱۹) ایک امانت دار پیغمبر (۲۰) خوبصورت گھڑی -

مشکل الفاظ کا ترجمہ : (۴) قَانِتُوْنَ (۵) مُجْتَهِدَةٌ (۸) مُثْمِرَةٌ - (۹) اَلسَّاقِطَةُ (۱۳) صَعْبَةٌ (۱۶) اَلْبَرَاهِيْنُ (۲۰) سَاعَةٌ ؛

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

مرکّب اِضافی

١ - عربی زبان میں بامعنی مفرد لفظ کو کلمہ کہا جاتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ کلموں کے ملنے سے مرکب بنتا ہے۔ مرکب کی پھر دو قسمیں ہوتی ہیں۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید یا مرکّبِ تام وہ جملہ ہے کہ قائل اگر اس کے بعد سکوت اختیار کرے تو سامع کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ ۔ یا زَيْدُ اُكْتُبْ ۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں
مرکّب غیر مفید وہ مرکب ہے کہ اگر متکلم اس کے کہنے کے بعد خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ مثلاً رَجُلٌ صَالِحٌ ۔ کِتَابُ خَالِدٍ
مرکّب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہا جاتا ہے۔ اور اس کی کئی قسمیں ہیں مثلاً مرکّب اضافی۔ مرکب توصیفی۔ مرکّب اشاری۔ مرکّب جاری وغیرہ۔
اس سبق میں صرف مرکّب اضافی کے متعلق بحث ہوگی۔ باقی مرکّبات کا بیان اگلے سبقوں میں ہوگا۔

٢ - اگر کسی مرکّب کے دونوں جزو یا دونوں کلمات اسم ہوں اور ان میں سے ایک کا دوسرے کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہو تو اس قسم کے مرکّب کو مرکّب اضافی کہا جاتا ہے اور اس باہمی تعلق کو اضافت کے نام سے پکارا جاتا ہے

جیسے

غُلَامُ زَیْدٍ

اس مرکب میں چونکہ غلام کی نسبت زید کی طرف کی گئی ہے اس لئے یہ مرکب اضافی ہوا۔

۳۔ جس اسم کا تعلق دوسرے اسم کے ساتھ بیان کیا گیا ہو اسے مضاف کہا جاتا ہے۔ اوپر کی مثال میں غُلَامُ مضاف ہے۔

۴۔ جس اسم کے ساتھ تعلق ظاہر کیا گیا ہو اُسے مضاف الیہ کہتے ہیں اس مثال میں زید مضاف الیہ ہے۔

۵۔ اردو کے برعکس عربی میں مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے

۶۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) آتا ہے اور نہ تنوین۔ مضاف الیہ پر یہ دونوں آسکتے ہیں۔

۷۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔ یعنی اس کے آخری حرف پر زیر آتی ہے بشرطیکہ وہ غیر منصرف نہ ہو۔

۸۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ مرکب غیر مفید جملے کا صرف ایک حصہ ہوتا ہے کبھی مکمل جملہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ غُلَامُ زَیْدٍ بھی جملہ نہیں بلکہ کسی جملہ کا ایک جزو بن سکتا ہے۔ مثلاً اسے مبتدا قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ خبر لگا دی جاوے تو پھر مکمل جملہ ہو گا۔ چنانچہ غُلَامُ زَیْدٍ عَاقِلٌ مکمل جملہ بنے گا۔ یا اسے فاعل قرار دیا جائے اور اس کے ساتھ دوسرا جزو فعل اس سے پہلے لگا دیا جاوے اور کہا جاوے ذَهَبَ غُلَامُ زَیْدٍ تو پھر مکمل جملہ بنے گا۔

۹ - بعض اوقات ایک ہی مرکب میں دو یا دو سے زیادہ مضاف الیہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ وَلَدِ الْخَادِمِ - یا بَابُ بَيْتِ طَبِيْبِ الْمَلِكِ (بادشاہ کے حکیم کے گھر کا دروازہ)۔ اس قسم کی ترکیبوں میں سب سے پہلا اسم مضاف ہے اور سب سے آخری مُضاف الیہ۔ اور مُضاف و مضاف الیہ کی تمام شرائط ان پر عائد ہوتی ہیں۔ لیکن درمیان کے اسم مُضاف بھی ہوتے ہیں اور مُضاف الیہ بھی۔ مثلاً پہلی مثال میں وَلَدِ کتاب کا مُضاف الیہ ہے اور خادم کا مُضاف۔ چنانچہ مُضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اس کے نیچے زیر ہے اور مضاف ہونے کے سبب اس پر لام تعریف یا تنوین نہیں آ سکتی۔ اس پر دوسری مثال کو بھی قیاس کر لو۔ پس اس قسم کے جتنے بھی درمیانی اسماء ہونگے وہ مکسور ہونگے اور اُن پر لام تعریف نہیں آئے گا۔

۱۰ - چونکہ مُضاف اور مُضاف الیہ کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے اُن کا ایک دوسرے سے متصل رہنا ضروری ہے اور ان کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا اور ان کے درمیان کوئی لفظ نہیں آ سکتا۔ اگر مضاف کی کوئی صفت بیان کرنا مقصود ہو تو اسے مُضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے۔ جیسے غُلَامُ الْمَلِكِ الْعَاقِلُ (بادشاہ کا عقلمند غلام) خادم الامیر صالح۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ وہ صفت مُضاف کی ہے یا مضاف الیہ کی۔ ہمیں صفت کے اعراب پر غور کرنا ہوگا۔ صفت کا اِعراب مُضاف اور مُضاف الیہ میں سے جس کے مطابق ہوگا اُسی کی وہ صفت ہوگی۔ چنانچہ

پہلی مثال میں صِفت کا اعراب مُضاف کے مطابق ہے لہٰذا وہ مُضاف کی صِفت ہے اور دوسری مثال میں چونکہ صِفت کا اعراب مُضاف الیہ کے مطابق ہے لہٰذا وہ مُضاف الیہ کی صِفت ہے۔

۱۱ - جب تثنیہ (مذکر و مؤنث) اور جمع مذکر سالم کے صیغے مُضاف ہوں تو اُن کا آخری نون جو نون اعرابی کہلاتا ہے گر جاتا ہے۔ چنانچہ مُسْلِمَانِ الْبَلَدِ کا مُسْلِمَا الْبَلَدِ (شہر کے دو مسلمان) رہ جائے گا۔ اِبْنَتَانِ الْوَزِيْرِ (وزیر کی دو بیٹیاں) کی جگہ اِبْنَتَا الْوَزِيْرِ رہ جائیگا مُعَلِّمُوْنَ کی جگہ مُعَلِّمُوْ رہ جائیگا جیسے مُعَلِّمُوا الْمَكْتَبِ (مدرسہ کے بہت سے اُستاد) اسی طرح ہی حالت نصبی اور جرّی میں نون اعرابی گر جائیگا۔ چنانچہ رَأَيْتُ مُسْلِمَيْ مَكَّةَ (مُسْلِمِيْ مَكَّةَ) (میں نے مکہ کے دو مسلمان اور بہت سے مسلمان دیکھے)

۱۲ - أَبٌ (باپ) أَخٌ (بھائی) حَمٌ (سُسر دیور) ذُو (والا۔ صاحب) اور فَمٌ (مُنہ) جب ضمیر واحد متکلم ي کے علاوہ اور کسی ضمیر یا اسم ظاہر کی طرف مُضاف ہوں گے تو ان کی مندرجہ ذیل مختلف صورتیں ہوں گی:۔

حالتِ جرّی	حالتِ نصبی	حالتِ رفعی
أَبِي	أَبَا	أَبُو
أَخِي	أَخَا	أَخُو
حَمِي	حَمَا	حَمُو

فُو   فَا   فِي

ذُو   ذَا   ذِی

مثلاً جَاءَ أَبُو خَالِدٍ - رَأَيتُ أَبَا خَالِدٍ - كَتَبتُ إِلَى أَبِي خَالِدٍ

اور اگر یاءِ ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو رفع - نصب - جر تینوں حالتوں میں ظاہری الفاظ کے اعتبار سے یکساں رہتے ہیں صرف تقدیری فرق ہوگا - مثلاً هُوَ أَبِي - رَأَيْتُ أَبِي - مَرَرْتُ بِأَبِي -

تینوں حالتوں میں ایک ہی لفظ أَبِي ہے -

۱۳۔ اگر حرفِ ندا کے بعد مرکب اضافی آئے - یعنی منادیٰ مرکب اضافی ہو تو مضاف کو مرفوع کی بجائے منصوب پڑھا جاتا ہے - جیسے

يَا عَبْدَ اللهِ - يَا خَادِمَ الْمَلِكِ -

۱۴۔ اگر دو یا زیادہ اسموں کو ایک اسم کی طرف منسوب کرنا ہو - تو ایک کو مضاف بنا کر مضاف الیہ سے پہلے رکھیں گے اور دوسرے و تیسرے کو حرفِ عطف کے بعد لائیں گے جو مضاف الیہ کے بعد دیا جائیگا - اور ان کے ساتھ ایک ایک ضمیر لگائیں گے جو مضاف الیہ کی طرف راجع ہوگی جیسے قَلَمُ التِّلْمِيذِ وَقِرْطَاسُهُ وَكِتَابُهُ (شاگرد کا قلم - کاغذ اور کتاب)

مشق نمبر ۴

۱ - مرکب تام اور مرکب ناقص میں کیا فرق ہے؟

۲ - مرکب اضافی کے دونوں جزوؤں کو علیحدہ علیحدہ کیا کہتے ہیں ؟ ان کی خصوصیات بیان کرو۔

۳ - جس مرکب میں دو یا دو سے زیادہ مضاف الیہ ہوں وہاں اعراب کی کیا صورت ہوگی ؟

۴ - مضاف اور مضاف الیہ کی صفت میں امتیاز کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

۵ - تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے اگر مضاف ہوں تو ان میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

۶ - مضاف منصوب کب پڑھا جاتا ہے۔

۷ - مندرجہ ذیل کے مؤنث تحریر کرو: حمار۔ جدٌّ
بعل۔ أبٌ۔ خالٌ ؛

۸ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) درختوں کی شاخیں (۲) نہروں کے پانی (۳) اللہ کا رسول (۴) چاند کی روشنی (۵) اونٹ کا گوشت اور بکری کا دودھ (۶) ہیڈ ماسٹر کا نوکر (۷) روم کے بادشاہ کے محل کے دو دروازے (۷) تھانیدار کی گائے کے دو سینگ (۸) پاکستان کے مسلمانوں کے ارادے (۹) پڑوسی کے گھر کے دروازے کی بڑی کنجی (۱۰) گھر کے دروازے اور کھڑکیاں (۱۱) نانبائی کی بیٹی کی دو نوکرانیاں (۱۲) ہندوستان کے مسلمانوں کا صبر (۱۳) علم کا حاصل کرنے والا۔
(۱۴) وزیر کی بیٹی کی دو چمکنے والی آنکھیں (۱۵) چشمے کا میٹھا پانی (۱۶) انار کا کھٹا ذائقہ (۱۷) اے عبدالرحمن

تمہارا بڑا بھائی کہاں ہے (۱۸) لڑکی کا چھوٹا آئینہ (۱۹) چھوٹی لڑکی کا آئینہ (۲۰) بڑھئی کی آری و کلہاڑا

مشکل الفاظ کا ترجمہ = (۶) رَئِیْسُ الْمَدِیْنَةِ (۷) قَرن - صَاحِبُ الشُّرْطَةِ (۱۰) نَوَافِذُ (۱۵) عَنَبٌ (۱۶) حَامِضَةٌ (۱۸) مِرْاٰةٌ (۲۰) مِنْشَارٌ و فَأْسٌ۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

مرکّب توصیفی

۱ - مرکّب توصیفی وہ مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی جو اس سے پہلے ہو صفت، مذمت یا خوبی بیان کرے جیسے اَلْمَلِكُ الْعَادِلُ (منصف بادشاہ) اس جملہ میں لفظ اَلْعَادِلُ لفظ اَلْمَلِكُ کی صفت بیان کر رہا ہے۔

۲ - جس اسم کی صفت بیان کی جائے اُسے موصوف کہتے ہیں اور صفت یا برائی بیان کرنے والے اسم کو صفت کہا جاتا ہے - مذکورہ بالا مثال میں اَلْمَلِكُ موصوف ہے اور اَلْعَادِلُ صفت۔

۳ - اردو کے برعکس بلکہ انگریزی کے بھی برعکس عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد آتی ہے۔

۴ - مرکب توصیفی کے دو تو اجزاء یا تو معرفہ ہوں گے جیسا کہ اوپر کی مثال ہیں یا پھر دونوں نکرہ ہوں گے - جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم آدمی)

۵ - صفت اور موصوف تذکیر و تانیث میں ایک دوسرے کے مطابق ہونگے جیسے رَجُلٌ صالِحٌ (ایک نیک آدمی) اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (نیک عورت)

۶ - وحدت - تثنیہ اور جمع میں بھی صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے - رَجُلٌ عَالِمٌ - رَجُلانِ عَالِمَانِ - رِجَالٌ عَالِمُوْنَ - اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ - اِمْرَاتَانِ عَالِمَتَانِ - نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ -

لیکن اگر موصوف اسم غیر عاقل کی جمع ہو خواہ مذکر ہو یا مؤنث تو صفت عموماً واحد مؤنث ہی آتی ہے - جیسے اَشْجَارٌ طَوِيلَةٌ - حَيَوَانَاتٌ كَبِيرَةٌ - بَرَاهِينُ قَاطِعَةٌ (فیصلہ کُن دلیلیں) اَنْهَارٌ جَارِيَةٌ -

۷ - حالت اعرابی میں صفت اپنے موصوف کے مطابق آتی ہے - یعنی جو حالت اعرابی موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی جیسے:

جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ - رَأَيْتُ رَجُلًا عَالِمًا - مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمٍ -

۸ - مرکب توصیفی بھی جملے کا ایک حصہ ہی ہوتا ہے - نہ کہ مکمل جملہ - بلکہ اس کیساتھ خبر یا فعل لگ کر اس کو مکمل جملہ بناتا ہے -

۹ - اگر مضاف کی صفت لانا مقصود ہو تو وہ مضاف الیہ کے بعد آئے گی - یہ بات پچھلے سبق میں مد نمبر ۱ کے تحت تفصیل سے بیان کی جاچکی ہے -

مشق نمبر ۵

۱ - مرکب توصیفی کی صفت بیان کرو۔ اس کے دو اجزاء کو کیا کہتے ہیں؟

۲ - موصوف اور صفت میں کن کن باتوں میں مطابقت ضروری ہے -

۳ - اگر موصوف اسم غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی صفت کیسی آتی ہے -

۴ - مندرجہ ذیل میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو:-

بَغْلٌ - بُكَاةٌ - بَلْدَةٌ - بَنَادِقُ - بَابٌ - تَوَابِيْتُ - تِرْبٌ - تَعَافِيْمُ -

۵ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) ایک مومن آدمی (۲) دو محنتی طالب علم (۳) ٹیڑھا راستہ (۴) زید کی نئی کتاب (۵) لڑکے کے پرانے کپڑے (۶) صاف ستھرا باغ (۷) ایک بڑی جگہ (۸) چھوٹی انگیٹھی (۹) پکے ہوئے پھل (۱۰) درختوں کی کٹی ہوئی ٹہنیاں (۱۱) ایک بلند محل (۱۲) ملامت کرنے والا نفس (۱۳) ایک کشادہ میدان میں دوڑا (۱۴) میں نے ایک خوبصورت گلاب کا پھول توڑا (۱۵) نیک لڑکا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے (۱۶) مور کی دم خوبصورت ہوتی ہے (۱۷) سردیوں میں ٹھنڈا پانی مت پیو (۱۸) میں نے کل رات ایک بڑی کتاب پڑھی (۱۹) میں گورنمنٹ کالج میں پڑھتا ہوں (۲۰) بیوقوف دوست سے عقلمند دشمن بہتر ہے -

مشکل الفاظ کا ترجمہ = (۲) المُعْوَجّ (۸) مُجْمِرَةٌ (۹) نَاضِجَةٌ - (۱۱) شَاهِقٌ - (۱۳) رَحْبٌ - (۱۴) قَطَفْتُ وَرْدَةً (۲) کَلُوْسٌ (۱۸) ضَخِيْمٌ -

(١٩) الکلیۃُ الحکومیّۃُ بالکلیّۃُ الحکومۃِ

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

مرکّب جاری

١ - جس مرکّب میں کوئی حرفِ جر کسی اسم سے متصل ہو اُسے مرکب جاری کہتے ہیں۔ عَلَی السَّقْفِ (چھت پر) میں چونکہ علی حرف جر ہے اس لیے اس مرکب کا نام مرکب جاری ہے۔

٢ - حروفِ جارہ سترہ ہیں جو درج ذیل ہیں۔

بَاءٌ - تَاءٌ - کَافٌ - لَامٌ - وَاوٌ - مُنْذُ - مُذْ - خَلَا - رُبَّ - حَاشَا - مِنْ - عَدَا - فِیْ - عَنْ - اِلٰی - حَتّٰی - عَلٰی -

٣ - حروف جارہ کے معانی درج ذیل ہیں۔

بَاءٌ (سے۔ قسم کے لیے بھی آتا ہے) تَاءٌ (قسم کے لئے آتا ہے اور اللہ کی قسم کے لئے مخصوص ہے) کَافٌ (مانند) لَامٌ (لیے - برائے) وَاوٌ (اور یہ قسم کے لئے بھی آتا ہے) مُنْذُ (سے) مُذْ (سے) خَلَا (سوائے) رُبَّ (بہت سے) حَاشَا (سوائے) مِنْ (سے) عَدَا (سوائے) فِیْ (میں) عَنْ (سے) اِلٰی (تک) حَتّٰی (تک) عَلٰی (پر اوپر)

٤ - حروفِ جارہ کا استعمال مرکبات و مکمل جملات میں۔

مرکب جاری	مکمل جملات
بالقلم - باللہ	کتبت بالقلم - باللہ ما انا بکاذب
تاللہ	تاللہ لاذھبن ھناک
کالاسد	زید کالاسد
لزید	ھذا الکتاب لزید
واللہ	واللہ اضرب زیدا
منذ یوم الجمعۃ	ھو غائب منذ یوم الجمعۃ
مذ یوم الخمیس	الرجل سقیم مذ یوم الخمیس
خلا حامد	جاء الناس خلا حامد
رب روبیۃ	رب روبیۃ اکتسبتھا
حاشا خالد	ذھب القوم حاشا خالد
من السوق	رجعت الآن من السوق
عدا زید	خرج التلامذۃ عدا زید
فی المسجد	صلیت فی المسجد
عن القوس	رمیت السھم عن القوس
الی المحطۃ	ذھب المعلم الی المحطۃ
حتی المساء	لعبت حتی المساء
علی الطاولۃ	المقلمۃ علی الطاولۃ

(نوٹ) ان مرکبات اور جملات کے معانی طلبہ ڈکشنری کی مدد سے خود معلوم کریں۔

مشق نمبر ۶

۱ ۔ مرکب جاری کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۲ ۔ حروفِ جارہ کون کون سے ہیں؟ ان کے بیان کرو۔

۳ ۔ حروفِ جارہ کو اپنے فقروں میں استعمال کرو۔

۴ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کو اعراب لگاؤ۔

واللہ علی کل شیء قدیر۔ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔

ذلک الکتاب لا ریب فیہ۔ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر۔

۵ ۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) نہر کے کنارے پر (۲) مچھلی پانی میں ہے (۳) خدا کی قسم میں کافر کو ضرور قتل کروں گا (۴) بہت سے آدمیوں کو میں بازار میں ملا (۵) یقیناً زید شیر کی مانند ہے۔ (۶) لڑکے شام تک فٹ بال سے کھیلتے رہے (۷) طالب علم چڑیا گھر کی طرف گئے (۸) خالد ڈاک گاڑی پر سوار ہوا (۹) یہ قمیصیں یتیم لڑکوں کے لئے ہیں (۱۰) وہ بدھ کے دن سے سکول حاضر نہیں ہوتا (۱۱) خالد کے سوا باقی سب لڑکے بیٹھے (۱۲) خدا کی قسم میں تمہارے بتوں کی کوئی تدبیر کروں گا (۱۳) حاجی لوگ مکہ سے لوٹ آئے ہیں (۱۴) تحقیق اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے (۱۵) نقد ادھار سے بہتر ہے (۱۶) میں نے تاجر سے قیمت کے متعلق دریافت کیا (۱۷) ریچھ بھینس کی طرح ہوتا ہے (۱۸) سب تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں۔ (۱۹) پرندے ہوا میں اڑے (۲۰) قیدی قید خانے سے بھاگ گئے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:- (۶) کُرَۃُ الْقَدَمِ (۷) حَدِیْقَۃُ الْحَیَوَانَاتِ۔ (۸) طَارَ الْبَرِیْدِ - (۹) اَقْمِصَۃٌ (۱۳) الْحَجَّاجُ (۱۵) اَلنَّقْدُ خَیْرٌ مِنَ النَّسِیْئَۃِ (۱۷) اَلسَّبُّ (۱۹) طَارَ (۲۰) اُسَرَاءُ مَحْبَسٌ - سِجْنٌ ۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکّب اِشاری

۱ - جس مرکب ناقص میں کوئی اسم اشارہ پایا جائے اُسے مرکب اشاری کہتے ہیں جیسے ذٰلِکَ الْکِتَابُ (وہ کتاب)

۲ - وہ اسم جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاوے اسم اشارہ کہلاتا ہے جیسے اوپر کی مثال میں ذٰلِکَ اسم اشارہ ہے۔

۳ - جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارٌ اِلَیْہِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر جملہ کا صرف ایک حصہ بنتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں اَلْکِتَابُ مشار الیہ ہے۔

۴ - اسمائے اشارہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جن سے نزدیک کی چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ انہیں اسمائے اشارہ قریب کہا جاتا ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا یہ ایک مذکر	هٰذَانِ (حالت رفعی) یہ دو مذکر هٰذَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مذکر	هٰؤُلَاءِ (یہ سب مذکر)
مؤنث	هٰذِهٖ یہ ایک مؤنث	هَاتَانِ (حالت رفعی) یہ دو مؤنث هَاتَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مؤنث	هٰؤُلَاءِ (یہ سب مؤنث)

۵ - اسمائے اشارہ بعید مندرجہ ذیل ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذٰلِكَ وہ ایک مذکر	ذَانِكَ (حالت رفعی) وہ دو مذکر ذَيْنِكَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مذکر	اُولٰئِكَ وہ سب مذکر
مؤنث	تِلْكَ وہ ایک مؤنث	تَانِكَ (حالت رفعی) وہ دو مؤنث تَيْنِكَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مؤنث	اُولٰئِكَ وہ سب مؤنث

۶ ۔ اگر مشار الیہ مفرد اسم ہے (مرکب اضافی نہیں ہے) تو اس پر لام تعریف داخل کرنا چاہیے۔ اس صورت میں اسم اشارہ مشار الیہ سے پہلے آئے گا۔ جیسے

هٰذَا الطَّبِيْبُ (یہ حکیم)

۷ ۔ اگر مشار الیہ مرکب اضافی ہو تو اسم اشارہ کو بعد میں لائیں گے۔ جیسے

طَبِيْبُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ حکیم)

فَرَسُكُمَا هٰذَا (تم دونوں کا یہ گھوڑا)

ان صورتوں میں اسم اشارہ کو بعد میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس کو پہلے لایا جائے تو یہ مرکب اشاری رہے گا ہی نہیں۔ بلکہ اسم اشارہ مبتداء اور مشار الیہ خبر بن کر جملہ اسمیہ خبریہ بن جائے گا۔ اس صورت میں مذکورہ بالا دونوں جملوں کے معانی بالترتیب یہ ہو جائیں گے۔

یہ بادشاہ کا حکیم ہے۔ یہ تم دونوں کا گھوڑا ہے۔

۸ ۔ اگر جملہ اسمیہ میں اسم اشارہ کو تنہا (بغیر مشار الیہ کے) مبتدا بنانا ہو تو خبر کو نکرہ لاویں یعنی خبر معرف باللام نہ ہو۔ جیسے هٰذَا رَجُلٌ (یہ ایک آدمی ہے) لیکن اگر خبر کو معرف باللام لانا ہو تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر منفصل لانی پڑے گی جس کا صیغہ میں اسم اشارہ کے مطابق ہونا ضروری ہے جیسے هٰذِهٖ هِيَ الْمَرْأَةُ (یہ وہی عورت ہے)، اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں)۔ خبر کے مرکب اضافی ہونے کی صورت میں کسی ضمیر کے لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے

هٰذَا خَادِمُكُمْ (یہ تم سب کا نوکر ہے)

۹ - اسم اشارہ تذکیر و تانیث - وحدت و جمع اور حالت اعرابی میں اپنے مُشار الیہ کے مطابق آتا ہے - لیکن جب مشار الیہ جمع مکسّر ہو تو اسم اشارہ عموماً واحد مؤنث ہی لاتے ہیں - جیسے

تِلْكَ الرُّسُلُ (وہ رسول) هٰذِهِ الْاَنْهَارُ (یہ نہریں)

۱۰ - اسمائے استفہام مندرجہ ذیل ہیں -

مَنْ (کون) مَا (کیا) مَاذَا (کیا) اَیٌّ (کونسا) اَیَّةٌ (کونسی) کَمْ (کتنا - کتنی) لِمَا (کیوں) اَیْنَ (کہاں) کَیْفَ (کیسے) مَتٰی (کب)

یہ اسماء سوال کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں - اور جملوں کے شروع میں آتے ہیں - جیسے مَا فِیْ یَدِكَ (تیرے ہاتھ میں کیا ہے) اَیْنَ تَذْهَبُ (تو کہاں جاتا ہے)

مَنْ مبنی ہے - اگر یہ بطور مضاف الیہ واقع ہو تو بعد میں آتا ہے جیسے کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) + مَا بھی مبنی ہے - مَاذَا بھی مبنی ہے + اَیٌّ اور اَیَّةٌ معرب ہیں - اور اسم شمار ہوتے ہیں ان کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے - جیسے اَیُّ رَجُلٍ (کونسا آدمی) اَیَّةُ اِبْنَةٍ (کونسی لڑکی) ، کم تعداد دریافت کرنے کے لئے آتا ہے اور اس کے بعد آنیوالا اسم واحد اور منصوب ہوتا ہے جیسے کَمْ رَجُلًا هُنَاكَ (وہاں کتنے آدمی ہیں) لیکن اگر کم خبریہ ہو تو اس کے بعد کا اسم واحد مجرور آتا ہے جیسے کَمْ رَجُلٍ لَقِیْتُهُ (میں کتنے ہی آدمیوں سے

وبہت آدمیوں سے ملا ہوں)

باقی قریباً سب مبنی ہیں ؛ اسمائے استفہام کے شروع میں حرف جارہ بھی لگائے جاتے ہیں۔ جیسے بِکَمْ (کتنے میں) لِمَنْ (کس کے لیے)، مِمَّنْ (کس سے)، إلی متی (کب تک)، لِمَا (کس لئے) ؛

مشق نمبر ۷

۱۔ مرکب اشاری کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۲۔ اسمائے اشارہ قریب اور بعید بیان کرو۔

۳۔ اگر مشار الیہ مرکب اضافی ہو تو اسم اشارہ کی کیا صورت ہوگی۔

۴۔ اسم اشارہ کن کن باتوں میں مشار الیہ کے مطابق آتا ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۵۔ اسمائے استفہام کون کون سے ہیں۔ کَمْ اور اَیٌّ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو۔

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو: ۔ تَمِیمَةٌ۔ ثَعَالِبُ۔ تَمرٌ۔ ثِیرَانٌ۔ جَبَّارٌ۔ جَدْوَلٌ۔ جَوِیدَاةٌ۔ جَلَدٌ۔ رِجل

۷۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) یہ سٹیشن ماسٹر کا نوکر ہے (۲) وہ سورج کی کرنیں ہیں (۳) یہ دیواریں گرنے والی ہیں (۴) یہ محمود کی دادی ہے (۵) محمود کی یہ دادی (۶) خالد کا دوست سمجھدار ہے (۷) باورچی خانہ کا وہ دروازہ بند ہے (۸) وہ سب

لوگ کارخانہ کی طرف جارہے ہیں (۹) تمہارے یہ دوست شریر ہیں
(۱۰) وہ وزیر کے بیٹے کے دوست ہیں (۱۱) عابد کس کا بیٹا ہے (۱۲)
تمہاری عمر کیا ہے (۱۳) کونسا لڑکا استاد کے سامنے کھڑا ہے (۱۴) میرا
دوست گنجا ہے۔ (۱۵) یہ دہی کس کے لئے ہے (۱۶) وہ سب نیک
لڑکے ہیں (۱۷) وہ دونوں عورتیں پاکباز ہیں (۱۸) وہ جہاز کا کپتان ہے۔
(۱۹) وہ رسول ہیں ہم نے انہیں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی (۲۰) یہ گھر
مدت دراز سے اپنے رہنے والوں سے خالی ہیں۔
مشکل الفاظ کا ترجمہ (۱) رَئِیسُ الْمَحَطَّةِ (۲) اَشِعَّةٌ (۳) حِیطَانٌ۔
(۷) مَطْبَخٌ (۸) مَعْمَلٌ (۱۲) اِبْنُ کَمْ سَنَةً اَنْتَ (۱۴) اَصْلَعُ (۱۵) رَوْبٌ
(۱۷) عَفِیفَةٌ (۱۸) رَئِیسُ الْمَرْکَبِ (۱۹) فَضَّلْنَا (۲۰) خَالِیَةٌ مِنْ سُکَّانِهَا

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اَوزانِ جمعِ مکسّر

تیسرے سبق میں جمع مکسّر کے ذکر میں بیان کیا گیا تھا کہ اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کے چند اوزان ہوتے ہیں جن کے مطابق یہ آتی ہے۔ لہذا ہم یہاں جمع مکسّر کے چند مشہور اوزان کا ذکر کرتے ہیں۔

۱ - اَفْعَالٌ جیسے اَعْمَالٌ جمع عَمَلٌ کی ۔ اَوْقَاتٌ جمع وَقْتٌ کی ۔ اَوْلَادٌ جمع وَلَدٌ کی ؛

۲ - فُعُولٌ جیسے قُلُوبٌ جمع قَلْبٌ کی ۔ ذُنُوبٌ جمع ذَنْبٌ کی ۔ مُلُوکٌ جمع مَلِکٌ کی ؛

۳ - فِعَالٌ جیسے کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی ۔ جِبَالٌ جمع جَبَلٌ کی ۔ ثِیَابٌ جمع ثَوْبٌ کی ؛

۴ - فُعُلٌ جیسے مُدُنٌ جمع مَدِیْنَۃٌ کی ۔ سُفُنٌ جمع سَفِیْنَۃٌ کی ۔ سُبُلٌ جمع سَبِیْلٌ کی ؛

۵ - اَفْعُلٌ جیسے اَنْهُرٌ جمع نَهْرٌ کی ۔ اَعْیُنٌ جمع عَیْنٌ کی ۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی ؛

۶ - فُعَلَاءُ جیسے فُقَرَاءُ جمع فَقِیْرٌ کی ۔ سُفَهَاءُ جمع سَفِیْهٌ کی ۔ شُعَرَاءُ جمع شَاعِرٌ کی ؛

۷ - اَفْعِلَاءُ جیسے اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ کی ۔ اَغْنِیَاءُ جمع غَنِیٌّ کی ۔ اَقْرِبَاءُ جمع قَرِیْبٌ کی ؛

۸ - فُعْلَانٌ جیسے فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ کی ۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی ۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِیْبٌ کی ؛

۹ - فَعَالِیْلُ جیسے سَلَاطِیْنُ جمع سُلْطَانٌ کی ۔ مَسَاکِیْنُ جمع مِسْکِیْنٌ کی ۔ عَصَافِیْرُ جمع عُصْفُوْرٌ ؛

۱۰ - فَعَالِلَۃٌ جیسے تَلَامِذَۃٌ جمع تِلْمِیْذٌ کی ۔ مَلَائِکَۃٌ جمع مَلَکٌ کی ۔

اَسَاتِذَہ جمع اُستاذ کی ؂

۱۱۔ فُعلٌ جیسے سُودٌ جمع اَسوَدُ کی۔ زُرقٌ جمع اَزرَقُ کی۔ حُمرٌ جمع اَحمَرُ کی ؂

۱۲۔ فِعَلٌ جیسے قِصَصٌ جمع قِصَّۃٌ۔ قِطَعٌ جمع قِطعَۃ کی۔ مِلَلٌ جمع مِلَّۃٌ کی ؂

۱۳۔ فَعَلَۃٌ جیسے کَتَبَۃٌ جمع کَاتِبٌ کی۔ طَلَبَۃٌ جمع طَالِبٌ کی۔ بَاعَۃٌ جمع بَائِعٌ کی ؂

۱۴۔ مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ جمع مَسجِدٌ کی۔ مَرَاکِبُ جمع مَرکَبٌ کی۔ مَکَانِسُ جمع مِکنَسَۃٌ کی ؂

۱۵۔ فِعلَۃٌ جیسے اِخوَۃٌ جمع أَخٌ کی۔ غِزلَۃٌ جمع غَزَالٌ کی۔ صِبیَۃٌ جمع صَبِیٌّ کی ؂

۱۶۔ اَفعِلَۃٌ جیسے اَطعِمَۃٌ جمع طَعَامٌ کی۔ اَسلِحَۃٌ جمع سِلَاحٌ کی۔ اَرغِفَۃٌ جمع رَغِیفٌ کی ؂

۱۷۔ فَعلیٰ جیسے قَتلیٰ جمع قَتِیلٌ کی۔ جَرحیٰ جمع جَرِیحٌ کی ؂

۱۸۔ فِعلَانٌ جیسے اِخوَانٌ جمع أَخٌ کی۔ حِیتَانٌ جمع حُوتٌ کی۔ نِیرَانٌ جمع نَارٌ کی ؂

۱۹۔ مَفَاعِیلُ جیسے مَکَاتِیبُ جمع مَکتُوبٌ کی۔ مَفَاتِیحُ جمع مِفتَاحٌ کی۔ مَقَادِیرُ جمع مِقدَارٌ کی ؂

۲۰۔ فَوَاعِلُ جیسے حَوَادِثُ جمع حَادِثَۃٌ کی۔ سَوَاحِلُ جمع سَاحِلٌ کی۔

خَوَاتِمُ جمع خَاتَمٌ کی ؛

۲۱- فَعَائِلُ جیسے عَجَائِبُ جمع عَجِیْبَۃٌ کی - رَسَائِلُ جمع رِسَالَۃٌ کی -
صَحَائِفُ جمع صَحِیْفَۃٌ ؛

۲۲- فَعَالیٰ جیسے حَبَالیٰ جمع حُبْلیٰ کی - کَسَالیٰ جمع کَسْلَانُ کی -
فَتَاوٰی جمع فَتْویٰ کی ؛

۲ ؛ مندرجہ ذیل اسماء اور ان کی جمعیں قابل ذکر ہیں -

اِبْنٌ کی جمع بَنُوْنَ بھی اور اَبْنَاءٌ بھی -

اِبْنَۃٌ کی جمع بنَاتٌ ہے - اور یہی بِنْتٌ کی بھی جمع ہے -

اَخٌ کی جمع اِخْوَۃٌ بھی اور اخوانٌ بھی -

اُخْتٌ کی جمع اَخَوَاتٌ آتی ہے -

۳ + بعض اسماء کی جمع اُن کے معانی کے لحاظ سے مختلف آتی ہے - بَیْتٌ کے معنی گھر بھی ہیں اور شعر بھی - گھر کے معنی کے اعتبار سے اس کی جمع بُیُوْتٌ آئے گی - اور شعر کے اعتبار سے اَبْیَاتٌ +

اسی طرح عَیْنٌ کے معنی آنکھ بھی ہے اور چشمہ بھی پہلے معنی میں جمع اَعْیُنٌ ہوگی اور دوسرے میں عُیُوْنٌ - اسی طرح عَبْدٌ کے معنی اگر بندہ لئے جاویں تو جمع عِبَادٌ ہوگی اور اگر غلام کے معنی لئے جاویں تو جمع عَبِیْدٌ آئے گی ۔

(نوٹ) اس سبق میں طلبہ کو جن اسماء و الفاظ کے معانی معلوم نہ ہوں ان کو ڈکشنری یا پروفیسر صاحبان کی مدد سے معلوم کیا جاوے -

مشق نمبر ۹

۱ - جمع مکسّر کے کوئی سے سات اوزان معہ امثلہ تحریر کرو۔

۲ - چند اسماء بیان کرو جن کی جمع مندرجہ ذیل اوزان پر ہو۔

فُعَلَاءُ - فَعَالِیلُ - مَفَاعِلُ - مَفَاعِیلُ - فَعَائِلُ - فِعَالٌ

۳ - مندرجہ ذیل اسماء اوزان جمع مکسّر میں سے کس وزن پر ہیں۔

ظُهُورٌ - مُعْشُبٌ - اَشْقِيَاءُ - كَوَاكِبُ - خُضْرٌ - سِيَرٌ - قَتْلَىٰ

۴ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) وہ مشکل کتابیں (۲) چھوٹے بچے مدرسہ سے واپس آگئے ہیں۔ (۳) بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر (۴) نگہبانی کرنے والے گِنتے دروازوں پر بیٹھے ہیں (۵) گزرے ہوئے وقتوں کو یاد کرو (۶) پیغمبر کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ (۷) وہ بتوں کے غلام ہیں اور ہم اللہ کے بندے ہیں۔ (۸) بلبلیں درختوں کی ٹہنیوں پر چہچہا رہی ہیں (۹) مسجدوں کے دروازے کھلے ہیں (۱۰) پاکستان کے شہروں کے بازار چوڑے ہیں۔ (۱۱) اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں (۱۲) گھوڑ سوار تھکے ہوئے ہیں (۱۳) پیالیاں دودھ سے بھری ہوئی ہیں (۱۴) وہ راستے آسان ہیں (۱۵) خالد کی بہنوں کے پاس قیمتی ہار ہیں (۱۶) بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ

ہوتا ہے (۱۷) اس کمپنی کے بہت سے حصے ہیں۔ (۱۸) عالمگیر جنگ دوم کے زخمیوں کی تعداد ہزاروں کو پہنچتی ہے (۱۹) عجائب خانہ میں بہت سی عجیب و غریب چیزیں ہیں (۲۰) لوہے کی سلاخیں شہر کے بازاروں کی دوکانوں پر لٹکتی ہیں۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :- (۳) قِمَامٌ (۸) عَنَادِلُ - سَاجِعَةٌ - (۱۲) فُسْحَاتٌ (۱۳) اَلْمَنَاجِمُ - مَمْلُوْءَةٌ (۱۵) قَلَائِدُ - (۱۷) شَرِكَةٌ - اَلْحَرْبُ الْعَالَمِيَّةُ الثَّانِيَةُ - جَرْحَى (۱۹) مُتْحَفٌ - نَوَادِرُ (۲۰) قُضْبَانُ الْحَدِيْدِ -

---

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

جُملہ اِسمیہ

۱ - مرکبات ناقصہ کا بیان تم پڑھ چکے ہو۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ مرکب تام یا مرکب مفید کو جُملہ کہا جاتا ہے۔ ایک وہ جُملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جزو فعل ہو اُسے جُملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ دوسرا وہ جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جزو اسم ہو۔ اسے جُملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اس سبق میں جُملہ اسمیہ ہی کا بیان ہوگا۔

۲ - جُملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مُبتدا اور دوسرے کو خبر کہا جاتا ہے۔ مثلاً خَالِدٌ قَائِمٌ میں خَالِدٌ مُبتدا ہے اور قَائِمٌ خبر ہے۔

۳ - مُبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ جیسا کہ اُوپر والی مثال سے ظاہر ہے کیونکہ اگر دونوں جزو نکرہ ہوں یا دونوں معرفہ ہوں تو جُملہ اسمیہ رہے گا ہی

نہیں بلکہ مرکب توصیفی بن جائے گا۔ جیسے رَجُلٌ قَائِمٌ یا الرَّجُلُ الْقَائِمُ

۴ - مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

۵ - وحدت۔ تثنیہ اور جمع ہونے میں اور تذکیر و تانیث میں خبر کا مبتدا کے مطابق آنا ضروری ہے۔ جیسے:

اَلرَّجُلُ عَالِمٌ - اَلرَّجُلَانِ عَالِمَانِ - اَلرِّجَالُ عَالِمُوْنَ - اَلْمَرْأَةُ عَالِمَةٌ - اَلْمَرْأَتَانِ عَالِمَتَانِ - اَلنِّسَاءُ عَالِمَاتٌ -

لیکن اگر مبتدا غیر عاقل (مذکر ہو یا مؤنث) کی جمع ہو تو خبر عام طور پر واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔ جیسے:

اَلْحَیَوَانَاتُ کَبِیْرَةٌ - اَلْاَشْجَارُ طَوِیْلَةٌ - اَلْحُرُوْبُ مُهْلِکَةٌ -

اسی طرح اگر خبر اسم جامد ہو تو بھی یہ مطابقت ضروری نہیں ہے جیسے اَلْعَدُوُّ نَوْعَانِ (دشمن دو طرح کا ہوتا ہے)

۶ - مبتدا اور خبر کبھی دونوں مفرد ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں گزر چکا ہے لیکن بعض اوقات ان میں سے ایک مفرد ہوتا ہے اور دوسرا مرکب جیسے:

اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ حَاضِرٌ (عالم آدمی حاضر ہے) یہاں مبتدا مرکب ہے اور خبر مفرد۔ اَلْمَلِكُ عَالِمٌ صَالِحٌ (بادشاہ عالم اور نیک ہے) مبتدا مفرد ہے اور خبر مرکب ہے۔

۷ - جملہ اسمیہ میں اگر نفی کے معنی پیدا کرنے مقصود ہوں تو جملہ کے شروع میں مبتدا سے پہلے مَا یا لَیْسَ لگا دیتے ہیں۔ اس صورت میں خبر کا منصوب لانا ضروری ہے۔ جیسے

مَا زَیْدٌ جَاهِلًا (زید جاہل نہیں ہے)

لَيْسَ الْمَلِكُ ظَالِمًا (بادشاہ ظالم نہیں ہے)

لیکن جملۂ اسمیہ میں مَا یا لَيْسَ داخل کرنے سے عام طور پر خبر کے ساتھ ب لگادی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے خبر مجرور آتی ہے۔ جیسے

مَا زَيْدٌ بِجَاهِلٍ (زید جاہل نہیں ہے)

لَيْسَ اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے)

۸۔ اگر جملۂ اسمیہ سے قبل اِنَّ یا اس کے اَخوات میں سے کوئی حرف داخل ہو تو اس کی وجہ سے مبتدا مرفوع کی بجائے منصوب آتا ہے جیسے

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بیشک زید کھڑا ہے)

اس صورت میں اسم منصوب کو بجائے مبتدا اسم اِنَّ کہتے ہیں۔

اخوات اِنَّ یا اِنَّ کے ساتھی مندرجہ ذیل ہیں:۔

اَنَّ ۔ كَاَنَّ ۔ لَيْتَ ۔ لٰكِنَّ ۔ لَعَلَّ ؏

۹۔ بعض اوقات خبر بجائے خود ایک جملہ ہوتی ہے۔ اگر خبر جملہ ہو (اسمیہ یا فعلیہ) تو اس میں کوئی ایسا ضمیر ہونا چاہیئے جو مبتدا کی طرف لوٹنے والا ہو۔ اس ضمیر کا مبتدا کے مطابق آنا ضروری ہے۔ جیسے

زَيْدٌ ضَرَبَ (زید نے مارا) اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو زید کی طرف راجع ہے۔

زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اَبُوْهُ کی ضمیر زید کی طرف راجع ہے۔

۱۰۔ اگر مبتدا دو ہوں جن میں سے ایک مذکر ہو اور دوسرا مؤنث۔ تو خبر مذکر کے مطابق آئے گی تذکیر و تانیث میں۔ جیسے

اَلْمَلِكُ وَالْمَلِكَةُ صَالِحَانِ (بادشاہ اور بیگم نیک ہیں)

۱۱ - مندرجہ ذیل صورتوں میں خبر کو مبتدا سے پہلے لانا ضروری ہے۔

(ا) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو جیسے:

عِنْدِیْ کِتَابٌ - فِی السُّوْقِ تَاجِرٌ -

(ب) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو جیسے: عَلَی السُّتْرَۃِ مِثْلُہٗ وَسَخٌ -

(کوٹ پر اتنی ہی میل ہے)

۱۲ - اگر مبتدا میں شرط کا معنی پایا جاوے تو خبر پر ف لائی جا سکتی ہے جیسے

مَنْ ظَلَمَ فَعَلَیْہِ وِزْرُہٗ (جو کوئی ظلم کرے گا اس پر ہی اس کا بوجھ ہوگا)

۱۳ - بعض اوقات کسی قرینہ کی موجودگی کی بنا پر مبتدا یا خبر کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے حَبِیْبِیْ وَاللہِ (خدا کی قسم یہ میرا دوست ہے) یہاں ھٰذَا مبتدا محذوف ہے + دَخَلْتُ فَاِذَا الْمَرْاَۃُ (میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت بیٹھی ہے) اس جگہ جَالِسَۃٌ خبر محذوف ہے:

مشق نمبر ۹

۱ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو۔

جِلْدٌ - اَجْنِحَۃٌ - جَنَازَۃٌ - جَارٌ - جُیُوْبٌ - جَبَلٌ - حَدَائِقُ

حَزِیْنٌ - حَصَائِرُ - حِقْدٌ

۲ - جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریفیں بیان کرو اور مثالیں دو۔

۳ - جملہ اسمیہ کے دونوں جزوں کا علیحدہ علیحدہ کیا نام ہے؟ جملہ اسمیہ اور مرکب توصیفی میں کیا فرق ہے؟

۴ ۔ مبتدا اور خبر میں کن کن باتوں میں مطابقت ضروری ہے ؟

۵ ۔ جملہ اسمیہ پر لَیْسَ اور اِنَّ وغیرہ داخل کرنے سے کیا تغیر عمل میں آتا ہے ؟

۶ ۔ اگر مبتدا میں دونوں جنسیں ہوں تو خبر کس جنس کے مطابق آئے گی ؟

۷ ۔ کن صورتوں میں خبر کی تقدیم مبتدا پر واجب ہے ؟

۸ ۔ عربی میں ترجمہ کرو ۔

(۱) آدمی جامع مسجد کی طرف جا رہے ہیں ۔ (۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۳) رنگ صاف ہیں (۴) نماز دین کا ستون ہے ۔ (۵) عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے (۶) وہ ان لڑکوں کی اُستانی ہے (۷) حامد کا باپ اس سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے (۸) ہوائیں تیز ہیں (۹) کیا بھینس ایک بڑا جانور نہیں ہے (۱۰) انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے (۱۱) اُونٹ کھڑا نہیں ہے بلکہ بیٹھا ہے (۱۲) باغ میں نہریں چل رہی ہیں (۱۳) پولیس افسر کے بیٹے کی دونوں آنکھیں چمک رہی ہیں (۱۴) جھوٹوں پر خدا کی لعنت (۱۵) سچی بات کڑوی ہوتی ہے (۱۶) لڑکے تالاب میں تیر رہے ہیں (۱۷) لنگڑی لڑکی کیچڑ میں کھڑی رو رہی ہے (۱۸) میرا جوتا نیا ہے ۔ (۱۹) صاحب خانہ کہاں ہے (۲۰) خدا کی قسم یہ چاند ہے :

مشکل الفاظ کا ترجمہ :- (۳) لَوْنٌ جمع اَلْوَانٌ (۸) اَلرِّیَاحُ ۔ (۱۰) عَجُوْلًا (۱۳) صَاحِبُ الشُّرْطَةِ ۔ (۱۵) اَلْحَقُّ مُرٌّ (۱۶) یَسْبَحُوْنَ بِرْکَةٌ ۔ (۱۷) عَرْجَاءُ ۔ وَحْلٌ (۱۸) مَدَارِسُ (۲۰) اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

حالت اعرابی

۱ ۔ کسی اسم کے آخری حرف میں، جن حرکات یا حروف کی وجہ سے تبدیلی پیدا ہوتی رہتی ہے ۔ انہیں اعراب کہا جاتا ہے ۔

۲ ۔ عربی زبان میں اعراب تین قسم کا ہوتا ہے ۔
رَفَعْ جو اکثر پیش یا واؤ کی شکل پر ہوتا ہے ۔ نَصَبْ جو اکثر زبر یا یاء کی شکل پر ہوتا ہے اور جَرْ جو اکثر زیر یا یاء کی شکل پر ہوتا ہے ۔

۳ ۔ یاد رکھو کہ :۔
(ا) مبتدا اور خبر ہمیشہ مرفوع ہوتے ہیں جیسے اَلرَّجُلُ عَالِمٌ
(ب) مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ الْوَلَدَ ۔
(ج) مضاف الیہ اور وہ اسم جس کے قبل حروف جارہ میں سے کوئی حرف ہو ہمیشہ مجرور ہوتے ہیں جیسے صَاحِبُ الْبَیْتِ ۔ عَلَی النَّاقَةِ

۴ ۔ اعراب کو ظاہر کرنے کا طریق حسب ذیل ہے ۔
(ا) اسم اگر واحد ہے یا جمع مکسر ہے تو حالت رفعی میں اسے ضمّہ (پیش یا تنوین ٌ) حالت نصبی میں فتحہ (زبر یا تنوین ً) اور حالت جرّی میں کسرہ (زیر یا تنوین ٍ) پڑھو جیسے

جَاءَ رَجُلٌ اِلَی السُّوْقِ (ایک آدمی بازار کی طرف آیا)
رَأَیْتُ زَیْدًا فِی الْمَدْرَسَةِ (میں نے زید کو سکول میں دیکھا)

مَرَرْتُ بِالنِّسَاءِ فِي الْبَلَدِ (میں شہر میں عورتوں کے پاس سے گزرا)

(ب) جو اسماء معرف باللام ہوں گے ان کے آخر میں تنوین نہیں بلکہ صرف پیش۔ زبر اور زیر آئیں گے۔ جیسے جَاءَ الرَّجُلُ۔ رَأَيْتُ الْفَرَسَ۔ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ

(ج) جو اسماء غیر منصرف ہوں گے اُن پر حالت رفعی میں، تنوین نہیں آتی بلکہ صرف پیش (ـُـ) آتی ہے اور حالت نصبی اور جرّی دونوں میں زبر (ـَـ) آئے گی۔ جیسے:

ذَهَبَ أَحْمَدُ۔ رَأَيْتُ زَيْنَبَ۔ خَرَجْتُ مِنْ مَكَّةَ۔

لیکن معرّف باللام یا مضاف ہونے کی صورت میں ان کو بھی کسرہ آئے گا۔ جیسے ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسَاجِدِ۔ خَرَجْتُ مِنْ مَسَاجِدِ الْمَدِينَةِ۔

۵۔ تثنیہ کے صیغوں میں حالت رفعی میں اسم کے آخر میں الف و نون (ـَانِ) اور حالت نصبی و جرّی میں یاء و نون (ـَيْنِ) زیادہ کرو جیسے أَرْسَلَ الْمُعَلِّمَانِ التِّلْمِيذَيْنِ إِلَى الْقَرْيَتَيْنِ (دو استادوں نے دو شاگردوں کو دونوں گاؤں کی طرف بھیجا)

حالت رفعی میں اِثْنَانِ۔ اِثْنَتَانِ۔ كِلَاهُمَا اور كِلْتَاهُمَا ہوں گے حالت نصبی اور جرّی میں یہی اِثْنَيْنِ۔ اِثْنَتَيْنِ۔ كِلَيْهِمَا اور كِلْتَيْهِمَا میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اسی طرح هٰذَانِ اور هَاتَانِ حالت نصبی اور جرّی میں هٰذَيْنِ اور هَاتَيْنِ ہو جائیں گے اَللَّذَانِ اور اَللَّتَانِ حالت نصبی اور جرّی میں اَلَّذَيْنِ اور اَللَّتَيْنِ ہو جائیں گے۔ اضافت کی وجہ سے مضاف سے نُونِ اعرابی تثنیہ کا گر جائے گا اور اس طرح غُلَامَانِ زَيْدٍ مثلاً رہ جائیگا۔ حالت نصبی اور جرّی میں غُلَامَا کا الف یْ سے بدل جائے گا اور اس طرح غُلَامَيْ زَيْدٍ پڑھا جائیگا۔

۶ - جمع مذکر کے صیغے حالت رفعی میں واوٗ نون (ـُوْنَ) اور حالت نصبی اور جری میں یاء نون (ـِيْنَ) کے اضافہ سے بنیں گے جیسے
جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ - رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ - ذَهَبْتُ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ -
تمام دہائیاں عِشْرُوْنَ سے لیکر تِسْعُوْنَ تک بھی اسی طریقہ سے بنیں گے -
جمع مذکر سالم جب مضاف بنے گا تو اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گر جائے گا۔ مثلاً مُؤْمِنُوْنَ کو جب بَلَد کی طرف مضاف کیا جائے گا تو حالت رفعی میں مُؤْمِنُوا الْبَلَدِ رہ جائیگا۔ حالت نصبی اور جری میں اس کی واؤ ی میں تبدیل ہو جائے گی اور مُؤْمِنِي الْبَلَدِ بن جائے گا۔ اسی طرح اُوْلُوْ (بحالت رفعی) حالت نصبی اور جری میں اُولِي بن جائے گا رَأَيْتُ اُولِي مَالٍ (میں نے بہت سے مالدار آدمیوں کو دیکھا)

۷ - جمع مؤنث سالم کا صیغہ حالت رفعی میں واحد کے آخر میں الف و تاء (اٰتٌ) بحالت ضمہ بنیگا۔ جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ حالت نصبی و جری میں اَلِف و تاء کسرہ سے (اٰتٍ) پڑھا جائے گا۔ جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٍ -

۸ - أَبٌ - أَخٌ - حَمٌ - فَمٌ اور ذُوْ حالت رفعی میں أَبُوْ - أَخُوْ حَمُوْ - فُوْ - ذُوْ اور حالت نصبی میں اَبَا - اَخَا - حَمَا - فَا - ذَا اور حالت جری میں أَبِی - أَخِی - حَمِی - فِی اور ذِی پڑھے جاتے ہیں - لیکن جب یہ یائے مُتَکَلِّم کی طرف مضاف ہوں گے تو تینوں حالتوں میں اَبِی - اَخِی اور فَمِی وغیرہ پڑھے جائیں گے - نحویوں کی اصطلاح میں اسے یوں کہا جاتا ہے کہ تینوں اعراب تقدیری ہیں - دیکھیے صفحہ نمبر ۱۲

۹ - مُوسٰى - عِيسٰى وغیرہ ایسے اسماء ہیں جن کے آخر میں اَلِفْ مَقْصُوْرَہ

ہوتا ہے اعراب تقدیری ہی آتا ہے۔ یعنی تینوں حالتیں بظاہر ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔

۱۰۔ اَلْقَاضِیْ، اَلْمَاضِیْ، اَلْعَالِیْ جیسے الفاظ جن کے آخر میں یائے ساکن ما قبل مکسور ہو اور جن کو نحوی اسم منقوص کہتے ہیں۔ ان پر حالت رفعی اور جری میں کوئی اعراب لفظی نہیں آتا۔ رفع بھی تقدیری اور جر بھی تقدیری ہوتی ہے البتہ حالت نصبی میں ان پر زبر لفظی ہوتی ہے۔ جیسے

جَاءَ الْقَاضِیْ ۔ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ ۔ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ ۔

اگر یہ الفاظ مُعَرَّف باللام نہ ہوں تو حالت رفعی اور جری میں قَاضٍ۔ مَاضٍ اور عَالٍ وغیرہ پڑھے جائیں گے۔ اور حالت نصبی میں قَاضِیًا۔ مَاضِیًا۔ عَالِیًا وغیرہ۔ ان کی جمع بھی حالت رفعی میں قَاضُوْنَ ۔ مَاضُوْنَ عَالُوْنَ اور حالت نصبی اور جری میں قَاضِیْنَ ۔ مَاضِیْنَ اور عَالِیْنَ آتی ہے۔

اعراب محلی و تقدیری

اعراب محلی وہ فرضی اعراب ہے جو کسی اسم کے مبنی ہونے کی وجہ سے ظاہر نہیں کیا جاتا۔ مثال کے طور پر اسم اشارہ ذٰلِكَ مبنی ہے۔ اب مختلف جملوں میں اس کی جو اعرابی حالت ہوگی اسے اعراب محلی کہا جائے گا۔

مثلاً قَامَ ذٰلِكَ میں ذٰلِكَ محلاً مرفوع ہے۔ رَأَیْتُ ذٰلِكَ میں ذٰلِكَ منصوب المحل ہے۔

ذَهَبْتُ اِلٰی ذٰلِكَ میں ذٰلِكَ مجرور المحل ہے۔ اسم مقصور (جس کے آخر میں الف ہو) اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر جو اعراب فرض کیا جاتا ہے وہ علم نحو کی اصطلاح میں اعراب تقدیری کہلاتا ہے۔ جیسے کہ

مُوْسٰی اور اَلْقَاضِیْ وغیرہ کا اعراب۔

مشق نمبر ۱۰

۱۔ اسم مفرد اور جمع مکسّر میں تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۲۔ تثنیہ اور جمع مکسّر سالم میں اعراب کن کن صورتوں میں ظاہر کیا جاتا ہے؟

۳۔ جمع سالم مؤنث کے اعراب کو ظاہر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۴۔ اسم مقصور اور منقوص کے اعراب کی کیا صورت ہوتی ہے؟

۵۔ اعراب لفظی اور تقدیری کی تعریفیں مع امثلہ بیان کرو۔

۶۔ اعراب لگاؤ۔

واذ قال ربك للملئكة ۔ ذهب التلامذة الى السوق۔

الا كل شیٔ ما خلا الله باطل ۔ وكل نعيم لا محالة زائل

يايها الناس اعبدوا ربكم الذی خلقكم والذين من قبلكم۔

۷۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اُستاد حاضر ہیں اور شاگرد غیر حاضر ہیں (۲) تم دونوں نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ نہیں کی (۳) میں نے مسلمانوں کو اونٹوں پر سوار دیکھا (۴) ہم نے دو دھوبیوں کو دریا کے کناروں پر کپڑے دھوتے دیکھا۔ (۵) ابراہیم چلا گیا اور اس نے ایک لمبا خط میرے پاس بھیجا (۶) عورتیں زینب کے گھر کی طرف گئیں (۷) ایک انصاف پسند جج کچہری کی طرف آیا (۸) ظالم ججوں پر خدا کی لعنت ہو (۹) دو چور آئے اور دونوں کے دونوں ایک امیر آدمی کے گھر میں داخل ہو گئے (۱۰) اس سکول کے اُستاد

محنتی آدمی ہیں (۱۱) عمر کا باپ ایک گھوڑے پر سوار ہو کر کپڑے کے کارخانے کی طرف گیا (۱۲) میں نے خالد اور زید دونوں کو راستہ کے درمیان میں بیٹھے ہوئے دیکھا (۱۳) میں بازار میں حامد کے بھائی کے پاس سے گزرا جب کہ وہ سائیکل پر سوار تھا (۱۴) مسلمان عورتیں لڑکیوں کے ساتھ باغ کی طرف سیر کے لئے گئیں (۱۵) خدیجہ نے دونوں استانیوں کے پاس بہت سے پھل بھیجے (۱۶) میں نے کل رات گزرے ہوئے سالوں کو یاد کیا (۱۷) فرعون نے حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم کا تعاقب کیا (۱۸) بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے (۱۹) ان دو آدمیوں نے دو مریض عورتوں کی طرف دو حکیم روانہ کئے (۲۰) نیک بخت وہ ہے جو کسی اور سے عبرت پکڑے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ: (۲) مَا اَنْفَقْتُمَا (۴) قَصَّارٌ - ضِفَّةٌ (۷) قَاصٍ - دِيْوَانٌ (۱۰) مُجْتَهِدٌ (۱۱) مَحْمَلُ الثَّوْبِ (۱۳) دَرَّاجَةٌ (۱۴) جَنَّةٌ (حَدِيْقَةٌ) - لِلتَّنَزُّهِ (۱۵) فَوَاكِهُ (۱۶) سِنُوْنَ (۲۰) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ۔

اَلدَّرْسُ الْحَادِي عَشَرَ

ضمیریں

۱۔ ضمیر وہ اسم ہے جو غائب، مخاطب یا متکلم پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ - ضَمِيْرٌ مُتَّصِلٌ۔

(ا) ضمیر منفصل ایک مستقل کلمہ ہوتا ہے اور علیحدہ وجود رکھتا ہے جیسے هُوَ ۔ أَنْتَ وغیرہ۔

(ب) ضمیر مُتّصل مستقل کلمہ نہیں ہوتا اور نہ علیحدہ وجود رکھتا ہے بلکہ فعل یا اسم وغیرہ کے ساتھ مل کر آتا ہے جیسے ضَرَبْتُ کی تُ ۔

۲۔ ضمیر منفصل دو قسم کی ہوتی ہے۔ مَرْفُوعْ مُنْفَصِل ۔ مَنْصُوب مُنْفَصِل ؎

ضَمائِر مَرْفُوعَہ مُنْفَصِلَہ

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	نَحْنُ

ضَمائِر مَنْصُوبَہ مُنْفَصِلَہ

۳۔

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر حاضر	مؤنث حاضر	متکلم
واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاهَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكُنَّ	إِيَّانَا

۴ - ضَمَائِرِ مَرْفُوْعَہ مُتَّصِلَہ

یہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

(ا) بَارِزْ یعنی جو ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ گیارہ ضمیریں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ا - و - ن - تَ - تِ - تُ - تُمَا - تُمْ - تُنَّ - نَا - یَ

ان کے علاوہ ی ہے جو مضارع اور امر کے لئے مخصوص ہے

(ب) مُسْتَتَرْ یعنی جو پوشیدہ ہو اور ظاہر نہ ہو۔ یہ لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی البتہ عقلی طور پر معلوم ہوتی ہے - یہ کل سات صیغوں میں پائی جاتی ہے۔

ماضی کے صرف دو صیغوں میں ہوتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِیَ ہے۔

مضارع کے پانچ صیغوں میں پائی جاتی ہے۔ جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ۔ تَضْرِبُ میں هِیَ - تَضْرِبُ میں اَنْتَ اَضْرِبُ میں اَنَا - اور نَضْرِبُ میں نَحْنُ ؛

۵ - ضَمَائِرِ مَنْصُوْبَہ مُتَّصِلَہ۔

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ لگ کر آتی ہیں اور مفعول ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَهٗ میں ٗه ضمیر مفعول متصل ہے۔

پوری گردان یوں آئے گی۔

ضَرَبَهٗ - ضَرَبَهُمَا - ضَرَبَهُمْ - ضَرَبَهَا - ضَرَبَهُمَا - ضَرَبَهُنَّ - ضَرَبَكَ - ضَرَبَكُمَا - ضَرَبَكُمْ - ضَرَبَكِ -

ضَرَبْكُمَا - ضَرَبْكُنَّ - ضَرَبْنِي - ضَرَبْنَا

۶ - ضمائر مجرورہ متصلہ :

یہ ضمیریں اسم اور حرف کے ساتھ مل کر آتی ہیں۔ اسم ان کے لئے مضاف اور یہ مضاف الیہ ہوتی ہیں۔

گردان حرف کے ساتھ یوں آئے گی۔

لَهُ - لَهُمَا - لَهُمْ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ - لَكَ - لَكُمَا - لَكُمْ
لَكِ - لَكُمَا - لَكُنَّ - لِيْ - لَنَا۔

اسم کے ساتھ گردان حسب ذیل طریق پر ہوگی۔

غُلَامُهُ - غُلَامُهُمَا - غُلَامُهُمْ - غُلَامُهَا - غُلَامُهُمَا۔
غُلَامُهُنَّ - غُلَامُكَ - غُلَامُكُمَا - غُلَامُكُمْ - غُلَامُكِ -
غُلَامُكُمَا - غُلَامُكُنَّ - غُلَامِيْ - غُلَامُنَا۔

۷ - ایک اور ضمیر ہوتی ہے جسے ضَمِيْرُ الشَّان کہا جاتا ہے۔ یہ ضمیر جملہ کے ابتدا میں آتی ہے اور اس سے پہلے چونکہ کوئی اسم نہیں ہوتا جس کی طرف یہ راجع ہو اس لئے اس کو تمام جملہ یا اس کے مفہوم کی طرف راجع سمجھا جاتا ہے اور اس کا ترجمہ "بات یہ ہے" یا "مطلب یہ ہے" سے کیا جاتا ہے اور اس کے بعد عام طور لام تاکید لایا جاتا ہے جیسے :

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بات یہ ہے کہ یہ قول فیصلہ کن اور شرافیانہ ہے) یا
جیسے اِنَّهُ الْحَقُّ مُرٌّ (بات یہ ہے کہ سچ کڑوا ہوتا ہے) یا
جیسے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (یہ یقینی ہے کہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے)

مشق نمبر ۱۱

۱ ۔ ضمیر کسے کہتے ہیں ؟ ضمیر متصل اور منفصل میں کیا فرق ہے ؟

۲ ۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو ۔
حَاکِمٌ ۔ اَحْلَامٌ ۔ جَمَلٌ ۔ اَحْوَالٌ ۔ خَاتُوْنٌ ۔ مُخٌّ ۔ وُرُوْدٌ ۔ خُرْطُوْمٌ ۔ خَشَبٌ ۔ خُطَبٌ ۔ خَلِیْلٌ

۳ ۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ اور منصوبہ منفصلہ کی گردانیں کرو ۔ ضمیر الشان کسے کہتے ہیں ۔

۴ ۔ ضمائر مرفوعہ متصلہ میں سے بارز کتنی ہیں اور مستتر کتنی ؟ انکو بیان کرو ۔

۵ ۔ ضمائر منصوبہ متصلہ اور مجرورہ متصلہ کی گردانیں کرو ۔

۶ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو : ۔
(الف) رَأَیْتُ أَخُوْکَ فِی الْمَدِیْنَةِ (ب) ذَهَبَ غُلَامَانِ الْاَمِیْرِ اِلَی الْبَیْتِ الْوَزِیْرِ (ج) ذَهَبُوْا التَّلَامِذَةُ اِلٰی مُعَلِّمُوْهُمْ (د) اَرْسَلْتُ کِلْتَاهُمَا اِلٰی اَبَاهُمَا (ر) اَکَلَتْ الْبِنْتُ رُمَانٌ ۔

۷ ۔ عربی میں ترجمہ کرو : ۔
(۱) اس عورت کی اوڑھنی میلی ہے (۲) ان دونوں آدمیوں کا نوکر کبڑا ہے ۔ (۳) تو ایک مومن عورت ہے (۴) اُن سب آدمیوں کا گھر صاف ستھرا ہے (۵) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں (۶) تم سب عورتیں عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہو (۷) ان سب آدمیوں نے اسے جنگل میں قتل کیا (۸) اے لوگو صرف مجھ ہی سے ڈرو (۹) ہمارے لیے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل (۱۰) کیا یہ تمہارے بھائی کی کتاب نہیں ہے ؟ (۱۱) ہماری زبان عربی ہے اور ان کی زبان اردو ہے

(۱۲) تو خدا کے سپرد ہے (۱۳) میرے پاس اس وقت ایک تاجر بیٹھا تھا (۱۴) وہی لوگ ہی بدترین مخلوقات ہیں (۱۵) اس لڑکی کا طوطا پالتو ہے (۱۶) وہ تمہارا سگا بھائی ہے (۱۷) وہ ہمارا اور تمہارا اور سب مخلوقات کا پروردگار ہے (۱۸) وہ ایک زین ساز کا لڑکا ہے اور ماہی گیر کا بھتیجا ہے (۱۹) ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے (۲۰) کیا اللہ اپنے بندے کو کفایت کرنے والا نہیں ہے :

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) خَمَّارٌ (۲) اَحْدَبُ (۳) نَظِيفٌ (۱۲) فِی ذِمَّةِ اللهِ (۱۳) وَقْتَئِذٍ (۱۴) شَرُّ الْبَرِيَّةِ (۱۵) بَبَّغَاءُ - اَهْلِيٌّ (۱۶) شَقِيقٌ (۱۸) سَرُوجِيٌّ سَمَّاكٌ (۲۰) اَلَيْسَ بِكَافٍ -

---

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

عَدَد و مَعْدُود

۱ - اردو اور انگریزی کی طرح عربی میں بھی عدد پہلے آتا ہے اور معدود بعد میں - اعداد حسب ذیل طریقہ سے لگائے جاتے ہیں -

۲ - ایک کے لئے مذکر ہو تو وَاحِدٌ یا اَحَدٌ آتا ہے اور مؤنث ہو تو وَاحِدَةٌ یا اِحْدٰی +

دو کے لیے مذکر ہو تو اِثْنَانِ اور مؤنث ہو تو اِثْنَتَانِ یا ثِنْتَانِ

(نوٹ) ایک اور دو چیزوں کو ظاہر کرنے کے لئے عام طور پر عدد نہیں رکھتے بلکہ رَجُلٌ (ایک مرد) خَادِمَتَانِ (دو نوکرانیاں) وغیرہ کہنے سے بغیر عدد کے ہی کام چل جاتا ہے۔

۳۔ تین سے لے کر دس تک کے لئے معدود مذکر ہو تو عدد مؤنث ہوگا اور معدود مؤنث ہو تو عدد مذکر ہوگا۔ معدود دونوں حالتوں میں جمع مجرور آئے گا۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل مرکبات سے ظاہر ہے۔

تین آدمی	ثَلَاثَةُ رِجَالٍ	تین عورتیں	ثَلَاثُ نِسَاءٍ
چار آدمی	اَرْبَعَةُ رِجَالٍ	چار عورتیں	اَرْبَعُ نِسَاءٍ
پانچ آدمی	خَمْسَةُ رِجَالٍ	پانچ عورتیں	خَمْسُ نِسَاءٍ
چھ آدمی	سِتَّةُ رِجَالٍ	چھ عورتیں	سِتُّ نِسَاءٍ
سات آدمی	سَبْعَةُ رِجَالٍ	سات عورتیں	سَبْعُ نِسَاءٍ
آٹھ آدمی	ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ	آٹھ عورتیں	ثَمَانُ نِسَاءٍ
نو آدمی	تِسْعَةُ رِجَالٍ	نو عورتیں	تِسْعُ نِسَاءٍ
دس آدمی	عَشَرَةُ رِجَالٍ	دس عورتیں	عَشْرُ نِسَاءٍ

۴۔ گیارہ اور بارہ کا عدد پھر قیاس کے مطابق آتا ہے۔ یعنی مذکر اسم کے ساتھ مذکر عدد اور مؤنث اسم کے ساتھ مؤنث عدد آتا ہے۔ معدود ہر صورت میں واحد منصوب آتا ہے۔ جیسے

گیارہ بادشاہ	اَحَدَ عَشَرَ مَلِکًا	گیارہ نوکرانیاں	اِحْدٰی عَشْرَۃَ خَادِمَۃً
بارہ بادشاہ	اِثْنَا عَشَرَ مَلِکًا	بارہ نوکرانیاں	اِثْنَتَا عَشْرَۃَ خَادِمَۃً

۵۔ تیرہ سے انیس تک پھر خلاف قیاس اور وہ بھی اس طرح کہ عدد کے دونوں جزوں میں سے پہلے کو معدود کے خلاف لائیں گے اور دوسرے کو معدود کے مطابق۔ یعنی اگر معدود مذکر ہے تو عدد کا پہلا جزو مونث ہوگا اور دوسرا مذکر۔ معدود ہر حالت میں واحد منصوب ہوگا۔ جیسے

تیرہ اونٹ	ثَلٰثَۃَ عَشَرَ جَمَلًا	تیرہ اونٹنیاں	ثَلَاثَ عَشْرَۃَ نَاقَۃً
چودہ اونٹ	اَرْبَعَۃَ عَشَرَ جَمَلًا	چودہ اونٹنیاں	اَرْبَعَ عَشْرَۃَ نَاقَۃً
پندرہ اونٹ	خَمْسَۃَ عَشَرَ جَمَلًا	پندرہ اونٹنیاں	خَمْسَ عَشْرَۃَ نَاقَۃً
سولہ اونٹ	سِتَّۃَ عَشَرَ جَمَلًا	سولہ اونٹنیاں	سِتَّ عَشْرَۃَ نَاقَۃً
سترہ اونٹ	سَبْعَۃَ عَشَرَ جَمَلًا	سترہ اونٹنیاں	سَبْعَ عَشْرَۃَ نَاقَۃً

اٹھارہ اونٹ	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ جَمَلاً	اٹھارہ اونٹنیاں	ثَمَانِيَ عَشَرَةَ نَاقَةً
اُنیس اونٹ	تِسْعَةَ عَشَرَ جَمَلاً	اُنیس اونٹنیاں	تِسْعَ عَشَرَةَ نَاقَةً

(نوٹ) ایک سے لیکر دس تک کا عدد مُعْرَب ہوتا ہے یعنی مختلف حالتوں میں بدلتا رہتا ہے۔ جیسے

جَاءَ رَجُلٌ وَاحِدٌ - رَأَيْتُ رَجُلاً وَاحِدًا - مَرَرْتُ بِرَجُلٍ وَاحِدٍ -

جَاءَ خَمْسَةُ رِجَالٍ - رَأَيْتُ خَمْسَةَ رِجَالٍ - مَرَرْتُ بِخَمْسَةِ رِجَالٍ -

جَاءَ عَشْرُ نِسَاءٍ - رَأَيْتُ عَشْرَ نِسَاءٍ - مَرَرْتُ بِعَشْرِ نِسَاءٍ -

لیکن گیارہ سے لیکر انیس تک کے سب اعداد مبنی بر فتحہ ہیں یعنی تینوں حالتوں میں اعراب یکساں رہے گا اور وہ فتحہ ہے جیسے جَاءَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً - رَأَيْتُ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً - ذَهَبْتُ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً - سوائے بارہ کے عدد کے کیونکہ وہ مُعْرَب ہے جو حالت رفعی میں إِثْنَا عَشَرَ اور إِثْنَتَا عَشَرَةَ اور حالت نصبی اور جری میں إِثْنَيْ عَشَرَ اور إِثْنَتَيْ عَشَرَةَ آتا ہے۔

٦ - دہائیاں یعنی عِشْرُونَ (بیس) ثَلَاثُونَ (تیس) أَرْبَعُونَ (چالیس) خَمْسُونَ (پچاس) سِتُّونَ (ساٹھ) سَبْعُونَ (ستر) ثَمَانُونَ (اسی) اور تِسْعُونَ (نوے) مُعْرَب ہیں۔ حالت رفعی میں اس طرح ہوں گی - لیکن

حالت نصبی اور جرّی میں عِشْرِیْنَ - ثَلٰثِیْنَ - اَرْبَعِیْنَ - خَمْسِیْنَ - سِتِّیْنَ سَبْعِیْنَ - ثَمَانِیْنَ اور تِسْعِیْنَ بن جائیں گی - معدود چونکہ گیارہ سے ننانوے تک مفرد منصوب آتا ہے - لہذا دہائیوں کے ساتھ بھی مفرد منصوب ہی آئے گا - جیسے

ذَهَبَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً اِلَی الْمَسْجِدِ (بیس آدمی مسجد کی طرف گئے)

رَأَیْتُ خَمْسِیْنَ نَاقَةً (میں نے پچاس اونٹنیاں دیکھیں)

کَتَبْتُ اِلٰی سَبْعِیْنَ رَجُلاً (میں نے ستر آدمیوں کی طرف لکھا)

اسی پر باقیوں کو بھی قیاس کر لو -

دہائیوں میں معدود کے مذکر یا مؤنث ہونے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا - بلکہ دونو کے ساتھ یکساں دہائیاں آتی ہیں جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ثابت ہوتا ہے -

۷ - اکیس سے لیکر ننانوے تک عدد کے دونوں جزوں کے درمیان واؤ عاطفہ آتی ہے سوائے دہائیوں کے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے - جیسے

اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ کِتَابًا (اکیس کتابیں)

سَبْعٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلاً (سنتالیس آدمی)

۸ - 21، 22، 31، 32، 41، 42، 51، 52، 61، 62، 71، 72

81، 82 اور 91، 92 کے اعداد قیاس کے مطابق آئیں گے یعنی مذکر معدود کے ساتھ پہلا جزو یعنی اکائیاں مذکر آئیں گی اور مؤنث کے ساتھ مؤنث۔ البتہ دہائیاں مذکر و مؤنث کے ساتھ ایک جیسی ہی آئیں گے۔ جیسے

31 آدمی أَحَدٌ وَثَلٰثُونَ رَجُلًا	31 عورتیں إِحْدٰى وَثَلٰثُونَ إِمْرَأَةً
32 آدمی إِثْنَانِ وَثَلٰثُونَ رَجُلًا	32 عورتیں إِثْنَتَانِ وَثَلٰثُونَ إِمْرَأَةً
71 اونٹ أَحَدٌ وَسَبْعُونَ جَمَلًا	71 اونٹنیاں إِحْدٰى وَسَبْعُونَ نَاقَةً
72 اونٹ إِثْنَانِ وَسَبْعُونَ جَمَلًا	72 اونٹنیاں إِثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ نَاقَةً

باقی عددوں کو ان پہ قیاس کر لو۔

۹ - 23 تا 29، 33 تا 39، 43 تا 49، 53 تا 59، 63 تا 69، 73 تا 79، 83 تا 89 اور 93 تا 99 تک کے اعداد کے ساتھ قیاس کے خلاف معدود مذکر ہو تو اکائیاں مؤنث آئیں گی اور معدود مؤنث ہو تو اکائیاں مذکر آئیں گی۔ دہائیاں بہر صورت وہی رہیں گی۔ جیسا کہ حسب ذیل جملات سے ظاہر ہو گا:۔

23 اونٹ	ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	23 اونٹنیاں	ثَلٰثٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً

24 اونٹ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	24 اونٹنیاں أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً
25 اونٹ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	25 اونٹنیاں خَمْسٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً
26 اونٹ سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	26 اونٹنیاں سِتٌّ وَعِشْرُونَ نَاقَةً
27 اونٹ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	27 اونٹنیاں سَبْعٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً
28 اونٹ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	28 اونٹنیاں ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً
29 اونٹ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ جَمَلًا	29 اونٹنیاں تِسْعٌ وَعِشْرُونَ نَاقَةً

باقی کے تمام عدد بھی اسی طریقہ کے مطابق آتے ہیں۔

۱۰۔ اکیس (21) سے لیکر ننانوے تک کے تمام اعداد معرب ہیں اور ان کے لکھنے کا طریق حالت رفعی، نصبی اور جری میں مختلف ہوتا ہے جیسے

كَتَبَ أَحَدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا (اکیس آدمیوں نے لکھا)

ضَرَبْتُ أَحَدًا وَعِشْرِينَ رَجُلًا (میں نے اکیس آدمیوں کو مارا)

مَرَرْتُ بِأَحَدٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا (میں 21 آدمیوں کے پاس سے گزرا)

جَاءَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ امْرَأَةً (پچھتر عورتیں آئیں)

رَأَيْتُ خَمْسًا وَسَبْعِينَ امْرَأَةً (میں نے پچھتر عورتیں دیکھیں)

كَتَبْتُ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ امْرَأَةً (میں نے پچھتر عورتوں کی طرف لکھا)

۱۱۔ سینکڑے حسب ذیل طریقہ سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔

ایک سو	مِئَةٌ یا مِائَةٌ	چھ سو	سِتُّ مِائَةٍ
دو سو	مِئَتَانِ یا مِائَتَانِ	سات سو	سَبْعُمِائَةٍ
تین سو	ثَلَاثُ مِائَةٍ یا ثَلَاثُمِائَةٍ	آٹھ سو	ثَمَانِي مِئَةٍ
چار سو	اَرْبَعُ مِائَةٍ	نو سو	تِسْعُمِائَةٍ۔
پانچ سو	خَمْسُمِائَةٍ		

ایک سو سے لیکر نو سو تک مَعْدُودْ مُفْرَدْ مجرور آئے گا جیسے

سات سو آدمی سَبْعُ مِائَةِ رَجُلٍ (صرف سیکڑوں کے ساتھ)

۱۲ - ہزاروں کا حساب حسب ذیل طریق پر ہے۔ مَعْدُود ان کے ساتھ بھی مفرد مجرور ہی آئے گا۔

ایک ہزار	اَلْفٌ	نو ہزار	تِسْعَةُ آلَافٍ
دو ہزار	اَلْفَانِ	دس ہزار	عَشَرَةُ آلَافٍ
تین ہزار	ثَلَاثَةُ آلَافٍ	گیارہ ہزار	اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا
چار ہزار	اَرْبَعَةُ آلَافٍ	بارہ ہزار	اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا
پانچ ہزار	خَمْسَةُ آلَافٍ	تیرہ ہزار	ثَلَاثَةَ عَشَرَ اَلْفًا
چھ ہزار	سِتَّةُ آلَافٍ	بیس ہزار	عِشْرُونَ اَلْفًا

سات ہزار	سَبْعَةُ آلَافٍ	سینتالیس ہزار	سَبْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ أَلْفًا
آٹھ ہزار	ثَمَانِيَةُ آلَافٍ	ننانوے ہزار	تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ أَلْفًا

مائَةٌ اور أَلْفٌ بھی مُعْرَبْ ہیں۔

حالتِ رَفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
مِائَةٌ	مِائَةً	مِائَةٍ
مِائَتَانِ	مِائَتَيْنِ	مِائَتَيْنِ
أَلْفٌ	أَلْفًا	أَلْفٍ
أَلْفَانِ	أَلْفَيْنِ	أَلْفَيْنِ

أَرْبَعَةُ آلَافِ رَجُلٍ (چار ہزار آدمی)

۱۳۔ لاکھ کے لئے عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے البتہ اس کا ترجمہ ہزاروں کے حساب سے کیا جاتا ہے۔ جیسے

ایک لاکھ مِائَةُ أَلْفٍ (سو ہزار)

سات لاکھ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ (سات سو ہزار)

دس لاکھ — اَلْفُ اَلْفٍ

کروڑ — عَشَرَةُ اَلْفِ اَلْفٍ

دس کروڑ — مِائَةُ اَلْفِ اَلْفٍ

صفر (zero - ٥) صِفْرٌ

۱۴۔ عدد لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سب سے بڑا عدد لایا جاوے پھر اس سے چھوٹا پھر اس سے چھوٹا علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن اکائیاں دہائیوں سے پہلے لکھی جاویں اور دہائیاں سب سے بعد میں آویں اور ان کے بعد معدود لایا جاوے۔ مثلاً

تیرہ لاکھ پینسٹھ ہزار سات سو ترپن کتابیں۔

کا ترجمہ حسب ذیل ہوگا

اَلْفُ اَلْفٍ وَثَلٰثُمِائَةِ اَلْفٍ وَخَمْسَةٌ وَسِتُّوْنَ اَلْفًا وَسَبْعُمِائَةٍ وَثَلٰثَةٌ وَخَمْسُوْنَ كِتَابًا۔

۱۵۔ تین سے دس تک غیر معین عدد کے لئے بِضْعٌ کا لفظ ہے اور اس کے بعد معدود جمع مجرور آتا ہے۔

بِضْعُ اَيَّامٍ (۳ سے ۱۰ تک میں سے کچھ دن مثلاً پانچ یا سات یا آٹھ دن)

بِضْعَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ (دس سے کچھ اوپر دنوں میں)

اسی طرح دس سے زیادہ غیر معین عدد لفظ نَیِّفٌ سے ظاہر کیا جاتا ہے
نَیِّفٌ وَتِسْعُمِائَةِ رَجُلٍ (کچھ اوپر نو سو آدمی)

۱۷ - اعداد وصفی -

یہ اعداد عام طور پر نمبر وغیرہ بتانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں - جیسے تیسرا ساتواں - پندرھواں - اکتالیسواں وغیرہ - یہ اعداد عام طور پر فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث لائے جاتے ہیں -

پہلا	اَلْاَوَّلُ	پہلی	اَلْاُوْلٰی
دوسرا	اَلثَّانِیْ	دوسری	اَلثَّانِیَةُ
تیسرا	اَلثَّالِثُ	تیسری	اَلثَّالِثَةُ
چوتھا	اَلرَّابِعُ	چوتھی	اَلرَّابِعَةُ
پانچواں	اَلْخَامِسُ	پانچویں	اَلْخَامِسَةُ
چھٹا	اَلسَّادِسُ	چھٹی	اَلسَّادِسَةُ
ساتواں	اَلسَّابِعُ	ساتویں	اَلسَّابِعَةُ
آٹھواں	اَلثَّامِنُ	آٹھویں	اَلثَّامِنَةُ
نواں	اَلتَّاسِعُ	نویں	اَلتَّاسِعَةُ

دسواں	اَلْعَاشِرُ	دسویں	اَلْعَاشِرَةُ

مندرجہ بالا اعداد وصفیہ سب کے سب مُعْرَب ہیں - جیسے

جاءَ الرَّجُلُ السَّادِسُ (چھٹا آدمی آیا)

قَرَأْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ (میں نے نواں سبق پڑھا)

ذَهَبْتُ اِلَى الدَّارِ الرَّابِعَةِ (میں چوتھے گھر کی طرف گیا)

گیارہواں	اَلْحَادِيْ عَشَرَ	گیارہویں	اَلْحَادِيَةَ عَشْرَةَ
بارہواں	اَلثَّانِيْ عَشَرَ	بارہویں	اَلثَّانِيَةَ عَشْرَةَ
تیرہواں	اَلثَّالِثُ عَشَرَ	تیرہویں	اَلثَّالِثَةُ عَشْرَةَ
سولھواں	اَلسَّادِسُ عَشَرَ	سولھویں	اَلسَّادِسَةُ عَشْرَةَ
انیسواں	اَلتَّاسِعُ عَشَرَ	انیسویں	اَلتَّاسِعَةُ عَشْرَةَ
بیسواں	اَلْعِشْرُوْنَ	بیسویں	اَلْعِشْرُوْنَ

گیارہ سے لے کر انیس تک کے اعداد مبنی ہیں یعنی حالت رفعی - نصبی اور جری میں ایک جیسے ہی رہتے ہیں - بیسواں پھر مُعْرَب ہے جیسے -

جاءَ الْوَلَدُ الْعِشْرُوْنَ (بیسواں لڑکا آیا)

رَأَیْتُ الْوَلَدَ الْعِشْرِیْنَ (میں نے بیسواں لڑکا دیکھا)

ذَھَبْتُ اِلَی الْوَلَدِ الْعِشْرِیْنَ (میں بیسویں لڑکے کے پاس گیا)

بیس سے آگے وصفی عدد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ وصفی اکائیوں کو معمولی دہائیوں کے ساتھ ملا کر واؤ عاطفہ کے ذریعے مرکب بنا دو۔ دونوں جزؤں پر لام تعریف داخل کرنا چاہیے۔ مذکر کے لئے وصفی اکائی مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث لانی چاہیئے۔ دہائیاں تو مذکر و مؤنث کے لئے ایک ہی ہوتی ہیں۔

ستائیسواں	اَلسَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ	ستائیسویں	اَلسَّابِعَۃُ وَالْعِشْرُوْنَ
پنتالیسواں	اَلْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ	پنتالیسویں	اَلْخَامِسَۃُ وَالْاَرْبَعُوْنَ
ستترواں	اَلسَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ	ستترویں	اَلسَّابِعَۃُ وَالسَّبْعُوْنَ
سوواں	اَلْمِائَۃُ	سوویں	اَلْمِائَۃُ

پہلی بات۔ دوسری بات۔ تیسری بات وغیرہ کے لیے اَوَّلًا۔ ثَانِیًا۔ ثَالِثًا۔ رَابِعًا۔ خَامِسًا وغیرہ آتے ہیں۔

۱۷۔ اَعْدَادِ کَسْرِیَّہ

اعداد کسری وہ عدد ہوتے ہیں جو کسی عدد کے کسی جزو کو ظاہر کریں یہ عدد نصف کے علاوہ باقی سب دس تک فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور مذکر و مؤنث کے لئے ایک ہی ہیں۔ ان کی جمع بھی آتی ہے۔

کسر	عربی عدد	جمع
$\frac{1}{2}$ (نصف)	نِصْفٌ	
$\frac{1}{3}$ (تہائی)	ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ	اَثْلَاثٌ
$\frac{1}{4}$ (چوتھائی)	رُبُعٌ یا رُبْعٌ	اَرْبَاعٌ
$\frac{1}{5}$	خُمُسٌ یا خُمْسٌ	اَخْمَاسٌ
$\frac{1}{6}$	سُدُسٌ یا سُدْسٌ	اَسْدَاسٌ
$\frac{1}{7}$	سُبُعٌ یا سُبْعٌ	اَسْبَاعٌ
$\frac{1}{8}$	ثُمُنٌ یا ثُمْنٌ	اَثْمَانٌ
$\frac{1}{9}$	تُسُعٌ یا تُسْعٌ	اَتْسَاعٌ
$\frac{1}{10}$	عُشُرٌ یا عُشْرٌ	اَعْشَارٌ

$\frac{1}{17}$ کا ترجمہ ہوگا جُزْءٌ مِنْ سَبْعَةَ عَشَرَ جُزْءً۔

$\frac{1}{75}$ کا ترجمہ ہوگا جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَسَبْعِيْنَ جُزْءً۔

$\frac{2}{3}$ کا ترجمہ ہوگا ثُلُثَانِ۔ $\frac{3}{4}$ کا ثَلَاثَةُ اَرْبَاعٍ

$\frac{7}{9}$ کا سَبْعَةُ اَتْسَاعٍ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔

جن حصّوں سے کوئی چیز بنی ہو ان کی تعداد وغیرہ ظاہر کرنے کے لیے حسب ذیل اعداد مستعمل ہیں۔

دو حصوں یا ٹکڑوں وغیرہ والی ثُنَائِیٌّ

تین حصّوں یا ٹکڑوں یا خطوں والی ثُلَاثِیٌّ

چار حصوں یا ٹکڑوں یا خطوں والی رُبَاعِیٌّ

پانچ حصوں یا ٹکڑوں یا خطوں والی خُمَاسِیٌّ

وعلیٰ ہذا القیاس

۱۸۔ تاریخ و عمر وغیرہ بتانے کا طریقہ

محرم کی چار تاریخ۔ رَابِعُ الْمُحَرَّمِ یا اَلْیَوْمُ الرَّابِعُ مِنَ الْمُحَرَّمِ

مارچ کی سات تاریخ اَلْیَوْمُ السَّابِعُ مِنْ (شَهْرِ) مَارِسَ۔

وقت پوچھنے کے لئے کَمِ السَّاعَةُ یا اَلسَّاعَةُ کَمْ مستعمل ہے

اَلسَّاعَةُ خَمْسَةٌ (اس وقت پانچ بجے ہیں)

اَلْآنَ السَّاعَةُ سَبْعَةٌ (اس وقت سات بجے ہیں۔

اَلْاٰنَ وَقْتُ السَّاعَةِ سَبْعَةٌ گھڑی اب سات بجا رہی ہے ،

عمر پوچھنے کے بھی دو طریقے ہیں ۔

عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً
اِبْنُ كَمْ سَنَةً } تمہاری کیا عمر ہے ۔
اَنْتَ ۔

عُمْرِيْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً } میری عمر انتیس سال کی ہے ۔
اَنَا اِبْنُ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً

مشق نمبر ۱۲

۱ ۔ تین سے لے کر دس تک کے عدد کا کیا طریقہ ہے ؟ ان کے ساتھ معدود کیسے آئے گا ؟

۲ ۔ 13 سے 19 تک عدد کیسے لگایا جاتا ہے ؟ یہ معرب ہیں یا مبنی ؟ معدود کیسا ہو گا ؟

۳ ۔ دہائیاں کیسے بنائی جاتی ہیں ؟ ان کے ساتھ معدود مفرد ہوتا ہے یا جمع ؟

۴ ۔ ۱۱ ۔ 12 کا عدد کیسے لکھا جاتا ہے ؟ یہ مبنی ہے یا معرب ؟

۵ ۔ سیکڑہ اور ہزار کے لکھنے کا طریق بیان کرو ۔ ان کے ساتھ معدود کیسا آتا ہے ؟

۶ - اعداد وصفی کے بنانے کا کیا طریقہ ہے۔ بیس سے آگے یہ اعداد کس طرح بنتے ہیں۔

۷ - تاریخ ، عمر اور وقت پوچھنے اور بتانے کا کیا طریقہ ہے؟

۸ - مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھو:-

أَحْسَنُ - شَنْطَاءُ - اصغر - أَزْهَرُ - أَخٌ - خَالَةٌ - زَوْجٌ -

۹ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) میرے پاس سات کتابیں اور تین قلمیں ہیں (۲) پانچ اونٹنیاں اور گیارہ چشمے (۳) میں نے بارہ قلم اور چودہ کتابیں خریدیں (۴) پچیس آدمی تالاب کے کنارے پر بیٹھے ہیں اور آم کھا رہے ہیں (۵) خالد نے سنتیس میزیں اور ننانوے کرسیاں فروخت کیں (۶) کیا تمہارے پاس تہتر نیزے اور نواسی تلواریں ہیں (۷) میں نے موٹر میں تین دنوں میں سات سو تراسی میل سفر کیا (۸) سترہ ہزار سات سو انچاس سائیکل چوری ہو گئے ہیں (۹) میں چند سال ٹرکی میں رہا اور پھر واپس آ گیا (۱۰) دوسری جنگِ دنیا میں ساٹھ لاکھ سنتیس ہزار نو سو چونسٹھ آدمی مارے گئے۔ (۱۱) اس کتاب کے صفحوں کی تعداد ایک ہزار چار سو ستانوے ہے (۱۲) وہ چوتھی جماعت میں پڑھتی ہے (۱۳) اٹھارواں لڑکا آج غیر حاضر ہے (۱۴) ہم آج سنتالیسواں سبق پڑھ رہے ہیں (۱۵) میں نے تہائی سبق یاد کر لیا۔ (۱۶) کسانوں نے

$\frac{1}{7}$ فصل کاٹ لی ہے (۱۷) ہم نے 5/7 کام ختم کر لیا ہے (۱۸) تمہاری عمر کیا ہے (۱۹) آج دسمبر کی پہلی تاریخ ہے (۲۰) گھڑی میں اسوقت سات بج کر پینتالیس منٹ ہیں ٭

مشکل الفاظ کا ترجمہ : (۲) عَیَنٌ - (۳) اِشْتَرَیْتُ (۴) ضِعْفَۃُ الْبِرکَۃِ - اَنْبَہٌ (۵) بَاعَ (۶) رُمْحٌ (۷) سَافَرتُ فِی السَّیَّارَۃِ (۹) لَبِثْتُ - مَکَثْتُ (۱۱) عِدَّۃٌ (۱۳) اَلدَّرَجَۃُ الرَّابِعَۃُ (۱۴) السَّابِعَ وَالْاَرْبَعِیْنَ (۱۶) قَدْ حَصَدَ - الزَّرْعُ (۲۰) سَبْعَ سَاعَاتٍ وَخَمْسًا وَاَرْبَعِیْنَ دَقِیْقَۃً -

---

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

اِسمِ صِفت

۱ - اسمِ صِفت میں مصدری معنی فاعل کی نسبت زیادہ پائداری کے ساتھ پایا جاتا ہے ۔ اسمِ صِفت عام طور پر فعل لازم سے بنتا ہے ۔ اسمِ فاعل اور اسمِ صِفت میں یہی فرق ہے کہ اسمِ فاعل میں صِفت کا وجود عارضی ہوتا ہے اور اسمِ صِفت میں پائدار ۔ مثلاً شَارِبٌ (پینے والا) اسمِ فاعل ہے ۔

اور یہ صفت (پینے کی) اس میں اسی وقت تک ہی موجود ہے جب تک کہ پینے کا عمل جاری ہے ۔ اس عمل کے ختم ہوتے ہی اس کی فاعلانہ حیثیت بھی ختم ہو جائے گی ۔ اس کے برعکس صَادِقٌ میں جو اسم صفت ہے ۔ صداقت کا معنی زیادہ مستقل اور پائدار ہوتا ہے ۔

۲ ۔ اسم صفت کے مشہور اوزان مندرجہ ذیل ہیں :-

(ا) فَاعِلٌ ۔ یہ وزن اگرچہ اسم فاعل کا ہے تاہم بہت سے اسماء صفت بھی اسی وزن پر آتے ہیں جیسے صَادِقٌ ۔ عَالِمٌ ۔ خَالِقٌ وغیرہ ۔

(ب) فَعِیْلٌ جیسے سَعِیْدٌ ۔ جَمِیْلٌ ۔ عَلِیْمٌ وغیرہ ۔

(ج) فَعُوْلٌ یہ وزن مُبالغہ کے لئے مستعمل ہے ۔ جیسے جَهُوْلٌ (بہت بڑا جاہل)، کَسُوْلٌ (بہت زیادہ سست)، کَذُوْبٌ (بہت جھوٹا)

(د) فَعْلَانُ ۔ یہ وزن عارضی صفات کے لئے مخصوص ہے اور غیر منصرف ہوتا ہے ۔ جیسے عَطْشَانُ (پیاسا مرد) غَضْبَانُ (غضبناک مرد) جَوْعَانُ (بھوکا مرد)، سَکْرَانُ (نشہ والا آدمی) اس وزن سے صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے[1]

---

[1] چند اسماء اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں ۔ جیسے حُبْلَانُ ۔ صَوْجَانُ ۔ نُدْمَانُ وغیرہ کہ ان کی تانیث آخر میں ۃ زیادہ کرنے سے آتی ہے ۔ اسی طرح عَطْشَانُ اور غَضْبَانُ کی تانیث عَطْشَانَۃٌ اور غَضْبَانَۃٌ بھی آتی ہے

جیسے عَطْشٰی (پیاسی عورت) غَضْبٰی (غضبناک عورت) وغیرہ
اس سے پہلے جو تین اوزان مذکور ہیں ان کے مونث (ۃ) کی زیادتی سے بنتے ہیں جیسے عَالِمَۃٌ (عالم عورت) جَمِیْلَۃٌ (خوبصورت عورت) کَسُوْلَۃٌ (سست عورت)

۴ - جو اسمائے صفت رنگ، یا جسمانی عیوب ظاہر کرنے والے ہوں ان کا وزن مذکر کے لئے اَفْعَلُ اور مؤنث کے لئے فَعْلَاءُ ہے۔ اور جمع ان دونوں کی فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

مذکر (وزن اَفْعَلُ)	مؤنث (وزن فَعْلَاءُ)	جمع (وزن فُعْلٌ)
اَبْیَضُ (سفید)	بَیْضَاءُ	بِیْضٌ (اصل میں بُیْضٌ تھا)
اَسْوَدُ (سیاہ)	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ

۱ اس وزن سے اَفْعَلُ التفضیل مونث کا وزن فُعْلٰی ہے جیسے اَلْاَکْرَمُ سے اَلْکُرْمٰی - اَلْاَکْبَرُ سے اَلْکُبْرٰی

۲ اگر صفت اجوف یائی ہو تو یاء کو باقی رکھنے کی غرض سے اس کی جمع میں فاء کلمہ کے ضمہ کی بجائے کسرہ آئیگا جیسے بِیْضٌ و غِیْدٌ جو اَبْیَضُ اور اَغْیَدُ کی جمع ہیں اور جو اسمائے صفت فَعْلَانُ کے وزن پر ہوں ان کی جمع فُعَالٰی یا فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے سُکَارٰی جمع سَکْرَانُ کی اور جِیَاعٌ جمع جَوْعَانُ کی -

أَزْرَقُ (نیلا)	زَرْقَاءُ	زُرْقٌ
أَحْمَرُ (سُرخ)	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
أَصْفَرُ (زرد)	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ
أَخْضَرُ (سبز)	خَضْرَاءُ	خُضْرٌ
أَخْرَسُ (گونگا)	خَرْسَاءُ	خُرْسٌ
أَعْمَى (اندھا)	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ
أَعْرَجُ (لنگڑا)	عَرْجَاءُ	عُرْجٌ
أَحْدَبُ (کُبڑا)	حَدْبَاءُ	حُدْبٌ
أَسْمَرُ (گندم گون)	سَمْرَاءُ	سُمْرٌ

(نوٹ) مُفرد کے اَوزان غیر منصرف ہیں۔ لہذا ان پر تنوین یا کسرہ نہیں آتا۔ جیسے ذَهَبْتُ إِلَى رَجُلٍ أَعْرَجَ (میں ایک لنگڑے آدمی کے پاس گیا) جَاءَ رَجُلٌ أَبْيَضُ (ایک سفید رنگ آدمی آیا)

(نوٹ) ان اوزان میں سے اگر مؤنث کا تثنیہ کا صیغہ بنانا مقصود ہو تو آخر کا ہمزہ واؤ سے بدل جاتا ہے۔ اس طرح حَمْرَاءُ سے تثنیہ کا صیغہ حَمْرَاوَانِ بنے گا اور سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَانِ وغیرہ۔

مذکر کے اس وزن میں اگر آخری دو حرف ایک ہی ہوں تو ایک کو دُوسرے

میں مدغم کرکے اس پر تشدید دے دی جائے گی جیسے اَشْدَدُ سے اَشَدُّ - اَصْمَمُ سے اَصَمُّ ۔

۴ - اسمائے صفات کے ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ میں اسم تفضیل استعمال ہوتا ہے - جس کا وزن اَفْعَلُ ہے - جیسے :

صَغِیْرٌ (چھوٹا) سے اَصْغَرُ (کسی اور کی نسبت چھوٹا)

جَمِیْلٌ (خوبصورت) سے اَجْمَلُ (کسی اور کی نسبت زیادہ خوبصورت) ۔

(اس کی تفصیل سبق نمبر ۲۰ میں اسم تفضیل کے سلسلہ میں بیان کی جائیگی)

۵ - بعض اوقات اسمائے صفت مضاف ہونے کی حیثیت سے کسی اسم کی صفت واقع ہوتے ہیں - جیسے :

رَجُلٌ جَمِیْلُ الْعَطَاءِ (اچھی بخشش والا مرد)

اِمْرَاَۃٌ الْکَثِیْرَۃُ الْمَالِ (بہت مالدار عورت)

اسی طرح بعض اوقات اسمائے صفت کسی مضاف الیہ کا مضاف ہونے کی حیثیت سے کسی اسم کی خبر واقع ہوتے ہیں - جیسے :

اَللّٰہُ کَثِیْرُ الْغُفْرَانِ (اللہ بہت بخشنے والا ہے)

اَلرَّجُلُ طَوِیْلُ الْعُنُقِ (مرد لمبی گردن والا ہے)

۶ - مندرجہ ذیل چھ اوزان پر جو اسمائے صفت آتے ہیں ان میں مذکر و مؤنث

کی کوئی تمیز نہیں ہوتی گویا مذکر و مؤنث دونوں کے ساتھ وہ ایک ہی طرح سے آتے ہیں

(۱) فَعَّالَۃٌ جیسے رَجُلٌ فَہَّامَۃٌ وَاِمْرَأۃٌ فَہَّامَۃٌ۔

(۲) مِفْعَالٌ جیسے رَجُلٌ مِفْضَالٌ وَاِمْرَأۃٌ مِفْضَالٌ۔

(۳) مِفْعِیْلٌ جیسے رَجُلٌ مِنْطِیْقٌ وَاِمْرَأۃٌ مِنْطِیْقٌ

(۴) مِفْعَلٌ جیسے رَجُلٌ مِغْشَمٌ وَاِمْرَأۃٌ مِغْشَمٌ

(۵) فُعْلَۃٌ جیسے رَجُلٌ ضُحْکَۃٌ وَاِمْرَأۃٌ ضُحْکَۃٌ

(۶) فَعُوْلٌ جیسے رَجُلٌ صَبُوْرٌ وَاِمْرَأۃٌ صَبُوْرٌ

مشق نمبر ۱۲

۱۔ اسم صفت اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے؟ مثالیں بھی بتاؤ۔

۲۔ اسم صفت کے مشہور اوزان کون کون سے ہیں؟ ہر وزن کی تین مثالیں بیان کرو۔

۳۔ رنگ اور جسمانی عیوب ظاہر کرنے والے اسماء صفت کے مذکر اور مؤنث کے اوزان بیان کرو اور مثالیں بھی دو۔

۴۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو مناسب اسمائے صفت سے پُر کرو۔

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ـــــــ وَلَوْنُ الدَّمِ ـــــــ وَلَوْنُ الْحَیَاۃِ ـــــــ

(۲) اَوْرَاقُ الْاَشْجَارِ ـــــ (۳) قَمِيْصُ الْوَلَدِ ـــــ ،

(۴) عَيْنُ هٰذِهِ الْبِنْتِ ـــــ

(۵) فَاطِمَةُ ـــــ الْعَيْنَيْنِ وَ ـــــ الشَّعْرِ ۔

(۵) واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو :۔

خَلِيْفَةٌ ۔ خَنَادِقُ ۔ خَيْلٌ ۔ دِرْهَمٌ ۔ دَرَاهِمُ ۔ دَسَاكِرُ ۔ دُعَاءٌ ۔ دُكَاكِيْنُ ۔

۶ ۔ عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) آدمی سچا ہے اور یہ عورت جھوٹی ہے (۲) لڑکی بدصورت ہے اور لڑکا سیاہ رنگ کا ہے (۳) نیک بخت شاگرد اپنے اُستاد کے سامنے کھڑا ہے ۔ (۴) موسم بہار میں درختوں کے پتے سبز ہوتے ہیں (۵) گلاب کا پھول سُرخ ہے (۶) ایک پیاسی عورت کنوئیں پر آئی (۷) زید عمر سے زیادہ بخیل ہے (۸) یہ بات سورج سے بھی زیادہ روشن ہے (۹) ہم سب آدمی بہادر نیک اور محنتی ہیں (۱۰) یہ کتاب میری کتاب سے زیادہ مشکل ہے (۱۱) میں گلی میں ایک کُبڑی عورت سے ملا (۱۲) حمیدہ کی بیٹی کی دونوں آنکھیں نیلی ہیں (۱۳) تنگ جوتا پاؤں کو تکلیف دیتا ہے (۱۴) زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے (۱۵) عقلمند دشمن بے وقوف دوست سے بہتر ہے (۱۶) پکے ہوئے پھل بازار میں بکتے ہیں (۱۷) بیشک اللہ بہت جاننے والا اور بہت قدرت والا ہے (۱۸) گویا کہ سب لوگ گونگے ہیں (۱۹) ایک

چھوٹے قد والا لمبی داڑھی والا آدمی ممبر پر بیٹھا تھا۔ (۲۰) ہمارے کالج کے پرنسپل صاحب بہت علم والے بردبار طبیعت والے اور کشادہ رُو ہیں ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ : (۲) أَسْوَدُ اللَّوْنِ (۳) اَلتَّلْمِيْذُ الشَّهِيْدُ ۔ (۴) فَصْلُ الرَّبِيْعِ (۵) اَلْوَرْدُ (۶) بِشْرٌ (۱۰) أَصْحَبُ (۱۱) رُقَاقٌ حَدِيْمَاءُ (۱۲) سَوْدَاوَانِ (۱۳) الْحِذَاءُ الضَّيِّقُ (۱۴) تُمِيْتُ (۱۶) نَاضِجَةٌ (۱۸) خُرُسٌ (۱۹) قَصِيْرُ الْقَامَةِ (۲۰) رَئِيْسُ كُلِّيَّتِنَا ۔ حَلِيْمُ الطَّبْعِ ۔ طَلِيْقُ الْوَجْهِ ؛

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

فِعلِ ماضی

۱ ۔ فِعل کی تعریف پہلے سبق میں گزر چکی ہے ۔ فِعل کی دو قسمیں ہیں ۔ ماضی اور مضارع ۔

ماضی وہ فِعل ہے جس سے کسی کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں ہونا یا ہو چکنا

معلوم ہوتا ہے۔

مُضارع وہ فعل ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کام ابھی تک ختم نہیں ہوا ہو رہا ہے یا آئندہ جا کر ہوگا۔ بعض کے نزدیک فعل کی تیسری قسم اَمر ہے۔

فعلوں میں حروف اصلیہ (وہ حروف جو ہر حالت میں باقی اور ہر قسم کے تغیر و تصرّف میں محفوظ رہتے ہیں) عموماً تین ہی ہوتے ہیں لیکن بعض فعلوں میں حروف اصلیہ چار بھی ہوتے ہیں جیسے دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا)

۲۔ ماضی معروف (سہ حرفی) کے صیغہ واحد مذکر غائب کے پہلے اور تیسرے حرف پر ہمیشہ زَبَر ہوتی ہے۔ لیکن درمیان کے حرف پر تینوں حرکات میں سے کوئی ایک حرکت آتی ہے۔ جیسے:

کَتَبَ (اس نے لکھا) شَرِبَ (اس نے پیا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا)

۳۔ فعل ماضی کی پوری گردان حسب ذیل طریق پر آتی ہے:۔

گردان ماضی معروف مطلق

عربی	صیغہ	معنی
ضَرَبَ	واحد مذکر غائب	اس ایک آدمی نے مارا

ضربت خالدہ ۹

ضَرَبَا	تثنیہ مذکر غائب	اُن دو آدمیوں نے مارا
ضَرَبُوا	جمع مذکر غائب	اُن سب آدمیوں نے مارا
ضَرَبَتْ	واحد مؤنث غائب	اس ایک عورت نے مارا
ضَرَبَتَا	تثنیہ مؤنث غائب	اُن دو عورتوں نے مارا
ضَرَبْنَ	جمع مؤنث غائب	اُن سب عورتوں نے مارا
ضَرَبْتَ	واحد حاضر مذکر	تو ایک آدمی نے مارا
ضَرَبْتُمَا	تثنیہ حاضر مذکر	تم دو آدمیوں نے مارا
ضَرَبْتُمْ	جمع حاضر مذکر	تم سب آدمیوں نے مارا
ضَرَبْتِ	واحد حاضر مؤنث	تو ایک عورت نے مارا
ضَرَبْتُمَا	تثنیہ حاضر مؤنث	تم دو عورتوں نے مارا
ضَرَبْتُنَّ	جمع حاضر مؤنث	تم سب عورتوں نے مارا
ضَرَبْتُ	واحد متکلم	میں نے مارا
ضَرَبْنَا	جمع متکلم	ہم نے مارا

اسی طریق سے شَرِبَ اور حَسُنَ کی گردانیں بھی آئیں گی۔

۴۔ صیغہ واحد مؤنث غائب کے بعد اگر فاعل یا مفعول یا کوئی اور لفظ معرف باللام آئے تو اس وقت آخری حرف (ت) کی جزم کی جگہ زیر پڑھی

چاہیئے جیسے اَکَلَتِ الْخُبْزَ (اس عورت نے روٹی کھائی) اسی طرح جن صیغوں کے آخر میں اَلف یا واوؔ ہو اگر اُن کے بعد کا لفظ مُعرّف باللّام ہو تو اس صیغہ کو مُعرّف باللّام سے ملاتے وقت اس الف یا واوؔ کا تلفظ نہیں کیا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَا السَّمَاءَ۔ فَتَحُوا الْبَابَ

۵۔ مطلق ماضی کے پہلے قد لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے جیسے قَدْ كَتَبَ (اُس نے لکھا ہے) اور كَانَ لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے جیسے كَانَ كَتَبَ (اس نے لکھا تھا) كَانَ کی پوری گردان یوں آتی ہے ۔ كَانَ ۔ كَانَا ۔ كَانُوا ۔ كَانَتْ كَانَتَا ۔ كُنَّ ۔ كُنْتَ ۔ كُنْتُمَا ۔ كُنْتُمْ ۔ كُنْتِ ۔ كُنْتُمَا ۔ كُنْتُنَّ ۔ كُنْتُ ۔ كُنَّا

ماضی قریب اور ماضی بعید کی پوری گردانیں درج ذیل ہیں ۔

گردان ماضی قریب	گردان ماضی بعید
قَدْ كَتَبَ (اُس آدمی نے لکھا ہے)	كَانَ كَتَبَ (ایک آدمی نے لکھا تھا)
قَدْ كَتَبَا	كَانَا كَتَبَا
قَدْ كَتَبُوا	كَانُوا كَتَبُوا
قَدْ كَتَبَتْ	كَانَتْ كَتَبَتْ

قَدْ كَتَبَتَا	كَانَتَا كَتَبَتَا
قَدْ كَتَبْنَ	كُنَّ كَتَبْنَ
قَدْ كَتَبْتَ	كُنْتَ كَتَبْتَ
قَدْ كَتَبْتُمَا	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا
قَدْ كَتَبْتُمْ	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
قَدْ كَتَبْتِ	كُنْتِ كَتَبْتِ
قَدْ كَتَبْتُمَا	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا
قَدْ كَتَبْتُنَّ	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
قَدْ كَتَبْتُ	كُنْتُ كَتَبْتُ
قَدْ كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

۶ - فعل لازم وہ فعل ہے کہ اس کے ساتھ فاعل کے ملنے سے بات پوری ہو جاتی ہے اور سامع کو اور کسی بات کے معلوم کرنے کی طلب نہیں رہتی۔ جیسے هَبَّتِ الرِّيْحُ (ہوا چلی)، حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)، فعل لازم کے برعکس فعل متعدی وہ فعل ہے کہ فاعل کے اس کے ساتھ ملنے سے جملہ مکمل نہ ہو بلکہ سامع کو کسی اور چیز کی طلب محسوس ہو اور وہ چیز مفعول ہوتی ہے مثلاً شَرِبَ زَيْدٌ (زید نے پیا) جب کہا جائے تو سننے والا یہ معلوم کرنے کی طلب رکھتا ہے کہ زید نے کیا پیا۔ جب کہا جائے۔

شَرِبَ زَیْدٌ لَبَنًا (زید نے دودھ پیا) تو اس کی طلب پوری ہوتی ہے۔ لَبَنًا یہاں مفعول ہے۔ بالفاظ دیگر فعل لازم وہ فعل ہے جس کا مفعول نہ آتا ہو اور فعل متعدّی وہ فعل ہے۔ جو مفعول کو بھی چاہے یا قبول کرے۔

نوٹ:۔ لازم و متعدی کا تفصیلی بیان سبق نمبر ۲۹ میں آئے گا۔

فعل متعدّی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مَعْرُوْفٌ اور مَجْهُوْلٌ

فِعْلِ مَعْرُوف وہ فعل ہے جس کا فاعل بھی مذکور ہو اور فعل کی نسبت اس فاعل کی طرف ہو جیسے کَتَبَ خَالِدٌ مَکْتُوْبًا (خالد نے ایک خط لکھا)

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور نہ ہو اور فعل کی نسبت اس کے مفعول کی طرف ہو جیسے کُتِبَ مَکْتُوْبٌ (ایک خط لکھا گیا) اس صورت میں مَکْتُوْبٌ کو جو مفعول ہے۔ نائب فاعل۔ قائم مقام فاعل یا مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (ایسا مفعول جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا) کہتے ہیں۔

نائب فاعل بھی فاعل کی طرح مرفوع آتا ہے جبکہ مفعول منصوب آتا ہے۔

کَتَبَ خَالِدٌ مَکْتُوْبًا میں مَکْتُوْبًا مفعول ہے کیونکہ فاعل جو خَالِدٌ ہے مذکور ہے اسی وجہ سے مَنْصُوْب ہے۔ اور کُتِبَ مَکْتُوْبٌ میں مَکْتُوْبٌ نائب فاعل ہے کیونکہ لکھنے والا مذکور نہیں ہے اور اسی وجہ سے مَرْفُوْع ہے۔

۷۔ مَاضِیْ مَعْرُوْف کے تینوں اوزان (فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ) سے

مجہول کا وزن فُعِلَ ہے ۔ جیسے کَتَبَ سے کُتِبَ ۔ سَمِعَ
سے سُمِعَ اور حَسُنَ سے حُسِنَ ۔

۸ ۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ فعل ماضی مطلق معروف کے پہلے قَدْ لگانے سے ماضی قریب معروف بن جاتا ہے ۔ لیکن بعض اوقات اسے محض تاکید کے لئے لاتے ہیں ۔
جیسے قَدْ کَتَبْتُ الْمَکْتُوْبَ (میں نے بے شک خط لکھا ہے) یا
بَلٰی قَدْ یَضِیْرُ الْعَیْنَ اَنْ تُکْثِرَ الْبُکَاءَ ۔
(بیشک زیادہ رونا آنکھ کو ضرور نقصان دیتا ہے) اور بعض اوقات
کبھی کبھی کا معنی دیتا ہے جیسے :
قَدْ یَصْدُقُ الْکَاذِبُ (کبھی کبھی جھوٹا آدمی بھی سچ بول دیتا ہے)

۹ ۔ جُمْلَہ فِعْلِیَّہ (وہ جملہ جس میں پہلے فعل آتا ہے اور بعد میں فاعل) میں فعل ہمیشہ واحد ہی آئے گا خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ یا جمع البتہ فاعل اگر مذکر ہو تو فعل میں واحد مذکر غائب کا صیغہ ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو واحد مؤنث غائب کا صیغہ آئے گا ۔ جیسے

ذَهَبَ الْعَالِمُ (عالم آدمی گیا)
ذَهَبَ الْعَالِمَانِ (دو عالم آدمی گئے)
ذَهَبَ الْعَالِمُوْنَ (بہت سے عالم آدمی گئے)
کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ (استانی نے لکھا)

كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ (دو اُستانیوں نے لکھا)
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ (بہت سی اُستانیوں نے لکھا)

لیکن اگر فاعل جمع مُکسّر غیر عاقل کی ہے، مذکر ہو خواہ مؤنث تو فعل عام طور پر واحد مؤنث آتا ہے جیسے

جَلَسَتِ الْأُسُوْدُ (شیر بیٹھ گئے) اُسُوْدٌ جمع مکسّر ہے۔ أَسَدٌ کی۔ ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اونٹنیاں چلی گئیں) نُوْقٌ جمع مکسّر ہے نَاقَةٌ کی۔ يَبِسَتِ الْأَشْجَارُ (درخت خشک ہو گئے) اَشْجَارٌ جمع مکسّر ہے شَجَرَةٌ کی۔

اگر فاعل جمع مکسر عاقل ہے تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جا سکتا ہے۔ جیسے:

ذَهَبَ الْأَوْلَادُ (لڑکے گئے) یا ذَهَبَتِ الْأَوْلَادُ
قَامَ الْبَنَاتُ (لڑکیاں کھڑی ہوئیں) قَامَتِ الْبَنَاتُ

لیکن اس صورت میں عام طور پر مذکر فاعل کے ساتھ فعل مذکر آتا ہے اور فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث آتا ہے۔

۱۰۔ فاعل اگر اسم جمع ہو یا مؤنث غیر حقیقی ہو (یعنی اس کے مقابلہ میں کوئی مذکر موجود نہ ہو) تو فعل دونوں صورتوں میں آسکتا ہے واحد مؤنث بھی اور اور واحد مذکر بھی۔ جیسے:

جَلَسَ الْقَوْمُ یا جَلَسَتِ الْقَوْمُ (لوگ بیٹھ گئے)

هَبَّ الرِّیْحُ یا هَبَّتِ الرِّیْحُ (ہوا چلی)

۱۱۔ فعل اگر فاعل کے بعد آئے تو فاعل کے مطابق آنا ضروری ہے یعنی واحد کے ساتھ واحد۔ تثنیہ کے ساتھ تثنیہ اور جمع کے ساتھ جمع جیسے:

اَلرَّجُلُ ذَهَبَ - اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا - اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا اَلْمَرْأَةُ جَلَسَتْ - اَلْمَرْأَتَانِ جَلَسَتَا - اَلنِّسَاءُ جَلَسْنَ ؎

اس صورت میں یہ جملے جملات اسمیہ کہلائیں گے نہ کہ فعلیہ، کیونکہ ان میں فاعل مبتدا بن جائے گا اور فعل خبر اور مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جائے گا ؎

۱۲۔ ماضی مطلق مجہول کی گردانیں حسب ذیل طریق سے آتی ہیں۔

ماضی مجہول کی گردانیں

فَعَلَ وزن سے	فَعِلَ وزن سے	فَعُلَ وزن سے
فُتِحَ وہ کھولا گیا	شُرِبَ (وہ پیا گیا)	کُرِمَ (وہ بزرگ کیا گیا)
فُتِحَا	شُرِبَا	کُرِمَا
فُتِحُوْا	شُرِبُوْا	کُرِمُوْا
فُتِحَتْ	شُرِبَتْ	کُرِمَتْ
فُتِحَتَا	شُرِبَتَا	کُرِمَتَا

فُتِحْنَ	شُرِبْنَ	كُرِمْنَ
فُتِحْتَ	شُرِبْتَ	كُرِمْتَ
فُتِحْتُمَا	شُرِبْتُمَا	كُرِمْتُمَا
فُتِحْتُمْ	شُرِبْتُمْ	كُرِمْتُمْ
فُتِحْتِ	شُرِبْتِ	كُرِمْتِ
فُتِحْتُمَا	شُرِبْتُمَا	كُرِمْتُمَا
فُتِحْتُنَّ	شُرِبْتُنَّ	كُرِمْتُنَّ
فُتِحْتُ	شُرِبْتُ	كُرِمْتُ
فُتِحْنَا	شُرِبْنَا	كُرِمْنَا

۱۳ - ماضی سے پہلے ما لگا دینے سے جملہ میں نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے
مَا ذَهَبَ الْوَلَدُ (لڑکا نہیں گیا)
(نوٹ) ماضی کی باقی تین قسموں کا ذکر سولھویں سبق میں آئیگا۔

مشق نمبر ۱۴

۱ - فعل باعتبار زمانہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مضارع کی تعریف کرو۔
۲ - ماضی قریب بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ كَانَ کی پوری گردان کرو۔
۳ - فعل لازم اور متعدی میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔
۴ - فعل معروف اور مجہول کی تعریفیں کرو اور مثالیں دو۔
۵ - فَتَحَ سے ماضی مطلق مجہول اور سَرُعَ سے ماضی قریب معروف کی گردانیں کرو۔

۶ - نَائِبُ فَاعِل اور مَفعُول میں کیا فرق ہے - ان کا اعراب کیسا آتا ہے :
۷ - عربی میں ترجمہ کرو -

(۱) زید نے ٹھنڈا پانی پیا (۲) اُن سب عورتوں نے اپنے رازوں کو چھپایا ہے - (۳) تم سب آدمیوں نے گائے کا گوشت کھایا ہے (۴) شام کے وقت گھر میں کون داخل ہوا (۵) کیا تو ایک عورت نے ہماری بات سمجھی ہے - (۶) ان دونوں عورتوں نے نہر کے کنارہ پر اپنے ہاتھ دھوئے تھے (۷) میں نے اپنے نوکر کو دوا لینے کے لئے ہسپتال بھیجا ہے (۸) میں سورج نکلنے کے وقت نیند سے بیدار ہُوا (۹) اس شہر کے باشندے ضلع کی کچہری میں حاضر ہوئے - (۱۰) دولتمندوں نے مظلوم کی پکار کو نہیں سُنا (۱۱) چھ بجے کارخانے کا دروازہ کھولدیا گیا تھا (۱۲) کھیتوں میں درخت اُگ آئے ہیں (۱۳) جب حضرت عمرؓ ایمان لے آئے تو انھوں نے قریش کے ساتھ لڑائی کی (۱۴) دشمن شکست کھا گیا (۱۵) کافر لوگ گھاٹے میں رہے ہیں (۱۶) لوٹا میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا (۱۷) کیا تم پرسوں سینما گئے تھے (۱۸) سکول کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں (۱۹) تھیلی رستہ کے درمیان میں پائی گئی - (۲۰) یہ خبر شہر میں بڑی بے چینی کے ساتھ سُنی گئی ہے

مشکل الفاظ کا ترجمہ

(۱) بَارِدٌ (۲) أَسْرَارٌ (۷) مُسْتَشْفٰى (۸) تَنَبَّهْتُ (اِسْتَيْقَظْتُ)
(۹) دِيْوَانُ الْوَالِيْ (۱۰) أَغْنِيَاءُ - دَعْوَةٌ (۱۱) فِي السَّاعَةِ السَّادِسَةِ
(۱۲) حُقُوْلٌ (۱۴) اِنْهَزَمَ (۱۵) تَدْخَرُ (۱۶) اِبْرِيْقٌ (۱۷) دَارُ التَّمَاثِيْلِ
(۱۹) صُرَّةٌ (۲۰) بِالْكَرْبِ الْعَظِيْمِ -

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

فِعْلِ مُضَارِع

۱ - فعل مضارع وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے زمانہ حال یا زمانہ مستقبل میں ہونے کی خبر دی جارہی ہو - بالفاظ دیگر فعل مضارع میں زمانہ حال و مستقبل دونوں شامل ہوتے ہیں -

یَکْتُبُ زَیْدٌ (زید لکھتا ہے یا لکھیگا)

۲ - مضارع کی چار علامتیں ہیں ی - ت - ا - ن ، ان کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے - علامت ی واحد مذکر غائب - تثنیہ مذکر غائب جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے صیغوں کے شروع میں آتی ہے - علامت ت واحد مؤنث غائب - تثنیہ مؤنث غائب - واحد مذکر حاضر - تثنیہ مذکر حاضر - جمع مذکر حاضر - اور مؤنث حاضر کے تینوں صیغوں کی ابتدا میں آتی ہے -

علامت ا واحد متکلم کے لئے ہے - اور علامت ن جمع متکلم کے صیغہ کے آغاز میں آتی ہے ÷

۳ - مضارع بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب مذکر کو لے کر اس سے پہلے علامت مضارع (ی) لگادو - ماضی کے ف کلمہ کو ساکن کردو اور ع کلمہ پر حسب موقع زبر - زیر یا پیش دو - اور لام

کلمہ پہ پیش دے دو۔
جیسے مَنَعَ سے یَمْنَعُ (وہ روکتا ہے یا روکے گا)
پوری گردان یوں آئے گی۔

گردان مُضارع معروف

عربی	صیغے	معانی
یَمْنَعُ	واحد غائب مذکر	وہ ایک آدمی روکتا ہے
یَمْنَعَانِ	تثنیہ غائب مذکر	وہ دو آدمی روکتے ہیں
یَمْنَعُوْنَ	جمع غائب مذکر	وہ سب آدمی روکتے ہیں
تَمْنَعُ	واحد غائب مؤنث	وہ ایک عورت روکتی ہے
تَمْنَعَانِ	تثنیہ غائب مؤنث	وہ دو عورتیں روکتی ہیں
یَمْنَعْنَ	جمع غائب مؤنث	وہ سب عورتیں روکتی ہیں
تَمْنَعُ	واحد حاضر مذکر	تو ایک آدمی روکتا ہے
تَمْنَعَانِ	تثنیہ حاضر مذکر	تم دو آدمی روکتے ہو
تَمْنَعُوْنَ	جمع حاضر مذکر	تم سب آدمی روکتے ہو
تَمْنَعِیْنَ	واحد حاضر مؤنث	تو ایک عورت روکتی ہے
تَمْنَعَانِ	تثنیہ حاضر مؤنث	تم دو عورتیں روکتی ہو
تَمْنَعْنَ	جمع حاضر مؤنث	تم سب عورتیں روکتی ہو
اَمْنَعُ	واحد متکلم	میں روکتا یا روکتی ہوں
نَمْنَعُ	جمع متکلم	ہم روکتے یا روکتی ہیں

۴ - فعل مضارع میں بھی عین کلمہ کی حرکات بدلتی رہتی ہیں - ان حرکات کے اختلاف کی وجہ سے ماضی کی طرح مضارع کے بھی تین اوزان ہیں
يَفْعَلُ جیسے مَنَعَ يَمْنَعُ
يَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ
يَفْعُلُ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ
فعل مضارع کے عین کلمہ کی حرکت معلوم کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے صرف محاورہ و مطالعہ اور واقفیت سے پتہ چل سکتا ہے یا پھر لغات سے مدد لینا پڑتی ہے -

۵ - فعل مضارع مثبت سے منفی بنانے کے لئے عام طور پر مضارع سے پہلے لا (نہیں) لگا دیا جاتا ہے - جیسے:
لَا يَدْخُلُ الرَّجُلُ الدَّارَ (آدمی گھر میں داخل نہیں ہوتا ہے یا ہوگا) بعض حالتوں میں مَا لگا دیتے ہیں -

۶ - فعل مضارع سے مجہول يُفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے - اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ علامت مضارع (ی یا ت وغیرہ) کو ضمہ (پیش) دو اور عین کلمہ یا آخری سے پہلے حرف کو فتحہ (زبر) دے دو -
جیسے يَفْتَحُ سے يُفْتَحُ يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ
يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ

۷ - پہلے بتایا جا چکا ہے کہ مضارع کے معنی میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں - اگر مضارع کو صرف مستقبل سے مخصوص کرنا مطلوب ہو تو فعل مضارع سے پہلے سَ یا سَوْفَ لگا دو - جیسے
سَيَذْهَبُ (وہ عنقریب جائے گا)

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم عنقریب جان لوگے)

۸ - افعال ناقصہ کا مضارع بھی آتا ہے جیسے کَانَ سے یَکُوْنُ صَارَ سے یَصِیْرُ - اَصْبَحَ سے یُصْبِحُ - اَمْسٰی سے یُمْسِیْ وغیرہ - لیکن لَیْسَ وغیرہ - بعض کا مضارع نہیں آتا
کَانَ (تھا) کا مضارع یَکُوْنُ (ہوتا ہے یا ہوگا) آتا ہے -

پوری گردان یوں آتی ہے :
یَکُوْنُ - یَکُوْنَانِ - یَکُوْنُوْنَ - تَکُوْنُ - تَکُوْنَانِ - یَکُنَّ -
تَکُوْنُ - تَکُوْنَانِ - تَکُوْنُوْنَ - تَکُوْنِیْنَ - تَکُوْنَانِ - تَکُنَّ -
اَکُوْنُ - نَکُوْنُ ::

جس طرح افعال ناقصہ (ماضی) کی خبر منصوب آتی ہے -
کَانَ الرَّجُلُ عَاقِلًا (آدمی عقل مند تھا)
اسی طرح افعال ناقصہ (مضارع) کی خبر بھی منصوب آئے گی جیسے
یَکُوْنُ الرَّجُلُ عَاقِلًا (آدمی عقل مند ہوگا)

فعل مضارع کے پہلے کَانَ وغیرہ لگنے سے ماضی کے معنی پیدا ہوتے ہیں جیسے کَانَ التِّلْمِیْذُ یَکْتُبُ (شاگرد لکھتا تھا یا لکھا کرتا تھا) اس ماضی کو ماضی استمراری کہتے ہیں -

کَانَ کا مضارع یَکُوْنُ وغیرہ اگر ماضی کے ساتھ لگے تو مستقبل کا معنی دیتا ہے جیسے یَکُوْنُ الرَّجُلُ ذَهَبَ (آدمی گیا ہوگا)

۹ - ماضی کی طرح مضارع کے بعد بھی ضمائر آتی ہیں اور وہ عام طور پہ ضمائر منصوبہ متصلہ ہوتی ہیں - جیسے
یَضْرِبُهُمْ (وہ ان سب کو مارتا ہے)

. یَضۡرِبُوۡکَ (وہ سب آدمی تجھے مارتے ہیں)
اگر کلام میں زیادہ زور دینا اور حصر پیدا کرنا مقصود ہو تو ضمائر منصوب منفصلہ کو بھی لاتے ہیں اور انہیں فعل سے مقدم رکھتے ہیں۔ جیسے
اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور فقط تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)
(نوٹ) ضمائر کا مفصل ذکر گیارھویں سبق میں گزر چکا ہے۔

۱۰۔ استفہام یعنی سوالیہ جملہ بنانے کے لیے اسمائے استفہام میں سے کسی کو فعل سے پہلے لگاؤ۔ جیسے

هَلۡ تَذۡهَبُ اِلَی الۡمَدۡرَسَةِ (کیا تم سکول جاؤ گے)
مَتٰی تَقۡرَاُ دَرۡسَکَ (تو اپنا سبق کب پڑھے گا)
اَاَنۡتَ یُوۡسُفُ (کیا تو ہی یوسف ہے)

۱۱۔ افعال میں سے ماضی اور امر حاضر مبنی ہیں اور مضارع مُعرب ہے۔
(نوٹ) مبنی اور مُعرب کا مفصّل بیان سبق نمبر ۴۱ میں آئے گا)
(نوٹ) مضارع کے متعلق مزید بیان سترہویں سبق میں ہوگا۔

مشق نمبر ۱۵

۱۔ مضارع کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ مُضارع کی کون کون سی علامتیں ہیں؟

۲۔ سَمِعَ۔ فَتَحَ اور کَرُمَ سے مضارع کی پوری گردانیں بمعہ معانی وصیغہ جات بیان کرو۔

۳۔ مضارع کے کون کون سے اوزان ہیں؟ مضارع مجہول کا کیا وزن ہے؟

۴ - مضارع منفی بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ مضارع کے فعل کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۵ - كَانَ ۔ صَارَ اور اَصْبَحَ سے مضارع بنا کر پوری گردانیں کرو۔

۶ - واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو۔

دَمْعٌ - دُوْرٌ - دَيْنٌ - ذُنُوْبٌ - اَذْنَابٌ - ذَيْلٌ - رِدَاءٌ - رُعُوْدٌ -

۷ - اعراب لگاؤ۔

لا يدخل الجنة الفاسق - وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت - لن تجد لسنة الله تبديلا - يذهبن النساء الى بيت اخواتهن - يكون المعلم حاضرا -

۸ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں ۔ (۲) ہم کھیل کے میدان کی طرف جا رہے ہیں (۳) تم وہاں کیا کرو گے (۴) ہم وہاں فٹ بال سے کھیلیں گے (۵) اے خالد تم کیوں دوڑ رہے ہو (۶) اے لڑکو تم مجھ سے کیا مانگتے ہو (۷) کیا تو اس آدمی کو جانتی ہے جس کے ساتھ ایک بچی ہے (۸) خدا کسی قوم کے حالات میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود تبدیلی پیدا نہ کریں (۹) کامیاب ہوتے ہیں وہ لوگ جو سختیوں پر صبر کرتے ہیں ۔ (۱۰) اے کامل تم رات کے وقت کیا پڑھتے ہو (۱۱) صندوق بازار کی طرف اُٹھا کر لائے جاتے ہیں (۱۲) اے میرے دوستو کیا تم میرے ساتھ شکار کے لئے نکلو گے ۔ (۱۳) لوگ گرمیوں میں چائے نہیں پیتے (۱۴) لڑکی نے اپنے والد کو خط لکھا ہوگا (۱۵) ہم فریاد رسی کے لئے تجھ ہی کو پکارتے ہیں (۱۶) بادشاہ نیک دل اور عادل ہوگا (۱۷) مومن ایک

ہی بل سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جائے گا (۱۸) کیا تم سمجھتے ہو میں کیا کہتا ہوں۔ (۱۹) توپیں میدان جنگ کی طرف بھیجی جاتی ہیں (۲۰) ظالم لوگ تمہیں اپنے شہروں سے نکال دیں گے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ

(۶) مَا تَطْلُبُوْنَ (۷) صِبْيَةٌ (۹) يَفُوْرُ - (يَنْجَحُ) شُدَّادُ مُلَّكَ (۱۱) صَنَادِيْقُ (۱۳) اَلشَّاءُ (۱۵) اِعَانَةٌ (۱۷) لَا يُلْدَغُ - حَجَرٌ وَاحِدٌ (۱۹) مَدَافِعُ م مِدْفَعٌ - (۲۰) يُخْرِجُوْنَ ؞

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

فِعل ماضی (بقیہ از سبق نمبر ۱۴)

۱ - ماضی کی تین اقسام (ماضی مطلق - ماضی قریب - ماضی بعید) کا ذکر سبق نمبر ۱۴ میں گزر چکا ہے - اس سبق میں ماضی کی باقیماندہ اقسام کا ذکر ہوگا۔

۲ - ماضی استمراری فعل مضارع سے پہلے کَانَ لگانے سے ماضی استمراری بن جاتی ہے - کَانَ يَضْرِبُ (وہ مارتا تھا یا مارا کرتا تھا) پوری گردان یوں آتی ہے -

كَانَ يَضْرِبُ - كَانَا يَضْرِبَانِ - كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ - كَانَتْ تَضْرِبُ - كَانَتَا تَضْرِبَانِ - كُنَّ يَضْرِبْنَ - كُنْتَ تَضْرِبُ -

كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ ۔ كُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ ۔ كُنْتِ تَضْرِبِيْنَ ۔ كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ ۔ كُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ ۔ كُنْتُ اَضْرِبُ ۔ كُنَّا نَضْرِبُ ۔

۳ ۔ ماضی شکیہ ۔ ماضی شکیہ وہ ماضی ہے جس میں شک وشبہ کا اظہار ہو ۔ ماضی مطلق سے پہلے لفظ لَعَلَّ (شاید) لگانے سے ماضی شکیہ بن جاتی ہے ۔ لیکن لَعَلَّ فعل سے متصل نہیں آسکتا ۔ بلکہ لَعَلَّ اور فعل کے درمیان فاصلہ ضروری ہے ۔ اور اس فاصلہ میں کسی اسم یا ضمیر کا آنا ضروری ہے ۔ یہی اسم اپنے بعد میں آنیوالے فعل کا فاعل ہوتا ہے اور لَعَلَّ چونکہ اسم ناصب ہے ۔ اس لئے لَعَلَّ کے بعد آنیوالے اسم کا منصوب ہونا ضروری ہے ۔

لَعَلَّ خَالِدًا خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ (شاید خالد مسجد سے نکلا ہوگا)

لَعَلَّ الْمُسْلِمِيْنَ هَزَمُوْا عَدُوَّهُمْ (شاید مسلمانوں نے اپنے دشمنوں کو شکست دی ہوگی)

۴ ۔ ماضی تمنائی ۔ ماضی تمنائی وہ ماضی ہے جس میں کسی آرزو یا تمنا کی خواہش کی گئی ہو ۔ ماضی مطلق پر لَيْتَ یا لَيْتَمَا (کاش) لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے ۔ لَعَلَّ کی طرح لَيْتَ بھی فعل کے ساتھ لگ کر نہیں آتا بلکہ ان کے درمیان کسی اسم یا ضمیر کا آنا ضروری ہے ۔ لَيْتَ بھی لَعَلَّ کی طرح اسم کو نصب دیتا ہے ۔

لَيْتَ الشَّبَابَ عَادَ (کاش جوانی لوٹ کر آجاتی)

لَيْتَ الْقَاضِيَ اَنْصَفَ (کاش کہ منصف انصاف کرتا)

۵ ۔ ماضی شرطیہ ماضی مطلق پر لفظ لَوْ (اگر) داخل کرنے سے ماضی شرطیہ بن جاتی ہے اور اس میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ جیسے

لعل خالدا ذهبا

لَوْ اِجْتَهَدْتَ لَنَجَحْتَ (اگر تو محنت کرتا تو ضرور کامیاب ہوجاتا)

لَوْ جِئْتَ لَاَکْرَمْتُکَ (اگر آپ آتے تو میں ضرور تمہاری عزت کرتا)

جزا پر عام طور لَ داخل کر دیا جاتا ہے جس کے معنی ضرور یا

کے ہوتے ہیں۔

۶۔ مضارع مجہول سے پہلے کَانَ لگانے سے ماضی استمراری مجہول بنجاتی

ہے۔

مشق نمبر ۱۶

۱۔ ماضی استمراری بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟ قَتْلٌ مصدر سے ماضی استمراری کی پوری گردان لکھو۔

۲۔ ماضی شکیہ کس طرح بنتی ہے؟ لَعَلَّ کا عمل کیا ہے؟

۳۔ ماضی تمنائی بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟ لَیْتَ کی وجہ سے اسم میں کیا تغیر پیدا ہوتا ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو:۔

(۱) کَانَ ضَرَبْتُ (۲) کُنْتُنَّ سَمِعْنَ (۳) لَعَلَّ الْمُعَلِّمُ حَاضِرٌ (۴) لَیْتَ الشَّبَابُ عَائِدٌ (۵) لَیْتَ الْمُسْلِمُوْنَ مُجْتَہِدِیْنَ۔

۵۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ملزم کچہری کی طرف جاتا تھا (۲) مہمان اپنا جوتا پہنتا تھا (۳) دونوں نوکرانیاں شام کے وقت اپنے آقا کے گھر سے لوٹا کرتی تھیں (۴) تم

سب آدمی اپنے دشمنوں کو گالی دیا کرتے تھے (۵) تو ایک عورت قیمتی کپڑے پہنا کرتی تھی (۶) ہم پھٹے ہوئے کپڑے سیتے تھے (۷) میں اپنی رہائی پر اللہ کا شکر کیا کرتا تھا (۸) تم سب عورتیں اپنے بچوں کے کپڑے کنویں پر دھویا کرتی تھیں (۹) ہم صبح کی نماز وقت مقررہ پر ادا کیا کرتے تھے (۱۰) وہ ایک عورت شام کے وقت لائبریری میں مختلف اخبارات پڑھتی تھی۔ (۱۱) شاید وزیر تعلیم آج ہمارے کالج کا معائنہ کریں گے (۱۲) شاید چور رات کے وقت دیوار پھاندا ہوگا (۱۳) شاید گورنر جنرل سیر کے لئے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے ہوں گے (۱۴) شاید دربان سو چکا ہوگا۔ (۱۵) شاید سفید ہاتھی ایک عجیب چیز ہوگا (۱۶) کاش میں مٹی ہوتا (۱۷) کاش میرا بھائی سخی آدمی ہوتا (۱۸) کاش یہ پھل میٹھے ہوتے (۱۹) کاش میں ہندوستان کا بادشاہ ہوتا (۲۰) کاش میں اس تکیے پر سر نہ رکھتا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:۔

(۱) دِیْوَانٌ مُجْرِمٌ (۲) مَدَاسٌ (۴) شَتْمٌ (۵) ثَمِیْنَةٌ۔
(۶) مُمَزَّقَةٌ (۷) خَلَاصِی (۹) نُصَلِّی۔ (۱۰) دَارُ الجَرَائِدِ۔
(۱۱) عَلَیْنَا (۱۲) تَسَوَّرَ الحَائِطَ (۱۳) الحَاکِمُ العَامُّ۔
(۱۴) حَاجِبٌ (۱۶) لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (۱۷) جَوَادٌ
(۲۰) وِسَادَةٌ ؞

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

فعل مضارع (بقیہ سبق نمبر ۱۵)

۱ - فعل مضارع کا کچھ ذکر پندرہویں سبق میں گزر چکا ہے۔ اس سبق میں فعل مضارع کی مختلف صورتوں کا ذکر ہوگا۔

۲ - نَفْیُ جحد بَلَمْ ۔ فعل مضارع پر حرف لَمْ بھی داخل ہوتا ہے اس کا عمل یہ ہے کہ اس کے داخل ہونے سے مضارع کے تمام صیغوں سے نونِ اعرابی[1] گر جاتا ہے۔
مضارع کے آخری حرف پر جزم آتی ہے اور اس میں ماضی منفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَكْتُبْ (اس ایک آدمی نے نہیں لکھا)

پوری گردان یوں آتی ہے۔
لَمْ يَكْتُبْ - لَمْ يَكْتُبَا - لَمْ يَكْتُبُوْا - لَمْ تَكْتُبْ - لَمْ تَكْتُبَا - لَمْ يَكْتُبْنَ - لَمْ تَكْتُبْ - لَمْ تَكْتُبَا - لَمْ تَكْتُبُوْا - لَمْ تَكْتُبِيْ - لَمْ تَكْتُبَا - لَمْ تَكْتُبْنَ - لَمْ اَكْتُبْ - لَمْ نَكْتُبْ۔

---

[1] نونِ اعرابی وہ نون ہے جو مضارع کے چاروں تثنیہ کے صیغوں - جمع غائب مذکر - جمع حاضر مذکر اور واحد حاضر مؤنث کے صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔

لَمْ کے علاوہ چار حروف اور بھی ہیں جو مضارع کو جزم دیتے ہیں اور نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اِنْ۔ لَمَّا۔ لامِ اَمر۔ لائے نہی

اِنْ حرف شرط ہے اگر یہ فعل مضارع پر داخل ہو تو شرط و جزا دونوں مجزوم ہوں گے جیسے اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ (اگر تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

لَمَّا تمام گزشتہ زمانوں کی نفی کرتا ہے۔ جیسے لَمَّا يَضْرِبْ حَامِدٌ (حامد نے ابھی تک نہیں مارا یعنی گزشتہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں بھی نہیں مارا)

لامِ اَمر یہ فعل امر کے غائب کے صیغوں میں مستعمل ہے۔ جیسے

لِيَفْعَلْ هٰذَا الْاَمْرَ (اسے یہ کام کرنا چاہئے)

لائے نہی جیسے لَا تَشْتِمْ اَحَدًا (تو کسی کو گالی نہ دے)

۳۔ مَنْفِیْ مُؤَكَّدْ مُسْتَقْبِل: فعل مضارع پر لَنْ بھی آتا ہے۔ جو حروفِ ناصبہ میں سے ہے۔ اس کی وجہ سے مضارع کو نصب آتا ہے۔ یعنی مضارع کے آخری حرف پر پیش کی بجائے زبر آئیگی۔ لَمْ کی طرح لَنْ کے داخل ہونے سے بھی تمام نون اعرابی گر جائیں گے۔ لَنْ کے لگنے سے مضارع مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے اور اس سے زمانہ حال کا معنی مراد نہیں لیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ اس میں تاکید کے معنی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

لَنْ يَضْرِبَ (وہ ایک آدمی ہرگز نہیں مارے گا)۔

پوری گردان یوں آئے گی۔

عربی	صیغہ	معنی
لَنْ یَضْرِبَ	واحد غائب مذکر	وہ ایک آدمی ہرگز نہیں مارے گا
لَنْ یَضْرِبَا	تثنیہ غائب مذکر	وہ دو آدمی ہرگز نہیں ماریں گے
لَنْ یَضْرِبُوْا	جمع غائب مذکر	وہ سب آدمی ہرگز نہیں ماریں گے
لَنْ تَضْرِبَ	واحد غائب مؤنث	وہ ایک عورت ہرگز نہیں مارے گی
لَنْ تَضْرِبَا	تثنیہ غائب مؤنث	وہ دو عورتیں ہرگز نہیں ماریں گی ۔
لَنْ یَضْرِبْنَ	جمع غائب مؤنث	وہ سب عورتیں ہرگز نہیں ماریں گی
لَنْ تَضْرِبَ	واحد حاضر مذکر	تو ایک آدمی ہرگز نہیں مارے گا
لَنْ تَضْرِبَا	تثنیہ حاضر مذکر	تم دو آدمی ہرگز نہیں مارو گے
لَنْ تَضْرِبُوْا	جمع حاضر مذکر	تم سب آدمی ہرگز نہیں مارو گے
لَنْ تَضْرِبِیْ	واحد حاضر مؤنث	تو ایک عورت ہرگز نہیں مارے گی
لَنْ تَضْرِبَا	تثنیہ حاضر مؤنث	تم دو عورتیں ہرگز نہیں مارو گی
لَنْ تَضْرِبْنَ	جمع حاضر مؤنث	تم سب عورتیں ہرگز نہیں مارو گی
لَنْ اَضْرِبَ	واحد متکلم	میں ہرگز نہیں ماروں گا یا ماروں گی
لَنْ نَضْرِبَ	جمع متکلم	ہم ہرگز نہیں ماریں گے یا ماریں گی

حرف لَنْ کے علاوہ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ بھی حروفِ ناصبہ ہیں ۔ ان کا ذکر عوامل کے سلسلہ میں سبق نمبر ۴۹ میں آئے گا ۔

۴ ۔ لَمْ اور لَنْ وغیرہ مضارع مجہول کے ساتھ بھی آتے ہیں وہاں بھی ان کا عمل بدستور ہوگا جیسے :

لَمْ يُضْرَبْ زَيْدٌ (زید نے نہیں مار اگیا)
لَنْ يُكْتَبَ الْمَكْتُوبُ (خط ہرگز نہیں لکھا جائے گا)

۵ - مضارع بلام تاکید و نون ثقیلہ یا نون خفیفہ

بعض اوقات مضارع سے قبل لام مفتوح (لَ) لگاتے ہیں اور آخر میں نون ثقیلہ (نون مشدّد) زائد لاتے ہیں۔ اس سے غرض تاکید پیدا کرنا ہوتی ہے۔ جیسے

لَيَضْرِبَنَّ زَيْدٌ (زید ضرور مارے گا)

قواعد متعلقہ نون ثقیلہ:

(ا) نون ثقیلہ کے آنے سے سب نون اعرابی گر جاتے ہیں۔

(ب) جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں کی آخری واؤ گر جاتی ہے۔ ان کی جگہ پیش آتی ہے۔

(ج) جمع مؤنث غائب اور حاضر میں ایک الف نون ثقیلہ سے قبل زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

(د) واحد مؤنث حاضر کی یاء (ی) گر جاتی ہے اور اس کی جگہ زیر آتی ہے۔

(ہ) نون ثقیلہ مفتوح آتا ہے سوائے ان صیغوں کے جن میں یہ الف کے بعد آتا ہے وہاں نون ثقیلہ مکسور ہوگا۔

۶ - بعض اوقات نون ثقیلہ کی جگہ نون خفیفہ (نون ساکن) آتا ہے۔ نون ثقیلہ کی طرح نون خفیفہ بھی معنوں میں تاکید پیدا کرنے کی غرض سے لایا جاتا ہے۔ نون خفیفہ کی گردان میں بعض صیغے نہیں آتے اور یہ وہ صیغے ہیں جن میں نون ثقیلہ کی گردان میں نون ثقیلہ سے پہلے الف

آتا ہے۔ لام تاکید و نون ثقیلہ سے قبل عام طور پر قسم کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے
وَاللّٰہِ لَاَذْھَبَنَّ ھُنَاکَ (خدا کی قسم میں وہاں ضرور جاؤں گا)

۷۔ نون ثقیلہ و خفیفہ کی گردانیں

مندرجہ ذیل گردانوں سے لام تاکید و نون ثقیلہ و خفیفہ سے متعلقہ قواعد پوری طرح سمجھ میں آجائیں گے۔ مقابلہ کی غرض سے مضارع کی گردان بھی درج ہے

مضارع	لام تاکید و نون ثقیلہ	لام تاکید و نون خفیفہ	معانی
یَضْرِبُ	لَیَضْرِبَنَّ	لَیَضْرِبَنْ	وہ ایک آدمی ضرور ماریگا
یَضْرِبَانِ	لَیَضْرِبَانِّ	.	وہ دو آدمی ضرور ماریں گے
یَضْرِبُوْنَ	لَیَضْرِبُنَّ	لَیَضْرِبُنْ	وہ سب آدمی ضرور ماریں گے
تَضْرِبُ	لَتَضْرِبَنَّ	لَتَضْرِبَنْ	وہ ایک عورت ضرور ماریگی
تَضْرِبَانِ	لَتَضْرِبَانِّ	.	وہ دو عورتیں ضرور ماریںگی
یَضْرِبْنَ	لَیَضْرِبْنَانِّ	.	وہ سب عورتیں ضرور ماریںگی
تَضْرِبُ	لَتَضْرِبَنَّ	لَتَضْرِبَنْ	تو ایک آدمی ضرور مارے گا
تَضْرِبَانِ	لَتَضْرِبَانِّ	.	تم دو آدمی ضرور مارو گے
تَضْرِبُوْنَ	لَتَضْرِبُنَّ	لَتَضْرِبُنْ	تم سب آدمی ضرور مارو گے
تَضْرِبِیْنَ	لَتَضْرِبِنَّ	لَتَضْرِبِنْ	تو ایک عورت ضرور ماریگی
تَضْرِبَانِ	لَتَضْرِبَانِّ	.	تم دو عورتیں ضرور مارو گی

تَضْرِبْنَ	لَتَضْرِبْنَانِّ		تم سب عورتیں ضرور مارو گی
اَضْرِبُ	لَأَضْرِبَنَّ	لَأَضْرِبَنْ	میں ضرور ماروں گا یا ماروں گی
نَضْرِبُ	لَنَضْرِبَنَّ	لَنَضْرِبَنْ	ہم ضرور ماریں گے یا ماریں گی

مشق نمبر ۱۷

۱ - مضارع پر لَمْ کے داخل ہونے سے عبارت اور معانی میں کیا فرق پڑتا ہے؟

۲ - فعل مضارع پر حرف ناصب لَنْ کے آنے سے کیا تغیر آتا ہے! معانی میں کیا فرق پڑتا ہے؟

۳ - لامِ تاکید و نونِ ثقیلہ کی پوری گردان مع معانی و صیغہ جات تحریر کرو۔

۴ - لامِ تاکید و نونِ خفیفہ میں کون کون سے صیغے نہیں آتے پوری گردان لکھو۔

۵ - واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو۔

ثَاقِبٌ - رِجَالٌ - رُبُعٌ - رِيَاشٌ - اَزِقَّةٌ - زَلْزَلَةٌ -

۶ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) پتے درختوں پر سے نہیں گرے (۲) مچھلیاں پانی کی سطح پر نہیں تیریں (۳) ہم نے اسباق کے مطالعہ میں کوشش نہیں کی (۴) اس ایک عورت نے جھوٹ نہیں بولا (۵) ان سب عورتوں نے مظلوم کی مدد نہیں کی (۶) جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ کیا (۷) طالب علم اپنے استاد کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوئے۔ (۸) پرندے فضائے آسمانی میں

نہیں اُڑے (۹) ہم نے بازار میں پھل فروخت نہیں کیے (۱۰) تو ایک لڑکی نے اپنا سبق یاد نہیں کیا (۱۱) لڑکے سڑک کے درمیان میں ہرگز نہیں کھیلیں گے (۱۲) میں علم کے حاصل کرنے میں ہرگز سستی نہیں کروں گا (۱۳) ابھی تک گاڑی سٹیشن پر نہیں پہنچی (۱۴) اگر تو میری عزت کرے گا میں تیری عزت کروں گا (۱۵) خالد کو وقت مقررہ پر کالج جانا چاہئے (۱۶) میں کھانے کے بعد پھل ضرور کھاؤں گا۔ (۱۷) مجرموں کو ضرور قتل کیا جاوے گا۔ (۱۸) تم سب عورتیں قید خانہ سے ضرور نکالی جاؤ گی۔ (۱۹) ہنڈیا ہرگز نہیں توڑی جا رہے گی (۲۰) رنگریز کپڑے ہرگز نہیں رنگے گا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:

(۱) لَمْ تَسْقُطْ (۳) لَمْ تَجْتَہِدْ (۷) لَمْ تُقْطَفْ (۸) لَمْ تَطِرْ۔
(۱۲) لَنْ اَکْسَلَ (۱۳) مَا یَصِلْ (۱۹) قِدْرٌ (۲۰) لَنْ یَصْبِغَ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنَ عَشَرَ

فعل امر و نہی

۱۔ جس فعل میں کسی کام کے متعلق کوئی حکم دیا جائے یا درخواست و فرمائش

وغیرہ کی جائے اُسے فعل امر کہا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
امر حاضر۔ امر غائب

۲۔ فعل امر حاضر۔ امر حاضر مضارع سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

(ا) علامت مضارع کو حذف کر دیں۔ اور آخری حرف کو ساکن کر دیں یعنی اس پر جزم دے دیں۔

(ب) علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد دیکھیں کہ پہلا حرف (کلمہ ف) ساکن ہے یا متحرک۔ اگر متحرک ہو تو ویسے ہی رہنے دیں۔ وہی فعل امر کا صیغہ ہو گا جیسے وَعَدَ کا مضارع یَعِدُ ہے۔ علامت مضارع کو حذف کرنے اور آخری کلمہ کو جزم دینے سے عِدْ بنتا ہے۔ یہی فعل امر حاضر ہے۔ اسی طرح یَعِدُ سے عِدْ۔ یَصِلُ سے صِلْ۔ یَرِثُ سے رِثْ بنتے ہیں۔

اگر بیچ میں کوئی حرف علت[1] ہو تو وہ گر جائے گا جیسے یَطِیرُ (وہ اُڑتا ہے) سے علامت مضارع حذف کرنے اور آخر کو ساکن کرنے سے طِیرْ بنتا ہے۔ ی جو حرف علت ہے گر جائے گا

---

[1] حرف علت تین ہیں۔ و، ا، ی۔ ان کا مجموعہ وائے ہے چونکہ اہل عرب بیماری کے وقت وائے (ہائے) کہتے تھے اس لئے انہیں حروف علت کہا جاتا ہے۔ علت کے معنی ہیں بیماری۔

اور طِرْ (تو اُڑ) رہ جائے گا جو امر حاضر واحد کا صیغہ ہے۔ اسی طرح یَصِیْرُ (وہ ہوتا ہے) سے صِرْ (تو ہو جا) امر حاضر واحد کا صیغہ ہے۔ اسی طرح یَکُوْنُ سے جو کَانَ کا مضارع ہے کُنْ فعل امر بنتا ہے۔ اسی طرح یَقُوْلُ سے قُلْ بنتا ہے۔ پوری گردان یوں بنتی ہے۔

قُلْ ۔ قُوْلَا ۔ قُوْلُوْا ۔ قُوْلِیْ ۔ قُوْلَا ۔ قُلْنَ

صِرْ ۔ صِیْرَا ۔ صِیْرُوْا ۔ صِیْرِیْ ۔ صِیْرَا ۔ صِرْنَ

(ج) اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف (کلمہ ف) ساکن ہو تو علامت مضارع حذف کرنے کے بعد اس کی جگہ ہمزہ وصل (ایسا ہمزہ یا الف جس کا ماقبل سے ملاتے وقت تلفظ نہ کیا جائے) لگا دیں۔ اور آخری حرف (لام کلمہ) کو ساکن کر دیں۔ پھر دیکھیں اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصل کو پیش دیں جیسے یَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔ یَکْتُبُ سے اُکْتُبْ ۔

اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ھَمْزَۃُ الْوَصْل کے نیچے زیر دیں جیسے یَفْتَحُ سے اِفْتَحْ ۔ یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ۔

لام کلمہ اگر حرف علت ہو تو گر جائے گا جیسے یَدْعُوْ سے اُدْعُ ۔ یَرْمِیْ سے اِرْمِ ۔ یَرْضٰی سے اِرْضَ

پوری گردان یوں آئے گی۔

گردان امر حاضر

فعل	صیغہ	معنی
اُکْتُبْ	واحد حاضر مذکر	تو ایک آدمی لکھ
اُکْتُبَا	تثنیہ حاضر مذکر	تم دو آدمی لکھو
اُکْتُبُوْا	جمع حاضر مذکر	تم سب آدمی لکھو
اُکْتُبِیْ	واحد حاضر مؤنث	تو ایک عورت لکھ
اُکْتُبَا	تثنیہ حاضر مؤنث	تم دو عورتیں لکھو
اُکْتُبْنَ	جمع حاضر مؤنث	تم سب عورتیں لکھو

(نوٹ) امر حاضر کے پہلے چونکہ ہمزۃ الوصل ہے اس لئے ماقبل سے ملتے وقت ہمزۃ الوصل کا تلفظ نہیں ہوگا جیسے

یَا وَلَدُ اُکْتُبْ کو یَا وَلَدُ اکْتُبْ پڑھا جائیگا

۳۔ فِعلِ امر غائب (جس میں غائب اور متکلم کے صیغے شامل ہوتے ہیں) کے بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

مضارع کا صیغہ واحد غائب مذکر لیکر اس سے پہلے لام مکسور (لِ) لگادو اور آخر میں جزم دے دو۔ جیسے یَضْرِبُ سے لِیَضْرِبْ

کتب یکتبُ لِیکتبْ

يَفْتَحُ سے لِيَفْتَحْ ۔ يَنْصُرُ سے لِيَنْصُرْ ۔ نون اعرابی اگر کسی صیغہ میں ہو تو وہ گر جائے گا ۔ پوری گردان یوں آئے گی ۔

فعل	صیغہ	معنی
لِيَكْتُبْ	واحد غائب مذکر	اس ایک آدمی کو لکھنا چاہئے
لِيَكْتُبَا	تثنیہ غائب مذکر	اُن دو آدمیوں کو لکھنا چاہئے
لِيَكْتُبُوا	جمع غائب مذکر	اُن سب آدمیوں کو لکھنا چاہئے
لِتَكْتُبْ	واحد غائب مؤنث	اُس ایک عورت کو لکھنا چاہئے
لِتَكْتُبَا	تثنیہ غائب مؤنث	اُن دو عورتوں کو لکھنا چاہئے
لِيَكْتُبْنَ	جمع غائب مؤنث	اُن سب عورتوں کو لکھنا چاہئے
لِأَكْتُبْ	واحد متکلم	مجھے لکھنا چاہئے
لِنَكْتُبْ	جمع متکلم	ہمیں لکھنا چاہئے

۴ ۔ امر حاضر و غائب مجہول بنانے کے لئے مضارع سے پہلے لام مکسور (لِ) لگا دو ۔ علامت مضارع پر ضمہ دو ۔ اور عین کلمہ پر فتحہ دو اور لام کلمہ (آخری حرف) کو جزم دو ۔ يَضْرِبُ سے لِيُضْرَبْ (چاہئے کہ وہ ایک آدمی مارا جائے)

پوری گردان اس طرح آئے گی ۔

لِیُضْرَبْ - لِیُضْرَبَا - لِیُضْرَبُوْا - لِتُضْرَبْ - لِتُضْرَبَا - لِیُضْرَبْنَ - لِتُضْرَبْ - لِتُضْرَبَا - لِتُضْرَبُوْا - لِتُضْرَبِیْ - لِتُضْرَبَا - لِتُضْرَبْنَ - لِأُضْرَبْ - لِنُضْرَبْ -

۵ - فعل امر (حاضر و غائب) پہ نونِ ثقیلہ اور خفیفہ بھی داخل ہو سکتے ہیں - اس سے تاکید پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے - جیسے

اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار) لِیَضْرِبَنَّ یا لِیَضْرِبَنْ (اسے مارنا چاہیے)

فِعلِ نہی

۳ - فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے - یعنی کسی کام کے کرنے سے منع کیا جائے - فعل نہی کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع سے پہلے لَا (نہ - مت) لگا دو - اور آخر میں جزم دے دو - جیسے یَضْرِبُ سے لَا یَضْرِبْ (وہ ایک آدمی نہ مارے) لَا تَضْرِبْ (تو ایک آدمی نہ مار) نونِ اعرابی گرا دئے جاتے ہیں جیسے تَضْرِبَانِ سے لَا تَضْرِبَا (تم دو آدمی مت مارو) حرفِ علت ہو تو وہ بھی گر جاتا ہے جیسے لَا تَرْمِیْ سے لَا تَرْمِ (تو تیر نہ مار) نہی پہ نونِ ثقیلہ اور خفیفہ بھی داخل ہوتے ہیں - جیسے لَا تَضْرِبَنَّ (تو ایک آدمی ہرگز نہ مار) نہی مجہول بنانے کے لئے مضارع مجہول کے آخر میں جزم دے دو اور پہلے لَا لگا دو

جیسے لَا یُضْرَبْ (چاہیئے کہ وہ ایک آدمی نہ مارا جائے)

۷ - نہی کی معروف و مجہول کی گردانیں حسب ذیل ہیں ۔

فعل نہی معروف	فعل نہی مجہول
لَا یَضْرِبْ (اس آدمی کو نہیں مارنا چاہیئے)	لَا یُضْرَبْ (وہ ایک آدمی نہ پیٹا جائے)
لَا یَضْرِبَا	لَا یُضْرَبَا
لَا یَضْرِبُوْا	لَا یُضْرَبُوْا
لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ
لَا تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
لَا یَضْرِبْنَ	لَا یُضْرَبْنَ
لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ
لَا تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبُوْا	لَا تُضْرَبُوْا
لَا تَضْرِبِیْ	لَا تُضْرَبِیْ
لَا تَضْرِبَا	لَا تُضْرَبَا
لَا تَضْرِبْنَ	لَا تُضْرَبْنَ
لَا اَضْرِبْ	لَا اُضْرَبْ
لَا نَضْرِبْ	لَا نُضْرَبْ

مشق نمبر ۱۸

۱ - فعل امر حاضر کے بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟ مفصل بیان کرو -

۲ - فعل امر غائب کس طرح بنایا جاتا ہے ؟ امر غائب و حاضر کی گردان کرو۔

۳ - امر حاضر مجہول کی گردان فَتْحٌ مصدر سے کرو -

۴ - قَتْلٌ مصدر سے فعل نہی معروف و مجہول کی گردانیں معہ معانی و صیغہ جات لکھو -

۵ - شُرْبٌ مصدر سے فعل امر کے مندرجہ ذیل صیغے بناؤ - اور معنی بتاؤ - تثنیہ حاضر مذکر - غائب جمع مؤنث - جمع مذکر حاضر (مجہول) واحد حاضر مؤنث (نہی معروف) - جمع متکلم (نہی مجہول)

۶ - عربی میں ترجمہ کرو -

(۱) اے خالد آؤ اور اپنا سبق پڑھو (۲) اے عبداللہ بازار کو جاؤ اور گوشت خریدو - (۳) اے دو لڑکیو علم حاصل کرو (۴) اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو (۵) میرے بھائی سردی زیادہ ہوگئی ہے - دروازہ بند کردو (۶) اے لڑکی خاموش ہوجا اور اپنی جگہ پر بیٹھ جا - (۷) اُن دونوں عورتوں کو سچ بات کہنا چاہیئے (۸) اُن سب آدمیوں کو جنگل میں شکار کھیلنا چاہیئے (۹) اُن سب عورتوں کو ضرور روزہ رکھنا چاہیئے - (۱۰) اللہ تعالےٰ کافروں کے اعمال کو ضرور ضائع کردے گا۔ (۱۱) اے حامد اپنے بھائی کے استقبال کے لئے تو ضرور سٹیشن پہ جا -

(۱۲) حامد کا بٹوہ چھینا جانا چاہئے (۱۳) اے لڑکو روزسینما مت جاؤ۔ (۱۴) اس ایک عورت کو غضبناک نہیں ہونا چاہئے ۔ (۱۵) ہم کو دروازہ میں نہیں بیٹھنا چاہئے ۔ (۱۶) تو اپنے دشمن کے گھر میں ہرگز داخل نہ ہو۔ (۱۷) بھروسہ کرنے والے کو خدا پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے (۱۸) تم دونوں آدمیوں کو گھر سے نکال دینا چاہئے (۱۹) اپنے مشورہ میں کنجوس آدمی کو شریک نہ کرو (۲۰) اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ کرو۔

(۱) جِيْءَ (۳) اِشْتَرِ (۵) اِغْلَقْ (۶) سُکُوْتٌ (۸) لِيَتَصَيَّدُوْا ۔ (۱۰) لِيَحْسَطِرْ (۱۲) سَلْبٌ ۔ کِيْسٌ (۱۷) فَلْيَتَوَكَّلْ (۱۹) لَا تُدْخِلْ (۲۰) إِمْلَاقٌ

اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَرَ

اَسْمَاءِ مُشْتَقَّہ

۱ ۔ جو اسماء مصدر سے نکالے جائیں انہیں اسمائے مُشْتَقَّہ کہتے ہیں ۔ اور وہ تعداد میں سات ہیں ۔

اِسْمِ فَاعِل ۔ اِسْمِ مَفْعُوْل ۔ اِسْمِ صِفَت ۔ اِسْمِ ظَرْف ۔ اِسْمِ آلہ اِسْمِ تَفْضِيْل ۔ اِسْمِ مُبَالغہ ۔

۲- اسم فاعل

(ا) اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہوا ہو۔ یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ جیسے قَاتِلٌ یعنی وہ شخص جس کی ذات سے قتل کا فعل صادر ہو یا قَاعِدٌ وہ شخص جس کے ساتھ قُعُوْد (بیٹھنے) کا قیام و تعلق ہو۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ مادہ (مصدر میں حروف اصلی) کے پہلے حرف کے بعد الف بڑھا دیا جائے اور دوسرے حرف کو کسرہ دے دیا جاوے۔ جیسے:
ضَرْبٌ (مارنا) مادہ سے اسم فاعل ضَارِبٌ (مارنے والا) بنتا ہے۔ اسم فاعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے۔ گردان یوں آتی ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ ایک مارنے والا	ضَارِبَانِ دو مارنے والے	ضَارِبُوْنَ بہت سے مارنے والے
مؤنث	ضَارِبَةٌ ایک مارنے والی	ضَارِبَتَانِ دو مارنے والیاں	ضَارِبَاتٌ بہت سی مارنے والیاں

(ب) ثلاثی مجرد کے ابواب سے اسم فاعل کے لئے فَاعِلٌ کا وزن

مقرر ہے۔ جیسے:

ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (ایک مارنے والا)

فَتَحَ سے فَاتِحٌ (ایک کھولنے والا)

نَصَرَ سے نَاصِرٌ (ایک مدد کرنے والا)

سَمِعَ سے سَامِعٌ (ایک سننے والا)

حَسِبَ سے حَاسِبٌ (ایک گمان کرنے والا)

لیکن باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے اسم فاعل فَعِیْلٌ کے وزن پہ آتا ہے جیسے:

کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (ایک سخاوت کرنے والا)

حَسُنَ سے حَسِیْنٌ (ایک خوبصورت آدمی)

شَرُفَ سے شَرِیْفٌ (ایک بزرگ آدمی)

(ج) ثلاثی مزید فیہ یا رُباعی مجرد و مزید فیہ سے اسم فاعل حسب ذیل طریق سے بنتا ہے۔ فعل مضارع معروف لیکر اس سے علامت مضارع دُور کرکے اس کی جگہ میم مضموم (وہ میم جس پہ پیش ہو) لگادو۔ آخری حرف کو تنوین دے دو اور آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دے دو یہ اسم فاعل بن جائے گا۔ جیسے

یُخْرِجُ سے مُخْرِجٌ (نکالنے والا)

یُنَزِّلُ سے مُنَزِّلٌ (اتارنے والا)

یَتَصَدَّقُ سے مُتَصَدِّقٌ (صدقہ دینے والا)

يَتَكَبَّرُ سے مُتَكَبِّرٌ (اکڑنے والا)

يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ (پرہیز کرنے والا)

يَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ (مدد چاہنے والا)

يُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِجٌ (لڑھکانے والا)

تَزَلْزَلَ سے مُتَزَلْزِلٌ (لرزنے والا) وغیرہ ؛

۳۔ اسمِ مفعول

(ا) اسمِ مفعول وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا گیا) یعنی مدد کا فعل اس کی ذات پر واقع ہوا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مادہ (مصدر کے حروفِ اصلی) کے پہلے میمِ مفتوح (زبر والا میم) داخل کیا جائے اور دوسرے حرف کے بعد واؤ بڑھا دیا جائے۔

جیسے فَتْحٌ (کھولنا) سے مَفْتُوْحٌ

(ب) ثلاثی مجرد سے اسمِ مفعول کا صیغہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے۔ مَضْرُوْبٌ۔ مَنْصُوْرٌ۔ مَشْرُوْبٌ۔ مَسْمُوْعٌ۔ مَقْتُوْلٌ وغیرہ

(ج) اس کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں۔ تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے۔ گردان یوں آئے گی۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَقْتُوْلٌ ایک قتل کیا ہُوا	مَقْتُوْلَانِ دو قتل کئے ہوئے	مَقْتُوْلُوْنَ بہت سے قتل کئے ہوئے
مؤنث	مَقْتُوْلَۃٌ ایک قتل کی ہوئی	مَقْتُوْلَتَانِ دو قتل کی ہوئیں	مَقْتُوْلَاتٌ بہت سی قتل کی ہوئیں

(د) غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسم فاعل میں ماقبل آخر (آخری سے پہلا حرف) مکسور ہوتا ہے اور اسم مفعول میں مفتوح۔ جیسے یُدْخِلُ سے مُدْخَلٌ (داخل کیا گیا) یُصَدِّقُ سے مُصَدَّقٌ (تصدیق کیا ہُوا) یَتَکَلَّمُ سے مُتَکَلَّمٌ (گفتگو کیا ہُوا) یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ (دھکیلا ہوا)

۴- اِسمِ صفت

(ا) اسم صفت کا تفصیلی ذکر سبق نمبر ۱۳ میں گزر چکا ہے۔ یہاں صرف صفتِ مُشبّہ کا ذکر ہوگا۔

صِفتِ مُشبّہ

صفتِ مُشبّہ وہ اسم مشتق ہے جو صرف فعل لازم سے بنتا ہے۔ اور

اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مصدری معنیٰ زیادہ پختگی اور استحکام کے ساتھ پائے جائیں۔ جیسے کَرِیْمٌ کہ اس میں صفتِ کرم کوئی عارضی وصف نہیں ہے بلکہ ایک مستقل اور مستحکم ملکہ ہے۔

(ب) اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق بھی یہی ہے۔ کہ اسم فاعل میں صفت یا وصف عارضی ہوتا ہے اور صفتِ مُشبّہ میں پائدار اور مستقل مثلاً جَالِسٌ (جو اسم فاعل ہے) کسی شخص کو اس وقت تک ہی کہا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ بیٹھا رہے۔ اس کے بعد وہ جَالِسٌ نہ رہے گا۔ اس کے برعکس حَسِیْنٌ (جو صفتِ مُشبّہ ہے) اکی صفت مستقل ہے اور ہمیشہ اس میں پائی جاتی ہے۔

(ج) صفتِ مُشبّہ کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ بعض اوقات صفتِ مُشبّہ مادہ میں و - ا - ی وغیرہ حروف کی زیادتی سے بن جاتی ہے جیسے

سَمِیْنٌ۔ غَفُوْرٌ۔ شُجَاعٌ۔ کَرِیْمٌ وغیرہ۔ بعض اوقات محض مادہ کی حرکات کی تبدیلی ہی سے صفتِ مُشبّہ بن جاتی ہے جیسے صَعُبَ مادہ سے صَعْبٌ (مشکل) سَهُلَ سے سَهْلٌ وغیرہ۔ حَسُنَ سے حَسَنٌ وغیرہ۔

(د) ثلاثی مزید وغیرہ سے صفتِ مُشبّہ اسم الفاعل کے وزن پر آتی ہے۔ وہ بھی صرف فعل لازم سے جیسے مُطْمَئِنٌّ۔ مُسْتَقِیْمٌ مُسْتَفِیْدٌ وغیرہ۔

(ر) صفتِ مشبّہ زیادہ تر باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے آتی ہے۔ رنگ و حلیہ وغیرہ کے لئے اَفْعَلُ کا وزن ہے۔ جیسے اَصْغَرُ (چھوٹا) اَحْمَرُ (سُرخ)، اَصْفَرُ (زرد) اَعْوَرُ (کانا) وغیرہ۔ عارضی صفات کے لئے فَعْلَانُ کا وزن ہے جیسے:
عَطْشَانُ۔ غَضْبَانُ۔ مَرْعَانُ۔ جَوْعَانُ وغیرہ ؛

اسمِ فاعل کی طرح صفتِ مشبّہ کے بھی چھ صیغے آتے ہیں اور ان کی گردانیں یُوں آتی ہیں

جمع	تثنیہ	واحد	
جَمِیْلُوْنَ بہت سے خوبصورت آدمی یا مذکر	جَمِیْلَانِ دو خوبصورت آدمی یا مذکر	جَمِیْلٌ ایک خوبصورت مذکر	مذکر
جَمِیْلَاتٌ بہت سی خوبصورت عورتیں	جَمِیْلَتَانِ دو خوبصورت عورتیں	جَمِیْلَۃٌ ایک خوبصورت عورت	مؤنث

(نوٹ) باقیماندہ اسمائے مشتقہ کا ذکر اگلے سبق میں آئے گا۔

مشق نمبر ۱۵

۱۔ اسمِ فاعل کسے کہتے ہیں؟ ثلاثی مجرّد سے اس کا وزن کیا آتا ہے؟

۲۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و مزید سے اسمِ فاعل بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

۳ - سَمْعٌ مصدر سے اسم فاعل کی پوری گردان کرو۔

۴ - اسم مفعول کی تعریف کرو۔ ثلاثی مجرّد سے اسم مفعول کس وزن پر آتا ہے

۵ - غیر ثلاثی مجرّد سے اسم مفعول بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

۶ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو۔

زَمَانٌ - أَزْوَاجٌ - زَيْتٌ - أَسْبَابٌ - سَبُعٌ - رِجَالٌ - بَحْرٌ - أَسْرَارٌ - سُحُبٌ

۷ - صفت مشبّہ کی تعریف کرو۔ اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں کیا فرق ہے؟

۸ - صفت مشبّہ کے مشہور اوزان کا ذکر کرو۔ اور پوری گردان بیان کرو۔

۹ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) قتل کرنے والا آدمی بھاگ گیا ہے (۲) وہ سب آدمی دودھ پینے والے ہیں (۳) کوشش (محنت) کرنے والے لوگ کامیاب ہو گئے ہیں (۴) ایمان لانے والے لوگ اللہ کے دوست ہیں (۵) قرآن کو اتارنے والا وہ اللہ ہی ہے (۶) اس دنیا میں شراب سے بچنے والے آخرت میں کوثر سے بلا حساب پئیں گے۔ (۷) بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی مانند ہی ہوتا ہے (۸) تحقیق یہ عورت خوش بخت ہے (۹) زخمیوں کو میدان جنگ سے ہسپتال کی طرف واپس لایا گیا ہے (۱۰) تم سب عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت کے لئے پیدا کی گئی ہو (۱۱) یہ سب چیزیں چرائی ہوئی ہیں (۱۲) یہ سب قیمتی سامان متروکہ ہے (۱۳) محمد بن قاسم کا فتح کیا ہوا علاقہ آجکل

پاکستان کا ایک حصّہ ہے (۱۴) وہ سب عورتیں ان نعمتوں سے محروم رکھی گئی ہیں (۱۵) خالد بہت ہی کنجوس ہے (۱۶) نیک بخت وہ ہے جس کو کسی دوسرے سے عبرت ملی ہو (۱۷) مال کی طمع رکھنے والا انجام سے لاپرواہ ہوتا ہے۔ (۱۸) اس تمام دنیا کا نگہبان اللہ ہے (۱۹) بیشک اللہ ہر بات کو جاننے والا ہے (۲۰) وہ سب عورتیں خوبصورت ہیں اور یہ سب لڑکے شرارتی ہیں ٭

مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔

(۳) مُجْتَهِدُوْنَ (۴) اَحِبَّاءُ (۵) مُنْزِلٌ (۶) مُجْتَنِبُو الْخَمْرِ (۷) اَلسَّدَّادُ
(۹) مَجْرُوعُوْنَ۔ مُسْتَشْفَى (۱۰) بَعُولَتُكُنَّ (۱۲) اَلْاَمْتِعَةُ الْغَالِيَةُ
(۱۵) بَخِيْلٌ جِدًّا (۱۷) لَاهٍ عَنِ الْمَآلِ (۱۸) اَلْمُهَيْمِنُ (۲۰) حَسْنَاءُ۔ اَشْرَارٌ

اَلدَّرْسُ الْعِشْرُوْنَ

اسمائے مُشتقات (باقیماندہ)

اسمائے مشتقات میں سے تین کا ذکر پچھلے سبق میں گزر چکا ہے۔ باقی کا بیان اس سبق میں ہوگا۔

اِسمِ ظَرف

(ا) اسمِ ظرف وہ اسمِ مشتق ہے جو کسی فعل کے وقوع پذیر ہونے کی جگہ یا وقت پہ دلالت کرے۔ جو اسمِ ظرف کسی جگہ پہ دلالت کرے اُسے ظرفِ مکان کہتے ہیں۔ جیسے مَقْتَلٌ (قتل ہونے کی جگہ) مَطْبَخٌ (باورچی خانہ) جو اسمِ ظرف وقت پہ دلالت کرے اسے ظرفِ زمان کہتے ہیں جیسے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کا وقت) یَوْم (دِن)

(ب) اسمِ ظرف بنانے کے لئے عموماً مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھا دیتے ہیں اور ف کلمہ کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اس کے دو اوزان ہیں۔ مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ۔ جیسے سَکَنٌ سے مَسْکَنٌ اور غَرْبٌ سے مَغْرِبٌ

(ج) باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے عام طور پہ اسمِ ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پہ آتا ہے۔ جیسے سَکَنٌ سے مَسْکَنٌ۔ قَعَدَ یَقْعُدُ سے مَقْعَدٌ۔ کَتَبَ یَکْتُبُ سے مَکْتَبٌ۔ دَخَلَ یَدْخُلُ سے مَدْخَلٌ۔ نَظَرَ یَنْظُرُ سے مَنْظَرٌ وغیرہ۔

لیکن اس باب سے چند اسمائے ظروف مَفْعِلٌ کے وزن پہ آتے ہیں۔ جیسے سَجَدَ یَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ۔ شَرَقَ یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ۔ غَرَبَ یَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ۔ مَسْکِنٌ۔ مَنْبِتٌ۔ مَطْلِعٌ۔ مَفْرِقٌ وغیرہ۔

پوری گردان یوں آتی ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَشْرَبٌ	مَشْرَبَانِ	مَشَارِبُ
مؤنث	مَشْرَبَةٌ	مَشْرَبَتَانِ	مَشَارِبُ

(د) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ظروف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔
جیسے مَجْلِسٌ ۔ مَرْجِعٌ ۔ مَنْزِلٌ

(ر) ظرف، ازمان و مکان، مثال سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے
جیسے مَوْعِدٌ ۔ مَوْصِلٌ ۔ اور ناقص سے ہمیشہ
مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے مَرْمًی ۔ مَطْوًی ۔ مَوْقًی وغیرہ

۲- اسم آلہ

(ا) اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی آلے یا اوزار کے لئے استعمال ہو۔
جیسے مِسْطَرٌ (پیمانہ) ، مِنْشَارٌ (آری) وغیرہ ۔

(ب) اسم آلہ بنانے کا طریق عام طور پر یہ ہے کہ مادہ کے پہلے میم مکسور
بڑھادو جیسے خَیَطٌ (سینا) سے مِخْیَطٌ (سینے کا آلہ

یعنی سوئی)

(ج) اسمِ آلہ کے تین اوزان ہیں۔ جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْيَطٌ (سوئی) مِسْطَرٌ (پیمانہ) مِنْشَفٌ (تولیہ) وغیرہ

(۲) مِفْعَلَةٌ جیسے مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) مِرْجَلَةٌ (کنگھی) مِرْوَحَةٌ (پنکھا)

(۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کنجی) مِضْرَابٌ (مارنے کا آلہ ہتھوڑا) مِنْشَارٌ (چیرنے کا آلہ۔ آری)

(د) پوری گردان یوں آئے گی

	واحد	تثنیہ	جمع
۱	مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
۲	مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ
۳	مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيلُ

(ر) چند اسمائے آلات مندرجہ بالا اوزان کے خلاف بھی آتے ہیں

جیسے مُنْخُلٌ (چھلنی)، مُشْطٌ (کنگھی)، مُدُقٌّ (کوٹنے کا آلہ) درحقیقت ان کو اسمائے جامد ہی تصور کرنا چاہیئے۔

۳ - افعل التفضیل[1]

(الف) افعل التفضیل یا اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی دوسروں کی نسبت زیادہ پایا جائے جیسے أَبْخَلُ (زیادہ بخیل، أَبْخَلُ میں بَخِيلٌ کی نسبت زیادہ بخل پایا جاتا ہے۔

(ب) ابواب ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل مذکر کے لیے أَفْعَلُ اور مؤنث کے لیے فُعْلَى کے وزن پر آتا ہے جیسے:

كَبِيرٌ (بڑا) سے أَكْبَرُ (بہت بڑا) كُبْرَى (بہت بڑی) حَسِينٌ (خوبصورت) سے أَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت آدمی) حُسْنَى (زیادہ خوبصورت عورت)

اسم تفضیل کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ جیسے أَكْبَرُ، أَظْلَمُ وغیرہ اس کی گردان یوں آتی ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	أَصْغَرُ	أَصْغَرَانِ	أَصْغَرُوْنَ یا أَصَاغِرُ

[1] اسکو افعال التفضیل اس لئے کہا جاتا ہے۔ تاکہ صفت مشبہ کے وزن فعل سے متمیز ہو سکے۔

مؤنث	صُغریٰ	صُغریَانِ	صُغرَیاتٌ یا صُغَرٌ

(ج) ابواب غیر ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل بنانے کے لئے مصدر کے ساتھ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگا دیتے ہیں جیسے

اَشَدُّ تَکَبُّرًا (بہت زیادہ تکبر کرنے والا)

اَکْثَرُ اِجْتِنَابًا (بہت زیادہ پرہیز کرنے والا)

اَشَدُّ یا اَکْثَرُ اِسْتِنْصَارًا (بہت زیادہ مدد طلب کرنے والا)

اَکْثَرُ زِلْزَالًا (بہت زیادہ ہلانے والا)

(د) جن اسمائے صفت سے رنگ، عیب، حلیہ وغیرہ کے مفہوم کو ادا کیا جائے اور اُن کی صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آئے اُن سے بھی اسم تفضیل متذکرہ بالا قاعدے کے مطابق ہی بنتا ہے۔ یعنی مصدر کے ساتھ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگانے سے جیسے:

اَشَدُّ بَیَاضًا (نسبتاً زیادہ سفید) اَکْثَرُ عَمًی (نسبتاً زیادہ اندھا) اَشَدُّ سَوَادًا (نسبتاً زیادہ سیاہ)

(ر) تفضیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ تفضیل بعض۔ تفضیل کُل

تفضیل بعض میں مصدری معنی بعض افراد کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے

تفضیل کُل میں مصدری معنی تمام افراد سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

تفضیل بعض کے لئے عام طور پر مِنْ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے

اَلْخَادِمُ اَعْقَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ (نوکر اپنے مالک سے زیادہ

عقلمند ہے، هُوَ اَصْغَرُ مِنِّیْ (وہ مجھ سے چھوٹا ہے)
مِنْ کے ساتھ ہوتے ہوئے اسم تفضیل میں صیغہ مفرد اور مذکر ہی ہوگا
خواہ موصوف جمع اور مؤنث ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے:
اَلْبِنْتُ اَجْمَلُ مِنَ الْاِبْنِ (لڑکی لڑکے سے
زیادہ خوبصورت ہے) اَلرِّجَالُ اَطْوَلُ مِنَ النِّسَاءِ (آدمی
عورتوں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں) تفضیل کل میں مِنْ کا لفظ استعمال نہیں
ہوتا بلکہ ویسے ہی آجاتا ہے۔ هُوَ اَعْلَمُ النَّاسِ (وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عالم ہے)
اسم تفضیل کل معرف باللام ہو تو وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں موصوف کے
مطابق ہو گی جیسے:

اَلْمَلِكُ الْاَحْسَنُ (سب سے زیادہ خوبصورت بادشاہ)

اَلْمَلِكَانِ الْاَحْسَنَانِ (سب سے زیادہ خوبصورت دو بادشاہ)

اَلْمُلُوْكُ الْاَحْسَنُوْنَ (سب سے زیادہ خوبصورت بہت سے بادشاہ)

اَلْمَلِكَةُ الْحُسْنٰی (سب سے زیادہ خوبصورت ملکہ)

اَلْمَلِكَتَانِ الْحُسْنَيَانِ (سب سے زیادہ خوبصورت دو بیگمیں)

اَلْمَلِكَاتُ الْحُسْنَيَاتُ (سب سے زیادہ خوبصورت بہت سی بیگمیں)

(۳) تفضیل کل میں بعض اوقات اسم تفضیل کو بطور مضاف کے آتے
ہیں۔ جیسے مُحَمَّدٌ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ (محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں) کبھی مضاف الیہ کو سرے سے حذف
ہی کر دیتے ہیں جیسے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) یہ اصل میں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یا اَکْبَرُ الْخَلْقِ تھا
(ش) خَیْرٌ اور شَرٌّ بھی افعل التفضیل ہیں جو اصل میں اَخْیَرُ
اور اَشَرُّ تھے۔ ہمزہ کثرت استعمال کی وجہ سے گر گیا۔

۴۔ اسم مُبالغہ

(ا) اسم مبالغہ وہ موصوف ہے جس میں صفت انتہائی درجہ کی پائی جاوے
جیسے ظَلُوْمٌ (بہت زیادہ ظلم کرنے والا) میں ظَالِمٌ کی نسبت
ظلم کا معنی زیادہ پایا جاتا ہے۔

(ب) اسم مبالغہ کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ مادہ میں بعض
اوقات ایک یا دو حروف کی زیادتی سے یا کسی حرف کو مشدد کرنے سے بن
جاتا ہے۔ اس کے پندرہ اوزان مقرر ہیں۔ جن میں سے کثیر الاستعمال
مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مِفْعَالٌ جیسے مِقْدَامٌ (بہت پیشقدمی کرنے والا) مِکْسَالٌ
(بہت زیادہ سست)

۲۔ مِفْعِیْلٌ جیسے مِسْکِیْنٌ (بہت زیادہ عاجز)

۳۔ فَاعُوْلٌ جیسے فَارُوْقٌ (بہت زیادہ فرق کرنے والا)

۴۔ فَعِیْلٌ جیسے عَلِیْمٌ (بہت زیادہ جاننے والا)
خَبِیْرٌ (بہت زیادہ باخبر) رَحِیْمٌ (بہت زیادہ رحم کرنیوالا)

۵ - فَعُولٌ جیسے ظَلُومٌ (بہت زیادہ ظلم کرنے والا)
اَکُولٌ (بہت زیادہ کھانے والا) جَھُولٌ (بہت زیادہ جہالت کرنے والا)

۶ - فَعَّالٌ جیسے سَفَّاکٌ (بہت خون بہانے والا)
کَذَّابٌ (بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا) نَسَّاکٌ (بہت زیادہ پرہیزگار)

۷ - فِعِّیْلٌ جیسے صِدِّیْقٌ (بہت زیادہ سچ بولنے والا)
سِکِّیْرٌ (بہت نشہ پینے والا)

۸ - فَعُّولٌ جیسے قَیُّومٌ (بہت خوب تھامنے والا)

۹ - فُعُّولٌ جیسے سُبُّوْحٌ (بہت ہی پاکیزہ)
قُدُّوْسٌ (بہت پاک)

۱۰ - فَعَّالَۃٌ جیسے عَلَّامَۃٌ (بہت بڑا عالم) فَھَّامَۃٌ (بہت زیادہ فہیم)

(ج) مبالغہ کے مندرجہ بالا اوزان مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ وَامْرَاَۃٌ عَلَّامَۃٌ (بہت زیادہ جاننے والا مرد یا عورت) رَجُلٌ اَکُوْلٌ وَامْرَاَۃٌ اَکُوْلٌ (بہت زیادہ کھانے والا مرد یا عورت)

سوائے فَعِیْلٌ اور فَعِیْلٌ کے اوزان کے کہ ان میں

تذکیر و تانیث کا امتیاز باقی رہتا ہے جیسے:
رَجُلٌ عَلِيمٌ و امْرَاَةٌ عَلِيمَةٌ (ایک بہت بڑا عالم مرد و عورت) اور وَلَدٌ صِدِّيقٌ وَ ابْنَةٌ صِدِّيقَةٌ (ایک بہت سچا لڑکا اور لڑکی)

(ح) اوزان مبالغہ سب کے سب سماعی ہیں اور ثلاثی مجرد سے بنتے ہیں

(ط) مبالغہ کے بعض اوزان ہیں جو تاء (ۃ) آخر میں آتی ہے۔ وہ مؤنث کی نشانی نہیں ہوتی بلکہ مبالغہ کا فائدہ دیتی ہے جیسے عَلَّامَةٌ اور رَاوِيَةٌ وغیرہ ہیں۔

مشق نمبر ۲۰

۱۔ اسم ظرف کی تعریف کرو۔ یہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

۲۔ اسم ظرف کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کے کون کون سے وزن ہیں؟ پوری گردان کرو۔

۳۔ اسم آلہ کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کے کون سے تین اوزان ہیں! ان کی گردان کیسے آتی ہے؟

۴۔ اسم تفضیل کی تعریف کرو۔ ثلاثی مجرد سے یہ کس وزن پر آتا ہے؟ پوری گردان کرو۔

۵۔ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد وغیرہ سے اسم تفضیل کس طرح بنتا ہے؟

۶۔ تفضیل کل اور تفضیل بعض کی تعریفیں کرو۔ یہ کس طریقہ سے بنتے ہیں؟

۷۔ اسم مبالغہ کی تعریف کرو اور چند مشہور اوزان بیان کرو۔

۸۔ مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کرو:۔

أَعْوَجُ۔ عَوْرَاءُ۔ حَسِينٌ۔ كَلْبٌ۔ اِبْنٌ۔

۹۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) لائلپور میں کپڑے کا ایک بڑا کارخانہ ہے جسے کوہ نور ملز کہا جاتا ہے۔ (۲) سورج صبح کے وقت مشرق سے نکلتا ہے اور شام کے وقت مغرب میں جا چھپتا ہے۔ (۳) دنیا آخرت کی کھیتی ہے جس طرح اسے بوؤ گے اسی طرح کاٹو گے (۴) اس محل میں داخل ہونے کی جگہ کون سی ہے۔ (۵) میں یہاں تمہارا سورج کے طلوع ہونے تک انتظار کروں گا۔ (۶) بنو اسرائیل نے اپنے گھاٹ جان لیے (۷) اے خالد کیا کالج کی کنجیاں تمہارے چچا کے پاس ہیں (۸) لوہار لوہے کو بڑے بڑے ہتھوڑوں سے کوٹتے ہیں (۹) نہانے کے بعد اپنے جسم کو تولیے کے ساتھ خشک کرو۔ (۱۰) میرے کمرے میں بجلی کا چھت والا پنکھا موجود ہے (۱۱) اے خادم جھاڑ دے اور جس کمرہ میں میں سوتا ہوں اسے صاف کر۔ (۱۲) وہ مجھ سے زیادہ بہادر ہے (۱۳) حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ صلعم کے بعد سب لوگوں سے زیادہ سچے تھے (۱۴) یہ بات سورج سے بھی زیادہ نمایاں اور برف سے بھی زیادہ صاف ہے (۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ بخشش مانگنے والے تھے۔ (۱۶) ان دنوں عورتیں مردوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔

(۱۷) اللہ تعالٰی سینے کی باتوں کو جاننے والے ہیں (۱۸) حجاج بن یوسف بہت زیادہ خونریزی کرنیوالا آدمی تھا (۱۹) بہت جھوٹے آدمی سے بچو کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ آدمی اور اس کے دوست کے درمیان جدائی ڈال دے (۲۰) وہ عورت بہت زیادہ بولنے والی ہے ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) مَصْنَعٌ كَبِيْرٌ (۳) مَزْرَعَةٌ - تَذْرَعُ - تَحْصُدُ - (۴) مَدْخَلٌ - (۶) مَشَارِبُ (۸) يَدُقُّ - اَلْحَدَّادُ - مَطَارِقُ الْحَدِيْدِ (۹) مِنْشَفٌ (۱۰) اَلْمِرْوَحَةُ الْبَرْقِيَّةُ السَّقْفِيَّةُ (۱۱) اَلْكَنَّاسُ - مِكْنَسَةٌ (۱۳) اَصْدَقُ النَّاسِ (۱۴) اَظْهَرُ وَ اَنْظَفُ (۱۶) اَقْوٰى (۱۷) وَسْوَاسُ الصُّدُوْرِ - (۱۸) سَفَّاكٌ (۱۹) كَذَّابٌ - اَنْ يُفَرِّقَ (۲۰) مِنْطِيْقٌ ؛

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ

ہفت اقسام

کسی کلمہ کے حروف اصلی کے اعتبار سے اسماء افعال کی ایک اور تقسیم بھی ہے جس کے اعتبار سے سات قسمیں بنتی ہیں جو عام طور سے ہفت اقسام کے نام سے مشہور ہیں۔

بعض کلمات میں کبھی حرف اصلی (جو ف ، ع ، ل کے مقابلہ میں آئے)

حروفِ علّت (و ، ا ، ی) میں سے کوئی حرف ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حروف ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان تینوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوتی۔ پس اگر حروف اصلی کے مقابلہ میں حرفِ علّت (یعنی واؤ یا الف یا یاء) ہو تو اس کلمہ کو مُعتَلّ کہتے ہیں اور جس کلمہ میں ہمزہ ہو اُسے مَہمُوز کہتے ہیں اور جس کلمہ میں دو حرف ہم جنس ہوں اُس کو مُضَاعَف کہا جاتا ہے۔ اور جس کلمہ میں ان میں سے کوئی بات بھی نہ ہو اُس کو صَحِیح بولتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ صَحِیح۔ وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ۔ حرف علّت اور دو ہم جنس حرف نہ ہوں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ بَعْثَرَ بروزن فَعْلَلَ۔ رَجُلٌ بروزن فَعُلٌ۔ جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ

۲۔ مَهمُوز۔ وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ اگر ف کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو وہ کلمہ مَهمُوزُ الفَاء کہلاتا ہے۔ جیسے اَمَرَ (اُس نے حکم دیا) بروزن فَعَلَ۔ اَکَلَ (اُس نے کھایا) بروزن فَعَلَ۔ اِبِلٌ (اونٹ) بروزن فِعِلٌ۔ اِدَامٌ (سالن) بروزن فِعَالٌ

جس کلمہ میں عین کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو اُسے مَهمُوزُ العَین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ (اُس نے مانگا) بروزن فَعَلَ۔

ر۔ أسٌ (سر) جس کلمہ میں ہمزہ لام کلمہ کی جگہ ہو اُسے مَہْمُوْزُ اللَّام کہتے ہیں جیسے قَرَأَ (اُس نے پڑھا) بروزن فَعَلَ ۔

بَرِأَ (وہ تندرست ہوا) بروزن فَعِلَ ۔ مَسَاءٌ (شام)

۱۳۔ مُعْتَل ۔ وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں حرفِ علّت ہو۔ چونکہ حروفِ اصلی تین ہوتے ہیں (ف ۔ ع ۔ ل) اس لیے اس کی تین قسمیں ہوں گی ۔

(ا) مُعْتَلُّ الفَاءِ جس کو مِثَال بھی کہتے ہیں وہ کلمہ ہے جس میں فاء کلمہ حرفِ علّت ہو۔ جیسے وَعَدَ (اُس نے وعدہ کیا)، وَزَنَ (اُس نے تولا)، وَثَبَ (وہ کودا) بروزن فَعَلَ ۔ وَجِلَ (وہ ڈرا) بروزن فَعِلَ ۔ وَرْدٌ (گلاب کا پھول) بروزن فَعْلٌ ۔ وَجْنَةٌ (رخسار) بروزن فَعْلَةٌ ۔ وَكْرٌ (گھونسلا) بروزن فَعْلٌ

(ب) مُعْتَلُّ العَيْنِ جس کو اَجْوَف بھی کہتے ہیں وہ کلمہ ہے جس میں عین کلمہ حرفِ علّت ہو۔ جیسے قَالَ (اُس نے کہا) اور بَاعَ (اُس نے بیچا) بروزن فَعَلَ ۔

لَيْلٌ (رات) بروزن فَعْلٌ ۔ جَوْزٌ (اخروٹ) اور ثَوْرٌ (بیل) بروزن فَعْلٌ ۔ سَيَلَانٌ (بہنا) اور دَوَرَانٌ (چکر لگانا) بروزن فَعَلَانٌ ۔

(ج) مُعتَلُ اللّام جس کو ناقِص بھی کہتے ہیں وہ کلمہ ہے جس میں لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمٰی (اُس نے تیر پھینکا) بروزن فَعَلَ ، خَشِیَ (وہ ڈرا) بروزن فَعِلَ ، رَضِیَ (وہ خوش ہوا) بروزن فَعِلَ ، ظَبْیٌ (ہرن) اور دَلْوٌ (ڈول) اور مَحْوٌ (مٹانا) بروزن فَعْلٌ ۔

اگر کسی کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اُسے مُعتَل بہ دو حروف یا لَفِیف کہتے ہیں اور اُس کی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) لَفِیفِ مَفرُوق ۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف علت جُدا جُدا ہوں ۔ ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ ہوں یعنی ایک تو ف کلمہ کے مقابلہ میں ہو اور دوسرا لام کلمہ کے مقابلہ میں ہو ۔ اور اُن کے درمیان عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف صحیح ہو ۔ جیسے دَنٰی (وہ قریب ہوا) وَقٰی (اُس نے بچایا) وَحٰی (وحی) وَفٰی (اُس نے پورا کیا) وَنٰی (اُس نے سستی کی)

(۲) لَفِیفِ مَقرُون ۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف علت متصل ہوں ۔ یعنی عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوں ۔ جیسے طَوٰی (اس نے لپیٹا) یا ف اور ع کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہوں جیسے یَومٌ (دن)

۴ ۔ مُضَاعَف ۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس سے ہوں تو اُسے مُضَاعَف ثلاثی

کہتے ہیں۔ جیسے مَدَّ (اُس نے بڑھایا یا کھینچا) جو اصل میں مَدَدَ تھا بروزنِ فَعَلَ۔ شَدَّ (اُس نے باندھا) اصل میں شَدَدَ بروزن فَعَلَ تھا۔ سَحَبٌ (درستی) بروزن فَعَلٌ۔ حُبٌّ (دوستی رکھنا) اصل میں حُبْبٌ بروزن فُعْلٌ تھا۔ اگر فاء اور لام اوّل اور عین و لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو اُسے مُضَاعَفْ رُبَاعِی کہتے ہیں۔ جیسے زَلْزَلَۃٌ بروزن فَعْلَلَۃٌ۔

مندرجہ بالا تفصیل سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مجموعہ اقسام گیارہ ہیں۔ مگر عام طور سے ان کو سات قسموں ہی سے یاد کرتے ہیں اس طرح پر۔

(۱) صَحِیْحٌ (۲) مَہْمُوْزٌ (۳) مِثَالٌ (۴) اَجْوَفٌ
(۵) نَاقِصٌ (۶) لَفِیْفٌ (۷) مُضَاعَفٌ

اور ان کو ہفت اقسام کہا جاتا ہے۔ بہ آسانی یاد رکھنے کے لئے کسی نے ان کو مندرجہ ذیل شعر میں جمع کر دیا ہے۔

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

اگر آپ سے پوچھا جائے کہ رَأَسَ ہفت اقسام میں کیا ہے تو آپ سمجھ لیجئے کہ ان سات قسموں کے بارے میں سوال ہو رہا ہے۔ آپ کو غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ بروزن "فَعَلَ" ہے۔

اور چونکہ کلمہ عین کے مقابلہ میں ہمزہ ہے لہذا مَهْمُوزُ ہے۔ اور
اگر آپ سے کوئی سوال کرے کہ حَوْبٌ (گناہ) مُفت اقسام
میں کیا ہے۔ تو آپ خود ہی بتا دیجیے کہ چونکہ کلمہ عین کے مقابلہ میں
واؤ ہے جو حرف علت ہے لہذا یہ اَجْوَف وَاوِی
ہے۔
بعض کلمات مخلوط ہوتے ہیں یعنی ہفت اقسام میں سے دو قسم ایک
کلمہ میں جمع ہو جاتے ہیں مثلاً اَوْبٌ (رجوع کرنا) مَهْمُوزُ الفاء
بھی ہے اور اَجْوَف وَاوِی بھی۔ اسی طرح اَیْدٌ (قوی ہونا)
مَهْمُوزُ الفاء بھی ہے اور اَجْوَف یائی بھی۔ اس قسم کے
مخلوط کلمات کی تفصیل آگے آئے گی ؀

مشق نمبر ۲۱

۱۔ ہفت اقسام کون کون سے ہیں مع مثالیں بیان کرو۔
۲۔ مہموز کی تینوں قسموں کا نام بتایئے اور مثالیں دیجیے۔
۳۔ معتل کی تینوں اقسام کا نام مع امثلہ بیان کیجیے۔
۴۔ لفیف مقرون اور لفیف مفروق میں کیا فرق ہے۔ مثالوں سے
واضح کیجیے۔
۵۔ مندرجہ ذیل کلمات ہفت اقسام میں کیا ہیں۔ ان کا وزن بھی
بتایئے۔

أَمْنٌ - نُورٌ - زَمْزَمُ - ثَوْبٌ - قَتْلٌ - قَعَدَ - صَحْوٌ -
نَهْرٌ - كَاتِبٌ - مَشْرُوبٌ - سِلْسِلَةٌ - نَهْبٌ - وَاسِقٌ -
هَوًى - مَوْجُودٌ - عَمْرٌو - مَحْبُوبٌ - غَنَمٌ - مَأْكُولٌ -
خَيْلٌ - قَارِئٌ - بِئْرٌ - خَطَاءٌ - فِيلٌ ؛

۶ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو۔

لِصٌّ - أَبْيَاتٌ - غُلَامٌ - حِمَارٌ - عَجَائِزُ - سُوقٌ - أُمٌّ -
ثِيرَانٌ - لِسَانٌ - لَيْلَةٌ

۷ - مندرجہ ذیل جملوں میں سے مثال - اجوف - ناقص - لفیف اور مضاعف کلمات جدا جدا کیجئے - نیز ہر کلمہ کے متعلق یہ بتائیے کہ وہ اسم ہے یا فعل - اسم ہے تو کونسا جامد یا مشتق یا مصدر - اور اگر مشتق ہے تو کونسا اگر فعل ہے تو ماضی ہے یا مضارع - امر یا نہی -

يَصُولُ الْأَسَدُ - وَعَظَ الْخَطِيبُ فِي الْمَسْجِدِ -
الْمُسْلِمُ يَصُومُ رَمَضَانَ - الْبَطَّةُ تَغُوصُ فِي النَّهْرِ - وَزْنُ
الْحَدِيدِ ثَقِيلٌ - قَضَى الْقَاضِي يَوْمَ الْخَمِيسِ - زَيْدٌ
مَحْمُومٌ - وَصَبْنَا لِبَكْرٍ حَدِيثًا - الْوَلَدَانِ شَقَّا التُّفَّاحَ
النَّوْمُ أَخُ الْمَوْتِ - خَشِيتُ رَبِّي - رَضِيتُ بِمَا رَضِيَهُ اللّٰهُ
خَيْرُ النِّسَاءِ مَنْ نَسِيَ الْإِسَاءَةَ - وَدَعَتِ الْمُصِيبَةُ

۸ - عربی میں ترجمہ کیجئے :

(۱) میں نے یہ بات کبھی نہیں سُنی ۔ (۲) تم یتیموں کا مال کیوں کھاتے ہو (۳) اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی ۔ (۴) میں نے اس کے متعلق سوال کیا لیکن کسی نے مجھے جواب نہ دیا (۵) فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے ۔ (۶) جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا اور جس نے صبر کیا وہ غالب آیا (۷) اس نے اپنا ہاتھ چٹنی کی طرف بڑھایا (۸) دسمبر کے مہینے میں سردی بڑھ جاتی ہے (۹) کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (۱۰) میرے پاس تیرا خط پہنچ چکا ہے (۱۱) تم کمزور نہ پڑو اور غم نہ کرو تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہوئے (۱۲) میں کل رات گرمی کی شدت کے سبب نہ سو سکا (۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے صحابہؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے (۱۴) خالد نے اپنی عمر ناممکن باتوں کی طلب میں ضائع کر دی (۱۵) اللہ تعالےٰ جسے چاہتے ہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتے ہیں ۔ (۱۶) اور یاد کرو اس وقت کو جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا (۱۷) اے اللہ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے (۱۸) کافر لوگ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں (۱۹) کیا اندھا اور بینا برابر ہوتے ہیں (۲۰) حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ صلعم کے بعد خلافت کے والی بنے :

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۲) یَتَامیٰ (۳) أَعْدَاءٌ ۔ أَلِفَ (۴) لَمْ یُجِبْنِی (۶) ذَلَّ وَعَزَّ (۷) مَدَّ ۔ لَعُوقٌ (۸) یَشْتَدُّ (۹) لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ أُخْرٰی ۔ (۱۱) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (۱۲) مَا نِمْتُ ۔ (۱۳) كَانَ يُشَاوِرُ (۱۴) أَضَاءَ (۱۶) إِسْتَسْقٰی (۱۷) رَقَنَا (۱۸) قَدْ يَئِسَ (۱۹) هَلْ يَسْتَوِی الْأَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ (۲۰) وَلِیَ الْخِلَافَةَ ۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

تخفیف

صرفی اصطلاحات

۱ ۔ حَذْفٌ : کسی حرکت یا حرف کے گرا دینے کا نام ہے جیسے یَزِنُ کہ اصل میں یَوْزِنُ تھا ؛

۲ ۔ إِسْكَانٌ ۔ کسی حرف سے حرکت کے دور کر دینے کا نام ہے جیسے یَزُوْلُ کہ اصل میں یَزْوُلُ تھا ؛

۳ ۔ تَحْرِیْكٌ ۔ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینے کا نام ہے جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا ؛

۴۔ قَلْبُ : ایک حرف کو دُوسرے سے مقدّم یا موخر کرنے کا نام ہے۔ جیسے اَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا۔

۵۔ تَخْفِیْفُ : کسی کلمہ میں ف یا ع یا لام کے مقابلہ میں جب ہمزہ واقع ہو تو اس ہمزہ میں بعض اوقات تغیر کر دی جاتی ہے۔ یا تو اس کو کسی حرف علّت کے ساتھ بدل دیا جاتا ہے یا اس کو گرا دیا جاتا ہے۔ ہمزہ کی اس تغیر کو تخفیف کہتے ہیں۔ (مثالیں آگے آ رہی ہیں)

۶۔ اِعْلَالُ یا تَعْلِیْلُ : کسی کلمہ میں حرفِ علّت کو بدل دینا، حذف کرنا متحرک ہو تو ساکن کر دینا اعلال یا تعلیل کہلاتا ہے (مثالیں آگے آئیں گی)

۷۔ اِدْغَام : اگر دو حرف ایک جنس سے ہوں جیسا کہ مُضَاعَف میں ہوتا ہے تو اُن دونوں کو ایک کر کے اُس پر شَدَّہ پڑھنا اِدغام کہلاتا ہے۔ جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا۔

تخفیف کے قواعد

(۱) اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف متحرک ہو تو یہ جائز ہے کہ ماقبل حرکت کے مطابق حرف علت کے ساتھ اس ہمزہ کو بدل دیا جائے۔ یعنی اگر اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہو تو ہمزہ کو الف سے بدل دیا جائے۔ جیسے رَأْسٌ کو رَاسٌ پڑھنا۔ اور اگر پہلے حرف پر ضمّہ ہو تو ہمزہ کو واؤ سے بدل

دینا۔ جیسے بُؤْسٌ کو بُوْسٌ پڑھنا اور اگر پہلے حرف پر کسرہ ہو تو ہمزہ کو یَاء سے بدل دینا جیسے بِئْرٌ کو بِیْرٌ پڑھنا ؞

(۲) اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس سے پہلے بھی ہمزہ ہو اور اس پر کوئی حرکت ہو۔ تو اس دوسرے ہمزہ کو اُس پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علّت سے بدل دینا واجب اور ضروری ہے اَأْمَنَ میں دوسرے ہمزہ کو الف سے جو پہلے ہمزہ کی حرکت فتحہ کے موافق ہے بدل دینا اور آمَنَ پڑھنا یا جیسے اُؤْمِنَ (ماضی مجہول) میں دوسرے ہمزہ کو واؤ سے جو پہلے ہمزہ کی حرکت ضمّہ کے موافق ہے بدل کر اُوْمِنَ پڑھنا یا جیسے اِئْمَانٌ (مصدر بروزن اِفْعَالٌ) میں دوسرے ہمزہ کو یَاء سے جو پہلے ہمزہ کی حرکت کسرہ کے موافق ہے بدل کر اِیْمَانٌ پڑھنا ؞

(۳) اگر ہمزہ مفتوح ہو اور اس کے پہلے ایک حرف ہو جس پر ضمّہ یا کسرہ ہو تو جائز ہے کہ پہلی صورت میں ہمزہ واؤ سے بدل جائے۔ جیسے جُؤَنٌ سے جُوَنٌ پڑھنا بھی جائز ہے اور دوسری صورت میں ہمزہ یَاء سے بدل جائے جیسے مِئَرٌ سے مِیَرٌ بھی پڑھ سکتے ہیں ؞

(۴) جب دو ہمزے ایک ساتھ اس طرح آجائیں کہ دونوں متحرک ہوں اور اُن میں سے ایک مکسور ہو تو اس وقت یہ ضروری ہوتا

ہے کہ دُوسرا ہمزہ یَاء سے بدل جائے جیسے جَاءٍ (اسم فاعل از جَاءَ۔ یَجِیءُ) یہ لفظ اصل میں جَائِئٌ تھا۔
چونکہ الف زائدہ کے بعد واقع ہُوا اس لیے ہمزہ سے بدل گیا۔
اب دو ہمزے ایک ساتھ آگئے اور ایک مکسُور تھا اسی لیے جَاءِئٌ بن گیا۔ اب یَاء پر ضمہ پڑھنا دشوار تھا اس لیے ضمہ کو حذف کر کے یَاء کو ساکن کر دیا اور پھر دو ساکنوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے یَاء بھی حذف کر دیا اور جَاءٍ بن گیا۔
اگر دونوں ہمزے متحرک ہوں اور اُن میں سے کوئی مکسُور نہ ہو تو اس صورت میں ہمزہ ثانی واؤ سے بدل جائے گا۔ جیسے اَوَادِمُ کہ اصل میں أَأَدِمُ تھا جو آدَمُ کی جمع اور بروزن أَفَاعِلُ ہے۔

(ف) اُکْرِمُ جو اصل میں أُأَکْرِمُ تھا اس میں ہمزہ خلاف القیاس حذف ہُوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کی وجہ سے گرایا گیا۔

(۵) اگر ہمزہ سے پہلے واؤ، یاء مَدّہ زائدہ، یاء تصغیر ہو تو ہمزہ اپنے ماقبل کے حرف سے بدل کر اُسی حرف میں مُدغم ہو جاتا ہے مثلاً مَقْرُوَّةٌ (اسم مفعول از قرأ۔ یقرأ)، اصل میں مَقْرُوْءَةٌ بروزن مَفْعُوْلَةٌ تھا۔ ہمزہ کو واؤ سے بدل دیا۔ اور واؤ میں ادغام کر دیا۔ یا جیسے خَطِیْئَةٌ بروزن فَعِیْلَةٌ

میں ہمزہ کو یاء سے بدل دیا اور اس میں ادغام کر دیا جس سے خَطِیَّۃٌ ہو گیا۔ یا جیسے اُفَیِّسٌ رکہ اصل میں اُفَیْئِسٌ (تصغیر اَفْؤُسٌ جمع فَأْس یعنے کلہاڑی) تھا۔ ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کر دیا اور اُفَیِّسٌ بن گیا ؛

(۶) جو ہمزہ الف جمع کے بعد اور یاء سے پہلے واقع ہو تو وہ یاء مَفْتُوحَۃ سے بدل جاتا ہے اور ہمزہ کے بعد کا یاء الف سے بدل جاتا ہے جیسے خَطَایَا (جمع خَطِیْئَۃٌ) یہ لفظ اصل میں خَطَایِءُ (بر وزن فَعَایِلُ۔ یہ وزن جمع کے لیے ہے اور اس میں جو الف ہے وہ الف جمع کہلاتا ہے) تھا۔ یاء چونکہ الف جمع کے بعد واقع ہے اس لئے ہمزہ بن گیا (خَطَاءِءُ) پھر ہمزہ مکسورہ کے بعد کا ہمزہ بقاعدہ نمبر ۴ یاء سے بدل گیا۔ اور خَطَاءِیُ بن گیا۔ اب ہمزہ یاء مَفْتُوحَہ سے اور یاء الف سے بدل گئے تو خَطَایَا بن گیا ؛

(۷) جب ہمزہ متحرک سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو اس حرف ساکن کی طرف نقل کر کے ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ میں ہمزہ کی حرکت دال کو نقل کر کے اسے حذف کر دیا گیا اور قَدَ فْلَحَ بن گیا ؛

مہموز کی گردان (مہموز الفاء از باب نَصَرَ یَنصُرُ اَلاَخذُ پکڑنا)

ماضی معروف	اَخَذَ	اپنی اصلی حالت پر ہے
مضارع معروف	یَأخُذُ	قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدل کر یَاخُذُ پڑھنا بھی جائز ہے۔
مصدر	اَخذًا	اپنی اصلی حالت پر ہے۔
اسم فاعل	آخِذٌ	اپنی اصلی حالت پر ہے۔
ماضی مجہول	اُخِذَ	اپنی اصلی حالت پر ہے۔
مضارع مجہول	یُؤخَذُ	قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ کو واؤ سے بدل کر یُوخَذُ بھی پڑھ سکتے ہیں۔
اسم مفعول	مَأخُوذٌ	قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدل کر مَاخُوذٌ پڑھ سکتے ہیں۔
امر حاضر معروف	خُذْ	اس باب کا امر خلافِ قیاس آیا ہے کیونکہ قیاس تو یہ تھا کہ اُؤخُذْ آئے۔ اسی طرح اَمَرَ یَامُرُ اور اَکَلَ یَاکُلُ کے امر بھی خلافِ قیاس مُرْ اور کُلْ آتے ہیں۔ (فائدہ) مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے مُرُوا صِبیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا

		بَلِّغُوْا سَبْعًا ہ (اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں (حدیث) اور درج کلام میں ہمزہ کے ساتھ جیسے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (اے نبی آپ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ قرآن)
نہی	لَاتَأْخُذْ	قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ کو الف سے بدلنا جائز ہے۔
ظرف	مَأْخَذٌ	قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ الف سے بدلنا جائز ہے۔
آلہ	مِئْخَذٌ	اصل مِئْخَذٌ تھا قاعدہ نمبر ا کے مطابق ہمزہ یا سے بدل کر مِيْخَذٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔
اسم تفضیل	أَخَذُ	یہاں قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوگا اور أَأْخَذُ کی بجائے وجوبًا آخَذُ پڑھیں گے۔

(نوٹ) مَهْمُوْزُالْفَاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاسٌ کا قاعدہ مضارع مجہول میں بُوْسٌ کا قاعدہ،

اسمِ آلہ میں یَسَرْ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں اٰمَنَ کا قاعدہ اور اسمِ تفضیل کی جمع (اَاَاحِدُ) میں اَوَادِمُ کا قاعدہ وجوبی طور سے جاری ہوگا۔

یہ مہموز الفاء کی مثال دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق مہموز الفاء کے دوسرے کلمات بھی سمجھ لینا چاہیئے پروفیسر صاحبان کو چاہیئے کہ اَدَبَ یَأْدِبُ (از باب ضَرَبَ) اَدُبَ یَأْدُبُ (از باب کَرُمَ) اور اَمِنَ یَأْمَنُ (از باب سَمِعَ) کی گردانیں کرا کر قواعد کی مشق کرائیں۔

مہموزُ العین از باب فَتَحَ۔ السُّؤَالُ (مانگنا)

ماضی معروف	سَأَلَ	اپنی اصلی حالت پر
مضارع معروف	یَسْأَلُ	قاعدہ نمبر ۷ کے مطابق ہمزہ کی حرکت فتحہ ماقبل حرف صحیح ساکن س کو دے کر ہمزہ حذف کر کے یَسَلُ پڑھنا بھی جائز ہے۔
مصدر	سُؤَالًا	قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق ہمزہ کو ماقبل کے ضمہ ہونے کی وجہ سے واؤ سے بدل کر سُوَالٌ پڑھنا جائز ہے۔

ماضی مجہول	سُئِلَ	اپنی اصلی حالت پر ہے۔
مضارع مجہول	یُسْئَلُ	قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ہمزہ حذف کر کے یُسَلُ پڑھنا جائز ہے۔
اسم مفعول	مَسْئُوْلٌ	قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ہمزہ کی حرکت ضمہ ماقبل کو دے کر ہمزہ حذف کرنا اور مَسُوْلٌ پڑھنا جائز ہے۔
امر حاضر	اِسْأَلْ	قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ گرانا جائز ہے۔ اور اس صورت میں چونکہ ہمزہ وصل کی ضرورت باقی نہیں رہتی لہٰذا وہ بھی گرا کر سَلْ پڑھا جاتا ہے۔
نہی حاضر	لَا تَسْأَلْ	قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق لَا تَسَلْ بھی جائز ہے۔
ظرف	مَسْأَلٌ	قاعدہ نمبر ۲ جوازی کی بنا پر مَسَلٌ پڑھ سکتے ہیں۔
آلہ	مِسْئَلٌ	قاعدہ نمبر ۲ جوازی کی بنا پر مِسَلٌ پڑھ سکتے ہیں۔
اسم تفضیل	اَسْأَلُ	قاعدہ نمبر ۲ جوازی کی بنا پر اَسَلُ پڑھ سکتے ہیں ÷

(نوٹ) امر حاضر کے صیغوں میں گردان یوں ہو گی:-
سَلْ - سَلَا - سَلُوْا - سَلِیْ - سَلَا - سَلْنَ - چونکہ سَلْ
شروع کلام میں ہمزہ کے بغیر اور وسط کلام میں ہمزہ کے ساتھ
آتا ہے۔ اکثر استعمال یہ ہے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (بنی اسرائیل سے
پوچھ لیجئے) فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ (ذکر والوں سے پوچھو)
اسی گردان کی طرح باب کَرُمَ سے لَؤُمَ یَلْؤُمُ لُؤْمًا۔
(بمعنی ناکس ہونا) اور باب سَمِعَ سے یَئِسَ یَیْأَسُ یَأْسًا
(نا امید ہونا) اور اس طرح کی چند گردانیں طلبہ سے کرا کر ان کے ذہن
نشین کروائی جائیں۔

مَهْمُوْزُ اللَّامِ از باب فَتَحَ یَفْتَحُ (اَلْقِرَاءَةُ پڑھنا)

ماضی معروف	قَرَأَ	اپنی اصلی حالت پر
مضارع معروف	یَقْرَأُ	اپنی اصلی حالت پر
مصدر	قِرَاءَةٌ	اپنی اصلی حالت پر
اسم فاعل	قَارِئٌ	مطابق قاعدہ نمبر ۳ ہمزہ کو بوجہ کسرہ ماقبل یاء سے بدل کر قَارِیٌ جائز ہے۔
ماضی مجہول	قُرِئَ	قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کسرہ کی وجہ سے جا

سے بدلنا جائز ہے

مضارع مجہول	یُقْرَأُ	اپنی اصلی حالت پر
اسم مفعول	مَقْرُوْءٌ	مطابق قاعدہ نمبر ۵ ہمزہ کو واؤ سے بدل کر واؤ کو واؤ میں مدغم کرنا اور مَقْرُوٌّ پڑھنا بھی جائز ہے۔
امر حاضر	اِقْرَأْ	اپنی اصلی حالت پر (بعض کے ہاں ہمزہ کو بوجہ فتحہ ماقبل الف سے بدلنا جائز ہے۔
نہی	لَا تَقْرَأْ	اپنی اصلی حالت پر (بعض کے نزدیک ہمزہ کو بوجہ فتحہ ماقبل الف سے بدلنا جائز ہے۔
ظرف	مَقْرَأٌ	اپنی اصلی حالت پر
آلہ	مِقْرَأٌ	اپنی اصلی حالت پر
اسم تفضیل	اَقْرَأُ	اپنی اصلی حالت پر

مندرجہ بالا گردان کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے بعد مندرجہ ذیل مَہْمُوْزُ اللَّام مصادر کی گردانیں اور قواعد کی مشق بھی طلبہ سے کرائی جائے۔

اَلصَّدَأُ   اَلْجُرْأَةُ دلیری کرنا، از باب کَرُمَ

زنگ لگنا، از باب سَمِعَ یاد رہے کہ یہ دونوں باب لازم ہیں

منتعدی نہیں ہیں۔

مزید کے ابواب میں تخفیف

تخفیف کے ذکر کردہ قواعد مزید کے مندرجہ ذیل تین ابواب کے ساتھ بھی تعلق رکھتے ہیں جبکہ وہ مہموز الفاء ہوں:

بَابِ اِفْعَال: جیسے اَمِنَ سے اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا
الامر منہ اٰمِنْ والنہی لا تُؤْمِنْ۔

بَابِ اِفْتِعَال: جیسے اَمَرَ سے اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا
الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی لَا تَأْتَمِرْ۔

باب اِسْتِفْعَال جیسے اَذِنَ اِسْتَأْذَنَ یَسْتَأْذِنُ اِسْتِئْذَانًا
الامر منہ اِسْتَأْذِنْ والنہی لَا تَسْتَأْذِنْ۔

ان تینوں بابوں میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مجرد کے ابواب کی طرح ہے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی مثلاً اَأْمَنَ (باب افعال کے ماضی معلوم) سے آمَنَ ہوجانا یا اِأْمَانٌ (باب افعال کے مصدر) سے اِیْمَانٌ ہوجانا یا اَأْمِنْ (باب افعال سے امر حاضر) سے آمِنْ ہوجانا وجوبی ہے اور یُؤْمِنُ (باب افعال کے اسم فاعل) سے مُؤْمِنٌ بنجانا۔ اسی طرح اسم مفعول اور اسم ظرف میں تخفیف جوازی ہے۔

(باب افعال کے مضارع معلوم) سے یُؤْمِنُ ہوجانا یا یُؤْمِنُ

مشق نمبر ۲۲

۱۔ اَبَقَ سے گردان کرکے بتاؤ کہ اس کے مضارع مجہول میں کونسا قاعدہ کس طرح جاری ہوتا ہے؟

۲۔ اَذِنَ یا اَذُنَ کی پوری گردان کرکے بتاؤ کہ اسم تفضیل میں کونسا قاعدہ کس طرح جاری ہوسکتا ہے؟

۳۔ اَبِهَ یا لَمَعَ کی پوری گردان کرکے بتاؤ کہ اسم تفضیل میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟

۴۔ ذَاَمَ یَذْاُمُ کی گردان کرکے بتاؤ کہ اسم مفعول میں کونسا قاعدہ جاری ہوتا ہے؟

۵۔ اُلْفَۃٌ سے باب افعال بناکر اس کی گردان کیجئے۔ اور بتائیے کہ اسم مفعول میں کونسا قاعدہ چل سکتا ہے؟

۶۔ قَرَاَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر کیا ہے؟

۷۔ مندرجہ ذیل فقرات میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں اُن کو بالتفصیل بیان کرو:-

(ا) كُلُوا وَاشْرَبُوا۔

(ب) فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

(ج) هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ۔

(د) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا۔

(لا) لَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؛

۸ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھو اور وجہ درستی بھی بیان کرو:

(ا) رَأَيْتُ غُلَامَانِ فِي السُّوْقِ الْمَدِيْنَةِ۔

(ب) خَرَجَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ دَارِهِمْ۔

(ج) حُبِسَ سَارِقًا فِي الْمَحْبَسِ۔

(د) اَلْوَلَدُ قَائِمًا عِنْدَ الطَّاوِلَةِ۔

(لا) اِنَّ الْاَسَدُ حَيَوَانٌ قَوِيًّا۔

۹ ۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو (۲) وہ مومن لوگ نجات پا گئے ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں (۳) بے شک اللہ تعالےٰ تمہیں انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے ۔ (۴) تو پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا (۵) سُود مت کھاؤ کئی گنا۔ (۶) بیشک سردار لوگ تیرے متعلق مشورہ کرتے ہیں تاکہ تجھے قتل کر ڈالیں (۷) نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند (۸) کیا آپ مجھے داخل ہونے کی اجازت دیں گے (۹) اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جاویں (۱۰) کیا کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ گیا ہے (۱۱) تو مسلمانوں کی بہادری کے متعلق مت سوال کر (۱۲) اگر تم مجھے یاد کرو گے میں تمہیں یاد کروں گا (۱۳) اس نے بس

لڑکے کے اخلاق کو غور سے جانچا ہے (۱۴) اے میرے بیٹے چراغ بجھا دے اور سو جا (۱۵) تو نے غور کرنے میں غلطی کی۔ (۱۶) کیا تم نے میرے بعد بچھڑے کو خدا بنا لیا (۱۷) خالد فٹ بال کھیلنے سے اکتا گیا ہے۔ (۱۸) آج شاہ ایران نے ہمارے کالج کا معائنہ کیا (۱۹) آج ہم نے آٹھواں سبق پڑھا ہے (۲۰) کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے ؞

مشکل الفاظ کا ترجمہ: - (۲) وَلَا تُسْرِفُوْا (۲) قَدْ اَفْلَحَ - خَاشِعُوْنَ (۳) عَدْل (۴) اِقْرَأْ (۵) لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا اضعافًا مضاعفًا (۶) اَلْمَلَاءُ - يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ (۷) سِنَةٌ (۸) اِذِنَ يَاْذَنُ (۹) اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا - (۱۰) اَبَقَ (۱۳) قَدْ تَاَمَّلَ (۱۴) اِطْفِئْ (۱۵) قَدْ اَخْطَاْتَ (۱۶) عِجْلٌ (۱۷) سَئِمَ (۱۸) زَارَ - كُلِّيَّةٌ (۲۰) هَلْ تُؤْمِنُ ؞

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

مَثَال

مثال یعنی وہ کلمہ جس میں فاء کلمہ حرف علت ہو کی گردان

میں حرف چند مقامات پر تغیر واقع ہوتی ہے۔ اس کے قواعد درج ذیل ہیں۔

(۱) ہر ایسا واؤ جو علامت مضارع مفتوح اور عین مکسورہ کے درمیان واقع ہو گر جاتا ہے۔ جیسے یَجِدُ۔ یہ اصل میں یَوْجِدُ تھا۔

(نوٹ) یَضَعُ اور یَھَبُ سے واؤ گرانے کی یہ وجہ ہے کہ ان دونوں کا عین کلمہ بھی دراصل مکسور تھا مگر ان دونوں کے عین اور لام کلمہ حرف حلقی ہونے کی وجہ سے انہیں باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے لانا پڑا اس لیے کسرۂ عین کو فتحہ سے بدل دیا گیا۔

(۲) ہر ایسا مصدر جو مثال واوی ہو اور فِعْلٌ کے وزن پر آرہا ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو تو اس واؤ کو مصدر سے بھی حذف کرکے اس کے عوض آخر میں ۃ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے عِدَۃٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

(۳) جو واؤ کہ ساکن ہو اور اس کا ادغام کسی دوسرے لفظ میں نہ ہوا ہو نیز اس کا ماقبل مکسور ہو تو ایسا واؤ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِیزَانٌ کہ اصل میں مِوْزَانٌ تھا۔

(۴) جو یاء ساکن غیر مدغم اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے مُوْقِنٌ کہ اصل میں مُیْقِنٌ تھا۔

(۵) باب افتعال کے فاء کلمہ میں جو واؤ یا ی واقع ہو اور

وہ ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اس کو تاء سے وجوباً بدل کر تاء میں ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے اِتَّقَدَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ تھا اور جیسے اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِیْتَسَرَ تھا۔

مثال کی گردان مثالِ واوی: نَصَرَ یَنْصُرُ (اَلْوَعْدُ وعدہ کرنا)

ماضی معروف	وَعَدَ	اپنی اصلی حالت پر
مضارع معروف	یَعِدُ	اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ قاعدہ نمبر ا کی بنا پر واؤ حذف ہو گیا۔
مصدر	عِدَۃٌ	اصل میں وِعْدٌ تھا۔ قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق تغیر آ گیا۔
ماضی مجہول	وُعِدَ	اصلی حالت پر ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ واؤ کو ہمزہ سے بدل کر اُعِدَ پڑھیں
مضارع مجہول	یُوْعَدُ	اپنی اصلی حالت پر
اسم فاعل	وَاعِدٌ	اپنی اصلی حالت پر
اسم مفعول	مَوْعُوْدٌ	اپنی اصلی حالت پر
امر	عِدْ	یہ اس طرح بنا کہ مضارع معروف یَعِدُ سے علامت مضارع یاء حذف کر کے آخر کلمہ کو ساکن کر دیا۔
نہی	لَا تَعِدْ	اپنی اصلی حالت پر

ظرف	مَوْعِدٌ	اپنی اصلی حالت پر
آلہ	مِیْعَدٌ	اصل مِوْعَدٌ بروزن مِفْعَلٌ تھا۔ قاعدہ نمبر ۳ کی بنا پر تغیر آگیا۔
اسم تفضیل	اَوْعَدُ	اپنی اصلی حالت پر ہے

نیز مثال واوی سے وَهَبَ يَهَبُ (ہبہ کرنا) وَجِلَ يَوْجَلُ (ڈرنا) اور وَسُمَ يَوْسُمُ (خوبصورت ہونا) بھی آتے ہیں۔ طلبہ کو ان تمام کی گردانیں کرنا چاہئے۔

مثال یائی کی گردان از ضَرَبَ يَضْرِبُ (اَلْيُسْر آسان کرنا)

ماضی معروف	يَسَرَ	اصلی حالت پر
ماضی معروف	يَيْسِرُ	〃
مصدر	يُسْرًا	〃
امر	اِيْسِرْ	〃
نہی	لَا تَيْسِرْ	〃
ظرف	مَيْسِرٌ	〃
آلہ	مِيْسَرٌ	〃
اسم تفضیل	اَيْسَرُ	〃

اسی طرح سے يَنَعَ يَيْنِعُ (میوے کا پکنا) يَتِمَ يَيْتَمُ (یتیم ہونا) يَقُظَ يَيْقُظُ (جاگنا) بھی مثال یائی کے افعال

ہیں۔
(نوٹ) مندرجہ بالا افعال مشغول وَسُمَ یَوْسُمُ چونکہ لازم ہیں۔
اس لیے ان سے ماضی مجہول۔ مضارع مجہول اور اسم مفعول نہیں آتے
جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے:

مشق نمبر ۲۳

۱۔ یَرِمُوْنَ کیا صیغہ ہے؟ اصل میں کیا تھا۔ اور کیا تعلیل کس قاعدہ کے مطابق ہوئی؟

۲۔ تَزِنُ کیا صیغہ ہے اس میں کیا اعلال ہوا ہے؟

۳۔ تَتَّقِدُ کیا صیغہ ہے اور کس باب سے ہے اور اس میں کیا اعلال ہوا ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل آیات میں کون کون سے کلمات مثال واوی یا مثال یائی ہیں۔ پوری تشریح کیجئے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ٥ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ إِنَاثًا وَّ
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ٥ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ٥
اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ
ذَرُوا الْبَيْعَ ٥ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ٥ ذَرْهُمْ
فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ٥ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٥ وَ
تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ٥ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا ٥

۵ ۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) میں آج خالد کے لئے گندم تولوں گا (۲) اللہ تعالیٰ نے اسے بڑھاپے میں بیٹا عطا فرمایا (۳) زید نے حامد کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اُسے اپنا سائیکل دے گا (۴) ہم اس دُنیا میں کسی کو اپنا دوست نہیں پاتے (۵) وہ اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں (۶) اور آخرت پر وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں (۷) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دُوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا (۸) نہ تم کمزور پڑو اور نہ غمگین ہو اور تم ہی غالب رہوگے اگر تم مومن ہوئے۔ (۹) آپ مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے (۱۰) فقط اللہ ہی پر بھروسہ رکھو (۱۱) توکّل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکّل کرنا چاہیئے۔ (۱۲) کون اس کو نیند سے بیدار کرے گا (۱۳) بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے (۱۴) نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ (۱۵) اے خالد ان چاولوں کا وزن کرو (۱۶) کتّے نے لگن میں منہ ڈال دیا ہے (۱۷) اس بچی کے دونوں پاؤں سُوج گئے ہیں (۱۸) عاجزی میرے دل میں واقع ہوگئی (۱۹) اے اللہ مجھے اچھے ارادوں اور نیک کاموں کی توفیق دے (۲۰) تجھ پہ واجب ہے کہ تو

اپنے اُستاد کی عزت کرے ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ :- (۱) أَیمَانٌ - جُملَةٌ (۲) ذَهَبَ - کَبُرَ (۳) وَعَدَ - دَرَّاجَةٌ (۵) یُوقِنُونَ (۷) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی (۸) لَا تَهِنُوا (۱۰) رَتَقَ (۱۲) یُوقِظُ (۱۵) بَیْنَ - أَعْیُنٌ (۱۹) وَلَغَ - طَاسٌ (۱۷) تَوَرَّمَتْ (۱۹) وَفِّقْنِی (۲۰) یَجِبُ عَلَیْكَ ؛

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَجْوَف

اَجْوَف یعنی وہ کلمہ جس میں عین کلمہ حرف علت ہو دو قسم کا ہوتا ہے۔

اَجْوَف وَاوِی اور اَجْوَف یَائِی۔ اجوف وائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ سے آتا ہے۔ اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ سے آتا ہے۔

اجوف کی تعلیلات کے قواعد حسب ذیل ہیں۔

۱ - جو واؤ اور یاء متحرک اس طرح ہو کہ اس کا ماقبل مفتوح ہو تو

وہ الف سے بدل جاتا ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ اور
بَیَعَ سے بَاعَ بن جاتا ہے۔ مگر اس قاعدہ میں مندرجہ
ذیل شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔

(ا) وہ واؤ اور یاء ف کلمہ میں نہ ہو (ب) عین کلمہ ناقص نہ ہو۔
(ج) الف تثنیہ سے پہلے نہ ہو (د) مدّہ زائدہ کے پہلے نہ ہو (ہ)
یائے مشدّد اور نُون تاکید سے پہلے نہ ہو (س) فَعَلَانَ۔ فَعَلٰی
اور فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔

۲۔ واؤ اور یاء متحرک کا ماقبل اگر حرف صحیح ساکن ہو تو واؤ اور یاء کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دے دیں گے اور اگر یہ حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو الف سے بدل دیں گے (اس قاعدہ میں بھی مذکورہ بالا شرائط کا لحاظ ضروری ہے) لیکن اگر حرکت منقولہ ضمّہ یا کسرہ ہو اور ضمّہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو اور کسرہ یاء سے تو ان دونو صورتوں میں واؤ اور یاء اپنی حالت پر رہیں گے۔ اور اگر ضمّہ یاء سے اور کسرہ واؤ سے نقل ہو تو پھر واؤ اور یاء اپنے ماقبل کی حرکت کے مطابق بدل جائیں گے۔

۳۔ جو واؤ اور یاء ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو اس متحرک کی حرکت کو دُور کر کے واؤ اور یاء کی حرکت اس کی طرف نقل کر دیں گے۔ واؤ تو یاء سے بدل جائیگا اور یاء اپنی حالت پر باقی رہے گا۔

۴ - اگر مصدر کے عین کلمہ میں واؤ بعد کسرہ کے آجائے تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ اُس کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو۔

۵ - فَاعِلٌ کے عین کلمہ میں اگر واؤ اور یاء آجائے اور اس کے فعل میں بھی تعلیل ہوئی ہو تو واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل جاتے ہیں

۶ - جو واؤ متحرک چوتھے کلمے میں واقع ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو تو وہ یاءً سے بدل جاتا ہے۔

۷ - اَلِفْ مَفَاعِلْ کے بعد جو واؤ اور یاء زائد آئے ہمزہ ہو جاتا ہے

(نوٹ) اَجوف وَاوی اور یائی کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے، اس لئے اُن کی مکمل گردانیں مع تعلیلات درج کی جاتی ہیں ؛

گردان اَجوف وَاوی و یائی

اَلْقَوْلُ (بات کرنا) اَلْبَیْعُ (فروخت کرنا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیل
قَالَ	بَاعَ	قَالَ اور بَاعَ اصل میں
قَالَا	بَاعَا	قَوَلَ اور بَیَعَ تھے۔ قاعدہ
قَالُوْا	بَاعُوْا	نمبر ۱ کے مطابق واؤ اور یاء الف سے
قَالَتْ	بَاعَتْ	بدل گئے۔ یہی تعلیل قَالَتَا اور

قَالَتَا	بَاعَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا

بَاعَتَا تک جاری رہے گی۔

قُلْنَ اور بِعْنَ اصل میں قَوُلْنَ اور بَيَعْنَ تھے۔ قاعدہ نمبر۱ کے مطابق واؤ اور یاء الف سے بدل گئے اب پہلے لفظ میں الف ولام دو ساکن اور دوسرے لفظ میں الف اور عین ساکن اکٹھے ہوئے اس لئے التقائے ساکنین کی بنا پر دونوں سے الف حذف ہو گیا۔ بعد ازاں قُلْنَ کے ف کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلا اور بِعْنَ کے ف کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے۔ بعد کے تمام صیغوں میں بھی یہی تعلیل جاری ہوگی۔

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	تعلیل
قِیْلَ	بِیْعَ	قِیْلَ اور بِیْعَ اصل میں قُوِلَ اور بُیِعَ تھے۔ قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق دونوں صیغوں کے ف کلمہ کی حرکت کو دُور کر کے واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر دی گئی واؤ یاء سے بدل کر قِیْلَ بن گیا۔ اور بِیْعَ کی یاء میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ تثنیہ مؤنث غائب تک یہی تعلیل چلے گی
قِیْلَا	بِیْعَا	
قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	
قُلْنَ	بِعْنَ	قُلْنَ اور بِعْنَ اصل میں قُوِلْنَ اور بُیِعْنَ تھے۔ قاعدہ نمبر ۴ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی گئی التقائے ساکنین کی وجہ سے واؤ اور یاء گر گئے۔ بِعْنَ میں اس کے بعد کوئی تغیر نہیں ہوا ہاں قُلْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	

قُلْتِ	بِعْتِ	میں ق کے کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا گیا۔ اور اس طرح قُلْتِ بن گیا یہی تعلیل آخر تک جاری رہے گی۔
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	〃
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	〃
قُلْتُ	بِعْتُ	〃
قُلْنَا	بِعْنَا	〃

گردان مضارع معروف

وادی	یائی	تعلیلات
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ اصل میں یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ بروزن یَنْصُرُ اور یَضْرِبُ
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	تھے۔ قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی۔ یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ بن گئے۔ تثنیہ مؤنث
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	غائب تک یہی تعلیل جاری رہے گی
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	

تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَقُلْنَ اور یَبِعْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ اور یَبْیِعْنَ تھے۔ مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی۔ اب اجتماع ساکنین ہو گیا۔ اس لئے پہلے کلمہ سے واؤ اور دوسرے کلمہ سے یاء حذف ہو گئے۔
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	باقی تمام صیغوں میں یہی تعلیل جاری ہو گی۔
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	〃
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	〃
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	〃
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	〃
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	〃
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	〃
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	〃

گردان مضارع مجہول

تعلیلات	یائی	واوی
یُقَالُ اور یُبَاعُ اصل میں یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ تھے۔ قاعدہ	یُبَاعُ	یُقَالُ
نمبر ۲ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی	یُبَاعَانِ	یُقَالَانِ
گئی۔ اب یہ کیا کہ واؤ اور یاء اصل میں متحرک تھے اب ماقبل ان کا مفتوح	یُبَاعُوْنَ	یُقَالُوْنَ
ہوا۔ اس لیے قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق الف سے بدل دیے گئے۔ یہی تعلیل	تُبَاعُ	تُقَالُ
تثنیہ مؤنث غائب تک جاری رہے گی۔	تُبَاعَانِ	تُقَالَانِ
یُقَلْنَ اور یُبَعْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ اور یُبْیَعْنَ تھے۔	یُبَعْنَ	یُقَلْنَ
قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی۔	تُبَاعُ	تُقَالُ
اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ اور یاء گر گئے۔ یہی تعلیل آخر تک جاری رہے	تُبَاعَانِ	تُقَالَانِ
گی۔	تُبَاعُوْنَ	تُقَالُوْنَ

تعلیلات	یائی	واوی
〃	تُبَاعِیْنَ	تُقَالِیْنَ
〃	تُبَاعَانِ	تُقَالَانِ
〃	تُبِعْنَ	تُقُلْنَ
〃	اُبَاعُ	اُقَالُ
〃	نُبَاعُ	نُقَالُ

گردان امرِ حاضر معروف

تعلیلات	یائی	واوی
قُلْ اور بِعْ اصل میں اُقْوُلْ اور اِبْیِعْ تھے۔ قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق حرکت ما قبل کو دے دی گئی۔ واؤ اور یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئے۔ اور ف کلمہ کے متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی اس لئے وہ بھی گر گئے ۔	بِعْ	قُلْ
قُوْلَا اور بِیْعَا اصل میں اُقْوُلَا اور اِبْیِعَا تھے۔	بِیْعَا	قُوْلَا
قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق حرکت ما قبل کو نقل	بِیْعُوْا	قُوْلُوْا

تعلیلات	یائی	واوی
کر دی گئی ۔ ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل ساقط ہو گیا ۔	بِیْعِیْ	قُوْلِیْ
واؤ اور یاء قائم رہے ۔ کیونکہ التقائے ساکنین نہیں ہوا ؛	بِیْعَا	قُوْلَا
یہی تعلیل باقی صیغوں میں بھی جاری رہے گی ۔	بِعْنَ	قُلْنَ

گردان نہی حاضر معروف

تعلیلات	یائی	واوی
لَاتَقُلْ اور لَاتَبِعْ اصل میں لَاتَقْوُلْ اور لَا تَبْیِعْ تھے ۔ وبروزن لَاتَنْصُرْ ولَاتَضْرِبْ ، واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل کو نقل کرنے کے بعد اجتماع ساکنین کی وجہ سے دونو گر گئے ۔	لَا تَبِعْ	لَا تَقُلْ
لَاتَقُوْلَا اور لَاتَبِیْعَا اصل میں لَاتَقْوُلَا اور لَاتَبْیِعَا تھے ۔ واو اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی ۔ اور لَاتَقُوْلَا اور	لَا تَبِیْعَا	لَاتَقُوْلَا

واوی	یائی	تعلیلات
		لَاتَبِیْعَا بن گئے ۔
لَاتَقُوْلُوْا	لَاتَبِیْعُوْا	
لَاتَقُوْلِیْ	لَاتَبِیْعِیْ	
لَاتَقُوْلَا	لَاتَبِیْعَا	
لَاتَقُلْنَ	لَاتَبِعْنَ	لَاتَقُلْنَ اور لَاتَبِعْنَ اصل میں لَاتَقْوُلْنَ اور لَاتَبْیِعْنَ تھے ۔ واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی ۔ التقاے ساکنین کی وجہ سے واؤ اور یاء گر گئے ۔

گردان اسم فاعل

واوی	یائی	تعلیل
قَائِلٌ	بَائِعٌ	قَائِلٌ اور بَائِعٌ اصل میں قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھے ۔
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل گئے ۔
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	یہی تعلیل باقی سب صیغوں میں جاری ہو گی ۔
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	

تعلیلات	یائی	واوی
"	بَائِعَتَانِ	قَائِلَتَانِ
"	بَائِعَاتٌ	قَائِلَاتٌ

گردان اسم مفعول

تعلیلات	یائی	واوی
مَقُوْلٌ اور مَبِیْعٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ اور مَبْيُوْعٌ تھے۔ قاعدہ نمبر ۲ کے مطابق واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دے دی گئی۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ اور یاء ساقط ہو گئے۔ مَقُوْلٌ میں اور کوئی تغیر نہیں ہوا۔ یاء حذف ہونے کے بعد مَبِیْعٌ مَبُوْعٌ بن گیا۔ ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ اور مَبِوْعٌ ہو گیا۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا۔ مَبِیْعٌ بن گیا۔	مَبِیْعٌ	مَقُوْلٌ
باقی صیغوں میں اس طرح تعلیل ہو گی۔	مَبِیْعَانِ	مَقُوْلَانِ
"	مَبِیْعُوْنَ	مَقُوْلُوْنَ

تعلیلات	یائی	واوی
باقی صیغوں میں اسی طرح تعلیل ہوگی۔	مَبِيعَةٌ	مَقُولَةٌ
״	مَبِيعَتَانِ	مَقُولَتَانِ
״	مَبِيعَاتٌ	مَقُولَاتٌ

مشق نمبر ۲۴

۱۔ قُلْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے۔ ہر ایک کی پوری تشریح کرو اور اصل بتاؤ۔

۲۔ خَوْفٌ مصدر جو اجوف واوی ہے اور اس کا باب سَمِعَ يَسْمَعُ ہے۔ اس کی گردان کرو اور ماضی، مضارع اور امر و نہی کے سارے صیغے بتاؤ۔

۳۔ نَيْلٌ مصدر اجوف یائی ہے۔ اس کا باب سَمِعَ يَسْمَعُ ہے۔ اس کے ماضی۔ مضارع اور امر و نہی کی پوری گردانیں کر کے بتاؤ کہ کہاں کہاں کیا کیا اعلال ہو رہا ہے۔

۴۔ سَيْرٌ جو باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے۔ اس سے فعل مضارع متکلم مع الغیر اور امر حاضر جمع مؤنث کیا آئے گا۔

۵۔ قیام سے باب افعال۔ استفعال اور تفعل بنا کر اس کی گردانیں کرو اور صیغوں کی تعلیلات بتاؤ۔

۶۔ مندرجہ ذیل آیات قرآنی میں اجوف واوی اور یائی کلمات بتاؤ۔ اور ہر کلمہ کے متعلق پوری تشریح کرو اور بتاؤ کہ اس میں کس قاعدہ

کے مطابق کیا تعلیل ہوئی ہے ۔

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ اِنِّیْۤ اَخْلُقُ اللّٰهُ ۝ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۝

۷ ۔ عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) اُن عورتوں نے آج یہ کہا کہ ہم اللہ کے لیے روزہ رکھیں گے (۲) ہم نے کل تین گھوڑے بازار میں فروخت کیئے (۳) تم اللہ سے خوف کیوں نہیں کرتے (۴) کوشش کرو کہ تم جنت حاصل کرسکو (۵) دونوں بھائی مہینہ بھر تک شہر میں ٹھہرے رہے (۶) اور اللہ نے کہا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا (۷) تم کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو (۸) اے لوگو نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (۹) میں نے اس عورت کا نام پوچھا لیکن اس نے مجھے جواب نہ دیا (۱۰) وہ حاتم سے بھی زیادہ سخی ہے (۱۱) رسول اللہ صلعم معاملات میں صحابہؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے ۔ (۱۲) عقلمند کو اشارہ کافی ہے (۱۳) تو بازاروں اور سڑکوں میں مت گھوم (۱۴) ہم نے اُن پر ابابیل پرندے بھیجے (۱۵) اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے مت قتل کرو ۔ (۱۶) تم میں سے کوئی دوسرے کی چغلی نہ کھائے (۱۷) حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کی بیعت کی گئی (۱۸) اے میرے دوست تم مجھ سے کیا چاہتے ہو (۱۹) درزی کپڑوں کو سوئی اور دھاگے سے سیتا

ہے (۲۰) عقل مند کھاتا ہے تاکہ زندہ رہے اور جاہل زندہ رہتا ہے تاکہ کھائے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:۔

(۱) نَصُوْمُ (۲) بِعْنَا (۳) تُخَافُوْنَ (۴) اِجْتَهِدُوا (۵) مَكَثَ۔ (۶) اَبْلِي (۸) اَقِيْمُوا (۹) لَمْ تُجِبْنِيْ (۱۱) كَانَ يُشَاوِرُ۔ (۱۲) كَبِيْبٌ۔ (عَاقِلٌ) (۱۳) لَا تَطُفْ (۱۵) خَشْيَة (مْلَاقٍ (۱۶) لَا يَعْتِبْ (۱۷) بُوَيْعَ (۱۸) مَاذَا تُرِيْدُ (۱۹) يَخِيْطُ۔ إِبْرَة۔ خَيْطٌ (۲۰) لِيَعِيْشَ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

ناقص

ناقص یعنی وہ کلمہ جس میں لام کلمہ حرف علت ہو یہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے ناقِصْ وَاوِی۔ ناقِصْ یَائِی۔ ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا

(۱) نَصَرَ يَنْصُرُ سے (۲) سَمِعَ يَسْمَعُ سے

(۳) كَرُمَ يَكْرُمُ سے (۴) فَتَحَ يَفْتَحُ سے

ناقِصْ وَاوِی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ يَضْرِبُ سے (۲) فَتَحَ يَفْتَحُ سے

(۳) سَمِعَ يَسْمَعُ سے

ناقص کی تعلیلات کے قواعد درج ذیل ہیں ۔

۱ ۔ جو واؤ اور یاء لام کلمہ میں ضمہ اور کسرہ کے بعد واقع ہو وہ چار صیغوں یَفعَلُ ۔ تَفعَلُ ۔ اَفعَلُ اور نَفعَلُ میں ساکن ہو جاتا ہے ۔ اور اگر فتحہ کے بعد واقع ہو تو الف سے بدل جاتا ہے ۔

۲ ۔ اگر واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد دوسرا واؤ بھی ہو ۔ اس طرح اگر یاء کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد دوسری یاء ہو تو ان صورتوں میں واؤ اور یاء ساکن ہو جاتے ہیں اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں ۔

۳ ۔ جو واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں ۔

۴ ۔ اگر یاء ضمہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتی ہے ۔

۵ ۔ اگر واؤ بعد کسرہ کے طرف کلمہ میں واقع ہو تو یاء سے بدل جاتی ہے ۔

۶ ۔ اگر واؤ اور یاء ایک ساتھ آجائیں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں ادغام کر دیتے ہیں ۔ اور اگر ماقبل ضمہ ہو تو کسرہ سے بدل دیتے ہیں ۔ جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ اور پھر مَرْمِیٌّ ۔

۷ ۔ اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یاء تو واؤ کے ماقبل کی حرکت کو گرا کر واؤ کی حرکت اس کی طرف نقل کر کے واؤ کو یاء سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے ایک یاء کو حذف کر دیتے ہیں ۔

۸ - اگر یاء کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد واؤ تو یاء کے ما قبل کی حرکت کو ساکن کر کے یاء کی حرکت نقل کرتے ہیں - پھر وہ یاء واؤ سے بدل جاتا ہے - اور التقائے ساکنین کیوجہ سے گر جاتا ہے - اس کے علاوہ اور ضمنی قواعد بھی ہیں جو تمام تعلیل میں آجائیں گے -

۹ - جو واؤ چوتھی جگہ واقع ہو وہ یاء سے بدل جاتی ہے -

گردان ناقص واوی و یائی

اَلدَّعْوَۃُ (پکارنا) اَلرَّمْیُ (تیر اندازی کرنا)

فعل ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیلات
دَعَا	رَمٰی	دَعَا اور رَمٰی اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے - واؤ اور یای متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئے
دَعَوَا	رَمَیَا	تثنیہ کے یہ صیغے اپنی اصلی حالت پہ ہیں -
دَعَوْا	رَمَوْا	دَعَوْا اور رَمَوْا اصل میں دَعَوُوْا اور رَمَیُوْا تھے - واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئے - اور التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئے -
دَعَتْ	رَمَتْ	

دَعَتَا	رَمَتَا	دَعَتْ اور رَمَتْ اصل میں دَعَوَتْ
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	اور رَمَیَتْ تھے۔ واؤ اور یاء الف
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	سے بدل کر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	ہو گئے یہی تعلیل تثنیہ میں بھی ہوگی۔
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	باقی صیغے آخر تک اپنی اصلی حالتوں پہ
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	باقی ہیں۔
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	تعلیلات
دُعِیَ	رُمِیَ	دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ کی بنا پہ یاء سے بدل گیا۔ رُمِیَ
دُعِیَا	رُمِیَا	اصلی حالت پہ ہے۔ تثنیہ دُعِیَا میں بھی یہی قاعدہ جاری ہوگا۔
دُعُوْا	رُمُوْا	دُعُوْا اور رُمُوْا اصل میں دُعِوُوْا اور رُمِیُوْا تھے۔ ثانی میں قاعدہ نمبر

واوی	یائی	تعلیلات
دُعِیَتْ	رُمِیَتْ	کی بنا پر تعلیل ہوئی۔ اوّل میں ضمہ واؤ پر ثقیل تھا۔ اس لئے ماقبل کی حرکت کو سلب کر کے واؤ کی حرکت اُسے دی گئی اور واؤ اجتماع ساکنین کی بنا پر گر گیا۔
دُعِیَتَا	رُمِیَتَا	دُعِیَتْ اور دُعِیَتَا اصل میں دُعِوَتْ اور دُعِوَتَا تھے۔ قاعدہ نمبر ۵ کی بنا پر واؤ یاء ہوگیا۔ اسی طرح دُعِیْنَ میں بھی یہ قاعدہ جاری ہوگا باقی تمام صیغے اپنی اصلی حالت پہ باقی رہیں گے۔
دُعِیْنَ	رُمِیْنَ	
دُعِیْتَ	رُمِیْتَ	
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	
دُعِیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	
دُعِیْتِ	رُمِیْتِ	
دُعِیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	
دُعِیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	
دُعِیْتُ	رُمِیْتُ	
دُعِیْنَا	رُمِیْنَا	

گردان فعل مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیلات
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ اصل میں یَدْعُوُ

واوی	یائی	تعلیلات
		اور یَرْمِیُ تھے۔ قاعدہ نمبر ۱ کی بنا پر ساکن ہو سکے۔
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَدْعُوْنَ اور یَرْمُوْنَ اصل میں یَدْعُوُوْنَ اور یَرْمِیُوْنَ تھے۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اول میں قاعدہ نمبر ۲ کی بنا پر اور ثانی میں
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	قاعدہ نمبر ۸ کی بنا پر تحلیل ہوئی۔
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	
		مفرد کے باقی صیغوں میں واحد مؤنث حاضر کے علاوہ نہ قاعدہ نمبر ۱ جاری ہوگا۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	یَدْعُوْنَ اور یَرْمِیْنَ اصلی حالت پر ہیں۔
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَدْعُوْنَ اور تَرْمُوْنَ جمع
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مذکر حاضر، اصل میں تَدْعُوُوْنَ اور تَرْمِیُوْنَ تھے۔ اول میں قاعدہ نمبر ۲ اور ثانی میں قاعدہ نمبر ۸ جاری ہوا۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	تَدْعِیْنَ اور تَرْمِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے۔ اوّل میں قاعدہ نمبر ۷ اور ثانی میں قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوگا۔

تعلیلات	یائی	واوی
تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر اپنی اصلی حالت پر باقی ہیں۔	تَرْمِیَانِ	تَدْعُوَانِ
	تَرْمِیْنَ	تَدْعُوْنَ
	اُرْمِیْ	اُدْعُوْ
	تَرْمِیْ	تَدْعُوْ

(نوٹ) جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر شکل میں ایک جیسے ہیں۔ لیکن حقیقت میں دونوں میں فرق ہے۔ جمع مذکر اصل میں تَدْعُوُوْنَ تھا۔ تعلیل کے بعد تَدْعُوْنَ رہ گیا۔ اور جمع مؤنث پہلے ہی سے تَدْعُوْنَ بروزن تَنْصُرْنَ ہے۔ اس طرح تَرْمِیْنَ واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر بظاہر ہمشکل ہیں۔ لیکن حقیقت میں فرق ہے۔ ایک اصل میں تَرْمِیِیْنَ بروزن تَضْرِبِیْنَ ہے۔ تعلیل کے بعد تَرْمِیْنَ ہوگیا۔ اور دوسرا اصل میں تَرْمِیْنَ بروزن تَضْرِبْنَ ہے۔

گردان فعل مضارع مجہول

تعلیلات	یائی	واوی
یُدْعٰی اور یُرْمٰی اصل میں یُدْعَوُ اور یُرْمَیُ تھے۔ یُدْعَوُ میں قاعدہ نمبر ۹ جاری کریں گے جس کی بنا پہ وہ یُدْعٰی بن جائے گا۔ پھر یا و متحرک	یُرْمٰی	یُدْعٰی
	یُرْمَیَانِ	یُدْعَیَانِ
	یُرْمَوْنَ	یُدْعَوْنَ
	تُرْمٰی	تُدْعٰی

واوی	یائی	تعلیلات
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا گیا۔ اسی
		قاعدہ کی بنا پہ تمام صیغوں میں واؤ یاء
		سے بدل جائے گا۔ اور یُدْعٰی میں
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یاء الف سے بدل گیا۔
		یُدْعَوْنَ اور یُرْمَوْنَ اصل
تُدْعٰی	تُرْمٰی	میں یَدْعُوُوْنَ اور یُرْمَیُوْنَ
		تھے۔ قاعدہ نمبر ۹ کی بنا پر اول یُدْعَیُوْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	بن گیا۔ اب دو لفظوں میں یاء متحرک
		ماقبل مفتوح تھا اس لئے یاء الف
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	سے بدل گئی۔ اب التقائے ساکنین کی
		وجہ سے الف حذف ہو گیا۔
		یُدْعَیْنَ میں صرف واؤ یاء سے
		بدلا ہے۔
		تُدْعَوْنَ اور تُرْمَوْنَ میں
		یُدْعَوْنَ اور یُرْمَوْنَ جیسی
		تعلیل ہوگی۔
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُدْعَیْنَ اور تُرْمَیْنَ اصل
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	میں تُدْعَوِیْنَ اور تُرْمَیِیْنَ
		تھے۔ پہلے میں قاعدہ نمبر ۹ کی بنا پر تغیر

واوی	یائی	تعلیلات
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	آگیا۔ اب یاء متحرک ماقبل مفتوح یاء کو الف سے بدل دیا۔ اور اجتماع ساکنین کی بنا پر الف حذف ہوگیا۔
اُدْعِی	اُرْمِی	
تُدْعِی	تُرْمِی	تَدْعِیْنَ (جمع مؤنث حاضر) میں صرف واو تبدیل ہوا ہے۔

(نوٹ) یہاں بھی واحد مؤنث حاضر اور جمع مؤنث حاضر ہم شکل ہیں لیکن اصل میں فرق ہے۔ واحد مؤنث اصل میں تَدْعُوِیْنَ بروزن تَنْصُرِیْنَ ہے۔ تعلیل کے بعد تَدْعِیْنَ رہ گیا۔ اور دوسرا اصل میں تَدْعُوْنَ تھا۔ صرف قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق ایک تعلیل ہو کر تَدْعِیْنَ ہوا۔

گردان امر حاضر معروف

واوی	یائی	تعلیلات
اُدْعُ	اِرْمِ	اُدْعُ اور اِرْمِ تَدْعُوْ اور تَرْمِیْ سے بنے ہیں علامت مضارع حذف کرنے کے بعد پہلے میں ہمزہ وصل مضموم (کیونکہ اس کا عین کلمہ مضموم تھا) اور دوسرے میں ہمزہ وصل مکسور (کیونکہ اس کا عین

واوی	یائی	تعلیلات
اُدْعُوَا	اِرْمِیَا	کلمہ مکسور تھا، لایا گیا۔ بعد میں لام کلمہ کو ساکن کیا گیا۔ سکون کی وجہ سے دونوں حرفِ علّت حذف ہو گئے یعنی پہلے سے واؤ اور دوسرے سے یاء ∴
اُدْعُوْنَ	اِرْمِیْنَ	
اُدْعِی	اِرْمِی	تثنیہ اور جمع کے صیغوں میں وہ حروفِ علّت پھر لوٹ آئیں گے جمع مذکر کے صیغے اصل میں اُدْعُوْوُا اور اِرْمِیُوْا تھے۔ پہلے میں قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوا اور دوسرے میں قاعدہ نمبر ۸ ∴
اُدْعُوا	اِرْمِیَا	
اُدْعِیْنَ	اِرْمِیْنَ	

گردانِ نہی معروف

واوی	یائی	تعلیلات
لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَدْعُ اور لَا تَرْمِ میں حروفِ علّت سکون کی وجہ سے حذف ہو گئے اور تثنیہ میں دوبارہ لوٹ آئے
لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِیَا	
لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَدْعُوْا اصل میں لَا تَدْعُوْوُا اور لَا تَرْمُوْا اصل میں لَا تَرْمِیُوْا تھا۔ پہلے میں قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوا اور دوسرے میں قاعدہ نمبر ۸ ∴
لَا تَدْعِی	لَا تَرْمِی	

واوی	یائی	تعلیلات
لَاتَدْعِیْ	لَاتَرْمِیْ	لَاتَدْعِیْ اور لَاتَرْمِیْ اصل میں لَاتَدْعُوِیْ اور لَاتَرْمِیِیْ تھے۔ پہلے میں قاعدہ نمبر۹ واؤ یاء بن گیا۔ ثانی میں قاعدہ نمبر۷ جاری ہوا۔ پہلے میں کسرہ یاء ماقبل کو دیدی گئی۔ اور التقاء ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہوگئی۔
لَاتَدْعُوَا	لَاتَرْمِیَا	
لَاتَدْعُوْنَ	لَاتَرْمِیْنَ	

گردان اسم فاعل

واوی	یائی	تعلیلات
دَاعٍ	رَامٍ	داعٍ اور رامٍ اصل میں داعِوٌ اور رامِیٌ تھے۔ پہلے کا واؤ بقاعدہ نمبر۹ یاء سے بدل گیا اور داعِیٌ بن گیا۔ یاء پر ضمہ دشوار تھا۔ اس لئے اسے ساکن کر دیا۔ اب تنوین اور یاء دونوں ساکن ہو گئے۔ اس لیے یاء اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی۔
دَاعِیَانِ	رَامِیَانِ	
دَاعُوْنَ	رَامُوْنَ	دَاعُوْنَ اور رَامُوْنَ اصل میں دَاعِوُوْنَ اور رَامِیُوْنَ تھے۔ پہلے کا واؤ یاء سے بدل گیا۔ دَاعِیُوْنَ
دَاعِیَۃٌ	رَامِیَۃٌ	
دَاعِیَتَانِ	رَامِیَتَانِ	

واوی	یائی	تعلیلات
دَاعِیَاتٌ	رَامِیَاتٌ	بن گیا۔ قاعدہ نمبر ۵ کی بنا پر اس میں تعلیل ہوئی اور یہی تعلیل رَامِیُوْنَ میں بھی ہوئی۔

(نوٹ) ناقص واوی کے اسمائے فاعل میں قاعدہ نمبر ۹ کی بنا پہ واؤ یا سے بدل گیا ہے۔

گردان اسم مفعول

واوی	یائی	تعلیل
مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَدْعُوٌّ اور مَرْمِیٌّ اصل میں مَدْعُوْوٌ اور مَرْمُوْیٌ تھے۔ پہلے میں دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوگئے اس لئے ادغام ہوگیا۔ اور دوسرے میں قاعدہ نمبر ۶ کی بنا پر تعلیل ہوگئی۔ یہی تعلیل تمام صیغوں میں جاری ہوگی۔
مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	
مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	
مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	
مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	

(نوٹ) ان کے علاوہ ناقص واوی اور یائی کی اور مثالیں بھی گردانیں کروا کر طلبہ کے ذہن نشین کروائی جائیں۔

مشق نمبر ۲۵

۱ - تَوْصِیْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے۔ ہر ایک کی تشریح کر کے پوری تعلیل کرو۔

۲ - مَرْمِیٌّ کون سا صیغہ ہے؟ اصل بتا کر تعلیل کرو۔

۳ - رَضِیَ یَرْضٰی ناقص واوی ہے۔ اس کا مصدر رضوان ہے۔ اس کے ماضی مضارع معروف و مجہول اور امر و نہی کی پوری گردان کرو۔

۴ - اَلْخَشْیَۃُ ناقص یائی ہے۔ اس کے ماضی اور مضارع معروف کی گردان کرو۔

۵ - اَلدَّعْوَۃُ سے باب استفعال بنا کر اسم فاعل کی گردان کرو۔

۶ - ذیل کی آیات کریمہ میں ناقص واوی اور یائی کلمات بتاؤ۔ اور تعلیل کرو۔

(۱) اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ (۲) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (۳) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ۔ (۴) تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ (۵) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی (۶) وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔

۷ - عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۲) اللہ تعالیٰ اُن مسلمانوں سے خوش ہے جو اس کی عبادت کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت صرف اُسی کو پکارتے ہیں (۳) تم ان نقوش کو تختی سے مٹا دو (۴) وہ دو عورتیں آج اپنے گھروں میں قرآن کی تلاوت کر رہی تھیں (۵) وہ سب عورتیں میدان جنگ میں زخمیوں کو

پانی پلا رہی تھیں (۶) اے خالد تو بکر پہ تیر نہ پھینک (۷) اے عائشہ کیا تو چوروں
کا اندیشہ کرتی ہے (۸) وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے
ہیں (۹) اے لڑکے قریب آجا (۱۰) رسول اللہ صلعم نے مہاجرین اور انصار میں
بھائی چارہ کرا دیا (۱۱) میں نے چاہا کہ میں کسی کی مدد سے بلند مرتبہ بنوں (۱۲)
اللہ تعالےٰ مومنوں سے راضی ہو گئے ہیں (۱۳) میرے دوست سے مُلاقات
کرنے والا کہاں ہے (۱۴) مظلوم کی دُعا قبول ہوتی ہے (۱۵) بے شک نماز
فحش اور بُری عادتوں سے روکتی ہے (۱۶) ہم اسی طرح ہی احسان کرنے
والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (۱۷) میں نے اُن سے بیان کیا جو کچھ میرے اور
اُن کے درمیان گذرا تھا (۱۸) ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اپنے آپ کو سمندر میں
ڈال دیں (۱۹) اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔
(۲۰) کیا تو جانتا ہے کہ وہ کہاں گئی ہے؟

مشکل الفاظ کا ترجمہ:

(۱) لَا تَخْشَىٰ (۲) رَضِيَ اللّٰهُ (۳) أُصِحُّ (۴) تَتْلُوَانِ (۵) مُتَعَتِّيْنَ۔
(۶) لَا تَرْمِ (۷) تَعَانِيْنَ (۸) لَا يَرْجُوْنَ (۹) اُدْنُ - (۱۰)
آخٰى (۱۱) اَنْ اَسْمُوَ (۱۳) لَاقِيْ (۱۴) مُجَابَةٌ - (۱۵) تَنْهٰى
(۱۶) نَجْزِيْ (۱۷) حَكَيْتُ - مَا جَرٰى (۱۸) اَنْ نُلْقِيَ - (۱۹)
يَمْشُوْنَ (۲۰) هَلْ تَدْرِيْ؛

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

لَفِيْفٌ

لفیف وہ کلمہ جس میں دو حرف علت ہوں دو قسم کا ہوتا ہے۔ لفیف مفروق اور لفیف مقرون (دونوں کی تعریفیں پہلے گزر چکی ہیں)

لَفِیْفٌ مَفْرُوْقٌ ان تین ابواب سے آتا ہے۔ (۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے اَلْوِقَایَۃُ (نگاہ رکھنا)، (۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے اَلْوَجِیُ (سم کا گھسنا)، (۳) حَسِبَ یَحْسِبُ سے جیسے اَلْوِلَایَۃُ (مالک ہونا)

لفیف مقرون مندرجہ ذیل دو ابواب سے آتا ہے۔ (۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے اَلطَّیُّ (لپٹنا)، سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے اَلْقُوَّۃُ (مضبوط ہونا)

(نوٹ) چونکہ لفیف کی دونوں قسموں میں تقریباً وہی تعلیلات ہوتی ہیں جو پچھلے سبقوں میں گزر چکی ہیں اس لیے اُن کو پھر از سر نو بتانا بیکار ہے۔ اس لئے صرف لفیف کی صرف صغیر کی گردان کی تعلیلات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تعلیل کا طریقہ یوں ہے کہ لفیف مفروق میں فاء کلمہ کی تعلیل تو وَعَدَ یَعِدُ کی طرح ہوتی ہے۔ اور لام کلمہ کی تعلیل رَمٰی یَرْمِیْ کی طرح۔ لفیف مقرون کے

عین کلمہ میں چونکہ تعلیل نہیں ہوتی اس لئے اس کی گردان کو رَمیٰ یَرْمِی پر قیاس کر لیجئے۔

صرف صغیر لفیف مفروق و مقرون

	لفیف مفروق	لفیف مقرون	تعلیلات
ماضی معروف	وَقَیٰ	طَوَیٰ	اصل میں وَقَیَ اور طَوَیَ تھے۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گیا
مضارع معروف	یَقِیْ	یَطْوِیْ	اصل میں یَوْقِیُ تھا۔ واو یَعِدُ کے قاعدہ سے گر گیا۔ اور یاء یَرْمِیْ کے قاعدہ سے ساکن ہو گئی۔ یَطْوِیْ میں سکون یاء بھی اسی طرح ہوا ہے۔
مصدر	وِقَایَۃٌ	طَیٌّ	طَیٌّ اصل میں طَیْوٌ تھا۔ ناقص کا قاعدہ نمبر ۶ (مَرْمِیٌّ) جاری ہوا۔
ماضی مجہول	وُقِیَ	طُوِیَ	حالت اصلی پر
مضارع مجہول	یُوْقَیٰ	یُطْوَیٰ	یُوْقَیُ اور یُطْوَیُ تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گیا
امر حاضر	قِ	اِطْوِ	قِ تَقِیْ سے بنا۔ علامت مضارع حذف کیا۔ متحرک عین کلمہ کی وجہ سے ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ پڑی اور سکون کی

	لفیف مفروق	لفیف مقرون	تعلیلات
			وجہ سے یاء حذف ہوگئی۔ اِطْوِ میں سکون کی وجہ سے یاء حذف ہو گئی۔
نہی	لَا تَقِ	لَا تَطْوِ	سکون کی وجہ سے دونوں سے یاء حذف ہوگئی
اسم فاعل	وَاقٍ	طَاوٍ	اس میں دَاعٍ اور رَامٍ کی طرح تعلیل ہوئی۔
اسم مفعول	مَوْقِیٌّ	مَطْوِیٌّ	مَدْعُوٌّ کے قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق واؤ کو یاء سے بدلا اور پھر ادغام ہوگیا
ظرف	مَوْقٍ	مَطْوٍ	اصل میں مَوْقِیٌ اور مَطْوِیٌ تھے۔ آلہ کی تعلیل یہاں بھی جاری ہوگی۔
آلہ	مِیْقًی	مِطْوًی	اصل میں مِیْقَیٌ اور مِطْوَیٌ تھا۔ یاء پر ضمہ دشوار تھا۔ اس لئے اسے حذف کیا۔ یاء ساکن اور تنوین اکٹھے ہوگئے۔ یاء کو حذف کیا۔
اسم تفضیل	اَوْقٰی	اَطْوٰی	اصل میں اَوْقَیُ اور اَطْوَیُ تھا یاء متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدلا گیا۔

ان دونوں کی گردانیں لکھدی جاتی ہیں۔ لڑکوں کو چاہئے کہ تعلیل خود کریں۔

گردان ماضی معروف

مفروق	مقرون
وَقَى	طَوَى
وَقَيَا	طَوَيَا
وَقَوْا	طَوَوْا
وَقَتْ	طَوَتْ
وَقَتَا	طَوَتَا
وَقَيْنَ	طَوَيْنَ
وَقَيْتَ	طَوَيْتَ
وَقَيْتُمَا	طَوَيْتُمَا
وَقَيْتُمْ	طَوَيْتُمْ
وَقَيْتِ	طَوَيْتِ
وَقَيْتُمَا	طَوَيْتُمَا
وَقَيْتُنَّ	طَوَيْتُنَّ
وَقَيْتُ	طَوَيْتُ
وَقَيْنَا	طَوَيْنَا

گردان ماضی مجہول

مفروق	مقرون
وُقِيَ	طُوِيَ
وُقِيَا	طُوِيَا
وُقُوْا	طُوُوْا
وُقِيَتْ	طُوِيَتْ
وُقِيَتَا	طُوِيَتَا
وُقِيْنَ	طُوِيْنَ
وُقِيْتَ	طُوِيْتَ
وُقِيْتُمَا	طُوِيْتُمَا
وُقِيْتُمْ	طُوِيْتُمْ
وُقِيْتِ	طُوِيْتِ
وُقِيْتُمَا	طُوِيْتُمَا
وُقِيْتُنَّ	طُوِيْتُنَّ
وُقِيْتُ	طُوِيْتُ
وُقِيْنَا	طُوِيْنَا

گردان مضارع معروف

مفروق	مقرون	مفروق	مقرون
یَقِیْ	یَطْوِیْ	تَقِیَانِ	تَطْوِیَانِ
یَقِیَانِ	یَطْوِیَانِ	تَقُوْنَ	تَطْوُوْنَ
یَقُوْنَ	یَطْوُوْنَ	تَقِیْنَ	تَطْوِیْنَ
تَقِیْ	تَطْوِیْ	تَقِیَانِ	تَطْوِیَانِ
تَقِیَانِ	تَطْوِیَانِ	تَقِیْنَ	تَطْوِیْنَ
یَقِیْنَ	یَطْوِیْنَ	اَقِیْ	اَطْوِیْ
تَقِیْ	تَطْوِیْ	نَقِیْ	نَطْوِیْ

گردان امر حاضر معروف — گردان اسم فاعل

مفروق	مقرون	مفروق	مقرون
قِ	اِطْوِ	وَاقٍ	طَاوٍ
قِیَا	اِطْوِیَا	وَاقِیَانِ	طَاوِیَانِ
قُوْا	اِطْوُوْا	وَاقُوْنَ	طَاوُوْنَ
قِیْ	اِطْوِیْ	وَاقِیَةٌ	طَاوِیَةٌ
قِیَا	اِطْوِیَا	وَاقِیَتَانِ	طَاوِیَتَانِ
قِیْنَ	اِطْوِیْنَ	وَاقِیَاتٌ	طَاوِیَاتٌ

گردان نہی معروف

مفروق	مقرون
لَاتَقِ	لَاتَطْوِ
لَاتَقِيَا	لَاتَطْوِيَا
لَاتَقُوْا	لَاتَطْوُوْا
لَاتَقِيْ	لَاتَطْوِيْ
لَاتَقِيَا	لَاتَطْوِيَا
لَاتَقِيْنَ	لَاتَطْوِيْنَ

گردان اسم مفعول

مفروق	مقرون
مَوْقِيٌّ	مَطْوِيٌّ
مَوْقِيَّانِ	مَطْوِيَّانِ
مَوْقِيُّوْنَ	مَطْوِيُّوْنَ
مَوْقِيَّةٌ	مَطْوِيَّةٌ
مَوْقِيَّتَانِ	مَطْوِيَّتَانِ
مَوْقِيَّاتٌ	مَطْوِيَّاتٌ

مشق نمبر ۳۶

۱ ۔ قِ اور لِ کیا صیغے ہیں؟ پوری تشریح اور تعلیل کرو۔

۲ ۔ تُوعُ کیا صیغہ ہے؟ اصل کیا ہے؟ لفیف مفروق ہے یا مقرون۔

۳ ۔ وَاعِ کیا صیغہ ہے؟ اصل کیا ہے۔ کس باب سے ہے؟

۴ ۔ يِحِيْ اور قِيْنَ کون سے صیغے ہیں مقرون ہیں یا مفروق؟

۵ ۔ مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں لفیف مفروق و مقرون بتا کر ان کی تشریح کرو

(۱) وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۔ (۲) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (۳) وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۴) وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (۵) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (۶) فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا۔

۶۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد بتاؤ۔

قَاضٍ ۔ دُمًی ۔ میدان ۔ دَوَاوِیْنُ ۔ صَحراءُ ۔ ذُنُبٌ ۔ لَبِیبٌ ۔ اوِبّاءُ ۔ مَکتُوبٌ ۔

۷۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو برے اخلاق سے بچاؤ (۲) ہم اپنی قسمت پر راضی ہیں۔ (۳) مسلمان اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ (۴) اس کپڑے کو پیٹ کے گھر میں رکھ دو۔ (۵) اللہ سے ڈرو جس طرح کہ ڈرنے کا حق ہے (۶) اے اللہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (۷) میں نے نیت کی ہے کہ کل روزہ رکھوں گا (۸) امام بخاری رسول اللہ صلعم کی احادیث کے راوی ہیں (۹) لشکر پیٹھ پھیر کر بھاگ گیا (۱۰) کیا تو نے اپنا عہد پورا کر دیا ہے (۱۱) اللہ تعالیٰ ایمان لاتے والوں کے مالک ہیں۔ (۱۲) اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی جب تک میں زندہ رہوں (۱۳) حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی خلافت پر فائز ہوئے (۱۴) ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی بھیجی (۱۵) حمادؓ بن سلمہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا (۱۶) میں تجھ سے جسم اور دلیری کے اعتبار سے زیادہ قوی ہوں (۱۷) کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو مرنے کے بعد (۱۸) ان کافروں کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔ (۱۹) میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کر دوں گا (۲۰) شیر ایک مضبوط بھیانک اور وحشی جانور ہے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔ (۱) قُوْا ۔ اَخلَاقٌ ذَمِیْمَةٌ (۳) یُوفُوْنَ العَهدَ ۔

(۳) اِطْلُبُوْا (۷) نَوَيْتُ (۹) وَلِيَ (۱۰) وَلِيَ (۱۱) اَوْصَانِي (۱۳) وَلِيَ الْخِلَافَةَ - (۲) اَوْحَيْنَا (۱۶) اَقْوٰى مِنْكَ (۱۷) يُحْيِي عِظَامُ - (۱۸) وَاقِ (۱۹) اَدْنُوْا بِهٖ هُدٰى (۲۰) قُوَّةٌ - مُهَيْبَا - سَبْعٌ ؞

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

مُضَاعَف

مضاعف یعنی وہ کلمہ جس میں دو حرف ، ایک جنس کے ہوں فعل کا باب آتا ہے۔
(۱) نَصَرَ يَنْصُرُ جیسے مَدَّ يَمُدُّ (۲) سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے مَسَّ يَمَسُّ (۳) ضَرَبَ يَضْرِبُ جیسے فَرَّ يَفِرُّ -

اس کے قواعد درج ذیل ہیں :-

(۱) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں آجائیں - اور پہلا ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں - اور اس حرف کو مشدد کر دیتے ہیں جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدْدَ تھا :

(۲) اگر دونوں حرف متحرک ہوں اور اول کا ماقبل بھی متحرک ہو تو اس صورت میں اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں - جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا -

(۳) اگر دونوں متحرک تو ہوں لیکن اول کا ماقبل ساکن ہو اور غیر مدہ ہو تو اس صورت میں اول کی حرکت کو ماقبل کی طرف نقل کر کے اول کو ثانی میں ادغام کر دیتے ہیں ، جیسے يَمُدُّ اصل میں يَمْدُدُ تھا -

۴ - اگر دونوں متحرک ہوں اور اوّل کا ماقبل ساکن مدہ ہو تو بغیر حرکت نقل کیے اوّل کو ساکن کر کے ادغام کر دیں گے۔ جیسے حَآجٌّ کہ اصل میں حَاجِجٌ تھا۔

۵ - ادغام کرنے کے بعد حرف ثانی پر اگر امر یا کسی عامل جازم کی وجہ سے سکون آجائے تو اس وقت تین صورتیں جائز ہیں۔ (ا) ادغام ختم کر دیا جائے۔ (ب) حرف ثانی پر کسرہ پڑھا جائے۔ (ج) حرف ثانی پر فتحہ پڑھا جائے جیسے مُدَّ اور فِرَّ (امر از مَدَّ و فَرَّ) اس میں مُدَّ۔ فِرَّ۔ مُدِّ فِرِّ۔ اُمْدُدْ اور اِفْرِرْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اور اگر اوّل کا ماقبل مضموم ہو تو اس وقت ان تینوں صورتوں کے علاوہ چوتھی صورت یعنی ضمہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ جیسے لَمْ یَمُدَّ میں کہ اسے لَمْ یَمُدَّ۔ لَمْ یَمُدِّ۔ لَمْ یَمُدُّ اور لَمْ یَمْدُدْ پڑھ سکتے ہیں۔

چونکہ مضاعف کے چند صیغوں میں تغیر ہوتا ہے اس لئے صرف صرفِ صغیر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مُضاعف کی صرفِ صغیر

	از مَدّ	از مَسّ	تعلیلات
ماضی معروف	مَدَّ	مَسَّ	اصل میں مَدَدَ اور مَسِسَ تھے قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوا۔
مضارع معروف	یَمُدُّ	یَمَسُّ	اصل میں یَمْدُدُ اور یَمْسَسُ تھے قاعدہ نمبر ۳ جاری ہوا۔
ماضی مجہول	مُدَّ	مُسَّ	مُدِدَ اور مُسِسَ تھے۔ قاعدہ نمبر ۲ جاری ہوا۔
مضارع مجہول	یُمَدُّ	یُمَسُّ	اصل میں یُمْدَدُ اور یُمْسَسُ تھے قاعدہ نمبر ۳ سے تغیر ہوا۔
مصدر	مَدٌّ	مَسٌّ	مَدْدٌ اور مَسْسٌ تھے۔ قاعدہ نمبر ۱ جاری ہوا۔
امر	مُدَّ	مَسَّ	اسے قاعدہ نمبر ۵ کی بنا پر اُمْدُدْ اور اِمْسَسْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔
نہی	لَا تَمُدَّ	لَا تَمَسَّ	اسے لَا تَمْدُدْ اور لَا تَمْسَسْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔
اسم فاعل	مَادٌّ	مَاسٌّ	مَادِدٌ اور مَاسِسٌ تھے۔ قاعدہ نمبر ۴ کی بنا پر تغیر ہوا۔
اسم مفعول	مَمْدُوْدٌ	مَمْسُوْسٌ	اصلی حالت پر ہیں۔

ظرف	مَمَدٌّ	مَمَسٌّ	اصل میں مَمْدَدٌ اور مَمْسَسٌ تھے۔ قاعدہ نمبر ۳ جاری ہوا۔
آلہ	مِمَدٌّ	مِمَسٌّ	مِمْدَدٌ اور مِمْسَسٌ تھے قاعدہ نمبر ۳ جاری ہوا۔
تفضیل	اَمَدُّ	اَمَسُّ	اَمْدَدُ اور اَمْسَسُ تھے۔ قاعدہ نمبر ۳ جاری ہوا۔

مشق نمبر ۲۷

۱۔ سَبٌّ (گالی دینا) از باب نَصَرَ کی گردان کرو۔ اور جہاں جہاں ادغام ہوا اس کو بتاؤ۔

۲۔ عَضٌّ (کاٹنا) از باب سَمِعَ جمع حاضر مذکر معلوم کا کیا صیغہ آئیگا کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

۳۔ ظَنٌّ سے واحد مؤنث حاضر کا کیا صیغہ آئیگا۔ اور مَسٌّ (چھونا) از باب سَمِعَ سے واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معلوم کا کیا صیغہ آئیگا

۴۔ مندرجہ ذیل آیات کریمہ میں مضاعف کلمات بتاؤ اور تفصیل کے ساتھ بتاؤ کہ ان میں کون سا قاعدہ جاری ہوا ہے؟

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ۝ وَاشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ ۝ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ ۝ اِنَّا نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا

۵ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھو :

(ا) رَأَيْتُ سَارِقٌ فِي السُّوقِ الْمَدِينَةِ ۔

(ب) كَتَبَتْ زَيْنَبُ هٰذَانِ الْمَكْتُوبَانِ إِلَى أَخُوهَا ۔

(ج) لَيْتَ الْوَلَدُ صَالِحًا ۔

(د) ذٰلِكَ الرَّجُلَانِ ذَاهِبِينِ إِلَى الْمُسْلِمُونَ ۔

(ر) قُتِلَ رَجُلًا فِي الْبَلَدِ شَاعِرًا ۔

۶ ۔ مندرجہ ذیل آیات اور احادیث میں مثال اجوف ، ناقص ، مہموز ، مضاعف اور لفیف وغیرہ کے کون کون سے کلمات ہیں ۔ اُن کی تشریح کرو ۔

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۝ فَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۝ اِتَّقِ مَحَارِمَ اللّٰهِ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ ۔ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ :

۷ ۔ عربی میں ترجمہ کرو ۔

(۱) تم نے اپنے دانتوں سے اُس کا گوشت کاٹا (۲) اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جا رہا ہے ۔ (۳) ہم نے ان قیدیوں کو رسیوں سے خوب باندھا ۔ (۴) ہم تمہارے متعلق اچھا گمان رکھتے ہیں ۔ (۵) مہینہ بھر سے میں نے اس کتاب کو ہاتھ نہیں لگایا (۶) رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا (۷) زید بہرا ہے کسی کی بات نہیں سنتا (۸) اس کپڑے کی نسبت یہ کپڑا سفید ہے ۔ (۹) عقلمند باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے

(۱۰) رسول اللہ صلعم مجھ کو اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ (۱۱) جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا۔ (۱۲) فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے (۱۳) اُس نے اپنا ہاتھ تھیلی کی طرف بڑھایا (۱۴) کالج کی گھنٹی بجائی جا رہی ہے (۱۵) جون کے مہینہ میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے (۱۶) بُرائی تھوڑی بھی بہت ہوتی ہے۔ (۱۷) اللہ تعالیٰ تم پر احسان جتلاتے ہیں کہ انہوں نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی (۱۸) وہ اپنے دامنوں کو کھینچتی ہوئی اس کی طرف آئی۔ (۱۹) حاجی لوگ مکّہ سے واپس آ گئے ہیں (۲۰) کیا تو اپنی غلطی کا اقرار کرتا ہے اور اپنی لغزش کا اعتراف کرتا ہے؟

مشکل الفاظ کا ترجمہ:-

(۱) عمق ۔ أسنان (۲) يصبّ ۔ (۳) شددنا ۔ جبال ۔ (۴) نمّام (۷) أصحّ (۸) أشدّ بياضاً (۹) يفشل (۱۰) أحبّ ۔ (۱۱) ذلّ ۔ (۱۲) ضرّة (۱۴) يدقّ ۔ جرس (۱۶) الشّرّ (۱۷) يمنّ (۱۸) تجرّ ۔ أذيال (۱۹) قفل (۲۰) تقرّ ۔ ذلّة ۝

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

تحلیل نحوی و صرفی

تحلیل یا ترکیب نحوی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جملہ کے ہر لفظ کو علیحدہ علیحدہ بتایا

جائے کہ وہ فعل ہے یا اسم یا حرف۔ فعل ہے تو بتایا جائے کہ ماضی ہے یا مضارع یا امر و نہی۔ معروف ہے یا مجہول۔ لازم ہے یا متعدی۔ اسی طرح اس کے فاعل کو ذکر کیا جائے کہ وہ کس قسم کا اسم ہے۔ معرفہ یا نکرہ اور پھر ان کی قسموں میں سے کس قسم کا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس حروف کو بیان کیا جائے اس کے بعد جملہ کی ساخت اور ترکیب کو بیان کیا جاوے۔ کہ جملہ کس طرح فعل۔ فاعل۔ مفعول یا متعلق فعل کے ملنے سے جملہ فعلیہ بنتا ہے۔ یا کس طرح مبتدا۔ خبر اور متعلق خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

ہم ذیل میں چند جملوں کی ترکیب نحوی بیان کرتے ہیں تاکہ طلبہ کو اس کے کرنے کا طریقہ پورے طور سے ذہن نشین ہو جائے۔

۱۔ هُوَ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

هُوَ ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ رَجُلٌ اسم نکرہ ۔۔۔۔ موصوف۔
عَالِمٌ اسم نکرہ ۔۔۔۔ صفت۔

صفت اور موصوف مل کر خبر اور مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ ضَرَبَ الْوَلَدُ الْكَلْبَ۔

ضَرَبَ فعل ماضی مطلق معروف متعدی۔

اَلْوَلَدُ مرفوع لفظاً ۔۔۔۔۔۔۔۔ فاعل

كَلْبًا منصوب لفظاً ۔۔۔۔۔ مفعول بہ

فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳۔ قُتِلَ سَارِقٌ فِي السُّوقِ۔

قُتِلَ فعل ماضی مجہول۔ سَارِقٌ مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

یا نائب فاعل مرفوع لفظاً۔ فِیْ حرف جار۔ ظرفیت کے معنی پر۔

السُّوْقِ مجرور لفظاً۔

جار مجرور مل کر ظرف لغو[1]۔ فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ⁂

۴۔ كَلَامُ الْمُلُوْكِ مَلِكُ الْكَلَامِ۔

كَلَامُ مرفوع لفظاً .... مضاف	}	دونوں مل کر مبتدا
اَلْمُلُوْكِ مجرور لفظاً .... مضاف الیہ		
مَلِكُ مرفوع لفظاً ...... مضاف	}	مضاف مضاف الیہ مل کر خبر
اَلْكَلَامِ مجرور لفظاً ...... مضاف الیہ		

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ⁂

۵۔ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔

كَانَ فعل ناقص۔ اَللّٰهُ مرفوع لفظاً اسم كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

منصوبًا لفظاً۔ خبر كَانَ۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

---

[1] جو جار مجرور یا ظرف کسی ایسے فعل یا شبہ فعل کے ساتھ متعلق ہو۔ جو اُسی جملہ میں وہاں ذکر ہو تو اُسکو ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں بِزَيْدٍ جار مجرور کا تعلق مَرَرْتُ فعل مذکور کے ساتھ ہے۔ اور اگر اسکا متعلق فعل یا شبہ فعل جملہ میں مذکور نہیں بلکہ محذوف ہو۔ تو اُسے ظرف مستقر کہتے ہیں جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ میں فِي الدَّارِ کا تعلق ثَبَتَ فعل ماضی محذوف یا ثَابِتٌ اسم فاعل محذوف کیساتھ ہے۔ بعض نحوی ظرف مستقر کیلئے متعلق محذوف فعل نکالتے ہیں اور بعض شبہ فعل۔

۶ - اِذْهَبْ اِلَى الْمَحَطَّةِ -

اِذْهَبْ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر مبنی برجزم۔ اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے۔ اِلٰی حرف جار۔ اَلْمَحَطَّةِ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل۔ فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

۷ - لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ -

لَا تَقْتُلُوْا فعل نہی جمع حاضر مذکر۔ اس میں اَنْتُمْ ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے جو اس فعل کے لئے فاعل ہے۔ اَوْلَادَ لفظاً مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ كُمْ مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل ہے۔
فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۸ - رَجَعَ الْمَلِكُ قَائِمًا -

رَجَعَ فعل ماضی مطلق۔ اَلْمَلِكُ فاعل ذوالحال۔ قَائِمًا حال ہے فاعل کا اس لئے منصوب ہے۔ فاعل اپنے فعل اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۹ - بِعْتُ خَمْسَةَ اَقْلَامٍ -

بِعْتُ فعل متعدی مع فاعل۔ خَمْسَةَ اسم عدد ہے اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور مُمَيَّز بھی ہے۔ اَقْلَامٍ تمیز ہے۔ اور اس وجہ سے جمع اور مجرور ہے۔
فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۰۔ خَرَجَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنَ الْمَدْرَسَةِ۔
خَرَجَ فعل ماضی لازم مبنی بر فتحہ۔ اَلنَّاسُ فاعل مؤکد مرفوع لفظاً
وکُلُّهُمْ مضاف و مضاف الیہ مرفوع لفظاً تاکید۔ مِنْ حرف جار۔
اَلْمَدْرَسَةِ مجرور۔
جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق فعل۔ فعل مع فاعل اور متعلق فعل سے مل کر
جملہ فعلیہ ہوا؛

۱۱۔ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ۔
يَا حرف ندا قائم مقام فعل اَدْعُوْ با فاعل۔ حَسْرَةً مفعول بہ عَلَى
حرف جار۔ اَلْعِبَادِ مجرور۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔۔۔ فعل اپنے فاعل
اور مفعول نیز متعلق فعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا؛

۱۲۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ۔
مَنْ موصولہ متضمن معنے شرط۔ جَدَّ فعل ماضی مضاعف ثلاثی ضمیر
بطرف هُوَ فاعل۔ وَجَدَ فعل و جزا ضمیر بطرف مَنْ فاعل۔
پہلا فعل با فاعل ملکر شرط اور دوسرا فعل با فاعل جزا۔ شرط اور جزا مل کر جملہ
شرطیہ ہوا؛

۱۳۔ مَا زِلْنَا نَتَعِدُ اِلَى الصَّبَاحِ۔
مَا زِلْنَا فعل ناقص ماضی جمع متکلم مَا زَالَ سے۔ اس میں نَا ضمیر مبنی ہے۔ جو فعل ناقص کا
اسم یا فاعل ہے۔ نَتَعِدُ فعل مضارع معرب ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم مستتر ہے
جو اس کا فاعل ہے اور مرفوع المحل ہے۔ اِلَى حرف جار ہے۔ الصَّبَاحِ مجرور
ہے۔ فعل مضارع اپنے فاعل سے ملکر خبر ہے فعل ناقص کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا؛

تحلیل صرفی

تحلیل صرفی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر کلمہ کو علیحدہ علیحدہ بتا دیا جائے کہ وہ فعل ہے یا اسم یا حرف اور ان کی اقسام وغیرہ بھی بیان کر دی جاویں کہ فعل ہے تو کس قسم کا ماضی ہے یا مضارع یا امر یا نہی لازم ہے یا متعدی۔ مبنی ہے یا معرب صیغہ کونسا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسم اور حرف کو بھی علیحدہ علیحدہ ذکر کر دیا جاوے ترکیب نحوی کی طرح جملہ کی ساخت اور قسم بتانے کی ضرورت نہیں۔ ذیل میں ہم چند جملوں کی تحلیل صرفی بطور نمونہ لکھتے ہیں (۱) قُلْ یَا اَیُّہَا الْکَافِرُوْنَ۔

قُلْ فعل امر۔ ضمیر اَنْتَ مستتر۔ مبنی بہ سکون ہے۔ صیغہ واحد حاضر مذکر۔ یَا اَیُّہَا حرف ندا ہے۔ منادی معرف باللام ہونے کی وجہ سے اَیُّہَا لایا گیا ہے۔ قریب و بعید دونوں کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے۔ اَلْکَافِرُوْنَ منادیٰ ہے۔ معرف باللام جمع سالم ہے۔

۲۔ لَا تَضْرِبْ اَخَاکَ الضَّعِیْفَ

لَا حرف نہی۔ لَا تَضْرِبْ فعل نہی حاضر مبنی بہ سکون صیغہ واحد حاضر مذکر متعدی ہے۔ اَخٌ اسم نکرہ واحد مذکر۔ معرب۔ یہاں حالت نصبی میں مفعول بہ ہے۔ کَ اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب۔ معرفہ۔ مبنی بر فتحہ۔ اَلضَّعِیْفَ اسم صفت۔ واحد مذکر۔ معرب۔ معرف باللام۔ مشتق

۳۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل ۔ حرفِ تحقیق ہے ۔

اَللّٰہَ ۔ اسم معرفہ منصوب

عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۔ صفت مُشبّہ ہے ۔

مشق نمبر ۲۸

۱ ۔ تحلیل صرفی و نحوی کیسے کرتے ہیں ۔ ان میں کیا فرق ہوتا ہے ؟

۲ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کی تحلیل نحوی بیان کرو ۔

(۱) خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ (۲) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ (۳) یَا اَیُّھَا الْمُسْلِمُوْنَ قُوْلُوا الْحَقَّ (۴) اِشْتَرَیْتُ سَبْعَۃَ عِنَبٍ ۔ (۵) لَا تَشْتُمْ اَحَدًا ۔ (۶) فَتَحَ خَالِدٌ بَابَ الْاُوْضَۃِ (۷) اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (۸) فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ ؛

۳ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کی تحلیل صرفی بیان کرو ۔

(۱) اِنَّ زَیْدًا جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ (۲) وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یَضْرِبُ خَالِدٌ خَادِمَ اَخِیْہِ (۴) کَلْبُ الْجَارِ جَائِعٌ ۔

۴ ۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو ۔

خُفَّاشٌ ۔ زُنْبُوْرٌ ۔ وَصَایَا ۔ حَبْلٌ ۔ لُؤْلُؤٌ ۔ صُدُوْرٌ ۔ سُبُلٌ ۔ زِمَامٌ ۔ غَوَائِلُ ۔ حِرْفَۃٌ ؛

۵ ۔ عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر (۲) زید ایک بہتے دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ (۳) عالم لوگ اندھیرے کے چراغ ہیں (۴) سچ آیا اور جھوٹ مٹ گیا۔ (۵) خاموشی سلامتی ہے (۶) تو تفتیش کے بغیر کسی کو مت جھٹلا۔ (۷) میں نے جنگل میں شیر کی آواز سنی۔ (۸) عقلمند کی زبان اس کے دل میں ہوتی ہے۔ (۹) اندھا آدمی راستے میں بیٹھا تھا۔ (۱۰) آپ کا خط کل پہنچا (۱۱) رسول اللہ صلعم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ (۱۲) آج ہوا تیز ہے (۱۳) کراچی پاکستان کا دارالخلافہ ہے (۱۴) کیا تو نے کبھی کوئی شیر دیکھا ہے (۱۵) ہاں میں نے شیر چڑیا گھر میں دیکھا تھا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ: (۲) نَہْرٌ جَارٍ۔ ضِفَّةٌ (۳) دُجًى (۴) زَهَقَ الْبَاطِلُ۔ (۶) لَا تُكَذِّبْ (۹) رَجُلٌ اَعْمٰى (۱۱) اَجْوَدُ النَّاسِ (۱۲) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ ۔ (۱۳) عَاصِمَةٌ (۱۵) بَيْتُ الْوُحُوْشِ ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

جملہ فعلیہ

۱۔ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو اُسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ خَالِدٌ جملہ فعلیہ ہے۔ اس جملہ میں ذَهَبَ فعل ہے۔ اور اسے مُسْنَد بھی کہا جاتا ہے خَالِدٌ فاعل ہے۔ اسے مسند الیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ فعل کی نسبت اس کی

طرف ہوتی ہے۔ اردو اور انگریزی کے برعکس عربی زبان میں فعل پہلے آتا ہے اور فاعل بعد میں۔

۲۔ فعل دو قسم کا ہوتا ہے۔ لازم اور متعدی۔

فعل لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے یعنی اگر فاعل اس کے ساتھ لگ جائے تو پورا جملہ بن جائے اور مطلب واضح ہو جائے جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا)

فعل متعدی وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ یعنی فقط فاعل کے ملنے سے تمام جملہ پورا نہ ہو اور مطلب اچھی طرح واضح نہ ہو اور سامع کو کسی اور چیز کے حصول کی طلب رہے مثلاً أَكَلَ الرَّجُلُ خُبْزًا (آدمی نے روٹی کھائی) میں فعل أَكَلَ متعدّی ہے۔ اگر صرف أَكَلَ الرَّجُلُ (آدمی نے کھائی یا کھایا) کہا جائے تو جملہ نامکمل رہتا ہے۔ اور سامع کو اس بات کی ٹوہ رہتی ہے کہ آدمی نے کیا کھایا۔ چنانچہ جب أَكَلَ الرَّجُلُ خُبْزًا کہا جاتا ہے تو سامع کی طلب جاتی رہتی ہے اور اسے پتہ چل جاتا ہے کہ آدمی نے روٹی کھائی۔ پس فعل متعدی وہ فعل ہوا جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ اس مفعول کو مفعول بہ کہا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ مَفْعُوْل بِہٖ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ فعل متعدی تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) وہ فعل متعدی جو صرف ایک مفعول کو چاہے۔ جیسے

(۱) كَتَبَ التِّلْمِيْذُ الْمَكْتُوْبَ۔ (شاگرد نے خط لکھا)

(۳) ضَرَبَ الْمُعَلِّمُ الْوَلَدَ۔ (اُستاد نے لڑکے کو مارا)

(۴) اَحْرَقَتِ النَّارُ الْخَشَبَ۔ (آگ نے لکڑی کو جلادیا)

(ب) وہ فعل متعدی جس کے عموماً دو مفعول ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر ایک مفعول پر اکتفا کیا جائے اور دُوسرا ذکر نہ بھی ہو تو کام چل سکتا ہے جیسے اَعْطَيْتُ دِرْهَمًا یا اَعْطَيْتُ السَّائِلَ۔

(میں نے مانگنے والے کو دیا)

اور کبھی دونوں مفعولوں کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایک پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا جیسے

وَجَدْتُ الْعِلْمَ نَافِعًا (میں نے علم کو مفید پایا)

حَسِبْتُ الْمَاءَ بَارِدًا (میں نے پانی کو ٹھنڈا گمان کیا)

(ج) وہ فعل متعدّی جس کے تین مفعول آتے ہیں جیسے

اَخْبَرْتُ التَّلَامِذَةَ اللَّعِبَ نَافِعًا (میں نے طالبعلموں کو کھیل کے مفید ہونے کی خبر دی)، اَعْلَمْتُ خَالِدًا بَكْرًا عَالِمًا

(میں نے خالد کو بکر کے عالم ہونے کا علم دیا)

۴۔ فعل لازم کو متعدی بنانے کے قواعد درج ذیل ہیں:۔

(۱) کبھی تو صرف حرف باء (ب) کے اضافہ سے فعل لازم متعدی بن جاتا ہے جیسے ذَهَبْتُ (میں گیا) سے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کو لے گیا)، اَتَى خَالِدٌ (خالد آیا) سے اَتَى خَالِدٌ بِمَاءٍ (خالد پانی لایا)

(ب) بعض اوقات فعل لازم سے پہلے ہمزہ (الف) لگانے سے فعل متعدی بن جاتا ہے جیسے:

دَخَلَ زَیْدٌ (زید داخل ہوا) سے اَدْخَلَ زَیْدٌ (زید نے داخل کیا) جَلَسَ حَامِدٌ (حامد بیٹھا) سے اَجْلَسَ حَامِدٌ خَالِدًا (حامد نے خالد کو بٹھایا)

(ج) بعض اوقات فعل لازم کے عین کلمہ (درمیانی حرف) پر تشدید دینے سے ہی فعل متعدی بن جاتا ہے جیسے:

صَدَقَ الرَّجُلُ (آدمی نے سچ کہا) سے صَدَّقَ الرَّجُلُ الْوَلَدَ (آدمی نے لڑکے کو سچا جانا) نَزَلَ الْقُرْآنُ (قرآن اترا) سے نَزَّلَ اللّٰہُ الْقُرْآنَ (اللہ نے قرآن نازل کیا)

(نوٹ) فعل کے معروف و مجہول ہونے کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

مشق نمبر ۲۹

۱۔ جملہ فعلیہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۲۔ فعل لازم کی تعریف کرو اور مثالیں بیان کرو۔

۳۔ فعل متعدی کی تعریف کرو۔ اور مثالیں بیان کرو۔

۴۔ فعل متعدی کی اقسام بیان کرو۔ ہر قسم کی دو دو مثالیں لکھو۔

۵۔ فعل لازم سے متعدی بنانے کے کون کون سے طریقے ہیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل افعال لازم ہیں یا متعدی۔

نَصَرَ ۔ وَجَدَ ۔ خَرَجَ ۔ طَلَبَ ۔ طَارَ ۔ نَامَ ۔ كَتَبَ ۔ مَرِضَ ۔

۷ ۔ مندرجہ ذیل افعال میں سے لازم کے متعدی اور متعدی کے لازم بیان کرو ۔

كَذَبَ ۔ سَمِعَ ۔ كَرُمَ ۔ اَخْرَجَ ۔ اَنْزَلَ ۔ سَكَنَ ۔ لَبِسَ ۔ عَلِمَ ۔

۸ ۔ مندرجہ ذیل اسما میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو ۔

سَقْفٌ ۔ سُكَارٰى ۔ مِسْمَارٌ ۔ اَسْنَانٌ ۔ سِوَارٌ ۔ اَسْمَاكٌ ۔ شِبْرٌ ۔

شُهُوْرٌ ۔ شَارِدٌ ۔ عُمُرٌ ۔

۹ ۔ عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) شام کے وقت پرندے فضا میں اڑتے ہیں (۲) صبح کے وقت تیز ہوا چلی ۔ (۳) ہم آسمان میں بادلوں کی طرف دیکھتے ہیں (۴) بھینسیں تالاب میں تیر رہی تھیں (۵) شیشہ میرے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا (۶) ممالک عربیہ سے ہوائی ڈاک بڑے ڈاک خانہ میں پہنچ چکی ہے (۷) بچی چٹائی پہ سو چکی ہے ۔ (۸) خزاں کے موسم میں درختوں کی ٹہنیوں سے پتے گر جاتے ہیں (۹) چوروں نے میرے گھر سے ایک قیمتی کپڑوں والا بکس چرایا ۔ (۱۰) اے خالد کیا تو نے اپنا سبق یاد کر لیا ہے ۔ (۱۱) میں نے پانی کو گندلا پایا (۱۲) میں نے گاؤں کو اس کے باشندوں سے خالی پایا (۱۳) باورچی نے مرغ اور قیمہ پکانے کے لئے انگیٹھی میں آگ جلائی (۱۴) میں نے منصف کو گواہ کے جھوٹے ہونے کی خبر دی (۱۵) میں نے بچے کو اس کے کپڑے پہنائے (۱۶) میں نے مویشیوں کو اپنے کھیت سے نکال دیا ۔ (۱۷) اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ (۱۸) چور کو کپتان پولیس کے پاس لے جاؤ (۱۹) میں نے نوکر کو حکم دیا کہ وہ

میری غیر حاضری میں میرے مہمانوں کو میرے گھر اتارے (۲۰) اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ ؛

(۱) فِي الْجَوِّ - (۳) غَمَائِم - (۴) مِرْكَبَةٌ (۵) مِرْآةٌ (۶) اَلْبَرِيْدُ الْفَضَائِيُّ (۷) حَصِيْرَةٌ (۹) صَنْدُوْقٌ فِيْهِ ثِيَابٌ غَالِيَةٌ (۱۱) كَدَّ (۱۳) لَحْمٌ مُقَدَّدَةٌ (لَحْمٌ مَعْزُوْمَةٌ) (۱۴) اَخْبَرَتْ شَاهِدٌ - (۱۶) اَلدَّوَابُّ (۱۸) صَاحِبُ الشُّرْطَةِ (۱۹) أَنْ يُنْزِلَ ضُيُوْفِيْ - فِيْ غَيْبَتِيْ يَا غِيَابِيْ (۲۰) صَدَقَ ؛

اَلدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

فاعل و نائب فاعل

۱ - عربی زبان میں فاعل فعل کے بعد آتا ہے جیسے كَتَبَ الْوَلَدُ (لڑکے نے لکھا) میں اَلْوَلَدُ فاعل ہے۔

۲ - فاعل اس اسم کو کہا جاتا ہے جس سے کوئی فعل (کام) صادر ہو یا اس کے ساتھ کسی فعل کا قیام ہو جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھنے کا کام لڑکے سے صادر ہوا۔ یا مَرِضَ زَيْدٌ میں مرض کا قیام زید کے ساتھ ہے۔

۳ - فعل ہمیشہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر فاعل ہمیشہ مَرْفُوْع

ہوا کرتا ہے۔

۴۔ فاعل دو قسم کا ہوتا ہے۔ اسم ظاہر۔ اسم ضمیر

اسم ظاہر: یہ وہ فاعل ہے جس کا فاعل ہونا بالکل عیاں ہو جیسے ضَرَبَ خَالِدٌ میں خالد کا فاعل ہونا بالکل عیاں ہے۔ اسم ظاہر ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔

اسم ضمیر وہ فاعل ہے جو بظاہر فاعل نظر آئے لیکن حقیقت میں فاعل نہ ہو بلکہ فاعل حقیقی ایک ضمیر ہوتی ہے جو مُسْتَتِرْ (پوشیدہ) ہوتی ہے۔ جیسے اَلْوَلَدُ لَعِبَ (لڑکا کھیلا)۔ یہاں دراصل اَلْوَلَدُ کے بعد ایک پوشیدہ ضمیر هُوَ ہے اور اس ضمیر کو فاعل سمجھا جاتا ہے۔ فاعل اسم ضمیر فعل سے پہلے آتا ہے۔

۵۔ اگر فاعل اسم ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد آنیوالا ہو) تو فعل ہمیشہ مفرد آئیگا خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فعل کا فاعل کے مطابق آنا ضروری ہے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

ذَهَبَ الرَّجُلُ (ایک آدمی گیا)

ذَهَبَ الرَّجُلَانِ (دو آدمی گئے)

ذَهَبَ الرِّجَالُ (بہت سے آدمی گئے)

ذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ (ایک عورت گئی)

ذَهَبَتِ الْمَرْأَتَانِ (دو عورتیں گئیں)

ذَھَبَتِ النِّسَاءُ (بہت سی عورتیں گئیں)

۶ - اگر فاعل اسم ضمیر ہو (با الفاظ دیگر اگر فاعل فعل سے پہلے آ جائے) تو وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں فعل کا اس کے مطابق آنا ضروری ہے - جیسے

اَلرَّجُلُ ذَھَبَ - اَلرَّجُلَانِ ذَھَبَا - اَلرِّجَالُ ذَھَبُوا - اَلْمَرْأَۃُ ذَھَبَتْ - اَلْمَرْأَتَانِ ذَھَبَتَا - اَلنِّسَاءُ ذَھَبْنَ ؂

۷ - اگر فعل اور فاعل کے درمیان حروف استثناء میں سے کوئی حرف ہو تو فعل مذکر مفرد ہی آئے گا خواہ فاعل مونث حقیقی یا جمع ہی کیوں نہ ہو - جیسے :

لَا یَکْذِبُ اِلَّا الْفَاسِقَۃُ (فاسقہ عورت ہی جھوٹ بولتی ہے)

لَا یَقُوْمُ اِلَّا الْاَوْلَادُ (نہیں کھڑے ہوتے مگر لڑکے ہی)

یہاں حقیقت میں جملہ کی ساخت یہ ہے -

لَا یَکْذِبُ اَحَدٌ اِلَّا الْفَاسِقَۃُ (کوئی بھی جھوٹ نہیں بولتا سوائے فاسقہ کے)

۸ - اگر فاعل مونث حقیقی (وہ مونث جس کے مقابلہ میں کوئی مذکر موجود ہو) ہو اور فعل سے متصل لایا ہوا ہو تو فعل ہمیشہ مونث آئے گا - جیسے

قَامَتِ الْمَرْأَۃُ اِلَی الصَّلٰوۃِ (عورت نماز کے لئے کھڑی ہوئی)

۹ - مندرجہ ذیل حالتوں میں فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے - یعنی فعل مذکر بھی لایا جا سکتا ہے اور مونث بھی -

(۱) اگر فاعل مونث سماعی ہو جیسے

اِخْتَتَمَتِ الْحَرْبُ (لڑائی ختم ہو گئی)

(ب) جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ ذوی العقول سے ہو یا غیر ذوی العقول سے۔

ذَھَبَ (ذَھَبَتِ) الرِّجَالُ — آدمی گئے

سَقَطَ (سَقَطَتِ) الاَوْرَاقُ — پتے گر گئے

(ج) فاعل اسم جمع ہو جیسے:

رَجَعَ العَسْکَرُ یا رَجَعَتِ العَسْکَرُ — لشکر واپس آگیا

(د) فاعل مؤنث حقیقی ہو لیکن فعل سے متصل نہ ہو جیسے:

نَزَلَ (نَزَلَتْ) عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ — (اُن پر سکون نازل ہوا)

اَلْمَفْعُوْلُ مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ (نائب فاعل)

۱۔ نائب فاعل ایسے فعل کے مفعول کا نام ہے جس کے فاعل کا ذکر نہ کیا گیا ہو اور فعل کی نسبت مفعول کی طرف کی گئی ہو۔

ضَرَبَ الرَّجُلُ الْحِمَارَ (آدمی نے گدھے کو مارا)

اس مثال میں اَلرَّجُلُ فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔ اور اَلْحِمَارَ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ لیکن اگر اس جملہ سے فاعل کو نکال دیا جائے اس صورت سے کہ معنے قریب قریب وہی رہیں تو جملہ کی صورت مندرجہ ذیل ہوگی۔

ضُرِبَ الْحِمَارُ (گدھے کو مارا گیا)

پس اس مثال میں حمار جو دراصل مفعول تھا کی طرف فعل کو منسوب کیا گیا ہے۔ اور فاعل کو ذکر نہیں کیا گیا۔ پس اَلْحِمَارُ یہاں نائب فاعل ہے

۲ - فاعل کی طرح نائب فاعل بھی ہمیشہ مرفوع ہوا کرتا ہے۔
۳ - نائب فاعل کے ساتھ فعل ہمیشہ مجہول آتا ہے۔ خواہ ماضی ہو جیسا کہ اوپر والی مثال میں خواہ مضارع ہو جیسے:

يُكْتَبُ الْمَكْتُوبُ (خط لکھا جاتا ہے)

۴ - اگر نائب فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث آئے گا۔ جیسے

حُلِبَتِ النَّاقَةُ (اونٹنی دوہی گئی)

تُذْبَحُ الْبَقَرَةُ (گائے ذبح کی جاتی ہے)

تُشْرَبُ الْخَمْرُ (شراب پی جاتی ہے)

۵ - نائب فاعل پر اُن تمام احکام کا اطلاق ہوگا جن کا فاعل پر اطلاق ہوتا ہے۔

۶ - نائب فاعل ہمیشہ فعل متعدی کے ساتھ آتا ہے کیونکہ فعل لازم کا تو مفعول ہوتا ہی نہیں ::

مشق نمبر ۲۷

۱ - فاعل کی تعریف بیان کرو؟ فاعل کا اعراب کیسا ہوتا ہے؟
۲ - فاعل کی دونوں قسموں کو بیان کرو؟ دونوں قسموں کے ساتھ فعل کی کیا صورت ہوتی ہے۔
۳ - کون کون صورتوں میں فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح سے آسکتا ہے؟
۴ - نائب فاعل کی تعریف کرو۔ اور مثالیں دو۔ اس پر اعراب کیسے

آتا ہے ۔

۵ - مندرجہ ذیل اسماء کو اپنے جملوں میں بطور نائب فاعل استعمال کرو۔
دَرْسٌ - اَلزَّهْرُ - اَلْوَلَدُ - دَرَّاجَةٌ - اَلْخَشَبُ - اَلْحِنْطَةُ -

۶ - مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو فاعل لگا کر پُر کرو۔
(۱) يُعَلِّمُ .... اَلدَّرْسَ (۲) يَصْبِغُ .... اَلثِّيَابَ
(۳) يَنْشُرُ .... اَلْخَشَبَ (۴) .... خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ -
(۵) يَزْرَعُ .... اَلْقُطْنَ ۔

۷ - مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب نحوی بیان کرو۔
(۱) اَلْاِحْتِيَاجُ اُمُّ الْاِخْتِرَاعِ (۲) خَرَجَ الْوَلَدُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ -

۸ - عربی میں ترجمہ کرو:-
(۱) شراب کا پینا ناجائز ہے (۲) لڑکے نے آج آلو کے ساتھ روٹی کھائی ہے۔ (۳) باندی تخت پر سو گئی ہے (۴) ہم روزانہ پانچ وقت اللہ کی عبادت کرتے ہیں (۵) سورج مشرق کی طرف سے نکل چکا تھا (۶) لے حامد چراغ کو بجھا دے (۷) بیٹا نے توڑے کو اپنے مکان سے نکال دیا (۸) اس صحرا سے تمام قبیلے کوچ کر گئے ہیں (۹) شکاری نے بھیڑیے شیر چیتے اور لومڑی کا شکار کیا۔ (۱۰) زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ (۱۱) حجام اپنے نوکر کے بالوں کو قینچی اور کنگھی سے درست کر رہا ہے۔ (۱۲) لوہار کیل کو ہتھوڑے سے کوٹ رہا ہے۔ (۱۳) اس شہر میں عالموں کی عزت کی جاتی ہے (۱۴) گیند ڈھکائی جاتی ہے (۱۵) چاہئے

دودھ اور کھانڈ سے بنائی جاتی ہے۔ (۱۶) عنقریب مجرموں کو پھانسی دی جائے گی (۱۷) گیہوں کھیتوں میں موسم سرما کے آغاز میں بوئی جاتی ہے۔ (۱۸) ہنڈیا آگ پر رکھی جاتی ہے۔ (۱۹) مالدار لوگوں پر حسد کیا جاتا ہے۔ (۲۰) عصر کی نماز چار بجے پڑھی جاتی ہے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ۔ (۳) ھطّالًا (۴) سَرِیْرٌ (۹) الذہبُ الخَمْرُ (۱۰) الصَّلَبُ (۶) سراج (۱۰) تَدُوْرُ (۱۱) مقراض مشطہ (۱۲) یدّق - الحدّاد - وتد (۱۶) یُدْحْرِجُ - الکرۃ (۱۷) الحنطۃ حقول (۱۸)

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

مفاعیل خمسہ

مفعول یعنی وہ اسم جس پر کام واقع ہوتا ہے پانچ قسم کا ہوتا ہے۔
مَفْعُوْلٌ بِہٖ۔ مَفْعُوْلٌ مُطْلَق۔ مَفْعُوْلٌ لَہٗ۔ مَفْعُوْلٌ فِیْہِ۔ مَفْعُوْلٌ مَعَہٗ۔
مفعول کی یہ سب اقسام منصوب ہوتی ہیں۔

مفعول بہ

۱ - مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے:
سَرَقَ اللِّصُّ فَرَسًا (چور نے ایک گھوڑا چرایا)
یہاں فاعل (چور) کا فعل (چرانے کا) گھوڑے پر اثر انداز ہوتا ہے
پس مذکورہ بالا مثال میں فَرَسًا مفعول بہ ہے۔

۲ - مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

۳ - عربی میں نحو اً پہلے فعل پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول بہٖ آتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے ظاہر ہے - لیکن بعض اوقات مفعول بہ کو فعل و فاعل دونوں سے پہلے لے آتے ہیں جیسے

خُبْزًا اَکَلْتُ (میں نے روٹی کھائی)

۴ - اگر مفعول بہ ضمیر متصل ہو تو اس کا فاعل سے پہلے لانا واجب ہے - جیسے:

اَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ مِنَ الْبَلَدِ (حاکم نے اُسے شہر سے باہر نکال دیا)

۵ - اگر فعل کے ساتھ مفعول بہ کی تخصیص میں حصر کرنا مقصود ہو تو مفعول بہ کو فعل سے پہلے لاتے ہیں جیسے:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم فقط تیری عبادت کرتے ہیں اور فقط تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں)

سبق نمبر ۹ میں فعل متعدی کے سلسلہ میں مفعول بہ کی جو مثالیں بیان ہوئی ہیں اُن پر خوب غور کرنا چاہئے ::

مفعول مُطْلَق

۱ - مَفْعُوْل مُطْلَق اس مصدر کو کہا جاتا ہے جو فعل کے بعد آئے جیسے:

ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے خوب مارا)

۲ - مفعول مطلق کے لانے کی تین اغراض ہو سکتی ہیں -

(۱) فعل کی تاکید کے لئے جیسے:

جَرَيْتُ جَرْيًا (میں خوب دوڑا) جَرْيًا مفعول مطلق نے فعل جَرَيْتُ کی تاکید کردی اور اس میں زور پیدا کر دیا۔

(ب) نوعیت یا طریقہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے

وَثَبَ الرَّجُلُ وَثُوْبَ الْاَسَدِ (آدمی نے شیر جیسا حملہ کیا یا کودا) یہاں وَثُوْبَ مفعول مطلق ہے جو حملہ کی نوعیت بیان کر رہا ہے۔

(ج) عَدَد۔ تعداد یا گنتی بیان کرنے کے لئے جیسے:

تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِی السَّنَةِ (زمین سال میں ایک چکر کاٹتی ہے)

یہاں دَوْرَةً مفعول مطلق ہے جو تعداد بیان کرنے کی غرض سے لایا گیا ہے۔

۳۔ فعل اور مفعول مطلق میں مصدری معنی کا اشتراک لازمی ہے۔ بعض اوقات لفظاً اگرچہ بالکل بدلا ہوا ہوتا ہے تاہم معنی میں اشتراک کی وجہ سے اسے مفعول مطلق قرار دے دیتے ہیں جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا (میں بیٹھا ایک مرتبہ بیٹھنا) اسی طرح بعض اوقات باب کا فرق ہوتا ہے جیسے اَنْبَتَهُ اللّٰهُ نَبَاتًا۔ (اللہ تعالےٰ نے اسے خوب اگایا)

۴۔ مَفْعُوْلِ مُطْلَق بھی ہمیشہ منصوب ہوا کرتا ہے۔

مفعول لہٗ

۱ - مَفْعُوْلٌ لَهٗ یا مَفْعُوْلٌ لِاَجْلِهٖ وہ مصدر ہے جو کسی فعل کا سبب یا مقصد بتانے کے لئے لایا جائے۔ اور لام تعلیل کے بغیر استعمال ہو جیسے:

قُمْتُ اِحْتِرَامًا لِاُسْتَاذِیْ (میں اپنے استاد کے ادب کے لئے اُٹھا)،

ضَرَبَ الْمُعَلِّمُ التِّلْمِیْذَ تَادِیْبًا لَهٗ (استاد نے شاگرد کو ادب سکھانے کے لئے مارا)، ان مثالوں میں اِحْتِرَامًا اور تَادِیْبًا مصدر ہیں۔ اور بالترتیب کھڑے ہونے اور مارنے کا سبب یا مقصد بیان کرتے ہیں۔ پس یہ مفعول لَہٗ ہیں۔

۲ - مَفْعُوْلٌ لَهٗ بھی مَنْصُوْب ہوا کرتا ہے۔

۳ - اگر سبب کو حرف جر لام جسے لام تعلیل کہتے ہیں کے ذریعے بیان کیا جاوے جیسے ضَرَبَ الْمُعَلِّمُ التِّلْمِیْذَ لِلتَّادِیْبِ تو معنی اور مفہوم تو وہی رہے گا لیکن ترکیب میں مفعول مطلق نہیں رہے گا بلکہ مجرور بن جائے گا۔ جسے ظرفِ لغو اور ظرف مستقر بھی کہتے ہیں ؛

مَفْعُوْل فِیْہِ

۱ - مَفْعُوْلٌ فِیْهِ وہ اِسم ہے جو کسی کام کے وقوع پذیر ہونے کے وقت

یا جگہ کو بتلائے۔ اس کو ظرف بھی کہا جاتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔
ظَرفِ زَمَان۔ وہ ظرف یا مفعول فیہ جو وقت کو ظاہر کرے جیسے
سَافَرتُ شَھرًا (میں نے ایک مہینہ سفر کیا)
ظَرفِ مَکَان۔ وہ ظرف یا مفعول فیہ ہے جو جگہ کو بیان کرے جیسے
قُمتُ خَلفَ الاُستَاذِ (میں استاد کے پیچھے کھڑا ہوا)

۲۔ مفعول فیہ یا ظرف بھی ہمیشہ منصوب ہوا کرتا ہے۔

(نوٹ) یَومًا۔ شَھرًا۔ دَھرًا۔ صَبَاحًا۔ مَسَاءً۔ لَیلًا۔ نَھَارًا
وغیرہ ظرف زمان ہیں اور اَمَامَ۔ خَلفَ۔ فَوقَ۔ تَحتَ۔ یَمِینًا
وغیرہ ظرفِ مکان ہیں۔

مَفعُولٌ مَعَہٗ

ا۔ مَفعُول مَعَہٗ وہ اسم ہے جس کے اور فاعل کے درمیان واؤ معیت
یا واؤ مصاحبت ہو، جیسے:
رَجَعتُ وَ غُرُوبَ الشَّمسِ
یہاں واؤ کو اگر واؤ عاطفہ شمار کیا جاوے تو جملہ کا کوئی معنی نہیں نکلتا
کیونکہ اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا۔
"میں واپس لوٹا اور سورج کا غروب ہونا یا میں اور غروب آفتاب
واپس لوٹے"
پس یہاں واؤ کو واؤ معیت لینا پڑے گا یعنی واؤ بمعنی مَعَ (ساتھ)

اس کو واؤ مصاحبت بھی کہا جاتا ہے۔ اب معنی یہ ہوگا۔
" میں سورج غروب ہونے کے ساتھ لوٹا۔
پس واؤ معیت کے بعد جو اسم آئے گا وہ مَفْعُوْل مَعَہٗ شمار ہوگا۔
جیسا کہ غُرُوْبَ الشَّمْسِ اوپر کی مثال میں اَلْجُبَّاتِ نیچے کی
مثال میں جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی کوٹوں
سمیت آئی)

۲ - مَفْعُوْل مَعَہٗ بھی منصوب ہوا کرتا ہے۔

۳ - اگر واؤ ایسی ہو کہ اُسے دونوں طرح یعنی واؤ عاطفہ اور واؤ معیۃ استعمال
کرنے سے معنی نکل آتا ہو تو وہاں دونوں طرح اعراب جائز ہے۔ مثلاً
ذَهَبَ زَيْدٌ وَخَالِدٌ (زید اور خالد گئے۔ یہاں واؤ عاطفہ
ہے)
ذَهَبَ زَيْدٌ وَخَالِدًا (زید مع خالد گیا۔ یہاں واؤ معیۃ ہے)
پس دونوں جملے درست ہیں

مشق نمبر ۳۱

۱ - مفعول بہ کی تعریف بتاؤ اور مثالیں دو۔

۲ - مفعول مطلق کی تعریف کرو اور مثالوں سے واضح کرو۔ اس کے
لانے کی کون سی اغراض ہوا کرتی ہیں۔

۳ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو۔

عَفَارِيتُ ۔ عَنَاكِبُ ۔ عِمْيَانٌ ۔ عُدْرٌ ۔ غِطَاءٌ ۔ غُيُومٌ
فُجٌّ ۔ فُرُدٌ ۔ فَصْلٌ ۔ فُيُوضٌ ۔

۴ ۔ مفعول لہٗ اور مفعول فیہ کی تعریفیں مع امثلہ بیان کرو ۔

۵ ۔ مفعول معہٗ کی تعریف کرو اور مثالیں دو ۔ واوٗ عاطفہ اور واوٗ معیت میں کیا فرق ہے ؟

۶ ۔ مندرجہ ذیل جملوں میں جو مفعول ہیں ان کے نام لو اور بتاؤ کہ وہ کس قسم کے مفعول ہیں ؟

(۱) صَلَّيْتُ يَوْمًا وَلَيْلَةً خَلْفَ الْإِمَامِ ۔ (۲) طَبَخْتُ اللَّحْمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔ (۳) قُمْتُ أَمَامَهُ تَعْظِيمًا لَهُ (۴) مَشَيْتُ وَ الطَّرِيقَ ۔ (۵) قُمْتُ قِيَامَ الْخَاشِعِ (۶) ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا شَدِيدًا ۔ (۷) جُلْتُ جَوْلَةً حَوْلَ الْمَدِينَةِ (۸) جَلَسْتُ سَاعَةً أَمَامَ الْمُعَلِّمِ فَوْقَ السَّرِيرِ ۔

۷ ۔ مندرجہ ذیل جملوں کو اعراب لگاؤ ۔

(۱) ان ربی یحیی و یمیت (۲) رایت اسدا و ذئبا فی بادیہ ۔ (۳) حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی (۴) انما المومنون اخوۃ (۵) فمن یك ذا فم مر مریض ۔ یجد مرا به الماء الزلالا ۔

۸ ۔ عربی میں ترجمہ کرو ۔

(۱) آج نوکرانی نے کھانا نہیں پکایا (۲) زید نے مسکین کو نیا کپڑا پہنایا ہے (۳) شہر کے معزز لوگوں نے مغرب سے کچھ دیر قبل عید کا چاند دیکھا ۔

(۴) کفار نے (اللہ کی ان پر لعنت ہو) اللہ کے رسولوں کو بار بار جھٹلایا۔ (۵) بڑھئی نے اس میز کو دو دنوں میں بنایا (۶) اللہ تعالےٰ کافروں کو سخت عذاب دے گا۔ (۷) میں نے رومال کو خوب دھویا (۸) میں اُستاد کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا (۹) مسلمانوں نے چیتے کے حملے جیسا حملہ کیا (۱۰) لڑکا محل کے ارد گرد گھوم رہا تھا (۱۱) میں نے خالد کو ادب سکھانے کے لیے مارا (۱۲) شاگرد اپنے وطن سے علم کے حصول کے لیے نکلا (۱۳) لڑکے اُستاد کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے (۱۴) میں نے ثواب کی امید میں فقیر کو خیرات دی (۱۵) میں تیرے پاس فتویٰ پوچھنے کے لیے آیا ہوں (۱۶) مریض نے شام کے وقت دوا پی (۱۷) حامد نے پورا ایک مہینہ روزہ رکھا (۱۸) زید نے سائیکل پر ایک میل سفر کیا (۱۹) کتا دروازہ کے سامنے کھڑا تھا۔ (۲۰) کتاب کو میز کے اوپر رکھو (۲۱) اُستاد کتاب کے ساتھ کمرہ سے نکلا (۲۲) میں سورج نکلنے کے ساتھ چلا (۲۳) زید اور بکر آپس میں لڑے (۲۵) حامد نے خالد کے ساتھ کوچ کیا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:-

(۲) اَلْبَسَ (۳) قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ (۴) مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی۔
(۷) مِنْدِيْلٌ (۹) اَلنَّمِرُ (۱۲) تَحْصِيْلًا لِلْعِلْمِ (۱۴) تَصَدَّقْتُ
(۱۵) مُسْتَفْتِيًا (۲۰) ضَعْ (۲۱) خَرَجَ الْاُسْتَاذُ وَالْكِتَابَ۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ۔

مُنَادیٰ

۱۔ مُنادیٰ وہ اسم ہے جس پر حرفِ ندا داخل ہو۔ حروفِ ندا ا۔ اَیَا
ھَیَا۔ اَیُّھَا۔ یَا اَیُّھَا۔ اَیَّتُھَا وغیرہ ہیں۔

۲۔ منادیٰ باعتبار اعراب مندرجہ ذیل صورتوں پر آتا ہے۔

(ا) اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو یا نکرہ مُعَیَّنَہ ہو تو منادیٰ مبنی ہوتا ہے اور اس پر رفع کی علامت ہوتی ہے یعنی واحد پر ضمہ۔ تثنیہ میں الف و نون اور جمع میں واؤ و نون جیسے:

یَا وَلَدُ۔ یَا زَیْدُ۔ یَا رَاکِبَانِ۔ یَا ذَاھِبَانِ۔ یَا مُسْلِمُوْنَ۔ یَا حَامِدُوْنَ وغیرہ

(نوٹ) یہاں مفرد سے مُراد یہ ہے کہ وہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ مفرد سے مراد وہ نہیں جو تثنیہ و جمع کے مقابل وغیرہ ہوتا ہے۔

(ب) اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو یا اور منادیٰ کے درمیان اَیُّھَا کا آنا ضروری ہے جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔
اگر منادیٰ مؤنث ہو اور معرف باللام ہو تو اَیُّھَا کی جگہ اَیَّتُھَا آتا ہے جیسے یَا اَیَّتُھَا الْمَرْاَۃُ۔ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ۔

(ج) اگر منادیٰ مضاف ہو یا مُضاف کے مُشابہ ہو تو اس مُنادیٰ پر

جو کہ مضاف ہو نصب آتا ہے۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰہِ ۔ یَا طَالِعًا جَبَلًا۔

(د) اگر منادیٰ نکرہ غیر معین ہو جب بھی وہ منصوب پڑھا جائے گا۔ نکرہ غیر معین وہ ہوتا ہے جو متکلم کے ذہن میں مخاطب مخصوص نہ ہو جیسے کوئی اندھا شخص راہگیروں میں سے کسی کو یہ کہہ کر پکارے۔ یَا رَجُلًا" اَعْطِنِیْ دِرْهَمًا (اے آدمی! مجھے ایک درہم دیتا جا)

۳ - اگر یَا حرفِ ندا کے بعد منادیٰ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو بعض اوقات یائے متکلم کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے یَا رَبِّیْ کی بجائے یَا رَبِّ اسی طرح یَا خَادِمِ ۔ اسی طرح بعض اوقات یائے متکلم کو ت سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے یَا اَبِیْ و یَا اُمِّیْ کی بجائے یَا اَبَتِ و یَا اُمَّتِ وغیرہ

۴ - فریاد کرنے کے لئے بھی بعض اوقات یا کو استعمال کرتے ہیں۔ اس صورت میں منادیٰ سے پہلے لام مفتوح زائد کرنا پڑتا ہے۔ جیسے یَا لَخَالِدٍ (اے خالد میری مدد کو پہنچو) فریادی کا ذکر بھی کرنا ہو تو اس سے پہلے لام مکسور زیادہ کرو جیسے یَا لِلْقَوْمِ لِلْمَسَاکِیْنِ (اے لوگو مسکین کی مدد کو پہنچو)

۵ - بعض اوقات حرفِ ندا کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ خود قرآن مجید میں آتا ہے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے یوسف اس کام سے منہ موڑ) اصل میں یَا یُوْسُفُ تھا یَا کو حذف کر دیا۔

۶ - اَیَا۔ هَیَا ۔ وغیرہ کا استعمال اُس صورت میں ہوتا ہے جب منادیٰ

دور یعنی کچھ فاصلے پر ہو۔

مشق نمبر ۳۲

۱۔ حروفِ ندا کون کون سے ہیں؟ جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

۲۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں مُنادیٰ کا اعراب کیا ہوگا:۔

(ا) منادیٰ مُفرد مَعرفہ یا نکرہ معیّنہ ہو۔

(ب) منادیٰ مُضاف یا مُضاف کے مُشابہ ہو۔

(ج) مُنادیٰ نکرہ غیر معیّنہ ہو۔

۳۔ اگر منادیٰ یائے متکلّم کی طرف مضاف ہو تو کیا تصرّف جائز ہے۔

۴۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو:

(ا) يَا خَالِدُ لَا تَضْرِبْ زَيْدٌ۔ (ب) يَا التِّلْمِيْذُ لِمَ غِبْتَ غَدًا۔ (ج) يَا أَيُّهَا الْبِنْتُ أَيْنَ أَبُوكَ (د) يَا وَلَدَيْنِ لَا تَلْعَبَانِ فِي الطَّرِيْقِ۔ (ہ) يَا أَيُّهَا اللّٰهُ أُدْخُلْنَا فِي جِوَارُ رَحْمَتِكَ۔

۵۔ مذکر کے مونث اور مؤنث کے مذکر بیان کرو

أَعْوَرُ۔ قَمَرَاءُ۔ وَلَدٌ۔ بَقَرَةٌ۔ أَتَانٌ

۶۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اے خالد یہاں آؤ (۲) اے ظالم تو کسی پر ظلم مت کر (۳) اے دو نوکرو کیا تم بازار جانا چاہتے ہو (۴) اے دو نوکرو میری بات مت بھولنا (۵) اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو۔ جس نے تمہیں

پیدا کیا (۶) اے نیک مسلمانو بیشک جنت تمہارا انتظار کر رہی ہے (۷) اے میرے غلام میرے پیچھے پیچھے آ (۸) اے خلیفہ کے ایلچی میں تیرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں (۹) اے بادشاہت کے مالک تو جسے چاہتا ہے حکومت عطا کرتا ہے (۱۰) اے اسرائیل کے بیٹو میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کیں (۱۱) اے نیک بندوں کی دعا کو سننے والے ہم پر رحم فرما (۱۲) اے مشرکو اللہ کے عذاب سے ڈرو (۱۳) اے امیر میری فریاد کو پہنچ (۱۴) اے مہمانو تمہیں خوش آمدید ہے (۱۵) اے ہمارے پروردگار بیشک ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (۱۶) اے میرے باپ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کو کر گزرو (۱۷) اے کافرو میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو (۱۸) اے امیر کے نوکر ہماری بات سن (۱۹) اے وہ لوگو جو ایمان لائے اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ (۲۰) اے وہ شخص کہ تجھے تیری ماں نے جنا جب کہ تو رو رہا تھا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) جِئْ - تَعَالَ (۴) لَا تَشْنَا - (۶) تَنْتَظِرُ (۹) تُعْطِی - (تُوْتِی) (۱۲) اِتَّقُوْا (۱۳) یَالَلْاَمِیْرِ (۱۴) مَرْحَبًا لَکُمْ (۱۹) قُوْا اَنْفُسَکُمْ (۲۰) یَا ذَا الَّذِی وَلَدَتْکَ اُمُّکَ بَاکِیًا -

....

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ

حَال

۱ - حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی وہ حالت بیان کرے۔ جو فعل کے صادر کرتے وقت فاعل کی اور فعل واقع ہوتے وقت مفعول کی تھی۔ جیسے:

جَاءَ الْمُعَلِّمُ ضَاحِكًا (استاد ہنستا ہوا آیا)

رَأَيْتُ الْوَلَدَ رَاكِبًا۔ (میں نے لڑکے کو سوار دیکھا)

یہاں ضَاحِكًا اور رَاكِبًا حال واقع ہوئے ہیں۔ حال عموماً اسم نکرہ ہوتا ہے۔

۲ - جس اسم کی حالت بیان کی گئی ہو اُسے ذُوالْحَال (حال والا) کہتے ہیں اُوپر کی مثالوں میں اَلْمُعَلِّمُ اور اَلْوَلَدُ ذوالحال ہیں۔

۳ - حال ہمیشہ منصوب آتا ہے۔

۴ - بعض اوقات حال فاعل اور مفعول دونوں کی حالت بیان کرتا ہے جیسے أَخْرَجَ الْأَبُ الْوَلَدَ بَاكِيَيْنِ (باپ نے لڑکے کو نکال دیا ایسی حالت میں کہ دونوں رو رہے تھے)

اسی طرح بعض اوقات حال دو اسموں کی حالت کو بیان کرتا ہے جیسے

رَأَیْتُ زَیْدًا وَّخَالِدًا رَاکِبَیْنِ (میں نے زید اور خالد دونوں کو سوار دیکھا)

۵ - ذوالحال عموماً معرفہ ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

۶ - بعض اوقات حالات کو بیان کرنے کے لئے اسم کی جگہ فعل لے آتے ہیں۔
جیسے جَاءَ الْجُنْدِیُّ یَمْشِیْ (فوجی پیدل چلتا ہوا آیا)

۷ - بعض اوقات ایک پورا جملہ بطور حال واقع ہوتا ہے جیسے
رَأَیْتُ الْوَلَدَ وَھُوَ نَائِمٌ (میں نے لڑکے کو دیکھا ایسی حالت میں کہ وہ سو رہا تھا) اس میں حال جملہ اسمیہ ہے۔ اور بعض اوقات جملہ فعلیہ حال آجاتا ہے جیسے۔
خَرَجَ الْحَاکِمُ وَھُوَ یَرْکَبُ (حاکم نکلا ایسی حالت میں کہ وہ سوار تھا) جملہ اسمیہ کے حال ہونے کی مثال خود قرآن کریم میں ہے۔
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی (نماز کے قریب مت جاؤ ایسی حالت میں کہ تم نشہ میں ہو) غرضیکہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں حال واقع ہو سکتے ہیں۔

۸ - جب کوئی جملہ حال واقع ہو تو کسی ایسے رابطہ کا ہونا ضروری ہے جو اسے ذوالحال کے ساتھ ربط دے۔ یہ رابطہ یا تو واؤ ہوتا ہے یا ضمیر یا دونوں۔
صرف واؤ کی مثال کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (الحدیث) (میں نبی تھا در آں حالیکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی ہی میں تھے یعنی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے)

صرف ضمیر کی مثال۔ کَلَّمْتُهٗ فُوْهُ اِلٰی فِیَّ (میں نے اس سے گفتگو کی دراں حالیکہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا۔ یعنی آمنے سامنے گفتگو ہوئی)

اور جہاں واؤ اور ضمیر دونوں رابطہ ہوں اس کی مثالیں تو بے شمار ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (نماز کے قریب بھی نہ جاؤ دراں حالیکہ تم نشہ کی حالت میں ہو)

۶۔ مؤنث کے لئے حال بھی مؤنث ہی آئے گا۔ جیسے جَاءَتِ الْمَرْاَةُ بَاكِيَةً (عورت روتی ہوئی آئی)

مشق نمبر ۱۱۳

۱۔ حال کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔ ذوالحال کسے کہتے ہیں؟

۲۔ ایسی مثالیں دو جن میں حال جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ واقع ہو۔

۳۔ حال کا اعراب کیسے آتا ہے؟ ایسی مثالیں دو جس میں محض فعل ہی حال واقع ہو رہا ہو۔

۴۔ حال اور ذوالحال کے درمیان جو رابطہ ہوتا ہے وہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالیں دو۔

۵۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ میں مناسب اسم حال لگاؤ۔

(۱) جَاءَ الْمَلِكُ اِلَى الدِّيْوَانِ ...... عَلَى الْفِيْلِ الْاَبْيَضِ۔

(۲) رَاَيْتُ الْمُعَلِّمَةَ .... عَلَى الْكُرْسِيِّ۔

(۳) جَاءَتْ اَلِابْنَةُ .... عَلَى الْاَرْضِ (محض فعل لگاؤ)

(۴) اَطْلَقْتُ الرَّصَاصَ عَلَى الطَّيْرِ .... (جملہ اسمیہ لگاؤ)

(۵) قَبَضْتُ عَلَى السَّارِقِ (جملہ فعلیہ لگاؤ)

۶ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) لڑکا مدرسے سے روتا ہوا لوٹا (۲) لڑکی اپنے گھر سے ہنستی ہوئی نکلی۔ (۳) لشکر فتحیاب دارالخلافہ کی طرف واپس آیا (۴) چاند سورج غروب ہونے کے وقت طلوع ہوا (۵) میں حاکم سے ایسی حالت میں ملا کہ ہم دونوں سوار تھے (۶) دشمن پیٹھ پھیرتا ہوا بھاگ نکلا (۷) خالد مجھے ایسی حالت میں ملا کہ میں سائیکل پہ سوار تھا۔ (۸) مجرم ایسی حالت میں بازار سے گزرا کہ ایک فوجی سپاہی اس کی نگرانی کر رہا تھا (۹) ایک شخص قاضی کے پاس فتوے پوچھنے کے لئے آیا (۱۰) میں تھانہ میں گیا ایسی حالت میں کہ نوکر میرے پیچھے پیچھے تھا۔ (۱۱) میں نے پھل بیچے ایسی حالت میں کہ وہ درخت پہ ہی تھے۔ (۱۲) مریض درد کی شکایت کرتے ہوئے آیا۔ (۱۳) چور ایسی حالت میں گھر میں داخل ہوا کہ گھر والے سو رہے تھے (۱۴) مجھے تیرا خط ملا اور میں اس کے انتظار ہی میں تھا۔ (۱۵) میں جہاز میں ایسی حالت میں سوار ہوا کہ سمندر ہیجان میں تھا (۱۶) لڑکا کھیلتا ہوا بازار کی طرف نکل گیا (۱۷) خالد نے مجھے گالیاں دیں درآں حالیکہ وہ نشہ میں تھا (۱۸) میں نے کوٹ پہن لیا درآں حالیکہ وہ میلا تھا (۱۹) میں نے پھل کھائے درآں حالیکہ وہ پکے ہوئے تھے (۲۰) خالد نے میرا استقبال کیا ایسی حالت میں کہ وہ بیمار تھا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(٣) عَاصِمَةٌ - (٤) وَالشَّمْسُ تَغْرُبُ (٦) مُدْبِرًا -
(٩) مُسْتَفْتِيًا (١٢) يَشْتَكِي الْوَجَعَ (١٤) مُخْتَطِرًا الَيْهِ (١٥)
اَلْمَرْكَبُ - هَائِجٌ (١٧) شَتَمَ - نُحُوسًا (١٨) وَسِخَةٌ (١٩) نَاصِحَةٌ
(٢٠) اَلْمُسْتَقْبَلُ ۞

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

تمیز

١ - تمیز وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اسم کے بعد اس غرض سے لایا جاوے کہ اس اسم کے خفا اور ابہام کو دور کرکے اس کی ذات ۔ قسم ۔ جنس و نوع وغیرہ کو متعین کر دے ۔ مثال کے طور پر اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا ۔ (میں نے ایک رطل (نام پیمانہ) روغن زیتون یا تیل خریدا) میں زَیْتًا تمیز ہے جس نے رِطْلًا کو جو ایک غیر واضح چیز تھی متعین کر دیا ۔ کیونکہ اگر صرف یہ کہا جائے کہ میں نے ایک رطل خریدا تو سامعین کیلئے ابہام باقی رہتا ہے اور وہ سمجھ نہیں سکتے کہ کس چیز کا رطل خریدا گیا ہے ۔ کیونکہ رطل گھی کا بھی ہو سکتا ہے ۔ شہد کا بھی اور اسی طرح بہت سی دیگر اشیاء کا ۔ لیکن زَیْتًا کہنے سے یہ سب ابہام دور ہو جاتا ہے اور یہ بات متعین ہو جاتی ہے کہ وہ رطل کس

چیز کا تھا۔ پس مُبہم اور غیر واضح چیز کو متعین کرنے والے اسم کا نام تمیز ہے۔

۲۔ تمیز کو مُمَیِّز (تمیز دینے والا) بھی کہتے ہیں اور جس چیز کو تمیز دی جائے یا جس چیز کا ابہام دور کیا جائے اُسے مُمَیَّز (تمیز دیا گیا) کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں نَصِیبًا مُمَیِّز (بکسرہ یا) اور رِطْلًا مُمَیَّز (بفتحہ یا) ہے۔

۳۔ تمیز ہمیشہ نکرہ آتی ہے۔

۴۔ ابہام صرف اسموں میں ہی نہیں بلکہ بعض اوقات جملوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً کوئی کہے اَنَا اَفْضَلُ مِنْكَ (میں تجھ پر فضیلت رکھتا ہوں) تو اس جملہ میں ابہام پایا جاتا ہے اور مخاطب سمجھ نہیں سکتا کہ قائل یا متکلم کی فضیلت مخاطب پر کس بنا پر ہے لیکن جب وہ کہے اَنَا اَفْضَلُ مِنْكَ عِلْمًا (میں علم کے اعتبار سے تجھ پر فضیلت رکھتا ہوں) تو سننے والے اور مخاطب کے لئے جملہ کا ابہام دور ہو جاتا ہے اور مطلب واضح طور پر متعین ہو جاتا ہے۔

۵۔ مُمَیَّز (جو چیز تمیز دی گئی ہو) کی دو قسمیں ہیں۔ مَلْفُوظ اور مَلْحُوظ۔

مُمَیَّز ملفوظ وہ مُمَیَّز ہے جو لفظوں میں ظاہر کی گئی ہو۔ جیسے

شَرِبْتُ كَاسًا لَبَنًا (میں نے ایک گلاس دودھ کا پیا)

یہاں مُمَیَّز كَاسًا ہے اور اسے لفظوں میں ظاہر کر دیا گیا ہے

مُمَیَّز ملحوظ وہ مُمَیَّز ہے جو لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ جملہ ہی سے سمجھ میں آوے جیسے طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً" (جگہ باعتبار ہوا کے عمدہ ہے)

اس جملہ میں مُمَیَّز کا نام نہیں لیا گیا۔ لیکن سامع سب جملہ کو سن کر اندازہ کر لیتا ہے کہ کوئی ایسی چیز اچھی اور عمدہ ہے جو مکان سے نسبت رکھتی ہے اور هَوَاءً

جو تمیز ہے بتا دیتی ہے کہ جگہ باعتبار ہوا کے عمدہ ہوا ہے۔

۶۔ تمیز ملفوظ عموماً وزن۔ ناپ۔ تول۔ پیمانے یا عدد کا نام ہوا کرتا ہے اور ان کی تمیز منصوب بھی آتی ہے اور مجرور بھی جیساکہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

وزن کی مثال :۔

شَرِبْتُ رِطْلًا عَسَلًا یا شَرِبْتُ رِطْلَ عَسَلٍ یا رِطْلًا مِنْ عَسَلٍ

ناپ تول کی مثال :۔

اِشْتَرَیْتُ صَاعًا بُرًّا یا اِشْتَرَیْتُ صَاعَ بُرٍّ یا صَاعًا مِنْ بُرٍّ۔

ناپ یا پیمانے کی مثال :۔

بِعْتُ ذِرَاعًا حَرِیْرًا یا بِعْتُ ذِرَاعَ حَرِیْرٍ یا ذِرَاعًا مِنْ حَرِیْرٍ۔

عدد کی مثال :۔

جَاءَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا یا رَأَیْتُ خَمْسَةَ رِجَالٍ یا مِائَةَ رَجُلٍ۔

(نوٹ) عدد کا تفصیلی بیان سبق نمبر ۲۱ میں گزر چکا ہے۔

۷۔ تمیز ملحوظ میں تمیز ہمیشہ منصوب آتی ہے جیساکہ ذیل کی مثالوں سے ظاہر ہوگا

حَسُنَ زَیْدٌ اَدَبًا (زید باعتبار ادب کے خوبصورت ہوا)

فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو باعتبار چشموں کے جاری کیا)

اَلْفَرَسُ اَکْبَرُ مِنَ الْحِمَارِ جِسْمًا (گھوڑا باعتبار جسم کے گدھے سے بڑا ہے)

(فائدہ) جس تمیز کو ہم نے تمیز ملحوظ قرار دیا ہے۔ عام طور سے اس کی تمیز کو تمیز عن النسبۃ کہتے ہیں۔ نیز یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ جو تمیز نسبت سے ہوتی ہے

درحقیقت میں دیکھا جائے تو یا فاعل ہوتا ہے یا مفعول۔ اس لئے نحوی کہتے ہیں کہ تمیز عَنِ النِّسبۃ یا مُحَوَّل (تحویل کیا ہوا۔ بدلا ہوا) عن الفاعل ہوتا ہے یا مُحَوَّل عَنِ المَفعُول۔ دیکھئے حَسُنَ زَیدٌ اَدَباً درحقیقت حَسُنَ اَدَبُ زَیدٍ ہے اور فَجَّرْنَا الاَرضَ عُیُوناً درحقیقت فَجَّرْنَا عُیُونَ الاَرضِ ہے۔ غرض جتنی بھی مثالیں ہوں گی اُن میں تمیز یا تو فاعل ہو گی یا مفعول بہ۔

مشق نمبر ۳۴

۱۔ تمیز کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔ تمیز دینے والے اور تمیز دیے گئے اسموں کے علیحدہ علیحدہ نام بیان کرو۔

۲۔ تمیز ملحوظہ و تمیز ملفوظہ کی تعریفیں کر کے مثالیں دو۔

۳۔ تمیز ملفوظہ کی وزن۔ ناپ تول۔ پیمانے اور عدد کی دو دو مثالیں دو جن میں سے ایک منصوب ہو اور ایک مجرور۔

۴۔ تمیز ملحوظہ کی تمیز باعتبار اعراب کیسی آتی ہے؟ اس تمیز کا دوسرا نام کیا ہے؟

۵۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو مناسب اسمائے تمیز سے پُر کرو۔

(۱) طَحَنْتُ صَاعاً .... (۲) بِعْتُ ذِرَاعاً ....

(۳) شَرِبَ خَالِدٌ قَصْعَةً ...... (۴) اَکَلَتْ هِندَةُ ثَلَاثَةً ....

(۵) اَلْهِرَّةُ اَصْغَرُ مِنَ الْکَلْبِ ....

۶۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو۔

ثُبَاءٌ - قُدَّامَاهُ - قَرَاطِيْسُ - قَرْنٌ - قَلَائِدُ - كَبْشٌ - لُغَةٌ -

۷ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) میرے پاس ایک من گیہوں ہے (۲) یہ پیالہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔
(۳) زید باعتبار گفتگو کے خوبصورت ہوا۔ (۴) میں باعتبار عمر کے ان سب
سے کم تھا۔ (۵) تو نے ایک قنطار کو نگہ جلایا (۶) خالد کے پاس سات
گائیں ہیں (۷) ہاتھی باعتبار جسم کے اونٹ سے بڑا ہے (۸) میں نے
ایک پیالہ رائی کا خریدا۔ (۹) مدینہ میں ایک ہتھیلی کے برابر بھی سایہ نہیں تھا
(۱۰) زید باعتبار نسب کے بزرگ ہوا۔ (۱۱) انبیاء باعتبار گفتگو کے سب
لوگوں سے زیادہ صحیح ہوتے ہیں (۱۲) میری عمر اس وقت اکیس سال سات
ماہ اور تیرہ دن ہے (۱۳) میں نے دو گز ریشم اور ایک صاع جو حامد کے
پاس فروخت کیا (۱۴) سونا لوہے سے زیادہ ٹھوس ہوتا ہے (۱۵) ریشم
روئی سے باعتبار قیمت کے زیادہ مہنگا ہوتا ہے (۱۶) یہ مکان اس
مکان سے باعتبار صحن کے زیادہ بڑا ہے (۱۷) سعید باعتبار نسب کے
جلیل القدر ہوا۔ (۱۸) یہ چراغ میرے چراغ سے باعتبار روشنی کے بہتر ہے
(۱۹) کراچی باعتبار مسافت کے لاہور سے زیادہ دور ہے (۲۰) ہم نے
زمین کو باعتبار چشموں اور دریاؤں کے جاری کیا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۲) قَصْعَةٌ - جُفْنَةٌ (۳) تَكَلُّمًا - (۵) فَحْمٌ - إِحْرَاقٌ
(۸) خَرْدَلٌ (۹) كَفٌّ (۱۳) حَرِيْرٌ - شَعِيْرٌ (۱۴) صُلْبٌ

۱۵۔ أَعْلَى (۱۷) مِحَنًا عَقْوَةٌ (۱۸) مِصْبَاحُ ضَوْءٍ (۱۹) مَسَافَةٌ (۲۰) حُبُوْنًا أَنْهَارًا۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اِسْتِثْنَاء

۱۔ جو اسم اس حکم سے جو اس سے ماقبل کے لئے ثابت ہوا ہو خارج یا علیحدہ کر دیا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ اور ماقبل کو یعنی جس کے لئے کوئی حکم ثابت ہوا ہو اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اور جس حرف کے ذریعہ سے خارج حکم کیا جائے اسے حرف استثناء کہتے ہیں اور خارج کرنے کے عمل کو استثنا کہتے ہیں۔ مثلاً

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حَامِدًا (لوگ آئے سوائے حامد کے)

اس مثال میں حَامِدٌ مُسْتَثْنیٰ ہے کیونکہ اس کو اس حکم سے جو قوم کیلئے ثابت ہوا ہے خارج کر دیا گیا ہے۔ اور قوم مستثنیٰ منہ ہے کیونکہ اس کے لئے ثابت شدہ حکم سے خارج کیا گیا ہے۔ اور اِلَّا حرف اِستثناء ہے کیونکہ اس کے ذریعے سے خارج کیا گیا ہے۔ اور اس خارج کرنے کے عمل کو استثناء کہتے ہیں۔

۲۔ حروف استثناء مندرجہ ذیل ہیں۔

اِلَّا۔ غَيْرُ۔ سِوٰى۔ عَدَا۔ خَلَا۔ حَاشَا۔

ان کے ذریعے بنے ہوئے مستثنیٰ کے مختلف احکام ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۔ استثناء کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں۔

(ا) اِسْتِثْنَاء مُتَّصِل۔ یہ وہ استثناء ہے جس میں مستثنیٰ منہ، مذکور ہو اور مستثنیٰ اس کی جنس میں سے ہو جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے سوائے زید کے)

اس مثال میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے جو قوم ہے۔ اور مستثنیٰ یعنی زید اس کی جنس میں سے ہے، یعنی قوم کا ایک فرد ہے۔

(ب) اِسْتِثْنَاء مُنْقَطِع یہ وہ استثناء ہے جس میں مستثنیٰ منہ، مذکور ہو لیکن مستثنیٰ اس کی جنس میں سے نہ ہو جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (قوم آئی مگر گدھا نہ آیا)

یہاں مستثنیٰ منہ جو قوم ہے مذکور ہے لیکن مستثنیٰ اس کی جنس میں سے نہیں ہے کیونکہ گدھا قوم میں شامل نہیں ہے۔

(ج) اِسْتِثْنَاء مُفَرَّغ۔ یہ وہ استثناء ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب ہو یعنی کلام نفی یا نہی پر مشتمل ہو جیسے:

مَا حَضَرَ إِلَّا زَيْدٌ (زید کے سوا کوئی حاضر نہ ہوا)

۴۔ إِلَّا سے بنے ہوئے مستثنیٰ کا حکم:۔

(ا) إِلَّا کے ساتھ بنے ہوئے استثناء میں اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو (نفی نہ ہو) تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا جیسے خَرَجَ النَّاسُ

اِلَّا بَکْرًا (لوگ چلے سوائے بکر کے)

(ب) اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام غیر موجب ہو یعنی نفی یا نہی پر مشتمل ہو۔ تو مستثنیٰ کو نصب دینا بھی درست ہے اور مستثنیٰ منہ کے مطابق اعراب دینا بھی جائز ہے جیسے

مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (زید کے سوا سب لوگ نہیں آئے)

یا

مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدٌ (زید کے سوا لوگ نہیں آئے)

(ج) اگر مستثنیٰ منہ کا ذکر نہ کیا گیا ہو جیسا کہ استثناء مفرغ میں ہوتا ہے تو مستثنیٰ کا اعراب جملہ کے لحاظ سے ضرورت کے مطابق ہوگا اور دیا اِلَّا کو غیر موجود تصور کیا جائے گا جیسے:

مَا قَتَلَ اِلَّا حَامِدٌ (حامد کے سوا کسی نے قتل نہیں کیا)

مَا اَکَلْتُ اِلَّا الْخُبْزَ (روٹی کے سوا میں نے کچھ نہیں کھایا)

لَا یُکْتَبُ اِلَّا بِالْقَلَمِ (نہیں لکھا جاتا مگر قلم ہی کے ساتھ)

مستثنیٰ مفرغ میں جو مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے وہ کوئی امر اعم ہوتا ہے۔ جیسے مثال اوّل میں مَا قَتَلَ اَحَدٌ اِلَّا حَامِدٌ ہے۔ اور مثال ثانی میں مَا اَکَلْتُ شَیْئًا اِلَّا الْخُبْزَ ہے اور مثال ثالث میں لَا یُکْتَبُ بِشَیْءٍ سِوَی الْقَلَمِ ہے۔

(د) اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ لیکن مستثنیٰ اس کی جنس سے نہ ہو جیسا کہ استثناء منقطع میں ہوتا ہے تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (لوگ آئے سوائے گدھے کے)

۵۔ غیر اور سِویٰ سے بنا ہوا استثناء: ۔

(۱) جو استثناء غَیر اور سِویٰ کے حروف سے بنایا جائے تو ان حروف کے بعد آنیوالے اسم یعنی مستثنیٰ کو اضافت کی وجہ سے جر دیا جائے گا جیسے

اِنْكَسَرَتِ الْاَبَارِيْقُ غَيْرَ وَاحِدٍ (ایک کے سوا سب لوٹے ٹوٹ گئے)، لَا تَعْتَمِدْ عَلٰى سِوَى اللّٰهِ۔ (اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر)

(ب) جہاں تک کلمہ غیر اور سِویٰ کے اعراب کا تعلق ہے اُن کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت یا موجب ہو تو کلمہ غیر و سِویٰ منصوب ہوں گے جیسے قَرَأْتُ الْكُتُبَ غَيْرَ وَاحِدٍ (میں نے ایک کے سوا سب کتابیں پڑھیں)

اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام غیر موجب ہو تو کلمہ غیر و سِویٰ یا تو استثناء کی بنا پر منصوب ہوں گے یا اعراب میں مستثنیٰ منہ کے تابع ہوں گے۔ جیسے:

مَا جَاءَنِيْ اَحَدٌ غَيْرَ خَالِدٍ (یا غَيْرُ خَالِدٍ)

مَا قَبِلْتُ هَدِيَّةَ اَحَدٍ غَيْرَ صَدِيْقِيْ (یا غَيْرِ صَدِيْقِيْ)

اگر مستثنیٰ منہ محذوف ہو تو ان کلمات (غَیر و سِویٰ) کا اعراب اِلّا کے بعد آنیوالے اسم یعنی مستثنیٰ کے اعراب کے مطابق ہوگا جیسے:

مَا نَجَحَ غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ (صرف محنتی ہی کامیاب ہوگا)

مَا اَكَلْتُ سِوَى الْخُبْزِ (میں نے روٹی کے سوا کچھ نہیں کھایا)

لَا تَوَكَّلْ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ (اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر)

۶۔ خَلَا ۔ عَدَا اور حَاشَا کے ذریعے استثناء :۔

(ا) خَلَا، عَدَا اور حَاشَا کے ذریعہ سے اگر استثناء کیا جاوے تو ان حروف کے بعد آنیوالے اسم یعنی مستثنیٰ پر نصب آتا ہے کہ یہ حروف (خلا۔ عدا۔ حاشا) افعال ہیں اور ان کے بعد آنیوالا اسم مفعول بہ متصوّر ہو گا جیسے

اَکَلْتُ الْاَثْمَارَ خَلَا الرُّمَّانَ (میں نے پھل کھائے سوائے انار کے)

اور چونکہ یہ حروف (خلا۔ عدا۔ حاشا) حروف جر بھی ہیں اس لئے ان کے بعد آنیوالے اسم کو مجرور ہونے کی حیثیت سے جر بھی دیا جا سکتا ہے۔ جیسے

خَرَجَ النَّاسُ حَاشَا زَیْدٍ (لوگ نکلے سوائے زید کے)

(ب) اگر خَلَا اور عَدَا سے قبل مَا آجائے تو پھر لازمی طور پر مستثنیٰ کو نصب دینا پڑے گا جیسے

قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ مَا خَلَا النَّخْلَ (میں نے درخت کاٹ دیئے سوائے کھجور کے درخت کے)

(ج) حَاشَا سے پہلے مَا نہیں آتا اس لئے اس کے بعد آنیوالے اسم (مستثنیٰ) پر نصب اور جر دونوں آسکتے ہیں جیسے

قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ حَاشَا النَّخْلَ یا قَطَعْتُ الْاَشْجَارَ حَاشَا النَّخْلِ

(میں نے کھجور کے علاوہ باقی درخت کاٹے)

مشق نمبر ۳۵

۱۔ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کی تعریفیں کرو اور مثالیں دو۔ حروفِ استثنا کون کونسے ہیں؟

۲ - استثناء متصل ، استثناء منقطع اور استثناء مفرغ کی تعریفیں بیان کرو اور مثالیں دو۔

۳ - اِلَّا کے ذریعہ بنے ہوئے استثناء کے احکام بیان کرو۔

۴ - غیر اور سویٰ سے بنے ہوئے استثناء کے کیا قواعد ہیں؟

۵ - خَلَا ، عَدَا اور حَاشَا سے بننے والے استثناء کے قواعد بیان کرو۔

۶ - مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) ذَهَبَ الْأَوْلَادُ إِلَّا .... (اِسْتِثْنَاءٌ مُتَّصِلٌ)

(۲) رَجَعَ النَّاسُ إِلَّا .... (اِسْتِثْنَاءٌ مُنْقَطِعٌ)

(۳) مَا قَرَأْتُ خَلَا .... (اِسْتِثْنَاءٌ مُفَرَّغٌ)

(۴) سَقَطَتِ الْأَوْرَاقُ غَيْرَ ....

(۵) أَكَلْتُ الْأَثْمَارَ مَا عَدَا ....

۷ - مندرجہ ذیل جملوں کی تحلیل صرفی کرو۔

(۱) اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ (۲) هَلْ تَشْرَبُ اللَّبَنَ يَا خَالِدُ

(۳) كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَحِيْمًا ۔

۸ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) لڑکے دوڑے مگر زید نہ دوڑا (۲) ہر مرض کی دوا ہے سوائے موت کے۔ (۳) میں گھر کے سب کمروں میں داخل ہوا سوائے یوسف کے کمرہ کے (۴) میں نے سب پھل کھائے سوائے انجیر کے (۵) حق بات ہی دیرپا ہوتی ہے (۶) میرے ہمراہ سفر میں کوئی نہ تھا سوائے چچا کے (۷) سب درختوں نے پھل دیا سوائے کھجور کے درخت کے (۸) خدا کافروں کے سوا کسی کو عذاب نہیں دے گا۔

(۹) بھیڑیئے نے ایک بکری کے سوا کسی کو نہیں پھاڑا (۱۰) بہادر آدمی جنگ ہی میں پہچانا جاتا ہے (۱۱) اللہ کے سوا اے مسلمانو کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ (۱۲) میں نیک لوگوں ہی کی مصاحبت میں رہا (۱۳) میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرونگا۔ (۱۴) پرندے اڑ گئے سوائے کبوتر کے (۱۵) زید نے اپنے نوکر کے سوا کسی کو نہیں مارا (۱۶) خبردار اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے (۱۷) میں نے تاریخ کی کتاب کے علاوہ کوئی کتاب نہیں پڑھی (حاشا) استعمال کرو (۱۸) میں نے ستوؤں کے علاوہ کچھ نہیں کھایا (سوی) استعمال کرو (۱۹) نہیں قتل کیا جاتا ہے مگر تیرا کینہ (۲۰) حامد کے سوا لڑکے کھڑے نہ ہوئے ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ :

(۲) دَاءٌ (۳) أُوصٰنَهُ جمع اُوضٌ (۴) بِیْنٌ (۷) اَثْمَرَتْ

(۹) لَمْ یَعْثُرْ (۱۸) السَّوِیْقُ ؛

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

ابواب ثلاثی مجرد

۱ - عربی زبان میں کوئی اسم یا فعل تین حروف سے کم کا نہیں ہوتا۔ (اگرچہ بعض الفاظ کے دو ہی حروف معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے اُمُرْ (ماوی) لیکن حقیقت میں اس کے تین ہی حروف تھے اور یہ لفظ اُومُرْ کا تھا۔ آخری دو

حروف چونکہ ایک ہی تھے اس لیے اُن کو آپس میں ملا کر ایک ہی کر دیا گیا اور اسے مشدد (تشدید والا) کر دیا گیا۔ اسی طرح اَبٌ بظاہر دو حروف نظر آتے ہیں لیکن یہ حقیقت میں اَبَوٌ تھا۔ آخر میں واؤ کو حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح اَخٌ بھی اَخَوٌ تھا۔ اور دَمٌ، دَمَوٌ تھا) اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ حروف اصلیہ ہوتے ہیں اور فعل میں چار۔ البتہ زائد حروف کے مل جانے سے اسم کے حروف کی تعداد سات تک اور فعل کے حروف کی تعداد چھ تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ صیغوں کے بنانے میں بعض اوقات فعل کے حروف کی تعداد اس سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

اَبٌ
اَبَوٌ

(فائدہ) حرف اصلی وہ حرف ہے جو مشتقات بناتے وقت یا دیگر ہر قسم کے تصرفات میں موجود رہے۔ اور زائد حروف وہ ہوتے ہیں جو کسی اسم مشتق اور صیغہ میں موجود رہیں اور کسی میں نہ رہیں۔ مثلاً ضَرَبَ (مارا) میں تینوں حروف اصلیہ ہیں اور یہ حروف ضَرْبٌ سے بنے ہوئے ہر مشتق یا صیغہ میں موجود رہیں گے۔ البتہ زائد حروف بدلتے رہیں گے۔ مثلاً ضَارِبٌ میں تینوں حروف اصلیہ کے علاوہ الف زائد ہے۔ مَضْرُوْبٌ میں میم اور واؤ زائد ہیں۔ اور یَضْرِبَانِ میں ی۔ اَلف اور نون زائد ہیں

✓ یہ پہچان فعل ماضی واحد مذکر غائب کے صیغہ سے کیا جاتا ہے کہ کونسا فعل مجرد ہے اور کونسا مزید فیہ۔ پس اگر واحد مذکر غائب فعل ماضی میں تین حروف اصلی ہیں تو وہ فعل ثلاثی مجرد ہے اور اگر چار حروف اصلی ہیں تو رباعی مجرد ہے۔ اگرچہ اس کے مشتقات اور مصدر اور دوسرے صیغوں میں زائد

حرف یا حروف بھی آتے ہیں۔ لہذا یَضْرِبُ یا ضَارِبٌ اپنے ماضی ضَرَبَ کے اعتبار سے مجرد ہے اور یخرج یا مخرج اپنے ماضی اَخْرَجَ کے اعتبار سے مزید فیہ۔ مصدر اور اسمائے مشتقہ سب ماضی کے تابع ہیں۔

٢۔ اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثُلَاثی (سہ حرفی)، رُباعی (چار حرفی) اور خُماسی (پانچ حرفی) اور فعل کی اصلی بنائیں دو ہیں۔ ثُلاثی و رُباعی۔

پھر ان میں سے ہر بنا کی دو قسمیں ہیں مجرد اور مزید فیہ۔ مجرد میں تمام حروف اصلی ہوتے ہیں اور مزید فیہ میں زائد حروف بھی شامل ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں ہوئیں اور فعل کی چار۔

٣۔ اسم کی اقسام:۔

ثلاثی مجرد جیسے رَجُلٌ (آدمی)، ثلاثی مزید فیہ جیسے حِمَارٌ (گدھا اس میں الف زائد ہے)

رُباعی مجرد جیسے عَسْکَرٌ (لشکر)، رُباعی مزید فیہ جیسے جِبْرِیْلٌ (ایک فرشتہ کا نام اس میں ی زائد ہے)

خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی)، خماسی مزید فیہ جیسے خَنْدَرِیْسٌ (پرانی شراب اس میں ی زائد ہے)

٤۔ فعل کی اقسام:۔

ثلاثی مجرد جیسے ضَرَبَ (مارا)، ثلاثی مزید فیہ جیسے اَدْخَلَ (داخل کیا۔ اس میں الف زائد ہے)

رُباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ (لڑھکا)، رُباعی مزید فیہ جیسے تَزَلْزَلَ (متزلزل ہوا)

(اس میں ت زائد ہے)

ان میں سے صرف فعل کی اقسام تشریح طلب ہیں۔

ابواب ثلاثی مجرّد

۱۔ فعل ثلاثی مجرد کے ماضی کے تین اوزان ہیں۔
یعنی فعل ماضی معروف (معنی) کے پہلے اور تیسرے حرف پر ہمیشہ فتحہ (زبر) ہوتی ہے۔ البتہ عین کلمہ (درمیانی حرف) پر فتحہ۔ کسرہ اور ضمہ تینوں آتی ہیں۔

۲۔ اسی طرح ان میں سے ہر ایک فعل ماضی کے مضارع کے بھی تین اوزان ہیں۔
یَفْعَلُ۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ

۳۔ پس ماضی اور مضارع کے فعلوں کے درمیانی حرف کی حرکات کے اختلاف سے اگرچہ نو قسمیں بننی چاہئیں لیکن ان میں سے صرف چھ مستعمل ہیں جو درج ذیل ہیں:

ماضی فَعَلَ سے تین طرح کا مضارع آتا ہے:
- یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ
- یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ
- یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ

ماضی فَعِلَ سے دو طرح کا مضارع آتا ہے:
- یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ
- یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ سے صرف ایک مضارع آتا ہے۔ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

۴۔ ماضی اور مضارع کے ان صیغوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے ایک باب بن جاتا ہے۔ پس اس حساب سے ثلاثی مجرد کے مندرجہ ذیل چھ ابواب ہیں

پہلا باب ضَرَبَ یَضْرِبُ (ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین)

دوسرا باب فَتَحَ یَفْتَحُ (ماضی اور مُضارع دونوں مفتوح العین)

تیسرا باب نَصَرَ یَنْصُرُ (ماضی مفتوح العین مُضارع مضموم العین)

چوتھا باب سَمِعَ یَسْمَعُ (ماضی مکسور العین مُضارع مفتوح العین)

پانچواں باب حَسِبَ یَحْسِبُ (ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین)

چھٹا باب کَرُمَ یَکْرُمُ (ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین)

۵۔ ثلاثی مجرد کے افعال عام طور پر پہلے تیسرے اور چوتھے باب سے آتے ہیں۔ باقی تینوں بابوں سے کم ہی آتے ہیں۔ چوتھا اور چھٹا باب عموماً لازم ہوتے ہیں۔ چوتھے باب سے آنے والے افعال عموماً کسی عارضی صفت کو بیان کرتے ہیں جیسے فَرِحَ (وہ خوش ہوا) قَنِطَ (وہ ناامید ہوا) حَزِنَ (وہ غمگین ہوا) چھٹا باب عموماً کسی دائمی حالت اور مستقل صفت کو ظاہر کرتا ہے جیسے کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) صَعُبَ (وہ مشکل ہوا)

۶۔ ثلاثی مجرد کے پہلے پانچ ابواب سے اسم فاعل کا وزن فَاعِلٌ آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ۔ فَتَحَ سے فَاتِحٌ۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ سَمِعَ سے سَامِعٌ۔ حَسِبَ سے حَاسِبٌ۔

لیکن چھٹے باب یعنی کَرُمَ یَکْرُمُ سے اسم فاعل کی جگہ صفت کا صیغہ آتا ہے اور اس کا وزن فَعِیْلٌ ہوتا ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔ حَسُنَ سے حَسِیْنٌ وغیرہ۔

۷۔ ثلاثی مجرد کے ہر فعل کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے بنتا ہے

اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات اس باب کے مطابق رکھی جاویں مثلاً اگر یہ معلوم ہو کہ مَنَعَ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہے تو یہ یقین ہو جائے گا کہ اس کے ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ پر فتحہ ہے (مَنَعَ یَمْنَعُ) لیکن اس بات کو معلوم کرنے کے لیے کہ کوئی فعل کس باب سے ہے کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ فقط معلومات اور کثرت مطالعہ سے ہی یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ البتہ لغت کی کتابوں میں فعل کے آگے ض - ف - ن - س - ک - ح وغیرہ میں سے کوئی حرف لکھا ہوتا ہے جس سے اس باب کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً جس فعل کے آگے ض ہوگا وہ ضَرَبَ - یَضْرِبُ سے ہوگا اور جس کے آگے ن ہوگا - وہ نَصَرَ یَنْصُرُ سے ہوگا - علی ہذا القیاس بعض لغت کی کتابوں میں فعل کے آگے ایک خط کھینچ کر اس پر زبر - زیر - پیش اس طریقہ سے ڈال دی جاتی ہے (ـَــ ، ـِــ ، ـُــ) جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس فعل کے مضارع پر وہ حرکت ہے۔ انگریزی کی ڈکشنریوں میں عموماً فعل کے آگے ان حرکات کی جگہ (a ، i ، u) میں سے کوئی حرف لکھا ہوتا ہے۔ یہ حروف بالترتیب فتحہ، کسرہ اور ضمہ کو ظاہر کرتے ہیں ؞

۸ - افعال ثلاثی مجرد سے اگر مجہول بنانا مقصود ہو تو فعل ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کو لے کر اس کے ف کلمہ پر ضمہ دیتے ہیں اور عین کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں۔ اس سے ماضی مجہول بن جاتا ہے جیسے - ضَرَبَ سے ضُرِبَ - نَصَرَ سے نُصِرَ - سَمِعَ سے سُمِعَ وغیرہ

۹ اگر مضارع مجہول بنانا ہو تو مضارع معروف صیغہ واحد غائب مذکر لے کر

علامت مضارع (ی) پر ضمہ دیتے اور عین کلمہ پر فتحہ۔ اس سے فعل مضارع مجہول بن جاتا ہے جیسے۔

یَفْتَحُ سے۔ یُفْتَحُ۔ یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ۔ یَسْمَعُ سے یُسْمَعُ وغیرہ۔ باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے مجہول نہیں آتا کیونکہ یہ باب لازم ہے۔

مشق نمبر ۳۶

۱ حرف اصلی کسے کہتے ہیں اور حرف زائد کیا ہوتا ہے؟

۲ اسم کی اصلی بناوٹیں کتنی ہیں؟ ان میں سے ہر قسم کی مجرد و مزید فیہ کی مثالیں دو۔

۳ ثلاثی مجرد کے ابواب کے نام لو۔ ان میں سے کون سا باب لازم ہے؟

۴ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ اسم فاعل کا وزن کیا ہوتا ہے؟

۵ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو:۔

قَلْبٌ۔ کَبِیْبٌ۔ لُقَطَاءُ۔ مُهُرٌ۔ اَنْبِیَاءُ۔ قَبِیْلَۃٌ۔ نُطَقٌ۔ نِمَالٌ۔ هِتَرٌ۔ هَیَاکِلُ۔

۶ افعال ثلاثی مجرد سے فعل ماضی اور مضارع مجہول بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

۷ مندرجہ ذیل مصادر کس کس باب سے تعلق رکھتے ہیں۔

قِیَامٌ۔ طَیْرٌ۔ نَبْتٌ۔ شُرْبٌ۔ قَتْلٌ۔ خُرُوجٌ۔ مَنْعٌ۔ کَرَمٌ۔ اَکْلٌ۔ دَفْعٌ۔

۸ مندرجہ ذیل جملوں کو اعراب لگاؤ۔

سید القوم خادمهم۔ ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم

دعوة المظلوم مجابة۔ انا انزلناه فی لیلة القدر۔ انما الاعمال بالنیات

۹ - ثلاثی مجرّد کے ہر باب کی تین تین مثالیں تحریر کرو :۔

۱۰ - عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) سچائی ہر حالت میں جھوٹ پر غالب آتی ہے (۲) اے زید کیا تو نے اپنے نوکر کو مارا ہے ؟ (۳) اللہ کے نام کی قسم کھا سچی ہو یا جھوٹی (۴) میں اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں (۵) پاکستان کے وزیر اعظم لندن سے واپس نہیں آئے (۶) قیامت کے روز کافروں کو اُن کا مال اور اولاد کوئی نفع نہیں دے گا۔ (۷) کسان نے اپنے کھیت میں روئی نہیں بوئی (۸) رنگریز ریل بازار میں اپنی دوکان پر کپڑے رنگتا ہے (۹) خلیفہ کے لشکر دمشق سے میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں (۱۰) اے مسلمانو اپنی آوازوں کو نبی صلعم کی آواز پہ بلند نہ کرو (۱۱) اے لڑکی تو علم کو پنگھوڑے سے لے کر قبر تک حاصل کر (۱۲) اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا (۱۳) چوکیدار صبح سے لیکر شام تک کپڑے کے کارخانہ کے دروازہ پر پہرہ دیتا ہے (۱۴) ڈاکو نے راستہ میں ایک بڑھیا کو قتل کر دیا اور اس کا مال لوٹ لیا (۱۵) اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اُن کے مالکوں سے اجازت نہ لے لو اور ان کو سلام نہ کہہ لو (۱۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جائے (۱۷) بیشک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو (۱۸) پاکستان کے قیام سے ہندوستان کے مسلمان بہت خوش ہو گئے تھے۔ (۱۹) اے نیک لڑکو شریروں کے ساتھ سڑک پر مت کھیلو (۲۰) تو کبھی بھی شراب نہ پی کیونکہ وہ

برائیوں کی جڑ ہے۔ (۲۱) ماں اپنے بیٹے کی واپسی سے مایوس ہو گئی تھی (۲۲) حضرت ابو بکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ خلافت کے والی بنے (۲۳) اللہ کے متعلق جاہلیت کے زمانہ کے سے گمان نہ کرو (۲۴) ہم آج کل اسلام کے وارث ہو گئے ہیں (۲۵) آج کی برسات بھی اچھی ہوئی ہے (۲۶) تیری روگردانی مجھ پہ گراں گذری (۲۷) اگر تیرے متعلق مرثیے اچھے ہوئے ہیں تو اس سے قبل تیری مدح بھی اچھی ہوئی ہے (۲۸) اس شعر کو سُن کر شاعری کی قدر میرے نزدیک بڑھ گئی ہے۔ (۲۹) زیادہ کھانا کھانے سے امراض زیادہ ہوتی ہیں (۳۰) یہ تمام حالات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ؎

مشکل الفاظ کا ترجمہ : (۵) لِتَسْتَحِرَّ (۶) لَا اَمْلِكُ (۷) لَمْ يَتَزَعْزَعْ (۸) يَضْنِيعُ (۱۰) لَا تَرْفَعُوْا (۱۱) مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ (۱۳) يَتَجَسَّسُ (۱۴) نَهَبَ (۱۵) حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا (۱۶) لَا يَعُوْدُوْنَ اَنْ يَقْنَطَ (۲۱) اُمُّ الْخَبَائِثِ (۲۲) وَلِيَ الْخِلَافَةَ (۲۳) لَا تَظُنُّوْا بِاللّٰهِ (۲۴) وَرِثْنَاهُ (۲۵) قَدْ نَهَجَ - (۲۴) فَقَدْ كَبُرَ (۲۶) اِنْ حَسُنَتْ (۲۸) فَقَدْ عَظُمَ (۳۰) نَظَرْتُ (شَاهَدْتُ، رَأَيْتُ)

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

ابواب ثلاثی مزید فیہ

۱۔ پچھلے سبق میں ابواب ثلاثی مجرد کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس سبق میں اور اس کے

بعد آنیوالے سبقوں میں ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کا ذکر ہوگا۔

ان ابواب کو ثلاثی مزید فیہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ یہ ابواب ثلاثی مجرّد ہی کی مختلف صورتیں ہیں جو ایک یا دو یا زیادہ حروف کی زیادتی سے بنتی ہیں۔ ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) باب تَفْعِیل (۲) باب مُفَاعَلَة (۳) باب اِفْعَالٌ (۴) باب تَفَعُّل۔
(۵) باب تَفَاعُل (۶) باب اِنْفِعَال (۷) باب اِفْتِعَال (۸) باب اِفْعِلَال
(۹) باب اِسْتِفْعَال (۱۰) باب اِفْعِیْلَال (۱۱) باب اِفْعِیْعَال (۱۲) باب اِفْعِوَّال۔

ان میں سے پہلے نو ابواب ہی عموماً استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی ابواب سے شاذ و نادر ہی کوئی فعل آتا ہے۔ اس لیے یہاں صرف پہلے نو ابواب ہی کا بیان ہوگا۔

۲۔ ان ابواب میں سے کچھ ایسے ہیں جو ثلاثی مجرّد میں ایک حرف کے اضافہ سے بنتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو دو حروف کی زیادتی سے بنتے ہیں اور ایک باب ایسا ہے جو تین حرف کی زیادتی سے بنتا ہے۔

۳۔ ثلاثی مجرّد کی شکل فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے۔

ایک حرف کی زیادتی سے بننے والے ابواب۔

۱۔ باب تفعیل (فَعَّلَ)

اس کی ماضی کی صورت صیغہ واحد مذکر غائب میں فَعَّلَ ہے جو ثلاثی مجرّد (فَعَلَ) کے عین کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتی ہے جیسے صَدَقَ (اس نے سچ کہا) سے صَدَّقَ (اس نے سچ سمجھا یا تصدیق کی)۔ عَلِمَ (جانا یا سیکھا) سے عَلَّمَ (تعلیم دی

یا سکھایا)

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پر آتے ہیں:

۶	۵	۴	۳	۲	۱
مفعول	اسم فاعل	نہی	امر	مضارع معروف	ماضی معروف
مُصَدَّقٌ	مُصَدِّقٌ	لَا تُصَدِّقْ	صَدِّقْ	يُصَدِّقُ	صَدَّقَ
تصدیق کیا ہوا	تصدیق کرنے والا	تو تصدیق نہ کر	تو تصدیق کر	وہ تصدیق کرتا ہے	اُسنے تصدیق کی

۹	۸	۷
مصدر	مضارع مجہول	ماضی مجہول
تَصْدِيْقٌ	يُصَدَّقُ	صُدِّقَ
تصدیق کرنا	تصدیق کیا جاتا ہے	تصدیق کیا گیا

قابل یادداشت (۱) اس باب کے فعل مضارع میں علامت مضارع مضموم آتی ہے (۲) فعل ماضی معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے لیکن ماضی مجہول کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے اس کے برعکس مضارع معروف کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے اور مضارع مجہول کا عین کلمہ مفتوح (۳) فعل امر میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے :

(نوٹ) ثلاثی مزید فیہ کے سب ابواب میں اسم فاعل اور اسم مفعول میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ اسم فاعل کا عین کلمہ مکسور اور اسم مفعول کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

دیگر مصادر تَكْذِيْبٌ - تَكْفِيْلٌ - تَنْقِيْحٌ - تَبْغِيْضٌ - تَكْسِيْرٌ - تدریس

خصوصیات باب ہذا :

(۱) تَعْدِیَہٌ (فعل لازم سے متعدی بنانا) جیسے صَدَقَ زَیْدٌ (زید نے سچ کہا) سے صَدَّقَ زَیْدٌ (زید نے سچ سمجھا)

(۲) صَیْرُوْرَتْ (صاحب ماخذ ہونا) جیسے
نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نُوْرٌ

(۳) تَحْوِیْلٌ (کسی چیز کو ماخذ یا ماخذ کے مثل بنانا) جیسے
نَصَّرَ خَالِدٌ رَجُلاً (خالد نے ایک آدمی کو نصرانی یا عیسائی بنایا) ماخذ نَصْرَانِیٌّ

(۴) بُلُوْغٌ (ماخذ میں جانا یا پہنچنا) جیسے
خَیَّمَ حَامِدٌ (حامد خیمے میں آیا) ماخذ خَیْمَۃٌ

(۵) قَصْرٌ (اختصار کی غرض سے مرکب کلمہ کو مختصر کر دینا) جیسے
سَبَّحَ خَالِدٌ (خالد نے سُبْحَانَ اللہ کہا)

(۶) نِسْبَت (ماخذ کی طرف منسوب کرنا) جیسے
کَفَّرْتُ خَالِدًا (میں نے خالد کو کفر سے نسبت دی)

(۷) تکثیر یا مبالغہ (کثرت کا اظہار کرنا یا مبالغہ کرنا) جیسے
قَطَعَ (کاٹنا) سے قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کرنا)

(۸) تَصْیِیْرٌ (کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا) جیسے
وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زِہ دار بنایا) ماخذ وَتَر بمعنی زِہ

(۹) سَلْب (کوئی چیز چھین لینا) جیسے قَشَّرْتُ الْعُوْدَ (میں نے لکڑی کا چھلکا اتارا)

....

۲۔ باب مُفَاعَلَۃٌ (فَاعَلَ)

ا ۔ یہ باب ثلاثی مجرد کے پہلے حرف کے بعد الف داخل کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے

قَتَلَ (اس نے قتل کیا) سے قَاتَلَ (اس نے لڑائی کی)

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پر آتے ہیں:-

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
قَاتَلَ اُس نے لڑائی کی	یُقَاتِلُ وہ لڑائی کرتا ہے	قَاتِلْ تو لڑائی کر	لَا تُقَاتِلْ تو لڑائی نہ کر	مُقَاتِلٌ لڑائی کرنے والا	مُقَاتَلٌ جس سے لڑائی کی جائے

مخالف

ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر
قُوْتِلَ لڑائی کی گئی	یُقَاتَلُ لڑائی کی جاتی ہے	مُقَاتَلَۃٌ لڑائی کرنا

قابل یادداشت (۱) اس باب کے فعل مضارع میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے

(۲) ماضی معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور ماضی مجہول کا مکسور۔ اس کے برعکس مضارع معروف کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے اور مضارع مجہول کا مفتوح

(۳) فعل امر میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

دیگر مصادر: مُکَاتَبَۃٌ۔ مُخَالَطَۃٌ۔ مُبَالَغَۃٌ۔ مُحَافَظَۃٌ۔

مُخَادَعَۃٌ۔ مساحقہ ـ مکالمہ ـ مجاہدہ

خصوصیات باب ہذا

(۱) اِشْتِراک (کسی کام میں دو شخصوں کا اس طرح مشارکت کرنا کہ اُن میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی) جیسے

قَاتَلَ زَیْدٌ حَامِدًا (زید اور حامد نے باہم لڑائی کی)

(۲) موافقت مُجَرَّد (مجرد یعنی مادہ ثلاثی مجرد کے ہم معنی ہونا) جیسے

سَافَرَ خَالِدٌ (خالد نے سفر کیا) ثلاثی مجرد سَفَرَ کے ہم معنے ہے۔

(۳) موافقت اَفْعَلَ (اَفْعَلَ یعنی باب افعال کے ہم معنی ہونا) جیسے

بَاعَدْتُہٗ (میں نے اسے دور کیا) بمعنے اَبْعَدْتُہٗ

(۴) موافقت فَعَّلَ (فَعَّلَ یعنی باب تفعیل کے ہم معنی ہونا) جیسے

ضَاعَفْتُہٗ (میں نے اُسے دُگنا کر دیا) بمعنی ضَعَّفْتُہٗ ؛

۳۔ بابِ اِفْعَال (اَفْعَلَ)

۱ اس کی ماضی معروف کی صورت صیغہ واحد مذکر غائب میں اَفْعَلَ ہے جو ماضی مجرد کے قبل الف مفتوح داخل کرنے اور فاء کلمہ کو ساکن کرنے سے مبنی ہے۔

جیسے دَخَلَ (وہ داخل ہوا) سے اَدْخَلَ (اس نے داخل کیا)

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پہ آتے ہیں :-

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اَدْخَلَ اُس نے داخل کیا	يُدْخِلُ وہ داخل کرتا ہے	اَدْخِلْ تو داخل کر	لَا تُدْخِلْ تو مت داخل کر	مُدْخِلٌ داخل کرنے والا	مُدْخَلٌ جسے داخل کیا جائے

ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر
اُدْخِلَ	يُدْخَلُ	اِدْخَالٌ
وہ داخل کیا گیا	وہ داخل کیا جاتا ہو	داخل کرنا

قابلِ یادداشت (۱) اس باب کے فعل مضارع میں بھی علامت مضارع مضموم ہوتی ہے۔

(۲) ماضی معروف کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور مضارع معروف کا مکسور۔ اس کے برعکس ماضی مجہول کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے اور مضارع مجہول کا مفتوح۔

(۳) اس باب کے فعل امر میں جو ہمزہ داخل کیا جاتا ہے۔ وہ مفتوح ہوتا ہے جو کہ تنہا اس باب کی خصوصیت ہے۔ دیگر ابواب میں ہمزہ یا تو مکسور ہوتا ہے یا مضموم۔

گویا اس باب میں ہمزہ وصل کا نہیں بلکہ ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔ یعنی اگر یہ کلام کے وسط میں بھی واقع ہو جائے تو اس کو ساقط نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کا ادا کرنا تلفظ میں ضروری ہوگا۔ جبکہ دوسرے ابواب میں فعل امر کی ابتدا میں ہمزہ وصل کا ہوتا ہے۔ جو کلام کے درمیان میں واقع ہو جانے کی صورت میں تلفظ سے ساقط کر دیا جاتا ہے۔

(۴) فعل امر میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

دیگر مصادر: اِخْرَاجٌ۔ اِجْلَاسٌ۔ اِنْغَارٌ۔ اِقْبَالٌ۔ اِنْذَارٌ۔

خصوصیات باب ہذا

(۱) تعدیہ (فعل لازم کو متعدی بنانا) جیسے

خَرَجَ (وہ نکلا) سے اَخْرَجَ (اس نے نکالا)

(۲) صَیْرُوْرَت (کسی چیز کا صاحب ماخذ ہو جانا) جیسے

اَقْفَرَ الْبَلَدُ (شہر ویرانہ بن گیا) ماخذ قَفْرٌ

(۳) تَصْیِیْرٌ (کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا) جیسے

اَشْسَعْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو تسمہ والا کر دیا) ماخذ شِسْعٌ (تسمہ)

(۴) بُلُوْغٌ (ماخذ میں آنا یا پہنچنا) جیسے

اَصْبَحَ خَالِدٌ (خالد صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبْحٌ

(۵) مُبَالغہ (کسی چیز کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا) جیسے

اَشْغَلْتُہٗ (میں نے اسے خوب مشغول رکھا)

(۶) وِجْدَانٌ (کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا) جیسے

اَحْمَدْتُ خَالِدًا (میں نے خالد کو قابل تعریف پایا)

(۷) اِبْتِدَاءٌ (مجرد کے معنی سے بالکل مختلف معنی میں آنا) جیسے

اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفْقَتٌ (مہربانی کرنا)

(۸) نسبت ماخذ (کسی چیز کو ماخذ کی طرف نسبت دینا) جیسے

اَکْفَرْتُہٗ (میں نے اس کو کفر سے منسوب کیا)

(۹) عرض (مفعول کو ماخذ میں لے جانا) جیسے

اَبَاعَ الْبَقَرَۃَ (وہ گائے کو بیچنے کی جگہ میں لے گیا)

(۱۰) حینونت (کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا) جیسے

اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت آ پہنچا)، مأخذ حِصَادٌ (کھیتی کاٹنا)

(۱۱) مطاوعتِ فَعَّلَ (فَعَّلَ کے بعد اس غرض کے لئے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا) جیسے

بَشَّرْتُهُ فَابْشَرَ (میں نے اُس کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہُوا)

مشق نمبر ۳۷

۱ ۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے ۷ مشہور ابواب کے نام لو:

۲ ۔ مصدر تَسْخِیْرٌ سے ماضی و مضارع معروف مجہول و امر و نہی اور اسم فاعل اور مفعول بناؤ:

۳ ۔ باب تفعیل کی خصوصیات بیان کرو:

۴ ۔ فعل ماضی حَاسَبَ سے ماضی مجہول ۔ مضارع معروف و مجہول ۔ امر و نہی اور اسم فاعل و مفعول لکھو:

۵ ۔ باب مُفَاعَلَة کی خصوصیات کون کون سی ہیں ۔

۶ ۔ باب تفعیل و مُفَاعَلَة و اِفعال میں علامت مضارع پر کونسی حرکت ہوتی ہے:

۷ ۔ مصدر اِکْرَامٌ سے ماضی و مضارع معروف و مجہول ۔ امر و نہی ۔ اسم فاعل و مفعول تحریر کرو:

۸ ۔ باب اِفعال کی خصوصیتیں بیان کرو:

۹ ۔ ہمزہ قطعی اور ہمزہ وصل میں کیا فرق ہے ۔ باب افعال کے فعل امر کے ہمزہ پر

کیا حرکت ہوتی ہے ؟

۱۰۔ ثلاثی مزید کے ابواب میں اسم فاعل اور اسم مفعول میں کیا فرق ہوتا ہے ؟

۱۱۔ عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) میں نے خالد کو اس معاملہ کے متعلق خبر دی لیکن اُس نے مجھے سچا نہ جانا (۲) رحمٰن ہی نے قرآن سکھلایا (۳) اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے۔ (۴) اُس نے مجھے میرے بھائی کا خط پہنچایا (۵) مجرموں کو قیامت کے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔ (۶) آزمائے ہوئے کو مت آزماؤ (۷) آخرت کے روز اللہ تعالےٰ کافروں سے گفتگو نہ کرے گا (۸) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں نکالتے (۹) اے میرے دوست میری بات قطع نہ کر (۱۰) اللہ کے راستہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں (۱۱) خط و کتابت نصف ملاقات ہے (۱۲) بیشک میں دور سے ایک اونٹ دیکھ رہا ہوں (۱۳) بیشک عقل مند آدمی اہم معاملات میں اپنے دوستوں سے مشورہ کرتا ہے (۱۴) علم کے حصول کے لئے دور دراز کا سفر کیا کرو (۱۵) نمازوں کی حفاظت کیا کرو خصوصاً درمیانی نماز کی (۱۶) ان کے ساتھ نہایت عمدہ طریق سے جھگڑا کرو (۱۷) میں نے اپنے نوکر کو ایک پیغام دیکر پرنسپل صاحب کے پاس بھیجا ہے (۱۸) عرب کے باشندے اپنے مہمانوں کی بہت عزت کرتے تھے (۱۹) بارش نے سبزہ اگایا تھا (۲۰) خالد پرندے کو پنجرہ میں داخل کرنے والا ہے (۲۱) منافق اپنا مال

اللہ کے راستے میں ہرگز خرچ نہیں کرے گا (۲۲) اللہ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا جائے گا (۲۳) بیشک سچ کامیاب کرتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ (۲۴) میں نے زید کو بھیجا کہ وہ اپنے باپ کو اطلاع دے کہ اس نے اپنی حالت کی اصلاح کر لی ہے (۲۵) آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر عام کر دی۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) تَخَبَّرْتُ (۲) بَلَّغَ (۷) لَا يُكَلِّمُ (۹) لَا تُقَاطِعْ (۱۱) أَلْمُكَاتَبَةُ (۱۲) إِنِّي أُشَاهِدُ (۱۳) يَتَشَاوَرُ (۱۴) سَافِرُوا الْمَقَامَاتِ الْبَعِيْدَةَ (۱۶) جَادِلْهُمْ (۱۷) بِرِسَالَةٍ (۱۸) سُكَّانُ الْعَرَبِ - يُكْرِمُوْنَ (۱۹) أَنْبَتَ (۲۰) مُدْخِلٌ (۲۱) لَنْ يُنْفِقَ (۲۲) لَا يُخْلَفُ (۲۳) يُنْجِي وَ يُهْلِكُ (۲۴) أَصْلَحَ (۲۵) أَكْمَلْتُ - أَتْمَمْتُ ۞

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بقیہ ابواب ثلاثی مزید فیہ

دو حرفوں کی زیادتی سے بننے والے ابواب

۴ - بَاب تَفَعُّلْ (تَفَعَّلَ)

یہ باب ابتدا میں حرفِ ت زیادہ کرنے اور عین کلمہ کو مکرر لانے سے بنتا ہے۔

اور تکرار کی وجہ سے عین کلمہ پر تشدید آتی ہے چنانچہ فَعَلَ سے تَفَعَّلَ بنتا ہے دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پر آتے ہیں۔

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
تَقَبَّلَ	يَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	لَا تَتَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ
اُسنے قبول کیا	وہ قبول کرتا ہے	تو قبول کر	تو مت قبول کر	قبول کرنیوالا	جو قبول کیا گیا ہو
ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر			
تُقُبِّلَ	يُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلٌ			
وہ قبول کیا گیا	وہ قبول کیا جاتا ہے	قبول کرنا			

قابل یادداشت: (۱) اس باب کے فعل امر کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے

(۲) ماضی معروف اور مضارع معروف و مجہول میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور ماضی مجہول کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

(۳) علامت مضارع مفتوح ہوتی ہے۔

دیگر مصادر: تَبَسُّمٌ - تَصَدُّقٌ - تَكَبُّرٌ - تَسَلُّمٌ - تَقَدُّمٌ

خصوصیات باب ہذا:

(۱) تکلّف (ماخذ میں تصنع کا اظہار کرنا) جیسے

تَشَجَّعَ خَالِدٌ (خالد بہ تکلف بہادر بنا) ماخذ شَجَاعَةٌ

(۲) تجنّب (ماخذ سے بچنا) جیسے

تَاَثَّمَ خَالِدٌ (خالد گناہ سے بچا) ماخذ اِثْمٌ

(۳) صَیرورت (کسی چیز کا صاحب ماخذ بن جانا) جیسے

تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار بن گیا) ماخذ مَالٌ

(۴) اتخاذ (کسی چیز کو ماخذ بنا لینا) جیسے

تَوَسَّدَ خَالِدٌ (خالد نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وِسَادَۃٌ

(۵) تعمّل (ماخذ کو کام میں لانا) جیسے

تَخَتَّمَ خَالِدٌ (خالد نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خَاتَم

(۶) تحوّل (کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا) جیسے

تَهَوَّدَ زَیْدٌ (زید یہودی بن گیا) ماخذ یَهُوْدِیٌّ

(۷) اِبتداءٌ (مجرد کے معنی سے بالکل علیحدہ معنی میں آنا) جیسے

تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمر نے کلام کیا) مادہ مجرد کَلْمٌ (زخمی کرنا)

(۸) تدریج (کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا) جیسے

تَجَرَّعَ حَامِدٌ (حامد نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جُرْعَۃٌ (گھونٹ)

(۹) مطاوعتِ فَعَّلَ (فَعَّلَ کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا) جیسے

عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اس کو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا)۔

۵۔ باب تَفَاعُلٌ (تفاعل)

یہ باب ابتدا میں حرف ت کی زیادتی اور فٔ کلمہ کے بعد الف کی زیادتی سے بنتا ہے۔ چنانچہ فَعَلَ سے تَفَاعَلَ بنے گا۔

دیگر افعال و مشتقات حسب ذیل طریق پر آتے ہیں:

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
تَقَاتَلَ	یَتَقَاتَلُ	تَقَاتَلْ	لَا تَتَقَاتَلْ	مُتَقَاتِلٌ	مُتَقَاتَلٌ
وہ باہم لڑا	وہ باہم لڑتا ہے	تو باہم لڑ	تو باہم نہ لڑ	باہم لڑنے والا	جس سے باہم لڑا جائے

ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر
تُقُوْتِلَ	یُتَقَاتَلُ	تَقَاتُلٌ
باہم لڑا گیا	باہم لڑا جاتا ہے	باہم لڑنا

تخاطب
تجاہل
تلاطم

قابل یاد داشت: (۱) یہ باب تفاعُل اور گذشتہ باب مُفاعلۃ دونوں اس لحاظ سے تو معنیً ایک جیسے ہیں کہ دونوں میں اشتراک فی الفعل کے معنی ہوتے ہیں لیکن لفظاً دونوں میں ایک فرق ہے کہ الفاظ میں باب مفاعلہ میں ایک اسم فاعل بنتا ہے اور دوسرا مفعول لیکن تفاعل میں دونوں بصورت فاعل ہی ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر عطف ہو کر فاعل ہونے میں شریک ہوتے ہیں۔ جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا میں زَیْدٌ فاعل ہے اور عَمْرًا مفعول لیکن تَقَاتَلَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو میں زَیْدٌ اور عمرو دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہے اور مفعول بھی۔ معنی کے اعتبار دونوں قریباً برابر ہیں

(۲) فعل امر کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے

(۳) فعل ماضی مجہول میں ف کلمہ کے بعد کا الف واؤ میں تبدیل ہو جاتا ہے

دیگر مصادر: تَقَابُلٌ۔ تَعَاقُبٌ۔ تَنَاوُلٌ۔ تَمَانُعٌ۔ تَسَاهُلٌ

خصوصیات باب ہٰذا :-

(۱) اِشتراک (دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو اس طرح کرنا کہ اُن میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی) جیسے تَضَارَبَ زَیدٌ وَخَالِدٌ (زید اور خالد نے باہم مار پیٹ کی)

(۲) تَخَیُّل[1] (اپنے میں ماخذ کے وجود کو ظاہر کرنا جب کہ وہ موجود نہ ہو) جیسے

تَمَارَضَ حَامِدٌ (حامد فرضی طور پر بیمار بنا) ماخذ مَرَضٌ

(۳) مَطاوعتِ فَاعَلَ (فاعل کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا) جیسے

نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)

---

[1] تَکَلُّف (تَفَعُّل میں مذکور ہو چکا ہے) اور تَخَیُّل میں یہ فرق ہے کہ تکلّف میں کوئی صفت بطور تکلّف و تصنّع اپنے میں پیدا کیجاتی ہے اور وہ صفت ایک محبوب و مرغوب چیز ہوتی ہے مثلاً تَشَجَّعَ زَیدٌ (زید تبکلّف بہادر بنا) زید واقع میں شجاع نہیں لیکن اس نے ظاہر کر دیا کہ اس میں شجاعت ہو اور شجاعت ایک پسندیدہ وصف ہو اور تخیّل میں کوئی صفت ظاہر کی جاتی ہے اور دوسرے کو دھوکہ دہی یا کسی اور مقصد کے لئے یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ ماخذ موجود ہے اگرچہ وہ ماخذ ناپسندیدہ و مکروہ ہی ہو تمارَضَ زَیدٌ میں مرض طبعاً ناپسندیدہ ہے مگر اس کا فاعل کسی مقصد کے لئے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مریض ہے۔ حالانکہ واقعہ میں وہ مریض نہیں ہوتا ؞

----

(۴) ابتداءً مجرد کے معنے سے بالکل علیحدہ معنی میں آنا، جیسے
تَبَارَکَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَکَ (اونٹ بیٹھا)

فائدہ (۱) جب باب تَفَعُّل اور باب تَفَاعُل سے مضارع واحد مؤنث غائب کا صیغہ بنایا جائے اور علامت مضارع تاءُ (ت) اس پر شروع میں داخل ہوتی ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ت تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔

فائدہ (۲) جب تفعُّل اور تفاعُل کا ف کلمہ مندرجہ ذیل گیارہ حرفوں میں سے کوئی حرف آجائے تو جائز ہے کہ تفعُّل اور تفاعُل کے تاءُ کو اسی ف کلمہ والے حرف سے بدل کر اس میں ادغام کر دیں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئے گا جیسے اِطَّهَّرَ - یَطَّهَّرُ - اِطَّهُّرًا
اِثَّاقَلَ - یَثَّاقَلُ - اِثَّاقُلٌ وہ حروف مندرجہ ذیل ہیں۔ ت - ث - د -
ذ - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ ؛

۷- باب اِنْفِعَال (اِنْفَعَلَ)

یہ باب ابتدا میں ہمزۂ الوصل اور ن کی زیادتی سے بنتا ہے۔ چنانچہ کَسَرَ (توڑا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹ گیا) بن جائے گا ؛

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق سے آتے ہیں۔

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	مصدر
اِنْکَسَرَ وہ ٹوٹ گیا	یَنْکَسِرُ وہ ٹوٹتا ہے	اِنْکَسِرْ تو ٹوٹ جا	لَا تَنْکَسِرْ تو مت ٹوٹ	مُنْکَسِرٌ ٹوٹنے والا	اِنْکِسَارٌ ٹوٹنا

قابل یادداشت: (۱) یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے۔ اس لئے مجہول کے صیغے اور اسم مفعول اس باب سے استعمال میں نہیں آتے ہیں۔

(۲) اس باب کے فعل ماضی معروف میں ہمزہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور اس طرح فعل امر میں عین کلمہ بھی مکسور ہوتا ہے۔

(۳) ماضی معروف میں عین کلمہ مفتوح اور مضارع معروف میں عین کلمہ مکسور آتا ہے۔

(۴) اس باب کے ف کلمہ میں یہ سات حروف (ا - د - ل - م - ن - ح - ی) نہیں آتے۔

دیگر مصادر: اِنْفِتَاحٌ - اِنْشِرَاحٌ - اِنْدِمَالٌ - اِنْقِبَاضٌ - اِنْحِصَارٌ -

خصوصیات باب ہذا:-

(۱) لزومٌ (یعنی فعل کا لازم ہونا) جیسے
فَتَحَ (کھولنا) سے اِنْفَتَحَ (کھل گیا)

(۲) مطاوعت مجرد - و تفعیل و افعال جیسے
قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) (مجرد ثلاثی)
کَسَّرْتُهٗ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) (باب تفعیل)
اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا) (باب افعال)

(۳) ابتداء (مجرد کے معنی سے بالکل علیحدہ معنی میں آنا) جیسے
اِنْطَلَقَ (جانا - چلنا) مادہ طَلَقَ (جدا ہونا - دینا)

....

مشق نمبر ۳۸

۱ - مصدر تَكَبُّرٌ سے ماضی مضارع معروف و مجہول - امر و نہی اور اسم فاعل و مفعول بناؤ :

۲ - باب تَفَعُّل کی خصوصیات بیان کرو :

۳ - ثلاثی مجرّد سے باب تَفَاعُل بنانے کا کیا طریقہ ہے ؟ تَسَاهُلٌ مصدر سے ماضی معروف و مجہول - مضارع معروف و مجہول - امر و نہی اور اسم فاعل و مفعول بناؤ :

۴ - باب تَفَاعُلٌ کی خصوصیات تحریر کرو :

۵ - باب اِنفعال مجرّد میں کن حروف کی زیادتی سے بنتا ہے - مصدر اِنْجِمَادٌ سے ماضی و مضارع معروف - امر و نہی اور اسم فاعل تحریر کرو -

۶ - اِنْفِعَال کی خصوصیات بیان کرو :

۷ - مندرجہ ذیل جملوں کی تحلیل نحوی کرو :

(۱) اَلْإِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ (۲) بِعْتُ سَبْعَةَ كُتُبٍ فِي السُّوقِ :

۸ - عربی میں ترجمہ کرو : -

(۱) کیا تم عربی بول سکتے ہو (۲) اللہ کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھی حرکت نہیں کرتا -

(۳) بیشک خدا بھروسہ کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے (۴) بہتر یہ ہے کہ اب ہم منتشر ہو جائیں اور اپنے اپنے کاموں میں لگ جائیں (۵) کیا تم پڑھ گئے جو کچھ اُستاد نے تمہیں پڑھایا (۶) تمہارے تو تمام حالات ہی بدل چکے ہیں (۷) اے زینب کیا تو نے آج کوئی چیز صدقہ کی (۸) سونے کی تھیلی دیکھ کر تینوں چور آپس میں لڑنے لگے۔ (۹) نہ تم بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور اللہ کے بندے بن جاؤ بھائی بھائی (۱۰) لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے (۱۱) ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے مت پکارو (۱۲) میں نے زید کو ایک روپیہ دیا تو اُس نے لے لیا (۱۳) مُبارک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ (۱۴) جب اُستاد اس کے کمرہ میں گیا تو خالد نے اپنے آپ کو مریض ظاہر کیا (۱۵) وہ لوٹا ٹوٹ گیا جس سے میں وضو کیا کرتا تھا (۱۶) مریض کے سب زخم ہسپتال میں ڈاکٹر کے علاج سے مندمل ہو گئے (۱۷) چور قاضی کے روبرو آپس میں جھگڑنے لگے (۱۸) اے اللہ تو کفار کے سینے اسلام کے لئے کھول دے (۱۹) فوجیں کوریا کے میدان جنگ سے واپس لوٹ گئی ہیں (۲۰) لوگ ایک وفد کی صورت میں حاکم کے گھر کی طرف چلے (۲۱) ثقیل ہونے کی وجہ سے کھانا آج میرے معدہ میں ہضم نہیں ہُوا (۲۲) اس معاملہ میں میری اُمید ٹوٹ چکی ہے (۲۳) سلطنت ایک خاندان سے دُوسرے خاندان میں منتقل ہوتی رہی (۲۴) اس وحشتناک خبر کو سُن کر میری طبیعت منقبض ہو گئی (۲۵) بیشک خدا تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا:

مشکل الفاظ کا ترجمہ:-

(٣) مُتَوَكِّلُوْنَ (٤) اَنْ نَنْتَشِرَ وَنَشْتَغِلَ (٩) لَا تَبَاغَضُوْا (١١) لَا تَنَابَزُوْا (١٣) تَبَارَكَ (١٤) تَمَارَضَ (١٧) اَخَذَ السَّرِقَةَ يَتَقَاصَمُوْنَ (١٨) اِنْشَرِحْ (١٩) قَدْ اِنْقَلَبَتْ يَاقَدْرَ جَعَتْ (٢٠) اِنْطَلَقَ (٢١) لَمْ يَنْهَضِمْ (٢٢) اِنْقَطَعَ رَجَائِیْ (٢٣) تَنَقَّلَتْ (٢٤) اِنْقَبَضَتْ ۔ اَلْمُتَوَحِّشَةُ ۔ (٢٥) متكبرين ؛

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بقیہ ابواب ثلاثی مزید فیہ

دو حرفوں کی زیادتی سے بننے والے مزید ابواب

۷ ۔ باب اِفْتِعَال (اِفْتَعَلَ)

یہ باب ثلاثی مجرد کی ابتدا میں ہمزۃ الوصل اور ف کلمہ کے بعد ت داخل کرنے سے بنتا ہے اور ف کلمہ کو ساکن کر دیتے ہیں ۔ چنانچہ فَعَلَ سے اِفْتَعَلَ بنتا ہے ۔ عَرَفَ (پہچاننا) سے اِعْتَرَفَ (ماننا) بنے گا ۔

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق سے آتے ہیں ۔

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اِعْتَرَفَ	یَعْتَرِفُ	اِعْتَرِفْ	لَا تَعْتَرِفْ	مُعْتَرِفٌ	مُعْتَرَفٌ
اُس نے مانا	وہ مانتا ہے	تو مان	تو مت مان	ماننے والا	جو مانا گیا ہو

ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر
اُعْتُرِفَ	یُعْتَرَفُ	اِعْتِرَافٌ
وہ مانا گیا	وہ مانا جاتا ہے	ماننا

قابلِ یادداشت: (۱) اس باب کے فعل امر میں عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

(۲) یہ باب عام طور پر لازم ہوتا ہے۔

(۳) ماضی معروف اور مضارع مجہول میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور اس کے برعکس ماضی مجہول اور مضارع معروف میں مکسور۔

(۴) ف کلمہ کے بعد جو ت داخل کی جاتی ہے اس میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں آتی ہیں۔

(الف) اگر ف کلمہ میں ص۔ ض۔ ط۔ ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ف کلمہ کے بعد آنے والی ت، ط سے بدل جاتی ہے جیسے

صَحِبَ سے اِصْطَحِبَ۔ ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ۔ طَلَعَ سے اِطَّلَعَ وغیرہ۔

(ب) اگر ف کلمہ د، ذ یا ز ہو تو ت، دال میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے

دَرَكَ سے اِدَّرَكَ۔ زَحَمَ سے اِزْدَحَمَ

ذ کے بعد اس طرح سے آنے والی د، ذ کے ساتھ مدغم کر دی جاتی ہے جیسے

ذَخَرَ سے اِدَّخَرَ یا اِذَّخَرَ۔

(ج) اگر ف کلمہ ث ہو تو بعض اوقات ت کو اس میں مدغم کر دیا جاتا ہے جیسے ثَبَتَ سے اِثَّبَتَ یا اِتَّبَتَ

دیگر مصادر: اِجْتِمَاعٌ۔ اِحْتِمَالٌ۔ اِلْتِفَاتٌ۔ اِكْتِسَابٌ۔ اِخْتِلَاطٌ

خصوصیات باب ہذا:۔

(۱) اِتِّخَاذ (کسی چیز کو ماخذ بنا لینا) جیسے اِخْتَبَزَ زَيْدٌ زید نے روٹی پکائی) مادہ خُبْزٌ۔

(۲) تصرّف (ماخذ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا) جیسے اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش کر کے علم حاصل کیا)

(۳) مطاوعت فَعَّلَ (فَعَلَ کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا) جیسے نَشَرْتُهُ فَانْتَشَرَ (میں نے اسے پھیلایا تو وہ پھیل گیا)

(۴) طلب (کسی سے کوئی چیز طلب کرنا) جیسے اِكْتَدَّ خَالِدًا (اس نے خالد سے مشقت طلب کی)۔

۸۔ باب اِفْعِلَالٌ (اِفْعَلَّ)

ثلاثی مجرّد کے آغاز میں ہمزۃ الوصل لگانے، ف کلمہ کو ساکن کرنے اور لام کلمہ کو مکرّر لانے سے یہ باب بنتا ہے۔ لام کلمہ پر صرف تشدید ڈال دی جاتی ہے اور اسے لفظاً مکرّر نہیں لایا جاتا۔ چنانچہ حَمِرَ سے اِحْمَرَّ بنتا ہے۔

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پر آتے ہیں۔

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	مصدر
اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ یا اِحْمَرِرْ	لَا تَحْمَرَّ یا لَا تَحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ
وہ سُرخ ہوا	وہ سُرخ ہوتا ہے	تو سُرخ ہو	تو سُرخ مت ہو	سُرخ ہونیوالا	سُرخ ہونا

قابل یادداشت ۔ یہ باب صرف رنگ اور عیب کے ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے اور لازم ہوتا ہے اور اسی وجہ سے فعل مجہول اور اسم مفعول اس باب سے نہیں آتے ۔

(۲) فعل امر اور نہی میں لام کلمہ پر تشدید بھی آسکتی ہے اور تشدید کے بغیر اُسے لفظاً بھی مکرر لایا جاسکتا ہے ۔ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَرِرْ ۔

دیگر مصادر :- اِخْضِرَارٌ ۔ اِعْوِجَاجٌ ۔ اِصْفِرَارٌ ۔ اِبْیِضَاضٌ

(نوٹ) یہ باب لازم آتا ہے اور رنگ یا عیب کے ذکر کے لیے مخصوص ہے ۔

خصوصیات باب ہذا :-

(۱) مبالغہ ۔ اِسْوَدَّ اللَّیْلُ (رات بہت تاریک ہوگئی)

(۲) دُخول فی الصفۃ اِخْضَرَّ الْاَوْرَاقُ (پتے سبز ہوگئے)

تین حرفوں کی زیادتی سے بننے والا باب

۵ ۔ اِسْتِفْعَالٌ (اِسْتَفْعَلَ)

مجرد فعل کے شروع میں ا (مکسور) س (مجزوم) اور ت (مفتوح) کے بڑھانے سے یہ باب بنتا ہے ۔ جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی) سے

غرق سے استغراق

اِسْتَنْصَرَ (اس نے مدد طلب کی) دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پہ آتے ہیں

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اِسْتَغْفَرَ اُس نے بخشش مانگی	یَسْتَغْفِرُ وہ بخشش مانگتا ہے	اِسْتَغْفِرْ تو بخشش مانگ	لَا تَسْتَغْفِرْ تو مت بخشش مانگ	مُسْتَغْفِرٌ بخشش مانگنے والا	مُسْتَغْفَرٌ جس سے بخشش مانگی جائے
ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر			
اُسْتُغْفِرَ اس سے بخشش مانگی گئی	یُسْتَغْفَرُ اس سے بخشش مانگی جاتی ہے	اِسْتِغْفَارٌ بخشش مانگنا			

قابلِ یادداشت: (۱) ماضی معروف اور مضارع مجہول میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور ماضی مجہول و مضارع معروف و امر و نہی میں مکسور۔

(۲) ماضی مجہول میں ہمزۃ الوصل مضموم آتا ہے۔

دیگر مصادر: اِسْتِنْصَارٌ، اِسْتِمْدَادٌ، اِسْتِحْسَانٌ، اِسْتِقْبَالٌ، اِسْتِثْنَاءٌ

خصوصیات بابِ ہذا۔

(۱) اِتِّخَاذ: کسی چیز کو ماخذ بنالینا، جیسے

اِسْتَوْطَنَ خَالِدٌ اَلْپَاکِسْتَانَ (خالد نے پاکستان کو وطن بنایا) ماخذ وَطَن

(۲) طَلَب: ماخذ کو طلب کرنا، جیسے

اِسْتَغْفَرَ حَامِدٌ (حامد نے مغفرت طلب کی) ماخذ مَغْفِرَۃٌ

(۳) وِجدان: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا، جیسے

اِسْتَحْسَنْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو حسین یا اچھا پایا) ماخذ حُسْنٌ

(۴) حسبان (کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف گمان کرنا) جیسے

اِسْتَعْظَمْتُہٗ (میں نے اُس کو بڑا گمان کیا) ماخذ عَظَمَۃٌ

(۵) قصر (مرکب کلمہ کی جگہ اختصار کی غرض سے ایک ہی کلمہ لے آنا:

جیسے اِسْتَرْجَعَ (اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا)

(۶) تحوّل (فاعل کا ماخذ بن جانا یعنی اس کی ماہیّت بدل کر ماخذ کی ماہیّت بن جانا) جیسے:

اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر بن گئی)

(۷) تکلّف۔ اِسْتَجْرَأَ عُمَرُ (عمر بہ تکلّف جری بنا)

مشق نمبر ۳۹

۱۔ مصدر اِجْتِنَابٌ سے ماضی۔ مضارع معروف و مجہول۔ اسم فاعل و مفعول اور امر و نہی کے صیغے بناؤ اور ان کے معانی بیان کرو:۔

۲۔ باب اِفتعال کی خصوصیات بیان کرو:۔

۳۔ اس باب کے بناتے وقت مجرّد کے ف کلمہ کے بعد ت داخل کی جاتی ہے اس میں کیا کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:۔

۴۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد تحریر کرو:۔

یَوْمٌ۔ اَیْدٍ۔ وَادٍ۔ وُکُرٌ۔ وَقْتٌ۔ وُضَعَاءُ۔ وَصْفٌ۔ وُسُدٌ۔ وِسَادَۃٌ۔ وُسُدٌ:۔

۵ - مصدر اِمْتِوَادٌ سے ماضی و مضارع معروف - امر و نہی اور اسم فاعل بناؤ اور ان کے معانی بھی بیان کرو۔

۶ - باب اِفْعِلَالٌ کے بنانے کا طریقہ بیان کرو۔ یہ باب کن چیزوں کے اظہار کے لئے مخصوص ہے۔

۷ - باب اِسْتِفْعَالٌ کے بنانے کا طریقہ اور اس کی خصوصیات بیان کرو۔

۸ - مصدر اِسْتِخْبَارٌ سے ماضی (معروف و مجہول) مضارع (معروف و مجہول) امر و نہی اور اسم فاعل و اسم مفعول بیان کرو۔

۹ - بتاؤ مندرجہ ذیل افعال ماضی کس کس باب سے ہے -
أَكْرَمَ - صَدَّقَ - حَسُنَ - اِسْتَبْشَرَ - اِنْفَتَحَ -
تَجَاهَلَ - اِصْطَادَ - نَاظَرَ - تَشَكَّرَ - اِبْيَضَّ - شَرِبَ -

۱۰ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) اے لوگو بہت گمانوں سے پرہیز کرو (۲) مسئلہ ختم نبوت میں علمائے اسلام نے کبھی بھی اختلاف نہیں کیا (۳) آگ بھڑک گئی اور اس کے شرارے فضا میں بلند ہو گئے (۴) اس خبر کے سننے سے میرا دل بے چین ہو گیا (۵) قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا (۶) قاضی نے حکم دیا کہ مجرموں کو قید کر دیا جائے جب تک کہ وہ حقیقت کا اعتراف نہ کریں (۷) لوگ امیر کے گھر کے صحن میں جمع ہوتے ہیں تاکہ اُسے شہر کے حالات سے باخبر کریں (۸) اے نوجوانانِ اسلام تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اپنی طاقت کے مطابق علم حاصل کرو - (۹) یہ لکڑی بارش کی وجہ سے ٹیڑھی ہو گئی ہے (۱۰) اے

خالد میرے سامنے آنے سے تیرا چہرہ زرد کیوں ہو جاتا ہے (۱۱) حیا و شرم کی وجہ سے اُس لڑکی کے دونوں رخسار سُرخ ہو گئے (۱۲) موسم بہار میں درختوں کے پتے سبز کیوں ہو جاتے ہیں (۱۳) جب بادشاہ نے اپنے بیٹے کی موت کی خبر سُنی تو دنیا اس کی آنکھوں میں اندھیر ہو گئی (۱۴) میں اپنے پروردگار سے سب گناہوں سے بخشش طلب کرتا ہوں (۱۵) جس نے برائی کو اچھا سمجھا وہ اسے کر گزرا (۱۶) حاکم کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ لوگوں سے بغیر معاوضہ کے خدمت لے (۱۷) کراچی کے لوگوں نے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو کا شاندار استقبال کیا (۱۸) فرعون اور اس کے لشکر نے بغیر سچائی کے زمین میں تکبر کیا (۱۹) اے لڑکو خوش ہو جاؤ کہ تم امتحان میں پاس ہو گئے ہو (۲۰) مسلمانوں کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مصیبت کے وقت بھی اللہ کے علاوہ کسی اور سے مدد طلب کریں ۞

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) ظَنٌّ (۳) اِشْتَعَلَتْ - جَمْرٌ - (۴) اِضْطِرَابٌ (۵) اِنْشَقَّ الْقَمَرُ (۶) اَنْ يُحْبَسَ (۸) يَا شُبَّانَ الْاِسْلَامِ - (۹) اِعْوَجَّ - خَشَبٌ - مَطَرٌ - (۱۰) يَصْفَرُّ (۱۱) اِحْمَرَّتْ - وَجْنَتَا (۱۳) اِسْوَدَّتِ الدُّنْيَا (۱۵) مَنْ اِسْتَحْسَنَ (۱۶) لَا يَجُوْزُ لِلْحَاكِمِ (۱۸) اِسْتَكْبَرَ - بِغَيْرِ حَقٍّ (۱۹) اِسْتَبْشِرُوْا (۲۰) اَنْ يَسْتَمِدُّوْا - عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ ۞

الدرس الاربعون

ابواب رُباعی مجرّد و مزید فیہ

رباعی مجرّد وہ ابواب ہیں جن میں چار حروف اصلی ہوں۔ اور ابواب رُباعی مزید فیہ وہ ہیں کہ اُن میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ کچھ حروف زائد بھی ہوں ؛

رُباعی مجرّد - فَعْلَلَ

رُباعی مجرّد کا ایک ہی باب ہے جس کا وزن فَعْلَلَ ہے جیسے زَلْزَلَ (ہلانا) دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل ہیں۔

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
زَلْزَلَ	یُزَلْزِلُ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ	مُزَلْزِلٌ	مُزَلْزَلٌ
اُس نے ہلایا	وہ ہلاتا ہے	تو ہلا	تو مت ہلا	ہلانے والا	جو ہلایا گیا ہو

ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر
زُلْزِلَ	یُزَلْزَلُ	زَلْزَلَةٌ
وہ ہلایا گیا	وہ ہلایا جاتا ہے	ہلانا

قابل یادداشت :- (۱) اس باب کے فعل مضارع میں علامت مضارع

مضموم آتی ہے۔

(۲) اس باب کے ماضی معروف اور مضارع مجہول میں عین کلمہ پر فتحہ آتا ہے۔ اور مضارع معروف اور ماضی مجہول کے عین کلمہ پر کسرہ آتا ہے

(۳) فعل امر کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

دیگر مصادر: تَرْجَمَۃٌ (ترجمہ کرنا) قَنْطَرَۃٌ (پل باندھنا) بَعْثَرَۃٌ (ابھارنا) زَعْفَرَۃٌ (زعفران سے رنگنا) مَضْمَضَۃٌ (کلی کرنا)

خصوصیات باب ہذا۔

(۱) قصر (اختصار کی غرض سے مرکب کی جگہ ایک کلمہ اشتقاق کرنا) جیسے بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ کہا)

(۲) اِلباس (کسی کو ماخذ پہنانا) جیسے: بَرْقَعْتُہٗ (میں نے اسے برقعہ پہنایا)

(۳) اِتخاذ (کسی چیز کو ماخذ بنانا) جیسے: قَنْطَرَ (اس نے پل بنایا) ماخذ قَنْطَرَۃٌ (پل)

(۴) تعمل (ماخذ سے کام لے کر عمل کرنا) جیسے زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اس نے زعفران سے کپڑا رنگا) ماخذ زَعْفَرَانٌ۔

رُباعی مزید فیہ

ایک حرف کی زیادتی سے بننے والے ابواب

۱ - تفعلل

یہ باب ثلاثی مجرد کی ابتدا میں حرف ت کی زیادتی سے بنتا ہے جیسے
دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا) سے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا)
دیگر ابواب اور مشتقات حسب ذیل طریق سے آتے ہیں۔

اسم مفعول	اسم فاعل	نہی	امر	مضارع معروف	ماضی معروف
مُتَدَحْرَجٌ	مُتَدَحْرِجٌ	لَاتَتَدَحْرَجْ	تَدَحْرَجْ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجَ
لڑھکایا ہوا	لڑھکنے والا	تو مت لڑھک	تو لڑھک	وہ لڑھکتا ہے	وہ لڑھکا
مصدر					
تَدَحْرُجٌ					
لڑھکنا					

قابل یادداشت (۱) یہ باب لازم ہوتا ہے
(۲) ماضی و مضارع اور امر و نہی میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔
دیگر مصادر: تَسَرْبُلٌ (کرتا پہننا) تَسَلْطُنٌ (سلطان بننا) تَبَخْتُرٌ
(نازسے چلنا) تَمَرْمُرٌ (بڑبڑانا) تَقَرْقُشٌ (پیچھے ہٹنا)

خصوصیات باب ہذا۔

(۱) تعمّل (ماخذ کو کام میں لانا) جیسے
تَبَرْقَعَتْ زُبَيْدَةُ (زبیدہ نے برقعہ پہنا) ماخذ بُرْقُعَةٌ

(۲) تحوّل (کسی چیز کا ماخذ یا مثل ماخذ ہونا) جیسے
تَسَلْطَنَ حَامِدٌ (حامد بادشاہ بن گیا) ماخذ سُلْطَانٌ

(۳) مُطاوعتِ فَعْلَلَ (فَعْلَلَ کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کرلیا) جیسے:
دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اُسے لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا)

دو حرفوں کی زیادتی سے بننے والے ابواب

۲۔ اِفْعِنْلَال

یہ باب رُباعی مجرّد کی ابتدا میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے حَرْجَمَ (جمع کرنا) سے اِحْرَنْجَمَ (جمع ہونا) دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق سے بنتے ہیں۔

اسم مفعول	اسم فاعل	نہی	امر	مضارع معروف	ماضی معروف
مُحْرَنْجَمٌ جو جمع ہوا ہو	مُحْرَنْجِمٌ جمع ہونیوالا	لَاتَحْرَنْجِمْ تو مت جمع ہو	اِحْرَنْجِمْ تو جمع ہو	يَحْرَنْجِمُ وہ جمع ہوتا ہے	اِحْرَنْجَمَ وہ جمع ہوا

مصدر
اِحْرِنْجَامٌ جمع ہونا

قابلِ یادداشت: (۱) یہ باب عموماً لازم ہوتا ہے۔
دیگر مصادر: اِبْلَنْدَاحٌ (جگہ وسیع ہونا) اِعْرِنْكَاسٌ (بالوں کا سیاہ ہونا)

خصوصیات باب ہذا

(۱) مبالغہ جیسے اِسْحَنْفَرَ (اُس نے بہت زیادہ جلدی کی)

(۲) اِقْتِضَاب (ایسے معنی میں آنا جو بالکل نیا ہو) جیسے اِعْرَنْظَمَ الْمَلِکُ (آدمی منقبض ہوا)

۳۔ اِفْعِلَّالٌ

یہ باب رُباعی مجرّد کے شروع میں ہمزہ بڑھانے اور لام کلمہ کو مشدّد کرنے سے بنتا ہے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ (اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے)

طَمْأَنَ سے اِطْمَأَنَّ (وہ تسلی پا گیا)

دیگر افعال اور مشتقات حسب ذیل طریق پہ آتے ہیں

ماضی معروف	مضارع معروف	امر	نہی	اسم فاعل	اسم مفعول
اِطْمَأَنَّ	یَطْمَئِنُّ	اِطْمَأْنِنْ یا اِطْمَئِنَّ	لَا تَطْمَئِنَّ	مُطْمَئِنٌّ	مُطْمَأَنٌّ
اسکو تسلی ہوئی	وہ تسلی پاتا ہے	تو تسلی پا	تو تسلی مت پا	تسلی پانیوالا	جو تسلی پایا گیا

مصدر
اِطْمِئْنَانٌ
تسلی پانا

اِطْمِئْنَان

دیگر مصادر = اِقْشِعْرَارٌ (کانپنا) اِقْمِطْرَارٌ (ناخوش ہونا) اِزْمِهْرَارٌ

(چمکنا)۔

قابل یادداشت : یہ باب بھی لازم ہوتا ہے۔

خصوصیات باب ہذا۔

(۱) اِقْتِضَاب (بالکل نئے معنی میں آنا اس باب کا جس کا مادہ مجرد سے نہیں ہوتا)۔ جیسے

اِشْرَأَبَّ خَالِدٌ (خالد نہایت چوکنا ہوا)۔

مشق نمبر ۴۰

۱ - قَنْطَرَةٌ سے باب فَعْلَلَ سے مضارع و ماضی (معروف و مجہول) امر و نہی اور اسم فاعل اور مفعول بناؤ۔

۲ - باب فَعْلَلَ کی خصوصیات بیان کرو۔

۳ - باب اِفْعِنْلَال کے بنانے کا کیا طریقہ ہے۔ مصدر اِبْلِنْدَاحٌ سے اس باب کے سب صیغے بناؤ

۴ - تَمَہْبَلَ سے باب تَفَعْلُلَةٌ کے تمام فعل بناؤ اور معانی لکھو۔

۵ - باب تَفَعْلُلَةٌ کی خصوصیات بیان کرو۔

۶ - مصدر اِقْشِعْرَارٌ سے باب اِفْعِلَّال کے ماضی و مضارع امر و نہی اور اسم فاعل و مفعول بناؤ۔

۷ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) بیشک شیطان لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے (۲) کیا تو

اس کتاب کا عربی میں ترجمہ کرے گا (۳) قیامت کے دن زمین لرزا دی جائے گی۔ لرزنا اس کا (۴) کھلاڑی نے اپنے پاؤں سے فٹ بال کو لڑھکایا (۵) حکومت پنجاب دریائے چناب پر پل باندھے گی (۶) زینب اپنا کپڑا زعفران سے رنگے گی (۷) عورتوں نے شہر کے حاکم کی بیوی پہ آہ و بکا کی (۸) ہم مسلمان وضو میں تین بار کلی کرتے ہیں (۹) میرا بڑا بھائی سوتے وقت خراٹے لیتا ہے (۱۰) بچہ چھت سے فرش پر لڑھک گیا (۱۱) صلاح الدین اپنی ہمت سے مصر کا بادشاہ بنا (۱۲) اے مسلمان عورتو تمہیں لازم ہے کہ گھر سے نکلتے وقت پہلے برقعہ پہنو (۱۳) فوجی کو دیکھ کر بوڑھی عورت بڑبڑانے لگی (۱۴) کہا جاتا ہے کہ بنارس میں ایک مسلمان زندیق ہو گیا (۱۵) ماں نے اپنی بیٹی کو کرتہ پہنایا تو اس نے کرتہ پہن لیا۔ (۱۶) لوگ ہر نماز کے وقت اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوتے ہیں (۱۷) اس بڑھیا کے سر کے بال سیاہ ہونے لگ گئے ہیں (۱۸) مہمانوں کے لئے جگہ وسیع ہو گئی ہے (۱۹) اے مومنو کفار کی غداریوں سے مطمئن نہ ہو جاؤ (۲۰) شیر کو دیکھ کر لڑکا چوکنا ہو گیا ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) يُوَسْوِسُ (۳) زُلْزِلَتْ (۵) تُقَنْطِرُ (۷) وَلْوَلَتِ النِّسَاءُ (۸) تُمَضْمِضُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (۹) يُخَرْخِرُ (۱۱) تَسَلْطَنَ (۱۲) عَلَيْكُنَّ اَنْ تَبَرْقَعْنَ (۱۳) اَخَذَتْ تَغَرْمَرُ (۱۴) تَزَنْدَقَ (۱۵) سَرْبَلَتْ فَتَسَرْبَلَتْ (۱۶) يَحْرَنْجِمُ النَّاسُ (۱۷) اِعْرَنْكَسَ (۱۸) اِمْبَلَنْدَحَ الْمَحَلُّ (۱۹) لَا تَطْمَئِنُّوْا غَدَرَاتُ (۲۰) اِشْرَأَبَّ - بِرُؤْيَةِ الْاَسَدِ ؛

اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

مُنْصَرِفْ وغیر مُنْصَرِفْ

۱ - آخری حرف کی حرکات کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں -

مُعْرَبْ اور مَبْنِیْ [۱]

مُعْرَبْ وہ کلمہ ہے جو نہ تو فعل ماضی اور امر سے مشابہ ہو اور نہ ہی حرف کے مشابہ ہو۔ اس قسم کے کلمہ کے آخری حرف کی حرکات میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے یعنی کبھی حالت (حالت فاعلی) میں اس پر ضمہ آتا ہے۔ کبھی حالت (حالت نصبی) میں فتحہ آتا ہے۔ اور کبھی حالت (حالت جرّی) میں کسرہ آتا ہے۔ جیسے جَاءَ خَالِدٌ - رَاَیْتُ خَالِدًا - مَرَرْتُ بِخَالِدٍ یعنی خالد کے آخری حرف کی حرکات میں چونکہ تبدیلی ہوتی رہتی ہے لہذا خالد مُعْرَبْ کہلائے گا۔ بالفاظ دیگر مُعرب وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کی حرکات بدلتی رہتی ہیں۔

مَبْنِیْ وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اور اس کے آخری حرف کی حرکات وغیرہ میں تبدیلی نہ ہوتی ہو۔ جیسے جَاءَ هٰذَا - رَاَیْتُ هٰذَا مَرَرْتُ بِهٰذَا -

---

[۱] اعراب کے متعلق تفصیلی بحث سبق نمبر ۱ میں گزر چکی ہے۔

(نوٹ ۱) اسماء اکثر مُعرَب ہوتے ہیں۔ فعلوں میں مضارع[۱] مُعرب ہے اور فعل ماضی اور امر حاضر مبنی ہیں۔ حروف سب مبنی ہوتے ہیں۔ مبنی اور معرب کی تعریف کے لیے یہ شعر یاد رکھو۔

معرب آں باشد کہ گردد بار بار — مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

اسم معرب کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مُنصَرِف اور غیر مُنصَرِف

مُنصَرِف وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں حرکات ثلاثہ (ضمہ۔ فتحہ کسرہ) اور تنوین آسکتی ہے۔ جیسے زَیدٌ۔ فَرَسٌ۔ وَلَدٌ وغیرہ

اسم غیر مُنصَرِف۔ وہ اسم ہے جس پر نہ تو تنوین آتی ہے اور نہ اس کے نیچے کسرہ آتا ہے۔ جرّ کی حالت میں بھی بجائے کسرہ اُسے فتحہ ہی دیا جاتا ہے۔ جیسے۔ خَرَجَ اَحمَدُ۔ ضَرَبتُ اَحمَدَ۔ ذَهَبتُ اِلٰی اَحمَدَ

(نوٹ) اسم غیر منصرف کو ممنوع الصرف بھی کہتے ہیں۔ اور جن اسباب (یا سبب) کی بنا پر غیر منصرف ہو انہیں اسباب مَنعِ صَرف کہا جاتا ہے اسباب منع صرف ۹ ہیں[۲]

ذیل میں ہم غیر منصرف اسماء کی کیفیات اور شرائط وغیرہ بیان کرتے ہیں

۴۔ اسم عَلَم (معرفہ) (PROPER NOUN) ممنوع الصرف یا غیر منصرف ہوتا ہوتا ہے اگر اس میں مندرجہ ذیل اسباب منع صرف میں سے کوئی پایا جاتا ہو

(۱) تانیث — یعنی اگر اسم علم مؤنث ہو تو وہ غیر منصرف ہوگا۔ خواہ تانیث

۱؎ فعل مضارع کے دو صیغے جمع مؤنث حاضر اور جمع مؤنث غائب مبنی ہوتے ہیں نہ کہ معرب

۲؎ عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ ترکیب۔ جمع۔ الف ونون زائدتان۔ وزن فعل۔

معنوی ہو جیسے زَیْنَبُ میں یا اس میں تاءِ علامت تانیث ہو۔ جیسے
عَائِشَۃُ ۔ مَکَّۃُ جیسے جَاءَ زَیْنَبُ ۔ رَأَیْتُ زَیْنَبَ ۔ مَرَرْتُ بِزَیْنَبَ

(۲) عجمی ہو ۔ یعنی عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں عَلَم ہو تو وہ بھی
غیر منصرف شمار ہوگا ۔ جیسے لَنْدَنُ ۔ اِبْرَاهِیْمُ ۔

(۳) مُرَکَّب ۔ یعنی ایسا مرکب کہ اس کے دونوں کلمے اضافت یا
اسناد کے تعلق کے بغیر ترکیب پا گئے ہوں ۔ جیسے بَعْلَبَکُّ ۔ نِیُوْیُوْرَکُ

(۴) اَلِفِ وَنُوْن زائدتین ۔ یعنی اگر عَلَم کے آخر میں الف و نون زائدتین
ہوں تو وہ بھی غیر منصرف شمار ہوگا جیسے عُثْمَانُ ۔ عِرْفَانُ ۔ حَمْدَانُ

(۵) وزن الفعل ۔ اگر کسی عَلَم کا وزن کسی فعل کے وزن کے مشابہ ہو تو وہ
بھی غیر منصرف متصور ہوگا ۔ جیسے اَحْمَدُ کہ اس کا وزن اَفْعَلُ کے مشابہ
ہے اور تَغْلِبُ کہ یہ تَضْرِبُ کے مشابہ ہے ۔

(۶) مذکر ثلاثی مضموم الاول مفتوح الثانی ۔ اگر کوئی عَلَم ایسا ہو کہ اس کے
تین ہی حروف ہوں اور ان میں سے پہلا مضموم ہو اور دوسرا مفتوح ہو تو
وہ بھی غیر منصرف ہوگا ۔ جیسے عُمَرُ ۔ زُفَرُ وغیرہ اسے عدل بھی کہتے ہیں ۔

۳ ۔ اسم صفت ممنوع الصرف (غیر منصرف) ہوتا ہے اگر

(۱) وہ اَفْعَلُ کے وزن پہ ہو جیسے اَسْوَدُ ۔ اَحْمَرُ ۔ اَسْبَقُ ۔ اَعْظَمُ وغیرہ
جَاءَ رَجُلٌ اَسْوَدُ ۔ رَأَیْتُ کَبْشًا اَسْوَدَ ۔ مَرَرْتُ
بِرَجُلٍ اَسْوَدَ ۔

(۲) وہ فَعْلَانُ کے وزن پہ ہو مثلاً غَضْبَانُ ۔ عَطْشَانُ ۔ سَکْرَانُ ۔

اَلْمُعَلِّمُ غَضْبَانُ - رَأَيْتُ مُعَلِّمًا غَضْبَانَ - ذَهَبْتُ اِلَى غَضْبَانَ -

(۳) کلماتِ مَثْنٰی (دو دو) ثُلٰثُ (تین تین) رُبَاعُ (چار چار) اور اُخَرُ (جمع اُخریٰ)

جَلَسَتْ نِسَاءٌ اُخَرُ - رَأَيْتُ نِسَاءً اُخَرَ - كَتَبْتُ اِلَى نِسَاءٍ اُخَرَ -

۴ - مزید اسماء جو ممنوع الصرف ہیں

(۱) جمع مِنْتَہی اَلْجُمُوع = یعنی ایسی جمع جو مکسر ہو اور اس کا تیسرا حرف الف ہو۔ بالفاظ دیگر وہ جمع مکسر جو فَعَالِلُ یا فَعَالِیلُ کے وزن پر ہو جیسے عَسَاكِرُ - مَصَابِيحُ - مَدَارِسُ - مَفَاتِيحُ وغیرہ

(۲) اَلفِ تانیث مَمدُودہ و مَقصُورہ = یعنی وہ اسماء جو اَلِف ممدودہ (پورا لمبا الف) اور الف مقصورہ (چھوٹا الف جو اوپر کھڑا ہوتا ہے) سے مؤنث بنتے ہوں جیسے

ذَهْرَاءُ - صَحْرَاءُ - زَرْقَاءُ - حُسْنٰى - كُبْرٰى - حُبْلٰى وغیرہ

هِىَ اِمْرَاَةٌ زَهْرَاءُ - خَطَبْتُ اِمْرَاَةً زَهْرَاءَ - اِشْتَرَيْتُ الْحُلِىَّ مِنْ اِمْرَاَةٍ زَهْرَاءَ جَاءَتْ حُبْلٰى اِلَى الْمُسْتَشْفٰى - وَجَدْتُ حُبْلٰى فِى السُّوقِ - ذَهَبَتْ زَيْنَبُ اِلَى حُبْلٰى :

(نوٹ) اگر اسم غیر منصرف پر لام تعریف داخل ہو یا وہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالتِ جَرّ میں کسرہ دیا جاتا ہے جیسے

ذَهَبَ الرِّجَالُ إِلَى الصَّحْرَاءِ
تُوجَدُ الْأُسُودُ فِي صَحْرَاءِ الْعَرَبِ
ذَهَبَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ
طُفْنَا فِي مَسَاجِدِ الْمَدِينَةِ ؞

مشق نمبر ۱۴

۱ - مُعرب اور مبنی کی تعریفیں کرو اور مثالیں دو - کون سے فعل مُعرب ہیں اور کون سے مبنی ؟

۲ - مُنصرف اور غیر مُنصرف کی تعریفیں بمعہ امثلہ بیان کرو ؞

۳ - اسمِ عَلَم کن کن صورتوں میں غیر منصرف ہوتا ہے ؞

۴ - اسمِ صِفت کے غیر مُنصرف ہونیکی کون سی صورتیں ہیں ؟

۵ - اسمِ عَلَم اور صِفت کے علاوہ اور کون سے اسماء غیر مُنصرف ہیں

۶ - مندرجہ ذیل جملوں کو اعراب لگاؤ -

ذهب خالد الى زينب - رايت عثمان فى سوق المدينة - سافرت الى مكة - ارسلت عائشة مفاتيح المدرسة إلى طلحة - هل كتبت المكتوب الى احمد - رجع الاذنب الاسود الى صحراء - هل ذهب عمر الى نيويورك - قد ارسل هند التلغراف إلى اسمعيل

۷۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے مُعرَب اور مبنی الگ الگ لکھو۔

خَالِدٌ ۔ هٰذَا ۔ ذٰلِكَ ۔ رَجُلٌ ۔ اَكْبَرُ ۔ مَنْ ۔ سُلطان۔

هٰؤُلَاءِ ۔ كَيْفَ ۔ فَرَسٌ فعل امر حاضر ۔ فعل مضارع ۔ جَمَلٌ ۔

اَلَّذِی ۔ فعل ماضی ؞

۸۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے مُنصرف اور غیر مُنصرف بتاؤ ۔

حَامِدٌ ۔ اَسَدٌ ۔ اَخْضَرُ ۔ رَحْمٰنُ ۔ لَاهَوْرُ ۔ كِتَابٌ ۔

مَسَاجِدُ ۔ حُسنیٰ ۔ زُبیدَةُ ۔ نیوکیسَلُ ۔ اِسْمٰعِیلُ ۔

فَاطِمَةُ ۔ تَغْلِبُ ۔ مَثْنیٰ ۔ زُفَرُ ۔ اَعْوَرُ ۔ لائل فور ۔

عَطْشَانُ ۔ حُبْلیٰ ۔ مُجَاهِدٌ ۔ مَكَاتِبُ ۔ پاکستان ؞

۹۔ عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) میں عائشہ کے پاس سے گزرا جبکہ وہ بازار میں کپڑا خرید رہی تھی۔ (۲) وزیر اعظم پاکستان نے چرچل کی طرف ایک خط بھیجا ہے (۳) الہ آباد سے اکثر مسلمان پاکستان کی طرف کوچ کر آئے ہیں (۴) میرا چھوٹا بھائی تمہارے دوست افضل کی مانند ہے (۵) میں نے یہ سائیکل ایک سو روپیہ میں اپنے نوکر عمر کے لئے خریدی (۶) جمیل نے پانی کا ایک گلاس اور روٹی کا ایک ٹکڑا پیاسے آدمی کی طرف بھیجا (۷) پاکستان کا جھنڈا سبز اور سفید ہے (۸) سکاؤٹ گورنر جنرل کے سامنے سے تین تین ہو کر گزرے (۹) زینب بصرہ کی دیگر عورتوں سے ملی (۱۰) علما امت کے چراغ ہیں سب روشنی کے لئے ان چراغوں کی طرف متوجہ ہوا کرو (۱۱) میں نے

ایک صحرا میں تین روز تک بغیر پانی کے سفر کیا (۱۲) عائشہ اپنی بہن کی بڑی لڑکی کے ساتھ شام کے وقت سٹیشن پر گئی (۱۳) ہم نے باغ کی چڑیوں میں سے کچھ پکڑیں (۱۴) کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ پیاز کھانے کے بعد مسجدوں میں داخل ہو (۱۵) میں نے اپنے نوکر اسمٰعیل کو تیل صاف کرنے کے کارخانہ کی طرف بھیجا ہے (۱۶) حضرت یوسفؑ نے ایک آدمی کے ہاتھ اپنی قمیص اپنے والد حضرت یعقوب کی طرف بھیجی (۱۷) بادشاہ کے لشکروں میں کپڑے تقسیم کیے جاتے ہیں (۱۸) لائل پور کے سکولوں میں قریباً دس ہزار لڑکے تعلیم حاصل کرتے ہیں (۱۹) رحمان ہی نے قرآن سکھلایا (۲۰) ہم نے اپنی یہ سُرخ بلی بیچ دی ہے۔

مُشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۴) قَدْ رَحَلَ (۵) اِشْتَرَيْتُ۔ دَرَّاجَةٌ (۶) طَاسٌ۔ (۷) عَلَّمُ (لَوَاءٌ) (۸) كَشَّافَةٌ - تَلَذَّذَتْ (۱۰) فَاقْبَلُوْا (۱۳) عَصَافِيْرُ (م عُصْفُوْرٌ) (۱۴) بَصَلٌ (۱۵) مَصْنَعُ تَنْظِيْفِ الزَّيْتِ (۱۹) عَلَّمَ (۲۰) هِرَّتِيْ حَمْرَاءُ هٰذِهٖ

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

تَوَابِع

۱- توابع جمع ہے تابع کی۔ اور تابع اس لفظ کو کہا جاتا ہے جو اعراب کے

اعتبار سے مطابق اسم کے تابع اور مطابق ہو۔ اسم سابق متبوع کہلاتا ہے
توابع تعداد میں پانچ ہیں:۔

۱۔ نعت

۲۔ نعت وہ تابع ہے جو متبوع کی کوئی صفت مدح یا مذمت بیان کرے جیسے جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ میں الصَّالِحُ نعت ہے۔ اسی کو صفت بھی کہا جاتا ہے۔ اس مثال میں اَلرَّجُلُ کو مَنْعُوْت یا مَوْصُوْف یا مَتْبُوْع کیا جائے گا۔

۳۔ نعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) نعت حقیقی (۲) نعت سببی
نعت حقیقی اس نعت یا صفت کو کہا جاتا ہے جو فی الحقیقت متبوع یا منعوت میں موجود ہو جیسا کہ مذکورہ بالا مثال میں صالح ہونے کی صفت فی الحقیقت رَجُلٌ میں موجود ہے۔ پس اَلصَّالِحُ کو نعت حقیقی کہا جائیگا اور اس کو وصفِ بحالِ موصوفہ بھی کہتے ہیں۔

نعت سببی اس نعت یا صفت کو کہا جاتا ہے جو متبوع یا منعوت کی اپنی ذات میں موجود نہ ہو بلکہ کسی ایسے اسم میں ہو جو اس (منعوت) سے تعلق رکھنے والا ہو جیسے
جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْهُ (وہ آدمی آیا جس کا باپ نیک ہے)
یہاں صالح ہونے کی صفت رَجُلٌ کی ذات میں موجود نہیں ہے بلکہ اس سے تعلق رکھنے والے کسی اور اسم میں موجود ہے اور وہ اسم اَبُوْ ہے۔ لیکن

اس تعلق کی بنا پر ہم اسے الرَّجُلُ کی صفت بھی کہہ سکتے ہیں لیکن اس کو نعت سببی یا نعت غیر حقیقی کہا جائے گا اور اس کو وَصفٌ بحال متعلق مَوصُوفہٖ بھی کہتے ہیں ؛

۴ ۔ نعت کی دونوں قسمیں (حقیقی اور سببی) اعراب (رفع نصب جرّ) اور تعریف و تنکیر میں مَنعوت کے مطابق آتی ہیں جیسے

اَمثلہ نعت سببی	اَمثلہ نعت حقیقی
جَاءَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَبُوہ	جاءَ رَجُلٌ صَالِحٌ
رَأیتُ رَجلاً صَالِحًا اَبُوہ	رأیتُ رَجُلاً صَالِحًا
ذَھَبْتُ اِلٰی رَجُلٍ صَالِحٍ اَبُوہ	ذَھَبْتُ اِلٰی رَجُلٍ صَالِحٍ
جَلَسَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوہٗ (معرفہ)	جَلَسَ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ
جَلَسَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَبُوہٗ (نکرہ)	جَلَسَ رَجُلٌ صَالِحٌ

۵ ۔ نعت حقیقی مذکورہ بالا پانچ باتوں کے علاوہ واحد۔ تثنیہ۔ جمع اور تذکیر و تانیث میں بھی منعوت کے مطابق آتی ہے مثلاً

قَامَ رَجُلٌ عَالِمٌ ۔ قَامَ رَجُلاَنِ عَالِمَانِ ۔ قَامَ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ۔ ذَھَبَ الْمَلِکُ الصَّالِحُ ۔ ذَھَبَتِ الْمَلِکَۃُ الصَّالِحَۃُ ۔

۶ ۔ نعت سببی مفرد ہی آتی ہے خواہ منعوت واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور تذکیر و تانیث میں منعوت کی بجائے اپنے مابعد کے مطابق آتی ہے جیسے

هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ اَبُوْهُ - هُمَا رَجُلَانِ عَاقِلٌ اَبُوْهُمَا
هُمْ رِجَالٌ عَاقِلٌ اُسْتَاذُهُمْ - هُمَا رَجُلَانِ صَالِحَةٌ
اُمُّهُمَا - رَأَيْتُ رِجَالاً صَالِحَةً عَمَّتُهُمْ ؂

۷ - بعض اوقات نعت پورا جملہ ہوتی ہے جیسے رَأَيْتُ رَجُلاً اَبُوْهُ صَالِحٌ
یہاں اَبُوْهُ صَالِحٌ مکمل جملہ ہے - آپ پڑھ چکے ہیں کہ حال بھی بعض اوقات
جملہ واقع ہو جاتا ہے - لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جملہ نعت اسم
نکرہ کے بعد آتا ہے اور جملہ حال اسم معرفہ کے بعد آتا ہے - مثلاً

جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْهُ صَالِحٌ (جملہ نعت)

جَاءَ الرَّجُلُ اَبُوْهُ صَالِحٌ (جملہ حال)

نیز جملہ حالیہ کے متعلق آپ یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ اگر وہ جملہ اسمیہ ہو تو اس میں
واؤ اور ضمیر دونوں ہوتے ہیں - اس لئے حال میں بہتر ہے کہ اس طرح پڑھا
جائے - جَاءَ الرَّجُلُ وَاَبُوْهُ صَالِحٌ

۲ - تاکید

۱ - تاکید وہ تابع ہے جو اس غرض کے لئے لایا جاتا ہے کہ وہ اپنے متبوع کو
مستحکم کر دے اور معانی کو پختہ طور پر ثابت کر دے اور سامع کے ذہن
میں مقصود و مفہوم متکلم کے خلاف جو کچھ وہم پیدا ہو سکتا ہے اُسے دور کر
دے - مثلاً اگر کہا جائے قَدْ اَخْبَرَنِى الْمَلِكُ (بادشاہ نے مجھے
خبر دی ہے) تو سامع (سننے والا) اس بات کو عظیم سمجھتے ہوئے یہ خیال

اور وہم کر سکتا ہے کہ شاید بادشاہ کے کسی اہلکار۔ حاکم۔ راز دار یا معتمد علیہ نے خبر دی ہوگی اور متکلم نے بادشاہ کے اہلکار یا راز دار کو بادشاہ کا نمائندہ سمجھتے ہوئے اس کا نام لے دیا ہو یا شاید بادشاہ کا نام متکلم کی زبان سے سہواً بلا ارادہ نکل گیا ہو۔ لیکن جب یہ کہا جائے

قَدْ اَخْبَرَنِی الْمَلِکُ نَفْسُہٗ (بادشاہ نے مجھے خود اطلاع دی ہے)

تو اس سے مقصود و مفہوم پختہ ہو جاتا ہے اور سامع کے دماغ میں جس وہم کے سمانے کا اندیشہ تھا وہ دور ہو جاتا ہے اور یہ بات مستحکم ہو جاتی ہے کہ اطلاع دینے والا کوئی اور نہیں تھا بلکہ بادشاہ بذات خود تھا۔ غرضیکہ اس سے کلام میں تاکید پیدا ہو جاتی ہے پس اس دوسری مثال میں نَفْسُہٗ تاکید ہے اور اَلْمَلِکُ مُؤکَّدٌ (تاکید کیا گیا)

۲۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔

۱۔ **تاکید معنوی:** ۔ چند الفاظ کے ذریعے آتی ہے جو درج ذیل ہیں

نَفْسٌ ۔ عَیْنٌ ۔ جَمِیْعٌ ۔ کُلٌّ ۔ کِلَا ۔ کِلْتَا ۔ اَجْمَعُ وغیرہ

یہ الفاظ تنہا نہیں آتے بلکہ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر بھی آنی چاہیئے جو موکد کے مطابق ہو۔ جیسے اَخْبَرَنِی الْمَلِکُ نَفْسُہٗ میں ہے۔

نَفْسٌ اور عَیْنٌ کا استعمال ایک جیسا ہی ہے جیسے

جَاءَ الْمَلِکُ عَیْنُہٗ (بادشاہ خود آیا) جَاءَ الْمَلِکَانِ اَنْفُسُہُمَا (یا عَیْنُہُمَا) جَاءَ الْمُلُوْکُ عَیْنُہُمْ (یا اَنْفُسُہُمْ)

کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کے ساتھ آتے ہیں۔ کِلَا مذکر کے لیے اور کِلْتَا

مؤنث کے لئے جیسے

جَاءَ الْاَخَوَانِ کِلَاهُمَا (دو بھائی آئے دونوں کے دونوں)

جَاءَ الْاُخْتَانِ کِلْتَاهُمَا (دو بہنیں آئیں دونوں کی دونوں)

کُلُّ - جَمِیْعٌ اور اَجْمَعُ - اَبْتَعُ وغیرہ جمع کے لئے آتے ہیں جیسے:

جَاءَ النَّاسُ کُلُّهُمْ - جَاءَ الْاَوْلَادُ جَمِیْعُهُمْ - جَاءَ الرِّجَالُ اَجْمَعُوْنَ -

تاکید کی حالت اعرابی مؤکّد کے مطابق ہونی چاہئے -

جَاءَ الْمَلِکُ نَفْسُهٗ - ذَهَبَ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا

رَاَیْتُ الْمَلِکَ نَفْسَهٗ - رَاَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا -

مَرَرْتُ بِالْمَلِکِ نَفْسِهٖ - مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا

۲ - تاکید لفظی وہ تاکید ہے جس میں الفاظ کو دوبارہ اور مکرّر لایا جاتا ہے خواہ وہ لفظ اسم ہو یا فعل یا حرف جیسے:

رَاَیْتُ الْاَسَدَ الْاَسَدَ (میں نے شیر کو دیکھا شیر کو)

جَاءَ جَاءَ الْاَمِیْرُ (آیا آیا امیر یا حاکم)

مَنْ مَنْ ضَرَبْتَ ؟ (کس کو کس کو مارا تو نے)

بعض اوقات پورا جملہ ہی تاکید کی غرض سے دوبارہ لایا جاتا ہے جیسے:

اَنْتَ جَاهِلٌ اَنْتَ جَاهِلٌ (تو جاہل ہے تو جاہل ہے)

ضمیر متصل اور مستتر کی تاکید بھی آتی ہے - اور اس کے دو طریقے ہیں -

(۱) ضمائر متصلہ اور مستترہ کی لفظی تاکید آتی ہے بذریعہ ضمائر مرفوعہ منفصلہ کے -

ذَهَبْتُ اَنَا اِلَى الْكُلِّيَّةِ (میں خود کالج کی طرف گیا)
كَتَبَتْ اِلَيْهِ هِيَ (اس عورت نے خود اُس کی طرف لکھا)
مَا ضَرَبَكَ اَنْتَ اَحَدٌ (تجھے تو کسی نے نہیں مارا)

اِذْهَبْ اَنْتَ اِلَى السُّوْقِ (تو خود بازار کو جا)
خَالِدٌ اَكَلَ هُوَ التُّفَّاحَ (خالد نے خود سیب کھایا)
اَضْرِبُ اَنَا الْوَلَدَ (میں خود لڑکے کو مارتا ہوں)

(ب) اگر ضمائرِ مرفوعہ متصلہ اور مستترہ کی معنوی تاکید بذریعہ الفاظ نفس و عین کرنی ہو تو پہلے اُن کی تاکید ضمائرِ مرفوعہ منفصلہ سے کرنی چاہیئے۔

ضمائرِ مرفوعہ متصلہ
قَتَلُوْا هُمْ اَنْفُسُهُمْ (انہوں نے خود قتل کیا)
خَرَجْتِ اَنْتِ نَفْسُكِ (تو خود نکلی)
ظَلَمْنَا نَحْنُ اَنْفُسُنَا (ہم نے خود ظلم کیا)

ضمائرِ مرفوعہ مستتر
زَيْدٌ قَتَلَ هُوَ نَفْسُهُ السَّارِقَ (زید نے خود چور کو قتل کیا)
اِذْهَبْ اَنْتَ نَفْسُكَ (تو خود جا)
اُرْسِلُ اَنَا نَفْسِي الْخَادِمَ (میں خود نوکر کو بھیجتا ہوں)

مشق نمبر ۴۲

۱ - نعت حقیقی کی تعریف بیان کرو۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔
۲ - نعت سببی کسے کہتے ہیں؟ مثالیں دو۔
۳ - کیا نعت پورا جملہ بھی ہو سکتا ہے؟ مثال دو۔ اس صورت میں نعت اور

جملہ حالیہ میں کیا فرق ہو گا ؟

۴ - تاکید کی کیا غرض ہوتی ہے ؟ تاکید کی تعریف بیان کر کے مثالیں دو ۔

۵ - تاکید معنوی کن کن الفاظ سے آتی ہے ۔ ان الفاظ کو جملوں میں بھی استعمال کرو ۔

۶ - تاکید لفظی کی تعریف مع امثلہ بیان کرو

۷ - مندرجہ ذیل جملوں کی تحلیل صرفی ونحوی بیان کرو ۔ اَلْحُلِيُّ يُقْلَمُ بِالْحَدِيدِ *

۸ - مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو ۔

نِقْوٌ - نُوْبَةٌ - هَوَاجِلُ - هِسَّةٌ - هَزْلَى - هِمَمٌ - هَيْمَانُ -
دِتْوٌ - وُثْنٌ - وِجَاءٌ

۹ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) ایک مسکین آدمی مسجد میں داخل ہوا تھا (۲) کبھی جھوٹا آدمی بھی سچ بول دیتا ہے (۳) تنگ جوتا بلا شبہ پاؤں کو تکلیف دیتا ہے (۴) میں نے ایسے سمندر میں سفر کیا جس کی موجیں تلاطم پیدا کر رہی تھیں (۵) خالد ایسے بالاخانہ میں سویا جس کی کھڑکیاں کھلی تھیں (۶) ہم نے ایک غوطہ خور دیکھا جو تالاب میں غوطے لگا رہا تھا (۷) میں نے ایسے باغ میں سیر کی جس کے پھول تر و تازہ تھے (۸) ہمارے گاؤں میں ایک ایسا عالم رہتا ہے کہ اس کا علم نفع دینے والا ہے (۹) میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس کا باپ اُستاد ہے (۱۰) میں نے ایک ایسے آدمی کے ساتھ سفر کیا ہے کہ اُس کا ماموں اپنے زمانہ کا علامہ ہے (۱۱) زید دوسری جنگِ عظیم میں قتل ہوا تھا ۔ جنگِ عظیم میں (۱۲) میرا تولیہ چوری

* لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

ہو گیا ہے تو لیہ (۱۳) میں وطن کو جاؤں گا وطن کو (۱۴) خلیفہ نے امیر کو خود حکم دیا کہ وہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ جائے (۱۵) ہم نے سب کے سب مساکین اور فقیروں کو کھانا کھلایا۔ (۱۶) دو لڑکیاں اُستانی کے پاس خود گئیں (۱۷) میں تمام امور سے فارغ ہو چکا ہوں (۱۸) کھیل کو چھوڑ دو کھیل کو چھوڑ دو وقت بہت قیمتی ہے۔ (۱۹) بچو بچو میری گرفت اور ناگہانی حملے سے (۲۰) تو خود بازار کی طرف جا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:-

(۳) اَلْمَدَاسُ (اَلْخُفُّ) اَلضَّيِّقُ (۵) مَفْتُوْحَةٌ نَوَافِذُهَا
(۶) غَوَّاصٌ - يَغُوْصُ - بِرْكَةٌ (۷) غَضٍّ (۱۰) عَلَّامَةُ دَهْرِهٖ.
(۱۱) اَلْحَرْبُ الثَّانِيَةُ الْكُبْرٰى (۱۲) مِنْشَفٌ (۱۵) اَطْعَمْنَا۔
(۱۶) مُعَلِّمَةٌ (۱۷) قَدْ فَرَغْتُ (۱۸) ثَمِيْنٌ (۱۹) حَذَارِ حَذَارِ
مِنْ بَطْشِيْ وَفَتْكِيْ۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

توابع (بقیہ)

توابع میں سے دو کا ذکر گذشتہ سبق میں ہو چکا ہے۔ باقی تین کا بیان اس سبق میں ہو گا۔

۳ - بدل

۱ - بدل وہ تابع ہے کہ مقصود بالذّات یہی ہوتا ہے اور متبوع کو محض بطور تمہید و تعارف لایا جاتا ہے۔ غرض اِس کے لانے سے یہ ہوتی ہے کہ سامع کے ذہن میں کلام زیادہ مضبوطی اور پختگی سے جاگزیں ہو جائے۔ مثلاً جب کہا جائے جَاءَ اَخُوْكَ خَالِدٌ (تیرا بھائی خالد آیا) تو یہاں ذکرِ خالد ہی کا مقصود ہے۔ اُخُوْکَ محض تمہید کے لئے لایا گیا ہے۔ تاکہ خالد کے آنے کا واقعہ سامع کے ذہن میں دو طرح سے جاگزیں ہو جائے ایک بحیثیت سامع کے بھائی ہونے کے اور دوسرا باعتبار اس کے نام کے۔ مذکورہ بالا مثال میں خَالِدٌ بدل ہے اور اَخُوْكَ مُبْدَل مِنْهُ۔

۲ - مبدل منہ متبوع ہونے کی وجہ سے ہمیشہ پہلے آتا ہے اور بدل تابع ہونے کی وجہ سے بعد میں۔

۳ - بدل اعراب کے لحاظ سے ہمیشہ مبدل منہ کے تابع ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ اَخُوْكَ خَالِدٌ - رَاَيْتُ اَخَاكَ خَالِدًا - كَتَبْتُ اِلٰى اَخِيْكَ خَالِدٍ۔

۴ - بدل کی چار قسمیں ہیں (ا) بدلِ کُل (ب) بدل بعض (ج) بدل اشتمال۔ (د) بدل غلط

(ا) **بدل کُل یا بدل مُطابِق** یہ وہ بدل ہے جو مبدل منہ کے بالکل مساوی اور مطابق ہوتا ہے مثلاً مذکورہ بالا مثال جَاءَ اَخُوْكَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ جو بدل ہے۔ اور اَخُوْكَ جو مُبْدَل مِنْہُ ہے دونوں بالکل مساوی

اور ایک دوسرے کے مطابق ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک ہی ذات کے دو مختلف نام ہیں۔

(نوٹ) بدل الکل میں بدل تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔

(ب) **بدل البعض** اس قسم کے بدل میں بدل بالکل اور بعینہٖ مُبدل منہٗ نہیں ہوتا بلکہ مبدل منہ کا بعض یعنی کچھ حصہ ہوتا ہے۔ جیسے

أَكَلْتُ السَّمَكَ رَأْسَهٗ (میں نے کھائی مچھلی اُس کا سر)

یہاں بدل جو راس ہے مُبدَل منہ (السَّمَكَ) کا بعض (کچھ) حصہ ہے اور اسی وجہ سے اس کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

(ج) **بدل اشتمال** - یہ وہ بدل ہے جو نہ عین مبدل منہ ہو اور نہ ہی اُس کا کوئی حصہ ہو بلکہ اُس (مُبدل منہ) سے متعلقہ کوئی چیز ہو۔ جیسے

سَمِعْتُ الشَّاعِرَ قَصِيدَتَهٗ (میں نے سُنا شاعر کو اس کا قصیدہ)

یہاں بدل (قصیدہ) نہ تو مبدل منہ (شاعر) کا عین اور مساوی ہے نہ اُس کا کوئی حصہ ہے بلکہ اُس سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز ہے۔

(نوٹ) بدل بعض اور بدل اشتمال سے متصل ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو مبدل منہ کی طرف راجع ہو اور اس کے مطابق ہو جیسا کہ رَأْسَهٗ اور قَصِيدَتَهٗ کی ضمیریں ہیں۔

(د) **بدل غلط** یہ وہ بدل ہے جو اُس وقت لایا جاتا ہے جب غلطی یا جلدی سے مُبدل منہ مُنہ سے غلط نکل جائے جیسے جَاءَ خَالِدٌ حَامِدٌ

(خالد آیا، نہیں نہیں حامد)

(خوٹ) اس بدل میں صرف اعراب کی یکسانیت ہی شرط ہے۔

5 بدل اور مُبدَل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جَاءَ حَامِدٌ اَخُوكَ

اور کبھی دونوں نکرہ ہوتے ہیں جیسے جَاءَ رَجُلٌ خَادِمٌ لَكَ

اور اگر مُبدَل مِنہُ معرفہ ہو اور اس کا بدل نکرہ آئے تو نکرہ محضہ نہ ہونا چاہئے

بلکہ اس نکرہ کا کوئی وصف ساتھ ہی بیان کرنا چاہیئے۔ جیسے قرآن مجید

کی یہ آیت لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ - یہاں النَّاصِيَةِ معرفہ

مُبدَل مِنہ ہے اور نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ نکرہ موصوفہ اس سے بدل واقع ہوا ہے

۴ - عطف

۱ - یہ وہ تابع ہے کہ اس کے اور متبوع کے درمیان حروف عاطفہ میں سے

کوئی حرف آتا ہے۔ یہ تابع حکم میں اپنے متبوع کے ساتھ شریک ہوتا ہے

جیسے كَتَبَ خَالِدٌ وَحَامِدٌ (حامد اور خالد نے لکھا) یہاں حَامِدٌ

جو تابع ہے معطوف کہلاتا ہے اور خَالِدٌ جو متبوع ہے معطوف علیہ کہلاتا ہے

اور واؤ کو حرف عطف کہا جاتا ہے۔

۲ - معطوف اعراب (رفع - نصب - جر - جزم) میں معطوف علیہ کے

تابع ہوا کرتا ہے جیسے جَاءَ خَالِدٌ وَحَامِدٌ - ضَرَبْتُ خَالِدًا وَحَامِدًا

كَتَبْتُ اِلَى خَالِدٍ وَحَامِدٍ - اِنْ تَأْتِنِي وَتُكْرِمْنِي لَاُطْعِمُكَ۔

۳ - معطوف اور معطوف علیہ کبھی دونوں اسم ہوتے ہیں جیسا کہ گذشتہ مثالوں

میں اور کبھی دونوں فعل ہوتے ہیں جیسے

قَامَ خَالِدٌ وَذَهَبَ - يَكَادُ الْوَلَدُ أَنْ يَقُوْمَ وَيَذْهَبَ ؎

۴ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے سے پہلے ایک ضمیر منفصل لا کر اس کی تاکید کرنا ضروری ہے جیسے كَتَبْتُ أَنَا وَخَالِدٌ (میں نے اور خالد نے لکھا)۔

۵ جب ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف کیا جاوے تو حرف جار کو دوبارہ لانا ضروری ہے جیسے

أَرْسَلْتُ خَادِمًا إِلَيْكَ وَإِلَى حَامِدٍ

۶ ایک فعل کے دو فاعلوں پر ایک حرف سے عطف ہو سکتا ہے جیسے

كَتَبَ خَالِدٌ كِتَابًا وَحَامِدٌ مَكْتُوبًا

۷ حروف عطف نو ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

وَاوٌ - فَاءٌ - ثُمَّ - أَوْ - أَمْ - بَلْ - لٰكِنْ - لَا - حَتّٰى

ان حروف کے طریق استعمال کا یہاں مختصر سا ذکر کیا جاتا ہے۔

وَاوٌ یہ محض معطوف اور معطوف علیہ کے اشتراک حکم کے اظہار کے لئے آتا ہے۔ ترتیب وغیرہ کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ مثلاً خَرَجَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ میں ہو سکتا ہے کہ بکر پہلے نکلا ہو؎

فَاءٌ یہ ترتیب اور تعقیب (پیچھے لانا) کے لئے آتا ہے جیسے

خَرَجَ زَيْدٌ فَخَالِدٌ (زید نکلا اور اس کے بعد خالد نکلا)

ثُمَّ یہ ترتیب اور تراخی (دیر) کے لیے آتا ہے جیسے

شَرِبْتُ مَاءً ثُمَّ لَبَنًا (میں نے پانی پیا پھر کچھ عرصہ کے بعد دودھ)

أَوْ یہ شک یا تخییر کے لئے آتا ہے جیسے

مَرَّ بِنَا خَالِدٌ أَوْ سَرَاجٌ (ہمارے پاس سے خالد گزرا یا سراج)

أَمْ یہ تعیین کے طلب کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے

أَخَالِدًا ضَرَبْتَ أَمْ غُلَامًا (تو نے ذکر کو مارا یا غلام کو) یعنی یہ تو متکلم کو معلوم ہے کہ مخاطب نے ان دونوں میں سے کسی کو مارا ہے لیکن وہ پوچھ کر متعین کرنا چاہتا ہے کہ اس نے واقع میں کس کو مارا ہے :

بَلْ یہ اداشدہ الفاظ کو واپس لینے یا بدلنے کے لئے آتا ہے جیسے

لَقِيْتُ رَجُلًا بَلْ إِمْرَأَةً

(میں ایک آدمی سے نہیں بلکہ ایک عورت سے ملا)

لٰكِنْ یہ استدراک یعنی تصحیح اور رفع وہم کے لئے آتا ہے جیسے

مَا كَتَبَ الْمُعَلِّمُ لٰكِنِ التِّلْمِيْذُ (استاد نے نہیں لکھا لیکن شاگرد نے لکھا)۔

لَا یہ معطوف سے حکم کی نفی کے لئے آتا ہے جیسے

اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ لَا الْحِمَارَ (میں نے گھوڑا خریدا نہ کہ گدھا)

حَتّٰى یہ غایت یا انتہا کے لئے آتا ہے جیسے

أَكَلْتُ الدَّجَاجَةَ حَتّٰى رَأْسَهُ (میں نے سب مرغ کھا لیا حتی کہ اس کا سر بھی)

حتیٰ کا ایک استعمال یہ بھی ہو کہ ذہن میں بہت سی چیزوں کو ایک خاص

ترتیب دی ہے - پھر اس ترتیب ذہنی کے اعتبار سے کسی فعل کو پہلے اُن میں سے ادنی افراد تک پھر اُن کے بعد اُن سے برتر افراد تک اور پھر اسی طرح آخر میں اعلیٰ افراد تک پہنچا کر حکم ثابت کیا جائے یا اس کے بالعکس پہلے اعلیٰ افراد تک پھر اس سے ذرا کم درجہ کے افراد تک یہاں تک کہ سب سے ادنیٰ درجہ کے افراد تک پہنچا کر حکم ثابت کیا جائے۔ پہلی صورت کی مثال مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ (سارے لوگ وفات ہو گئے یہاں تک کہ انبیاء کرام بھی وفات پا گئے)

دوسری صورت کی مثال قَدِمَ الْحَاجُّ حَتَّی الْمُشَاۃُ (تمام حاجی آگئے یہاں تک کہ اُن میں کے پیدل حاجی بھی آ پہنچے) :-

۵۔ عطف بیان

- یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی تفصیل بیان کرے یا اس کی وضاحت کرے بغیر اس بات کے کہ وہ متبوع کی صفت واقع ہو جیسے :

اَمَرَنِی حَامِدٌ اَبُو جَعْفَرَ (یہاں ابو جعفر کنیت ہے)

بعض اوقات عطف بیان سے تعظیم مقصود ہوتی ہے جیسے :

طُفْتُ حَوْلَ الْكَعْبَةِ الْبَیْتِ الْحَرَامِ۔

بعض اوقات اس سے صرف تعین یا تخصیص مراد ہوتی ہے جیسے :

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔

بعض اوقات اس سے مقصود ازالہ وہم ہوتا ہے۔ جیسے :

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ:

چونکہ کوئی آدمی اس وہم میں مبتلا ہو سکتا تھا کہ شاید رَبِّ الْعَالَمِیْن سے ساحروں کی مراد فرعون ہی ہو کیونکہ وہ بھی رَبّ ہونے کا مدعی تھا اس لیئے اس وہم کو دور کرنے کے لیئے ساحروں نے ساتھ رَبِّ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ بھی کہہ دیا

مشق نمبر ۴۳

۱ بَدَل کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

۲ بدل کی چاروں اقسام کا نام بتا کر اُن کی تعریفیں بمعہ امثلہ بیان کرو۔

۳ بدل اعراب میں مبدل منہ کے ماتحت ہوتا ہے یا نہیں؟ مثالوں سے واضح کرو۔

۴ عَطف کی تعریف کرو۔ مَعطوف کن کن باتوں میں مَعطوف علیہ کے تابع ہوتا ہے؟

۵ حروف عَطف کون کون سے ہیں؟ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو۔

۶ عطف بیان کی تعریف کر کے اس کے لانے کے متعلق مقاصد مثالوں سے واضح کرو۔

۷ مندرجہ ذیل اسماء کے مؤنث لکھو۔

سَبُعَۃٌ - سَکْرَانُ - شَارِعٌ - شَفَا - صَائِمٌ - طَائِ - طِفْلٌ - عَابِدٌ - عَاشِرٌ - عَدُوٌّ:

۸ اعراب لگاؤ۔

من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ - ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنہار لایات لقوم یوقنون - لیس الشدید بالصرعۃ وانما الشدید من یملک نفسہ عند الغضب - یایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ٥

۹ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) تیرا دوست بشیر مجھے ملنے آیا (۲) اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی تھیں (۳) محل گر گیا اس کا بالاخانہ (۴) میں نے زید کو بوسہ دیا اس کے ہاتھ کو (۵) مجھے میرے دوست نے نفع دیا اُس کے مشورہ نے (۶) زید چھپا گیا اُس کا بٹوا (۷) قاضی گرفتار کر لیا گیا نہیں نہیں بلکہ چور (۸) کسان نے گیہوں اور جو کاشت کئے (۹) مریض نے انگور - انار اور بہی کھائی (۱۰) میں نے تیرے والد کو دیکھا تو میں نے سلام کیا (۱۱) بابر فوت ہو گیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد ہمایوں (۱۲) یا کتاب لے لے یا اُس کی قیمت (۱۳) لشکر بھاگ گیا یہاں تک کہ اس کا سردار بھی (۱۴) میں نے ابوالحسن خالد سے راستہ میں مُلاقات کی (۱۵) کیا تو بیت الحرام کعبہ کی زیارت کے لئے جائیگا (۱۶) لوگ مر گئے حتیٰ کہ انبیاء بھی وفات پا گئے (۱۷) کیا تو ایک عورت نے کوٹ پہنا ہے یا واسکٹ (۱۸) لوٹا نہیں ٹوٹا بلکہ گلاس ٹوٹا ہے (۱۹) خالد نے ایک شیر مارا نہیں، بلکہ ایک شتر مرغ (۲۰) خالد نے

دودھ پیا اور حامد نے پانی ۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۳) غُرْفَةٌ (۴) قُبَدْتٌ (۶) كِيْسُهٌ (۸) تَرُعَ (۹) رُمَّانٌ ۔ سَفَرْجَلٌ (۱۰) سَلَمَتُهٌ یا حَبَيْبَتُهٌ (۱۱) مَرَات (۱۳) قَائِبَةٌ (۱۴) اُقَيْتٌ (۱۷) سُتْرَةٌ ۔ صَدْرِيَّةٌ (۱۸) إِبْرِيْقٌ ۔ كُتَابَةٌ (۱۹) نِعَامَةٌ ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعَ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اسم تصغیر

کسی اسم میں اگر اس خیال کے تحت تغیر اور تبدیلی پیدا کی جائے کہ اس میں چھوٹائی کے معنی پیدا ہو جائیں تو اس تغیر کو عمل تصغیر کہا جاتا ہے ۔ جس اسم کو تغیر دیا جائے اسے مُکَبَّر کہتے ہیں اور تغیر کے بعد جو اسم بنے اسے مُصَغَّر یا اسم تصغیر کہتے ہیں ۔ یہ اسم تصغیر عام طور پر حرف ثانی کے بعد یاءِ ساکنہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے ۔ اس کے بنانے کے قواعد حسب ذیل ہیں ۔

(۱) ثلاثی مجرّد کے اسماء سے اسم تصغیر بنانے کے لئے "فُعَيْلٌ" کا وزن ہے جیسے "رَجُلٌ" سے "رُجَيْلٌ" ۔ "كَلْبٌ" سے "كُلَيْبٌ" اور "عَبْدٌ" سے "عُبَيْدٌ"

اگر اسم رُباعی ہو تو یائے تصغیر کے بعد جو حرف واقع ہو اس کو کسرہ دیا جائیگا جیسے دِرْھَمٌ سے دُرَیْھِمٌ اور بُلْبُلٌ سے بُلَیْبِلٌ لیکن اگر اسم رُباعی کے آخر میں علامت تانیث ہو تو علامت سے متصل حرف کو تصغیر کے بعد بھی اپنی پہلی حالت پر ہی رہنے دیا جائے گا جیسے ثَمَرَۃٌ سے ثُمَیْرَۃٌ۔ بُشْرٰی سے بُشَیْرٰی اور سَمْرَاءُ سے سُمَیْرَاءُ اور یہی حکم ہے اُس اسم کا جو الف و نون زائدتان پر ختم ہو جیسے سَکْرَانُ سے سُکَیْرَانُ اور حکم تصغیر اس جمع کا جو بروزن اَفْعَالٌ ہو تائے تانیث سے ختم ہونے والے اسم کی تصغیر کے حکم کے مطابق ہے جیسے اَصْحَابٌ سے اُصَیْحَابٌ وغیرہ۔

اگر اسم مضاعف یا ناقص ہو تو عمل تصغیر سے پہلے اُسے اپنی اصلی شکل میں واپس لایا جائے گا۔ اور پھر مذکورہ بالا وزن پر اسم تصغیر بنایا جائے گا جیسے ظِلٌّ سے پہلے ظِلْلٌ بنایا جائے گا اور پھر تصغیر حسب قاعدہ ظُلَیْلٌ بنے گا۔ اسی طرح بَابٌ سے پہلے بَوَبٌ بنے گا اور پھر اس سے اسم تصغیر بُوَیْبٌ آئے گا۔

(نوٹ) صرفیوں کے ہاں ایک مشہور مقولہ ہے کہ تصغیر اسماء کو اپنی اصلی حالت پر لے آتی ہے یعنی تصغیر سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل میں اُس اسم کے حروف اصلی کیا کیا تھے۔ مثلاً دَارٌ کی تصغیر دُوَیْرَۃٌ ہے۔ اس سے پتہ چل گیا کہ اس کے حروف اصلی دؔ اور وؔ اور رؔ ہیں اور الف واؤ سے بدلا ہوا ہے۔

(ج) ثلاثی مزید فیہ، رُباعی اور خماسی اسماء کے لئے اسم تصغیر کا وزن

فُعَیعِیْلٌ ہے۔ بشرطیکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو۔ مدّہ کی تعریف آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ یہ وہ حرف علّت ہے جو ساکن ہو اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مطابق ہو۔ الف تو ہمیشہ مدّہ ہوتا ہے۔ واؤ ساکن ماقبل مضموم اور یاؤ ساکن ماقبل مکسور واؤ مدّہ اور یاء مدّہ کہلاتے ہیں۔ جیسے عَصْفُوْرٌ میں وَاؤ اور خَنْدَرِیْسٌ میں یَ ہے۔ جیسے مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ اور عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ اور سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ وغیرہ۔

اور اگر انہی اسماء کا چوتھا حرف مدّہ ہو تو پھر اسم تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آئیگا جیسے مِنْظَارٌ سے مُنَیْظِیْرٌ۔ عَصْفُورٌ سے عُصَیْفِیْرٌ اور خَنْدَرِیْسٌ سے خُنَیْدِرِیْسٌ وغیرہ

(ج) ثلاثی مزید کے وہ اوزان جو فَعْلَانُ اور اَفْعَالٌ کے مطابق ہوں انکا اسم تصغیر فُعَیْلَانٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے عَطْشَانُ سے عُطَیْشَانُ اور اَشْکَالٌ سے اُشَیْکَالٌ۔

(د) اگر اسم کے آخر میں تائے تانیث ہو تو وہ اسم تصغیر میں بھی آئے گی جیسے قَلْعَةٌ سے قُلَیْعَةٌ اور طَلْحَةٌ سے طُلَیْحَةٌ

اسی طرح تائے تانیث کے علاوہ تانیث کی علامتوں میں سے کوئی اور ہو تو اس کو بھی تصغیر میں باقی رکھا جائے گا جیسے سَلْمٰی سے سُلَیْمٰی صَحْرَاءُ سے صُحَیْرَاءُ اور اسی طرح علامت تثنیہ اور جمع ونسبت بہ حالت تصغیر قائم رہتی ہیں جیسے عَبْدَانِ سے عُبَیْدَانِ۔ هِنْدَاتٌ سے هُنَیْدَاتٌ۔ مِصْرِیٌّ سے مُصَیْرِیٌّ۔

(ر) اگر اسم مؤنث معنوی ہو اور سہ حرفی ہو تو بھی اسم تصغیر میں تاءِ تانیث ظاہر کر دی جاتی ہے جیسے حَرْبٌ سے حُرَيْبَةٌ اور دَارٌ سے دُوَيْرَةٌ وغیرہ

(ص) اسم تثنیہ اور جمع سالم کی تصغیر انہی الفاظ پر ہی ہوگی جیسے مُؤْمِنَانِ سے مُؤَيْمِنَانِ ۔ مُؤْمِنُونَ سے مُؤَيْمِنُونَ اور مُؤْمِنَاتٌ سے مُؤَيْمِنَاتٌ ۔ اور یہی حکم جمع مکسر قلت کا ہے جیسے أَرْغِفَةٌ سے أُرَيْغِفَةٌ ۔

(ص) اگر کسی اسم میں دوسرا حرف الف ہو تو اسم تصغیر بناتے وقت اُسے واؤ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے جیسے ضَاحِكٌ سے ضُوَيْحِكٌ ۔ قَائِلٌ سے قُوَيْئِلٌ اور اگر تیسرا حرف الف ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے حِمَارٌ سے حُمَيْيِرٌ جو بعد ادغام حُمَيِّرٌ رہ جاتا ہے ۔

(ط) جو کلمہ حذف کے بعد مختصر ہو چکا ہو وہ تصغیر سے قبل اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے ۔ جیسے :

أَبٌ جیسے أَبَوٌ بنے گا اور پھر اس سے تصغیر أُبَيٌّ (أُبَيْوٌ) بنے گی ۔

اسی طرح أَخٌ سے أُخَيٌّ اور أُخْتٌ سے أُخَيَّةٌ ۔ اِبْنٌ سے بُنَيٌّ اور هُنٌ سے هُنَيْنٌ اور عِدَةٌ سے وُعَيْدَةٌ وغیرہ ۔

(ح) اگر جمع کثرت سے اسم تصغیر بنانا مقصود ہو تو پہلے اُسے مفرد بنایا جائیگا اور پھر اس سے اسم تصغیر بنا کر آخر میں واؤ نون لگا دیا جائے گا اگر وہ مذکر عاقل ہو جیسے شُعَرَاءُ سے شُوَيْعِرُونَ ۔ اگر مؤنث یا مذکر غیر ذوی العقول ہو تو واؤ نون کی جگہ الف و تاء لگے گی ۔ جیسے جَوَارٍ جمع جَارِيَةٌ سے جُوَيْرِيَاتٌ اور دَرَاهِم جمع دِرْهَمٌ سے دُرَيْهِمَاتٌ وغیرہ ۔

(ق) اگر مرکب اضافی سے اسم تصغیر بنانا ہو تو پہلے حصّہ کا اسم تصغیر بنایا جائیگا اور دوسرے جزو کو ویسے ہی رہنے دیا جائے گا جیسے عَبْدُاللّٰہ سے عُبَیْدُاللّٰہ و یہی حکم مرکّب ترکیبی پر بھی صادر ہوتا ہے جیسے حَضَرَمَوت سے حُضَیْرَمَوت۔ البتہ مرکّب اسنادی کا اسم تصغیر نہیں ہوتا۔ جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا۔

اسم نسبت

۱۔ یائے مشدّد (یّ) اگر کسی اسم کے بعد لگا دی جائے اور اس سے پہلے حرف کو کسرہ دے دیا جائے۔ تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ کوئی آدمی یا چیز اس اسم سے نسبت اور تعلق رکھتی ہے۔ اس یا کو یائے نسبتی یا یائے نسبت کہتے ہیں اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اُسے منسُوب کہا جاتا ہے۔ یہ نسبت عام طور پر شہروں ملکوں۔ قبیلوں۔ صوفیانہ سلسلوں اور پیشوں وغیرہ کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے عَرَبِیٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو عرب کا رہنے والا ہو۔ اسی طرح مِصْرُ سے مِصْرِیٌّ۔ هِنْدٌ سے هِنْدِیٌّ رُوْمٌ سے رُوْمِیٌّ اور قَلَمٌ سے قَلَمِیٌّ۔ لُبْنَانُ سے لُبْنَانِیٌّ

نسبت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

(۱) اگر اسم کے آخر میں تائے تانیث ہو تو نسبت کرتے وقت اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مَكَّةُ سے مَكِّیٌّ اور طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ نَاصِرَةٌ سے نَاصِرِيٌّ۔

البتہ نسبت بنانے کے بعد اگر پھر مؤنث بنانے کی ضرورت پڑے تو پھر

ۃ بڑھا دینی چاہیئے جیسے مَکِّیَّۃٌ - مَدَنِیَّۃٌ - طَبِیعِیَّۃٌ

(ب) اگر کسی اسم میں تیسری یا چوتھی جگہ الف مقصورہ ہو تو اس کو واؤ سے بدل دیا جاتا ہے جیسے دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ اور مَوْلیٰ سے مَوْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو اسے گرا دیا جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آتا ہے۔ اور مُرْتَضٰی سے مُرْتَضِیٌّ۔

(ج) الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّائِیٌّ اور اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِیٌّ اور اگر یہ ہمزہ تانیث کی علامت ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ یا بَیْضَوِیٌّ - صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ بعض اوقات قائم بھی رہتا ہے جیسے صَحْرَاءُ سے صَحْرَائِیٌّ۔ اور اگر ہمزہ کسی دوسرے حرف اصلی کا بدل ہے تو اس میں یہ بھی جائز ہے کہ وہ اسی طرح ہمزہ ہی قائم رہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ واؤ سے بدل جائے۔ جیسے سَمَاءٌ کہ اصل میں سَمَاوٌ تھا۔ اس سے سَمَائِیٌّ بھی جائز ہے اور سَمَاوِیٌّ بھی درست ہے۔ اسی طرح رِدَاءٌ سے رِدَاوِیٌّ اور رِدَائِیٌّ دونوں طرح درست ہے۔

(د) جب اسم منسوب ثلاثی ہو اور اس کا عین کلمہ مکسور ہو تو نسبت کے وقت اس عین کلمہ کو فتحہ دیا جائے گا جیسے مَلِكٌ سے مَلَکِیٌّ وغیرہ اور اگر رباعی ہو تو ع کلمہ پر کسرہ بدستور رہے گا جیسے مُشْرِقٌ سے مُشْرِقِیٌّ

(ہ) فَعِیلَۃ کے وزن پر آنے والے اسماء اگر مضاعف اور معتل نہ ہوں تو ان کی یاء حذف کر دی جائے گی اور ماقبل کو فتحہ دیا جائے گا۔ جیسے فَرِیضَۃ سے فَرَضِیٌّ اور عَرِیضَۃ سے عَرَضِیٌّ۔ لیکن اگر مضاعف یا

معتل العین ہو تو کچھ حذف نہیں ہو گا جیسے طَوِیْلَۃٌ سے طَوِیْلِیٌّ ۔ جَمِیْلَۃٌ سے
جَمِیْلِیٌّ وغیرہ ۔

(س) اگر کسی اسم میں کسرہ یا یاءٌ کے بعد تیسری جگہ میں یاءٌ واقع ہو تو وہ
واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے عَمٌ جو اصل میں عَمِیٌ تھا سے عَمَوِیٌّ اور اگر
یاء چوتھی جگہ پہ واقع ہو تو اُس کا حذف کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں
جائز ہیں جیسے دِھْلِی سے دِھْلِیٌّ اور دِھْلَوِیٌّ دونوں جائز ہیں اور قَاضِی
سے قَاضِیٌّ اور قَاضِوِیٌّ دونوں ٹھیک ہیں اور اگر پانچویں جگہ ہو تو ضرور گر
جاتی ہے جیسے مُشْتَرِی سے مُشْتَرِیٌّ ۔ مُعْتَدِی سے مُعْتَدِیٌّ ۔

(ش) کسی اسم میں اگر کوئی حرف زائد جو اصلی نہ ہو تو کبھی اس کو گرا دیا
جاتا ہے جیسے قِلَا بَیْنَۃٌ سے قَلْبِیٌّ اور کبھی قائم رکھا جاتا ہے جیسے حَدَیْبِیَۃٌ
سے حَدَیْبِیٌّ ۔

(ع) جس اسم کے آخر میں الف (ممدودہ یا مقصورہ) ہو اس سے
نسبت بناتے وقت یائے نسبتی بڑھانے سے قبل واؤ زیادہ کر
دی جاتی ہے جیسے دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ ۔ اور معنیٰ سے مَعْنَوِیٌّ

(ف) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ کے وزن پر اسماء سے ی نہیں گرتی جیسے
مَسِیْحٌ سے مَسِیْحِیٌّ ۔ عَقِیْلٌ سے عَقِیْلِیٌّ ۔ سُہَیْلٌ سے سُہَیْلِیٌّ
مگر قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ اور ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ خلافِ قیاس آتا ہے ۔

(ط) اگر کسی اسم میں حذف کے بعد صرف دو حروف ہی باقی رہ گئے
ہوں تو نسبت بناتے وقت اس اصلی حرف کو واپس لایا جاتا ہے

جیسے

أَبٌ سے أَبَوِیٌّ ۔ أَخٌ سے أَخَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ لیکن دَمٌ
سے دَمِیٌّ بھی آسکتا ہے اسی طرح یَدٌ سے یَدَوِیٌّ اور یَدِیٌّ دونوں طرح
آسکتا ہے۔

(ع) بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس بھی آتی ہے جیسے
حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ ۔ یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ ۔ رَے سے رَازِیٌّ اور
مَرْوَ سے مِرْوَزِیٌّ أُمَیَّة سے اُمَوِیٌّ ۔ حَرُورَاء سے حَرُورِیٌّ ۔
حَضرَموت سے حَضرَمِیٌّ ۔ سُلَیم سے سُلَمِیٌّ ۔ عبد شمس سے عَبشَمِیٌّ
امرؤالقیس سے مَرقَسِیٌّ اور یمن سے یَمانٍ وغیرہ

(ف) تثنیہ اور جمع سے اسم نسبت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مفرد بنا کر
پھر نسبت دی جائے جیسے عراقین سے عَرَاقِیٌّ اور بحرین سے بَحرَانِیٌّ
جمع مکسر کی نسبت آخر میں یاء مشدد ہی کی زیادتی سے بنتی ہے جیسے
ملائکة سے مَلَائِکِیٌّ

(ق) اگر اسمِ علم مرکب ترکیبی مزجی ہو تو اس کو اسی حالت ہی میں بھی
منسوب کر سکتے ہیں اور بعض اوقات دوسرے حصہ کو حذف کر کے
پہلے حصہ کی طرف بھی منسوب کر دیتے ہیں جیسے بَعلَبَکٌّ سے بَعلَبَکِیٌّ اور بَعلِیٌّ
دونوں طرح آتا ہے۔ اگر اسم مرکب اضافی ہو تو کبھی پہلے حصہ کی طرف منسوب
کرتے ہیں جیسے دیر القمر سے دَیرَانِیٌّ اور ابو بکر سے بَکرِیٌّ ۔ اور مرکب
اسنادی اپنے پہلے حصہ کی طرف منسوب ہوتا ہے جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا سے تَأَبَّطِیٌّ

مشق نمبر ۴۴

١ - اسم تصغیر کی تعریف کرو - ثلاثی مجرّد کے اسماء سے اسم تصغیر کس وزن پر آتا ہے مثالیں دو ؛

٢ - ثلاثی مزید فیہ - رُباعی اور خماسی اسماء کے لئے اسم تصغیر کا وزن کیا ہے؟

٣ - اگر اسم کے آخر میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت ہو تو وہ تصغیر بناتے وقت باقی رہے گی یا نہیں ؟ مثالوں سے واضح کرو ؛

۴ - اگر کسی اسم میں دوسرا یا تیسرا حرف الف ہو تو تصغیر بناتے وقت اس میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے ؛

۵ - اسم نسبت کی تعریف کرو - اور اسم نسبت بنانے کے چند قواعد تحریر کرو ؛

٦ - اگر کسی اسم میں الف مقصورہ ہو اس سے نسبت کس طرح بنتی ہے -

٧ - مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کرو :-

حَلِيلَةٌ - خَتَنٌ - زَوْجَةٌ - حَمَاةٌ - ثعبان

٢ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(١) میرے پاس سے ایک چھوٹی سی سرخ بلی ہے (٢) یہ چھوٹا کتا بلی کے پیچھے بھاگ رہا ہے (٣) اے چھوٹے بیٹے مہمان کے استقبال کے لئے سٹیشن پر جا (۴) ہمارے گاؤں میں ایک چھوٹا سا آدمی ہے جس کا قد تین

بالشت ہے (۵) ہمارے گھر کے دروازہ کے سامنے ایک درخت کا چھوٹا سا سایہ ہے۔ (۶) ہسپتال کے قریب ایک چھوٹی سی زمین ہے جہاں ہم شام کے وقت فٹ بال کھیلتے ہیں (۷) آج ایک یا نہ زینب کی چھوٹی سی چڑیا کو جھپٹ لے گیا (۸) اس کی چھوٹی سی بیٹی نے آج ایک چھوٹی سی بھی خریدی (۹) دو چھوٹے آدمی بازار میں چل رہے تھے (۱۰) میرا چھوٹا سا گدھا کل مر گیا (۱۱) میرے پاس ایک چھوٹا سا غلام ہے جو ایک روٹی ہی سے سیر ہو جاتا ہے (۱۲) خالد کے عم زاد بھائی کے پاس ایک چھوٹی سی دُوربین ہے (۱۳) آج جامع مسجد میں ایک عرب کے رہنے والے آدمی نے خُطبہ دیا۔ (۱۴) کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسینؓ کو شہید کرنے والا آدمی کوفہ کا باشندہ تھا (۱۵) میرے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ ہے جو قلم سے لکھا ہوا ہے (۱۶) مسجد کے حجرہ میں ایک مولوی صاحب رہتے ہیں (۱۷) ہماری گلی میں ایک دہلی کا مہاجر رہائش رکھتا ہے (۱۸) یہ بلاشبہ کوئی آسمانی بلا ہے (۱۹) یمنی تلواریں ٹھوس ہونے کے اعتبار سے بہت مشہور ہوتی ہیں (۲۰) قرآن کریم کی سُورتوں میں سے اکیس سورتیں مدینہ کے زمانہ کی ہیں۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔ (۲) كُلَيْبٌ (۳) بُنَيٌّ (۴) رُجَيْلٌ - قَاصِفٌ - شِبْرٌ (۵) ظُلَيْلٌ (۶) أُرَيْضَةٌ (۷) عُقَابٌ - عُصَيْفِيرٌ - خَطِفَ - (۸) بُنَيَّةٌ - سُفَيْرِجٌ (۹) رُجَيْلَانِ (۱۰) حُمَيِّرٌ (۱۱) عُبَيْدٌ (۱۲) مُنَيْظِيرٌ (۱۳) خَطَبَ (۱۷) يُقِيمُ مُهَاجِرٌ - دِهْلَوِيٌّ - شَارِعٌ زُقَاقٌ - (۱۸) آفَةٌ سَمَاوِيَّةٌ (۱۹) اَلسُّيُوفُ الْيَمَانِيَةُ - صَلْبًا (۲۰) سُوْرَةٌ مَدَنِيَّةٌ۔

الدَّرسُ الخامسُ والاربعون

عوامل

نحو میں عوامل کی تعداد سَو (۱۰۰) ہے۔ جن میں سے بعض اسم ہیں بعض فعل اور بعض حرف ان کی کئی اقسام ہیں جن کا بیان درج ذیل ہے۔

(نوٹ) عامل اسے کہا جاتا ہے جو کلمہ یا جملہ پہ داخل ہو کر اس میں کوئی عمل کرے یعنی کوئی تغیر و تبدیلی پیدا کرے۔

اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ اسمائے جازم افعال : یہ نو ہیں۔

مَنْ۔ مَا۔ مَهْمَا۔ اَيُّ۔ حَيْثُمَا۔ اِذْ مَا۔ مَتٰى۔ اَيْنَمَا۔ اَنّٰى

عمل ان اسماء کا یہ ہے کہ یہ افعال پر داخل ہو کر اُن کو جزم دیتے ہیں۔ اُن کا یہ عمل عام طور پہ دو فعلوں پر ہوتا ہے جو ایک ہی جملہ میں آتے ہیں۔ جیسے

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو تو مارے گا میں بھی ماروں گا)

مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کرے گا میں بھی کروں گا)

مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جب کبھی تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)

أَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ آكُلْ (جو چیز تو کھائے گا میں بھی کھاؤں گا)

حَيْثُمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ (جہاں کہیں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ (جب تو سفر کرے گا میں بھی کروں گا)

مَتَى تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جب تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)

أَيْنَمَا تَقُمْ أَقُمْ (جہاں کہیں تو کھڑا ہو گا میں بھی کھڑا ہوں گا)

أَنَّى تَكُنْ أَكُنْ (جہاں تو ہو گا میں بھی ہوں گا)

۲۔ اسمائے ناصب اسم نکرہ: یہ چار اسم ہیں

(۱) أَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعٌ وَتِسْعُونَ تک (۲) كَمْ (۳) كَأَيِّنْ (۴) كَذَا

عمل ان اسماء کا یہ ہے کہ جب اسم نکرہ تمیز واقع ہو تو یہ اس کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے

عِنْدِي خَمْسَةَ عَشَرَ كِتَابًا (میرے پاس پندرہ کتابیں ہیں)

كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کتنے روپے ہیں)

كَأَيِّنْ رَجُلًا رَأَيْتُ (میں نے کتنے ہی بہت سے آدمی دیکھے ہیں)

أَنْفَقْتُ كَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے درہم خرچ کئے)

۳۔ اسمائے افعال[1]:

۱۔ یہ نو اسم ہیں جو درج ذیل ہیں۔

دُونَكَ (لے لو)۔ بَلْهَ (جانے دو) عَلَيْكَ (لازم کر اپنے اوپر)

حَيَّهَلْ (لاؤ) هَا (لو یا پکڑو) رُوَيْدَ (چھوڑ دو جانے دو) هَيْهَاتَ

[1] صفحہ ۳۳۳ پر دیکھیے

(دُور ہوا) شَتَّانَ (علیحدہ ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی)

۲ - ان اسماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہیں جو امر حاضر کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو فعل ماضی مطلق کے معنوں میں مستعمل ہیں -

۳ - مذکورہ بالا اسمائے افعال میں سے پہلے چھ امر حاضر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں جیسے

دُونَكَ الْمَالَ (مال لے لو) بَلْهَ الْاَسَفَ (افسوس کو جانے دو)

عَلَيْكَ الْجُوْدَ (سخاوت کو اپنے اوپر لازم کر لو) رُوَيْدَ خَالِدًا (خالد کو جانے دو) حَيَّهَلْ الْمَاءَ (پانی لاؤ) هَا اللِّصَّ (چور کو پکڑو)

عمل ان کا یہ ہے کہ یہ اسم کو جو عموماً مفعول کے معنی میں ہوتا ہے نصب دیتے ہیں -

رُوَيْدَ بعض اوقات مصدر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کہ قرآن مجید میں آتا ہے -

---

ا؎ چند کلمات عربی زبان میں ایسے ہیں کہ اگر ان کے معنی کو دیکھا جائے تو ان میں فعل کا معنی پورا پورا پایا جاتا ہے لیکن لفظ کو دیکھا جائے تو فعل کی خاص نشانی ان میں نہیں پائی جاتی - اس لئے انکو افعال نہیں کہا جا سکتا - بلکہ ان میں اسم کی نشانیاں ہیں - لہذا نحویوں نے انکا نام اسمائے افعال رکھا ہے - یعنی ایسے الفاظ جو کہ لفظی طور پر تو اسماء ہیں لیکن معنی میں وہ افعال ہیں ؛

....

اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا (مہلت دے ان کو مہلت دینا)

۴ - باقی تین اسماء افعال یعنی هَيْهَاتَ - شَتَّانَ اور سَرْعَانَ ماضی کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں

هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید کا دن دور رہ گیا یا دور ہوا)

شَتَّانَ الْخَادِمُ وَالْاَمِيْرُ (نوکر اور امیر علیحدہ ہوئے)

سَرْعَانَ بَكْرٌ (بکر نے جلدی کی)

عمل ان کا یہ ہے کہ یہ اسم کو جو بطور فاعل واقع ہوتا ہے رفع دیتے ہیں ؂

مشق نمبر ۴۵

۱ - اسمائے جازم افعال کون کون سے ہیں - اُن کا عمل کیا ہوتا ہے ؟

۲ - کوئی سے پانچ اسمائے جازم افعال کو جملوں میں استعمال کرو ؂

۳ - اسماء ناصب اسم نکرہ کون کون سے ہیں ؟ اور کیا عمل کرتے ہیں ؟

۴ - اسماء ناصب اسم نکرہ کو جملوں میں استعمال کرو ؂

۵ - اسماء افعال کی وجہ تسمیہ بیان کرو ؂

۶ - اسمائے افعال کون کون سے ہیں ؟ اور اُن کا کیا عمل ہے ؟ انکے معانی بھی بتاؤ ؂

۷ - دونوں قسموں کے تین تین اسمائے افعال کو جملوں میں استعمال کرو ؂

۸ - مندرجہ ذیل میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد بیان کرو -

عَسْكَرٌ - عِظَامٌ - عَقْرَبٌ - اَصْنَامٌ - حُمُقٌ - حُزُنٌ - غُصُنٌ -

غَیُوْثٌ - فَاْسٌ - قَہْرَمَانٌ ۔

۹ ۔ عربی میں ترجمہ کرو :۔

(۱) جس کی تو پیروی کرے گا میں بھی پیروی کروں گا (۲) جس طرف کو تم منہ پھیرو اس طرف ہی اللہ کا چہرہ ہے (۳) جب تو دوڑے گا میں دوڑوں گا (۴) میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے (۵) اے فوجی تیرے پاس کتنے درہم ہیں (۶) میں نے اتنے دیناروں کے عوض ایک گھوڑا اور ایک گاڑی خریدی (۷) تم کون سا پھل کھانا پسند کرتے ہو (۸) جہاں کہیں تو سوئے گا میں بھی سوؤں گا (۹) تم دونوں جہاں سے چاہو با فراغت کھاؤ (۱۰) میرے بھائی کے پاس سنتالیس گھوڑے اور تہتر کتابیں ہیں (۱۱) اس تھیلی میں کتنے دینار ہیں (۱۲) میں کتنے ہی احمقوں سے ملا ہوں (۱۳) میں نے اس میز کے لئے اتنے روپے خرچ کئے ہیں (۱۴) یہ پکے ہوئے پھل سے لو (۱۵) اے مومن تجھ پر مسلمانوں کی مدد لازم ہے (۱۶) روٹی شہد۔ دہی اور سرکہ لاؤ اے نوکرانی (۱۷) اے لوگو ڈاکو کو پکڑو (۱۸) وہ دور ہے دور ہے وہ بات جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (۱۹) عمر نے اپنے علم کی تکمیل میں جلدی کی (۲۰) نوکر اور اس کا آقا پل کے پاس جدا ہوئے ۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔

(۲) أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (۶) عَرَبَةٌ (۸) حَيْثُمَا نَام (۹) رَغَدًا ۔

(۱۱) صُرَّةٌ (۱۴) نَاضِجَةٌ (۱۶) ۔عَسَلٌ رَائِبٌ ۔ خَلٌّ (۱۷) قَاطِعُ الطَّرِيقِ

(۱۸) هَيْهَاتَ (۲۰) شَتَّانَ ۔ جِسْرٌ ۔

الدرس السادس والاربعون

افعال عاملہ

۱ - افعال ناقصہ[1] :- یہ تعداد میں تیرہ ہیں، جو حسب ذیل ہیں :-
کَانَ - صَارَ - اَصْبَحَ - اَمْسٰی - اَضْحٰی - ظَلَّ - بَاتَ - مَا فَتِیَٔ - مَا دَامَ -
مَا انْفَکَّ - مَا بَرِحَ - مَا زَالَ - لَیْسَ -

افعال ناقصہ کا عمل یہ ہے کہ وہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب -
(فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہا جاتا ہے)

۲ - افعال ناقصہ کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں قابل یادداشت ہیں :

(الف) کَانَ (تھا) اپنے اسم کا زمانہ ماضی میں کسی صفت سے متصف ہونا ظاہر کرتا ہے - جیسے کَانَ خَالِدٌ حَلِیْمًا (خالد عبادت گزار تھا) یعنی ماضی کے کسی زمانہ میں اور اب نہیں ہے، لیکن اگر یہ فعل اللہ کے ساتھ آئے تو ماضی وغیرہ کی کوئی قید نہیں ہوتی جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (اللہ بہت علم والا اور دانا ہے)

(ب) صَارَ (ہو گیا) سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونے کا پتہ چلتا ہے جیسے صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا (فقیر دولت مند ہو گیا یا بن گیا)

[1] صفحہ ۳۲۶ پر دیکھیے -

(ج) أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ یا فقط ہوا) أَمْسَى (شام کے وقت ہوا یا فقط ہوا) أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا یا محض ہوا) ظَلَّ (دن کے وقت ہوا یا صرف ہوا) بَاتَ (رات کے وقت ہوا یا محض ہوا)

یہ افعال اکثر اوقات تو ھَمَارَ کی طرح محض "ہوتے" کا معنی دیتے ہیں جیسے:

أَصْبَحَ الرَّجُلُ عَالِمًا (آدمی عالم ہو گیا) أَضْحَى الْغُلَامُ مَلِكًا (غلام بادشاہ بن گیا) لیکن بعض اوقات ان افعال سے اُن اوقات میں ہونے کا مطلب لیا جاتا ہے جو ان افعال کے معنی میں پائے جاتے ہیں جیسے:

أَمْسَى زَيْدٌ مَرِيضًا (زید شام کے وقت بیمار ہو گیا) بَاتَ الْمَرِيضُ نَائِمًا (مریض نے رات سو کر گزاری)

(د) مَا فَتِئَ ۔ مَا دَامَ ۔ مَا انْفَكَّ ۔ مَا بَرِحَ اور مَا زَالَ میں سے ہر ایک کا معنی "ہمیشہ رہا" کا آتا ہے ۔ جیسے

لـه افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو لازم ہونے کے باوجود فاعل کے ساتھ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے جب تک ان کے ساتھ فاعل کی کوئی صفت بھی بیان نہ کی جاوے ۔ كَانَ زَيْدٌ کوئی بات نہیں بنتی جب تک یہ نہ بتایا جائے کہ زید کیا تھا ۔ چنانچہ جب كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا کہا جائے تو پوری بامعنی بات بنتی ہے ۔ انگریزی میں افعال ناقصہ کو AUXILIARY VERBS کہا جاتا ہے ۔

مَادَامَ الْغَنِیُّ مَسْرُوْرًا (دولت مند ہمیشہ خوش رہا)

مَازَالَ الْمَلِکُ عَادِلًا (بادشاہ ہمیشہ انصاف پسند رہا) مَادَامَ کے معنی کبھی جب تک رہا بھی آتے ہیں جیسے قُمْتُ مَادَامَ الْاُسْتَاذُ قَائِمًا (میں کھڑا رہا جب تک استاد کھڑا رہا)

(د) لَیْسَ کے معنی ہے "نہیں ہے" یہ نفی کے لیے آتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ صَالِحًا (زید نیک نہیں ہے) لَیْسَ کی خبر پر بعض اوقات باء (بِ) لگا کر اسے مجرور کر دیتے ہیں۔ لیکن اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا جیسے:

لَیْسَ زَیْدٌ بِصَالِحٍ (زید نیک نہیں ہے)

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے)

۳۔ لَیْسَ کے سوا باقی تمام افعال ناقصہ سے فعل مضارع بھی بنایا جا سکتا ہے کَانَ سے یَکُوْنُ۔ صَارَ سے یَصِیْرُ۔ اَصْبَحَ سے یُصْبِحُ اَمْسٰی سے یُمْسِیْ۔ اَضْحٰی سے یُضْحِیْ۔ ظَلَّ سے یَظَلُّ بَاتَ سے یَبِیْتُ۔ مَادَامَ سے مَا یَدُوْمُ۔ مَازَالَ سے مَا یَزَالُ مَا بَرِحَ سے مَا یَبْرَحُ۔ مَا فَتِئَ سے مَا یَفْتَؤُ۔ مَا انْفَکَّ سے مَا یَنْفَکُّ ۔ مضارع بننے سے ان کے معانی میں حال اور مستقبل کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا یَزَالُ الْمَرِیْضُ نَائِمًا (جب تک مریض سویا رہے گا)

۴۔ لَیْسَ (نہیں ہے) کی پوری گردان یوں آتی ہے:

لَیْسَ - لَیْسَا - لَیْسُوْا - لَیْسَتْ - لَیْسَتَا - لَسْنَ - لَسْتَ - لَسْتُمَا - لَسْتُمْ - لَسْتِ - لَسْتُمَا - لَسْتُنَّ - لَسْتُ - لَسْنَا ۔

۵ - بعض اوقات کَانَ اور اَصْبَحَ اَمْسٰی وغیرہ بطور افعال تامّہ بھی استعمال ہوتے ہیں یعنی صرف فاعل کے ملنے سے ہی اُن کا معنی نکل آتا ہے اور جملہ بن جاتے ہیں بغیر صفت کے کَانَ هُوَ (وہ تھا)

کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُہٗ (اللہ تھا اور اس کے علاوہ کوئی نہ تھا)

اَصْبَحَ الْمَرِیْضُ بِالْخَیْرِ (مریض نے خیریت سے صبح کی)

دَامَ ظِلُّکُمْ (آپ کا سایہ ہمیشہ قائم رہے)

۶ - افعالِ قلوب :-

(۱) چونکہ ان افعال کا تعلق قائل کے دل سے ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو افعالِ قلوب کہا جاتا ہے ۔ ان کا دوسرا نام افعال یقین وشک بھی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض یقین کا فائدہ دیتے ہیں اور بعض شک کا ۔

(۲) یہ سات افعال ہیں، جو حسب ذیل ہیں ۔

عَلِمْتُ (میں نے جانا) وَجَدْتُ (میں نے پایا) رَأَیْتُ (میں نے دیکھا) خِلْتُ (میں نے خیال کیا) حَسِبْتُ (میں نے گمان کیا) ظَنَنْتُ (میں نے گمان کیا) زَعَمْتُ (میں نے گمان کیا) ان میں سے پہلے تین افعال (عَلِمْتُ - وَجَدْتُ - رَأَیْتُ) یقین کے لئے آتے ہیں جیسے:

عَلِمْتُ زَیْدًا صَالِحًا (میں نے زید کو نیک جانا)

وَجَدْتَ الْمُعَلِّمَ فَاضِلًا (تو نے استاد کو فاضل پایا)

رَاَیتُ الْمَلِکَ عَادِلاً (میں نے بادشاہ کو انصاف پسند دیکھا یعنی سمجھا)

(نوٹ) ایک دیکھنا ظاہری آنکھوں سے ہوتا ہے اُسے رُویتِ بصری کہتے ہیں اور ایک ہوتا ہے دل سے سمجھنا اور دل کی آنکھ سے دیکھنا اُسے رُویتِ قلبی کہتے ہیں۔ یہاں رَاَیتُ سے رُویتِ قلبی ہی مُراد ہو
ان کے بعد کے تینوں افعال (خِلتُ حَسِبتُ۔ ظَنَنتُ) شک کیلئے آتے ہیں جیسے

خِلتُ زَیدًا صَالِحًا (میں نے زید کو نیک خیال کیا)

حَسِبتُ الْمُعَلِّمَ فَاضِلاً (میں نے اُستاد کو فاضل گمان کیا)

ظَنَنتَ الْمَلِکَ عَادِلاً (تو نے بادشاہ کو انصاف پسند گمان کیا)

آخری فعل یعنی زَعَمتُ شک اور یقین دونوں کے لئے آتا ہے۔ جیسے زَعَمتُ الْوَلَدَ سَارِقًا (میں نے لڑکے کو چور گمان کیا۔ گویا اسکا چور ہونا ابھی مشکوک ہی ہے اور گمان اتنا قوی بھی ہو سکتا ہے کہ وہ یقین تک پہنچا دے)

۳ - افعالِ قلوب کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے دو مفعول آتے ہیں اور جب ان میں سے ایک کا ذکر کیا جائے تو دُوسرے کا لانا واجب ہو جاتا ہے۔ کبھی ان افعال قلوب کے تین مفعول بھی آتے ہیں۔ جب کہ انہی افعال کو متعدّی بسہ مفعول کر دیا جائے مثلاً عَلِمتُ کو باب افعال میں لے جا کر متعدّی کر دیا جائے اور اَعلَمتُ پڑھا جائے تو پھر اس کے تین مفعول

آئیں گے جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (میں نے زید کو بتایا کہ عمرو فاضل ہے)

مشق نمبر ۴٦

۱ - افعال ناقصہ کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں ؟

۲ - افعال ناقصہ کے معانی اور محل استعمال بتاؤ اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو ؟

۳ - کَانَ اور لَیْسَ کی پوری گردانیں کرو ؟

۴ - افعال قلوب کتنے اور کون کون سے ہیں ؟ ان کے معانی بھی بیان کرو ؟

۵ - افعال قلوب میں سے یقین کے لیے کون کون سے افعال آتے ہیں ؟ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو ؟

٦ - افعال قلوب کا عمل بیان کرو - اور ان میں سے جو افعال شک کے لیے آتے ہیں انہیں جملوں میں استعمال کرو ؟

۷ - مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو :-

(۱) صَارَ الْغُلَامُ مُهْمِلًا (۲) كَانَ الْمُسْلِمِيْنَ صَائِمُوْنَ (۳) مُرِقَ زَيْدٌ أَمَانَةً (۴) ذَهَبَا الرَّجُلَانِ عَلَى الْمُعَلِّمَةِ (۵) وَجَدْتُ الْعِلْمُ نَافِعٌ ؟

۸ - مندرجہ ذیل افعال ناقصہ کے مضارع بنا کر انہیں (مضارع) اپنے جملوں میں استعمال کرو :-

كَانَ - صَارَ - أَمْسٰى - بَاتَ - مَادَامَ ؟

۹ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) شکاری سمندر کے کنارے پر بیٹھا تھا (۲) جادوگر کے ہاتھ میں مٹی سونا بن گئی (۳) خلیفہ کے لشکروں نے صبح مدینہ میں کی اور رات قادسیہ میں (۴) سلطنت کے اہم کاموں کی وجہ سے بادشاہ نے فکر کی حالت میں رات گزاری (۵) شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا۔ (۶) کیا اللہ اپنے بندہ سے کفایت کرنے والا نہیں ہے (۷) میں نے واعظ کو تمام علوم عربیہ میں فاضل پایا (۸) ہم نے محل کو اس کے بسنے والوں سے خالی گمان کیا (۹) میں نے اس عورت کو تہمت سے بری خیال کیا۔ (۱۰) میں نے اسلام کو تمام مذاہب سے برتر دیکھا (۱۱) مٹی ٹھیکرا بن گئی ہے (۱۲) امتحان میں کامیابی کی خبر سُن کر شاگرد تمام دن خوش رہا (۱۳) بادشاہ ہمیشہ اپنی رعایا سے ڈرتے رہتے ہیں (۱۴) تم سب عورتیں حق پر نہیں ہو (۱۵) ہم ایسے نہیں ہیں کہ ہمارے زخم ایڑیوں پر خون بہائیں (۱۶) کیا تو ایک عورت نے اپنے اُستاد کو علم عروض میں خالی پایا (۱۷) میں نے خیال کو حقیقت گمان کیا (۱۸) امام حسنؓ کے بعد امیر معاویہ مسلمانوں کے خلیفہ بن گئے (۱۹) اللہ تعالٰے بہت جاننے والے اور قدرت والے ہیں (۲۰) بیمار نے حالتِ خوشگواری میں صبح کی۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) صَيَّادٌ - مَضْغَةٌ (۲) سَاحِرٌ - طِيْنٌ (۴) بَاتَ مُتَفَكِّرًا (۶) كَافٍ (۸) سُكَّانٌ (۹) بَرِيَّةٌ (۱۰) أَفْضَلُ (۱۱) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (۱۲) ظَلَّ مَسْرُوْرًا ۔ (۱۵) لَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ نَدْمٰى كُلُوْ مِنْهُ بَطِيْئٌ (۱۹) كَانَ اللّٰهُ (۲۰) طَيِّبًا

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

بقیہ افعال عاملہ

۳ - **افعال مُقاربہ**: ان افعال میں چونکہ قریب ہونے کا معنی پایا جاتا ہے اس لیئے انہیں افعالِ مقاربہ کہا جاتا ہے - یہ چار افعال ہیں - كَادَ (قریب ہوا)، كَرَبَ (قریب ہوا) اَوْشَكَ (قریب ہے) عَسٰى (شاید ہے - قریب ہے)

(۱) یہ افعال بھی افعال ناقصہ کی طرح ہیں اور جملہ اسمیہ پہ داخل ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ جہاں افعال ناقصہ میں اسم کے بعد خبر ہوتی ہے - وہاں افعال مقاربہ میں اسم کے بعد فعل مضارع آتا ہے جیسے

كَادَ الرَّجُلُ يَذْهَبُ (قریب ہے کہ آدمی چلا جائے)

كَرَبَ الْمُعَلِّمُ يَجْلِسُ (قریب ہے کہ اُستاد بیٹھ جائے)

كَادَ زَيْتُهُ يُضِيْءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ النَّارُ (القرآن)

(قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے بغیر اس کے آگ اسے چھوئے)

(۲) اَوْشَكَ اور عَسَى کے استعمال کے وقت فعل مضارع سے پہلے اَنْ (کہ) لانا چاہیے۔ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَجْلِسَ (قریب ہو کہ آدمی بیٹھ جائے) عَسٰى خَالِدٌ اَنْ يَرْقُدَ (قریب ہو کہ خالد سو جائے)

(نوٹ) اَنْ کے آنے سے فعل مضارع منصوب آئے گا۔
كَادَ اور كَرَبَ کے ساتھ اَنْ کا استعمال کم ہی ہوتا ہے۔
اَوْشَكَ اور عَسٰى کے بعد فعل مضارع کو بعض اوقات اسم پر مقدم بھی کر دیتے ہیں جیسے:
عَسٰى (یا اَوْشَكَ) اَنْ يَضْحَكَ الْوَلَدُ (قریب ہے کہ لڑکا ہنس پڑے)

(۳) كَادَ کا مضارع يَكَادُ اور اَوْشَكَ کا مضارع يُوْشِكُ بھی مستعمل ہے جیسے:
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ (قریب ہے کہ بجلی اُن کی بینائی کو اُچک لے جائے)
يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ لَهَا ضِرَامٌ (قریب ہے کہ وہ (آگ) بھڑک اٹھے)

(۴) اَخَذَ ـ جَعَلَ ـ شَرَعَ اور طَفِقَ بھی افعال مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ البتہ اُن کے بعد اَنْ استعمال نہیں ہوتا اور ان کا معنی بھی "قریب ہے" کی بجائے "لگا یا شروع کرنا" ہوتا ہے جیسے:
اَخَذَ الْوَلَدُ يَقُوْمُ (لڑکا کھڑا ہونے لگا) جَعَلَ الْمُعَلِّمُ يُعَلِّمُ۔

(استاد سے پڑھانا شروع کیا) طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ۔
(حضرت آدمؑ و حوّا اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے لگے)

۴۔ افعال مدح وذم

(۱) یہ چار افعال ہیں۔ نِعْمَ۔ حَبَّذَا۔ بِئْسَ۔ سَاءَ

عمل ان افعال کا یہ ہے کہ یہ اسمائے جنس کو رفع دیتے ہیں۔ ان میں سے پہلے دو افعال (نِعْمَ اور حَبَّذَا) تعریف و توصیف کے لئے آتے ہیں اور دوسرے دونوں افعال یعنی بِئْسَ اور سَاءَ برائی اور مذمت کے لئے آتے ہیں۔

(۲) حَبَّذَا کے علاوہ باقی تینوں افعال کا فاعل یا تو خود معرّف باللام ہوتا ہو یا معرّف باللام کی طرف مضاف۔ معرّف باللام کے بعد وہ اسم لایا جاتا ہے جس کی مدح یا ذم مقصود ہوتی ہے۔ اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہا جاتا ہے اور یہ مرفوع ہوا کرتا ہے۔ جیسے:

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا آدمی ہے) بِئْسَ الْغُلَامُ زَيْدٌ (زید برا غلام ہے) سَاءَ الْوَلَدُ جَمِيلٌ (جمیل برا لڑکا ہے) نِعْمَ غُلَامُ الرَّجُلِ خَالِدٌ (آدمی کا غلام خالد اچھا ہے)

بِئْسَ خَادِمُ الرَّجُلِ زَيْدٌ (آدمی کا نوکر زید برا ہے)

سَاءَ خَادِمُ الْوَلَدِ جَمِيلٌ (لڑکے کا نوکر جمیل برا ہے)

(۳) نِعْمَ اور بِئْسَ کا مؤنث بھی استعمال میں آتا ہے۔ نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا مؤنث بِئْسَتْ ہے۔

نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ زَیْنَبُ (زینب اچھی عورت ہے) بِئْسَتْ الْمَرْأَۃُ هِنْدٌ (ہند بری عورت ہے)

(۴) بعض اوقات نِعْمَ کے ساتھ مَا لگا دیا جاتا ہے جو شئی (چیز) کا معنی دیتا ہے یہی مَا اس صورت میں فاعل بھی ہوتا ہے جیسے

نِعِمَّا هِیَ (نِعْمَ مَا هِیَ یعنی وہ اچھی چیز ہے)

قرآن مجید میں آتا ہے۔ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ اگر تم ظاہر کر کے خیرات دیا کرو تب بھی یہ بہت اچھی بات ہے)

(۵) بعض اوقات مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (یہاں اللّٰہ محذوف ہے یعنی اللہ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) قرآن مجید میں آتا ہے نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ (ایوب علیہ السلام بہت اچھا بندہ تھا)

(۶) حَبَّذَا مرکب ہے۔ حَبَّ اور ذَا سے۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور یہی حَبَّ کا فاعل بنتا ہے۔ حَبَّذَا کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا حَامِدٌ (حامد اچھا ہے)

صیغہ تعجب

ا۔ کسی انسان کی کوئی خوبی یا صفت جب کسی کو بہت متعجب کر دے تو اس تعجب کے اظہار کے لئے دو صیغے ہیں۔ جنہیں صیغۂ تعجب یا تعجب کے دو صیغے کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک مَا اَفْعَلَهٗ ہے یعنی کس نے اسکو کر دیا یا بنا دیا۔ جیسے مَا اَحْسَنَ خَالِدًا (کس نے خالد کو خوبصورت

کر دیا یا بنا دیا) یعنی خالد بہت ہی خوبصورت ہے ۔ دُوسرا صیغہ اَفْعِلْ بِہٖ
(اس کو کہ) ہے ۔ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کو خوبصورت تصور
کر) یہ فعل امر ہے ۔ گویا متکلم مخاطب کو زید کو خوبصورت سمجھنے کا حکم
اس لئے دیتا ہے کہ وہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کے بغیر چارہ
نہیں ہے ۔ مطلب یہ کہ زید بہت خوبصورت ہے ۔ اس ترکیب میں (بِ)
فالتو ہے اور اس کے بغیر بھی مطلب پورا ہو سکتا ہے ۔

۲ ۔ ان دونوں صیغوں کے ساتھ مذکر مؤنث اور واحد تثنیہ و جمع ہر قسم کی ضمیریں
اور اسماء آ سکتے ہیں جیسے مَا اَحْسَنَ الرَّجُلَیْنِ (دونوں آدمی کسقدر حسین
ہیں)
مَا اَکْرَمَ الرِّجَالَ (سب آدمی کسقدر شریف ہیں)
اَحْسِنْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں بہت خوبصورت ہیں)
اَسْمِعْ بِہِمْ وَاَبْصِرْ (وہ کس قدر زیادہ سننے والے اور دیکھنے والے ہیں)
مَا اَصْبَرَھُمْ عَلَی النَّارِ (وہ لوگ کس قدر زیادہ صبر کرنیوالے ہیں دوزخ
کی آگ پر)

۳ ۔ ثلاثی مزید فیہ اور رُباعی سے تعجب کے اظہار کے لئے فعل کے مصدر سے
پہلے لفظ اَشَدَّ یا اَشْدِدْ لگا دیا جاتا ہے ۔ جیسے
مَا اَشَدَّ اِسْتِقْبَالَ النَّاسِ لِلْمَلِکِ (لوگ بادشاہ کا کتنا زیادہ استقبال
کرتے ہیں)
مَا اَشَدَّ تَکَبُّرَ الْفَاتِحِ (فاتح کا تکبر بہت زیادہ ہے)

اَسْتِ دیا کرام الْاَسَاتِذَۃِ (اُستادوں کی کس قدر عزت کی جاتی ہے)
اَسْتِ دیا انکِسَارِ الْمَسَاکِیْنِ (مسکین لوگ کس قدر عاجز ہوتے ہیں)

مشق نمبر ۴۷

۱ - افعال مقاربہ کون کون سے ہیں اور ان کے معانی کیا ہیں ؟

۲ - افعال مقاربہ اور افعال ناقصہ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟ افعال مقاربہ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو ؛

۳ - افعال مقاربہ میں سے اَنْ کس کس کے ساتھ لگتا ہے اور ان میں بے مضارع کس کس کا آتا ہے ؟

۴ - افعال مدح و ذمّ کون کون سے ہیں ؟ ان کے معانی کیا ہیں ؟ ان کا عمل بھی بیان کرو ؛

۵ - افعال مدح کو اپنے جملوں میں استعمال کرو ؛

۶ - افعال ذمّ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو - حَبَّذَا کے استعمال میں باقی افعال مدح و ذمّ سے کیا فرق ہے ؟

۷ - تعجب کے دو صیغوں کا کیا وزن ہے ؟ ایسے جملے بناؤ جنمیں تعجب کے صیغے استعمال ہوں ؛

۸ - ثلاثی مزید اور رباعی سے تعجب کے اظہار کا کیا طریقہ ہے ؟

۹ - مندرجہ ذیل اسماء کے مفرد تحریر کرو :-

جوامِس - ابحرۃ - مَصَابِح - دِیَر - دُوَر - اُسود - صدُور - نِیران - درد - یَنابیع

۱۰ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) قریب ہے کہ بجلی اُن کی بینائیوں کو اُچک لے جائے (۲) قریب ہے، کہ کبوتر فضا میں اُڑنے لگے (۳) قریب ہے، کہ آسمان سے بارش برسے (۴) شاید ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بُری ہو (۵) سپہ سالار لشکر کی صفوں کے درمیان چکر لگانے لگا - (۶) بچہ اپنا سبق پڑھنے لگا (۷) عمر اچھا لڑکا ہے (۸) حمیدہ بڑی ماں ہے (۹) اسٹیشن ماسٹر کا نوکر حمید بُرا آدمی ہے (۱۰) لڑکی کا ماموں رشید اچھا آدمی ہے -

(۱۱) اس جماعت کے طالب علم کس قدر لمبے ہیں (۱۲) خالد کتنا سخی ہے (۱۳) ہمارے کالج کے پرنسپل صاحب کس قدر شریف ہیں (۱۴) لوگ علماء کی کس قدر زیادہ عزت کرتے ہیں (۱۵) شاید ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو (۱۶) قریب ہے کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے آسمان ہم پر گر پڑے (۱۷) امام سورۃ "القارعۃ" پڑھنے لگا (۱۸) اگر تم مہمانوں کی عزت کرو تو وہ بہت اچھی بات ہو (۱۹) یورپین لوگ مصیبتوں پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں (۲۰) پاکستانی کس قدر حوصلہ مند ہیں ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ :-

(۱) یَخْطَفُ (۲) کَادَ یَطِیْرُ (۳) اِمْطَارٌ - (۵) جَعَلَ یَجُوْلُ (۱۱) مَا اَطْوَلَ (۱۳) مَا اَکْرَمَ رَئِیْسَ کُلِّیَّتِنَا (۱۷) اَوْشَکَ اَنْ یَسْقُطَ (۱۸) اِکْرَامُ - ضُیُوْفٍ (۱۹) اُوْرَبَّیُّوْنَ (۲۰) اَشَدُّ بِاسْتِقْلَالٍ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

حُرُوْفِ عاملہ

حروف عاملہ کی بہت سی اقسام ہیں جن کا ذکر سبق ہذا و آئندہ میں آئیگا۔

۱۔ حُرُوْفِ جارہ : یہ مندرجہ ذیل سترہ حروف ہیں :۔

بَاءٌ۔ تَاءٌ۔ کَافٌ۔ لَامٌ۔ وَاوٌ۔ مُنْذُ۔ مُذْ۔ خَلَا۔ رُبَّ۔ حَاشَا

مِنْ۔ عَدَا۔ فِیْ۔ عَنْ۔ اِلٰی۔ حَتّٰی۔ عَلٰی:

(۱) عمل ان حروف کا یہ ہے کہ یہ اسم مَابعد کو جرّ دیتے ہیں۔

(نوٹ) یہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ مختلف اسماء میں جرّ کس کس شکل میں ظہور کرتا ہے۔ عموماً وہ اسم کے آخر میں زیر ہوتا ہے۔

(۲) استعمال : حروف بَا (ب) یعنی معروف سات آٹھ معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا) استعانت (طلب مدد) جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم سے لکھا)

(ب) اِلْصَاقٌ (ملنا) جیسے مَرَرْتُ بِخَالِدٍ (میں خالد کے پاس سے گزرا)

(ج) قسم جیسے بِاللّٰہِ (خدا کی قسم)

(د) تعدیہ (فعل لازم کو متعدی بنانا) جیسے ذَهَبْتُ بِحَامِدٍ (میں حامد کو لے گیا)

(س) زائدہ جیسے لَيْسَ اَلْوَلَدُ بِقَائِمٍ (لڑکا کھڑا نہیں ہے)

(ش) مُصاحبت جیسے اِشْتَرَيْتُ الْاَرْضَ بِاَشْجَارِهَا (میں نے زمین کو بمعہ اس کے درختوں کے خریدا)

(ص) ظرفیت جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (میں مسجد میں بیٹھا)

(ط) تقابل (عوض میں) جیسے بِعْتُ الْكِتَابَ بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ (میں نے کتاب پانچ درہم کے عوض خریدی)

تاء - یہ قسم کے واسطے آتی ہے لیکن صرف اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جیسے

تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّكَ - (خدا کی قسم میں تجھے ضرور ماروں گا)

کاف - یہ تشبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے خَالِدٌ كَالْاَسَدِ (خالد شیر کی مانند ہے)

بعض اوقات زائد بھی آتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (اُس کی (خدا کی) مانند کوئی چیز نہیں ہے) Drop

لام - مندرجہ ذیل معانی میں مستعمل ہے :-

(ا) اختصاص کے لئے جیسے اَلْوَرْدُ لِلْمَرِيْضِ (گلاب کا پھول مریض کے لئے ہے)

(ب) علت (سبب) جیسے ضَرَبْتُ التِّلْمِيْذَ لِلتَّادِيْبِ

(میں نے شاگرد کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

(ج) برائے معاہدۂ قسم جیسے باللہ لَاُخْرِجَنَّکُمْ (خدا کی قسم میں تم کو ضرور نکال دونگا)

(د) تعقیب یا عاقبت یعنی کسی اسم پر لام کے داخل ہونے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق فعل کے فاعل سے اس فعل کے صدور کا انجام اور نتیجہ وہ اسم ہے جس پر یہ لام داخل ہے۔ یعنی لام کا مدخول وہ لازمی نتیجہ اور مرتب ہونے والا اثر ہے جو اس فعل کے صدور کے ساتھ لازمی ہے۔ جیسے زَیْدٌ یَلْزَمُ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَۃِ (زید شر کو اختیار کر کے اس کے ساتھ چمٹا رہا تو اس کا نتیجہ اس کی بدبختی اور مصیبتیں ہوں گی) قرآن مجید کی اس آیت میں اچھی طرح مضمون سمجھ میں آجائے گا فَالْتَقَطَهُ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا (فرعون کے گھر والوں نے حضرت موسیٰ کو نہر سے نکال لیا جس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ اُن کا مخالف اور اُن کے لئے غم کا سبب بنے گا)

واوٗ - یہ قسم کے لئے استعمال ہوتی ہے جیسے وَاللہِ (خدا کی قسم)

مُذْ و مُنْذُ - یہ دو نو حروف ابتدائے زمانہ کے لئے آتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُ زَیْدًا مُذْ یَوْمِ الْاَحَدِ (میں نے زید کو اتوار کے روز کی ابتدا سے نہیں دیکھا) مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ اَرْبَعَۃِ اَیَّامٍ (میں نے اس کو چار روز سے نہیں دیکھا)

خَلَا - عَدَا - حَاشَا - یہ تینوں حروف استثناء کے لئے آتے ہیں جیسے۔

جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَيدٍ (زید کے علاوہ باقی لوگ آئے)

جَاءَ الْاَوْلَادُ عَدَا خَالِدٍ (سب لڑکے آئے سوائے خالد کے)

حَاشَا کے بعد آنے والے مستثنیٰ پر نصب اور جر دونوں قسم کا اعراب آسکتا ہے۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيدٍ (زَيدًا) (سب لوگ آئے سوائے زید کے)

عَدَا اور خَلَا سے پہلے حرف مَا آئے تو اسم کو جر کی بجائے نصب دیتے ہیں۔ معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا جیسے جَاءَ التَّلَامِيذُ مَا عَدَا زَيدًا (زید کے علاوہ سب شاگرد آئے)

رُبَّ ۔ یہ کثرت کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کے بعد آنے والا اسم جو نکرہ مجرور ہوتا ہے اگرچہ واحد آتا ہے لیکن معنی کثرت کا دیتا ہے جیسے

رُبَّ رَجُلٍ لَقِيتُهُ (میں بہت سے آدمیوں سے ملا)

رُبَّ رُوبِيَّةٍ تَصَدَّقْتُهَا (میں نے بہت سے روپے خیرات کئے ہیں)

فِي ۔ ظرفیت کے لئے آتا ہے۔ اور ظرفیت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) حقیقی جیسے اَلْمَاءُ فِي الْاِبْرِيقِ (پانی لوٹے میں ہے) (۲) مجازی۔ جیسے نَظَرْتُ فِي الْمُعَامَلَةِ (میں نے معاملہ میں غور کیا)

مِنْ ۔ یہ مندرجہ ذیل معانی میں استعمال ہوتا ہے:۔

(ا) اِبْتِدَاء جیسے جِئْتُ مِنَ السُّوقِ (میں بازار سے آیا)

(ب) تبعیض جیسے اَخَذْتُ مِنَ الْكُتُبِ۔ وَذَهَبْتُ اِلَى الْكُلِّيَّةِ (میں نے کچھ کتابیں لیں اور کالج کی طرف گیا)

(ج) بیان جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ
(بتوں کی پلیدی سے بچو)

(د) زائدہ جیسے کَانَ مِنْ مَطَرٍ (بارش ہوئی) مَا
کَانَ مِنْ مَطَرٍ (بارش نہ ہوئی)

عَنْ یہ بُعد (دوری یا جدائی) کے لیے آتا ہے۔ جیسے
رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے کمان سے تیر پھینکا)
اَخَذْتُ الْعِلْمَ عَنِ الْعُلَمَاءِ (میں نے عالموں سے علم حاصل کیا)
کَتَبْتُ عَنْهُ الْمَکْتُوْبَ (میں نے اس کی طرف سے خط لکھا)

اِلٰی حَتّٰی - یہ دونوں حروف انتہا کے لئے آتے ہیں جیسے
ذَهَبْتُ اِلَی الْحَانُوْتِ (میں دوکان تک گیا)
اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ (رات تک روزے پورے کرو)
حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (فجر کے طلوع ہونے تک) سَافَرْتُ حَتَّی الْمَسَاءِ
(میں نے شام تک سفر کیا) لیکن حتّٰی ضمیروں کے ساتھ نہیں لگ سکتا۔
ذَهَبْتُ اِلَیْهِ (میں اس تک گیا) یہاں ضمیر کے ساتھ اِلٰی کا استعمال ہو گیا
لیکن حتّٰی کا استعمال یہاں نہیں ہو سکتا۔

عَلٰی یہ اِسْتِعْلَاء (اوپر ہونے) کے معنی میں آتا ہے۔ استعلاء دو قسم کا ہوتا ہے
حقیقی جیسے اَلْوَلَدُ جَالِسٌ عَلَی الْفَرَسِ (لڑکا گھوڑے پر بیٹھا ہے)
مجازی جیسے عَلَیْهِ دَیْنٌ (اس پر قرض ہے)

۲۔ حروف مُشبّہ بالفعل

یہ مندرجہ ذیل چھ حروف ہیں جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔

اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ ۔

عمل ان حروف کا یہ ہے کہ یہ اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں

یہ حروف ابتدائے جملہ میں داخل ہوتے ہیں سوائے اَنَّ کے جو وسط جملہ میں

آتا ہے اور "کہ" کا معنی دیتا ہے۔ اور لٰکِنَّ کے کہ یہ دوسرے

جملہ کے شروع میں اور پہلے جملہ کے بعد آتا ہے۔

اِنَّ ۔ اَنَّ یہ تاکید کے لئے آتے ہیں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (تحقیق زید

کھڑا ہے) سَمِعْتُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (میں نے سنا کہ

اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے)۔

کَاَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا کہ زید شیر ہے

یعنی شیر کی مانند ہے)۔

لَیْتَ تمنا کے لیے آتا ہے یعنی کسی چیز کے ہونے کی آرزو اس سے بیان کی جاتی

ہے جیسے۔

لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ (کاش جوانی لوٹ کر آنے والی ہوتی)

لٰکِنَّ ۔ یہ استدراک (ازالہ وہم) کے لئے آتا ہے اور جملہ سابقہ سے پیدا شدہ

وہم کو دور کر دیتا ہے اور اسی وجہ سے کلام کے وسط میں آتا ہے۔ جیسے خَالِدٌ

صَالِحٌ لٰکِنَّ حَامِدًا فَاسِقٌ (خالد نیک ہے لیکن حامد فاسق ہے)

لٰکِنَّ کے بعد آنیوالے جملہ کا معنی لٰکِنَّ سے پہلے آنیوالے جملہ کے خلاف آتا ہے۔ اگر پہلا جملہ منفی ہو تو بعد کا مثبت آتا ہے اور پہلے مثبت ہو تو بعد میں منفی ۔

لَعَلَّ ترجی (امید) کے لیے آتا ہے اور توقع کے موقع پر مستعمل ہوتا ہے جیسے لَعَلَّ الْمَلِکَ صَالِحٌ (شاید بادشاہ نیک ہو)

لَعَلَّ صَاحِبَ الدَّارِ مُخْرِجُنِیْ (شاید کہ صاحبِ خانہ مجھے نکال دے)

تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ اول ممکنات اور ناممکنات دونوں میں استعمال ہوتا ہے اور ثانی فقط ممکنات میں چنانچہ لَعَلَّ صرف ممکنات میں استعمال ہو سکتا ہے لیکن لَیْتَ ممکنات اور ناممکنات دونوں میں۔ لہذا لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (شاید کہ جوانی لوٹ سکے) نہیں کہ سکتے۔

ان تمام حروف کے ساتھ ضمیریں بھی آسکتی ہیں جیسے اِنَّہٗ رَجُلٌ صَالِحٌ (بیشک وہ نیک آدمی ہے) کَاَنَّہٗ مَلَکٌ (گویا کہ وہ فرشتہ ہے) لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (اے کاش کہ میں مٹی ہوتا)

اِنَّ کی خبر پر بعض اوقات لام بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ الْقَوْلَ لَصَادِقٌ (بیشک بات ضرور سچی ہے) اس سے تاکید میں اضافہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیروں کی گردان یوں آئے گی۔ اِنَّہٗ۔ اِنَّھُمَا۔ اِنَّھُمْ۔ اِنَّھَا۔ اِنَّھُمَا۔ اِنَّھُنَّ۔ اِنَّکَ۔ اِنَّکُمَا۔ اِنَّکُمْ۔ اِنَّکِ

اِنَّکُمَا - اِنَّکُنَّ - اِنَّنِیْ (اِنِّیْ) اور اِنَّنَا (اِنَّا)

اسی طریق سے اَنَّ اور کَاَنَّ وغیرہ کے ساتھ:

قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنَّ کی جگہ اِنَّ آتا ہے

جیسے قُلْتُ اِنَّ الْوَلَدَ حَاضِرٌ (میں نے کہا کہ لڑکا حاضر ہے)

ان چھ حروف کے بعد اگر مَا کافّہ[1] آئے تو ان کا عمل ضائع ہو جاتا ہے

جیسے:

اِنَّمَا الْوَلَدُ صَالِحٌ (بیشک لڑکا نیک ہے) اِنَّمَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ

(بیشک مسیح علیہ السلام مریم کے بیٹے ہیں):

۳- مَا و لَا مشابہ بہ لیس

مَا و لَا جو لَیْسَ کے مشابہ ہوں[2] بھی حروف عاملہ میں سے ہیں۔

ان حروف کا عمل حروف مشبہ بالفعل کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ یعنی

---

[1] کافّہ کے معنی ہیں روکنے والا یعنی وہ مَا جو اِنَّ وغیرہ حروف جو ناصب اسم ہیں کے عمل کو روک دے جیسا کہ اوپر مثالوں سے واضح ہے جیسا کہ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ الخ الآیۃ میں ہے

[2] چونکہ یہ مَا اور لَا دونوں معنی میں بھی لَیْسَ کی طرح نفی کے معنی دیتے ہیں اور لفظاً بھی لَیْسَ کی طرح عمل کرتے ہیں اس لیے ان دونوں کو مَا و لَا مشبہ بلیس کہتے ہیں:

یہ اسم (مُبتدا) کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب۔ جیسے
مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) مَا رَجُلٌ ذَاھِبًا (کوئی آدمی جانے والا نہیں ہے) مَا رَجُلٌ صَادِقًا (کوئی آدمی سچا نہیں ہے)
لَا فَرَسٌ عَاطِشًا (کوئی گھوڑا پیاسا نہیں ہے)
ان دونوں حروف میں فرق یہ ہے کہ مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے لیکن لا صرف نکرہ پر جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔
اگر مَا کی خبر پر اِلَّا کا لفظ داخل ہو یا مَا کی خبر اس کے اسم سے پہلے آجائے تو مَا کوئی عمل نہیں کرتا جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (محمد تو پیغمبر ہی ہیں)
مَا صَالِحٌ حَامِدٌ (حامد نیک نہیں ہے)

۴۔ لائے نفیِ جنس

یہ لائے نفیِ جنس اسم نکرہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ عمل اس کا یہ ہے کہ اس کا اسم نصب کی علامت کے ساتھ مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اس کا اسم ایک اسم نکرہ اور مفرد ہو تو اس پر فتحہ بلا تنوین پڑھتے ہیں اور اس لَا کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے
لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے)
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے)

بعض اوقات یہ اسم نکرہ مضاف بھی آتا ہے اور وہاں بھی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے

لَا غُلَامَ رَجُلٍ صَالِحٌ (کسی آدمی کا غلام بھی نیک نہیں ہے)

اگر لَا کے بعد معرفہ آئے تو لَا کو دوبارہ لانا واجب ہے یعنی ایک دُوسرے معرفہ کے ساتھ جیسے لَا خَالِدٌ فِي الْمَدْرَسَةِ وَلَا حَامِدٌ (نہ خالد سکول میں ہے اور نہ حامد) اس صورت میں لَا کا عمل زائل ہو جائیگا اور مبتدا ہونے کی وجہ سے وہ اسم معرفہ مرفوع پڑھا جائیگا۔

اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو اور اس کے بعد دوسرا نکرہ پھر آئے تو اس صورت میں فتحہ بلا تنوین اور رفع مع تنوین دونوں جائز ہیں جیسے

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

(حج میں عورتوں سے التفات اور برائی اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں ہے)

لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ وَلَا امْرَأَةٌ (نہ کوئی مرد گھر میں ہے نہ عورت)

مشق نمبر ۴۸

۱ حروف جارہ کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

۲ حروف جارہ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو۔ اور ان کا استعمال بھی بتاؤ

کرو۔

۳ حروفِ مشبّہ بالفعل کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

۴ حروفِ مشبّہ بالفعل کو جملوں میں استعمال کرو۔

۵ مَا وَلَا مُشابہ بِلَیْسَ کا کیا عمل ہے؟ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟ مثالیں بھی دو۔

۶ لائے نفی جنس کا استعمال اور عمل بیان کرو اس لا کا عمل کس صورت میں زائل ہوتا ہے۔

۷۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو اور درستی کی وجوہات بھی بیان کرو۔

(۱) ذَهَبْتُ إِلَى مُسْلِمُوْنَ الْبَلَدِ (۲) رُبَّ رِجَالًا قَاتَلْتُهُ فِي الْمَيْدَانِ الْحَرْبِ (۳) إِنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ (۴) لَيْتُ الْمَلِكُ صَالِحاً (۵) مَا زَيْدًا قَائِمٍ (۶) لَاحَوْلُ وَلَاقُوَّةً (۷) لَا وَلَدٌ فِي الْمدرسَةِ۔

۸۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں (۲) اردو کے شعراء بھی تفاخر میں عربی کے شعراء کی مانند ہیں (۳) طلبہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے (۴) خدا کی قسم میں تیری دو تو پنڈلیاں توڑ دوں گا (۵) میں نے کھیل کے

میدان میں بہت سے کمینے لڑکوں سے ملاقات کی۔ (۶) میں نے اپنے بھائی کی طرف سے قرضہ ادا کر دیا (۷) تھا نیدار سائکل پہ سوار ہو کر نکلا۔ (۸) بیشک انجام مسلمانوں ہی کے لئے نیک ہے۔ (۹) گویا کہ میں اُنکے باپ کا نوکر ہوں (۱۰) کاش کشمیر سارے کا سارا پاکستان کا حصّہ ہوتا۔ (۱۱) ہیڈ ماسٹر صاحب تو نیک ہیں لیکن انکا نوکر بدمعاش آدمی ہے (۱۲) اُمید ہے کہ قیامت قریب ہے (۱۳) زید شہر کا حاکم نہیں ہے (۱۴) یہ طاقت اور قوّت اللہ ہی کی طرف سے ہے (۱۵) نماز میں نہ گفتگو جائز ہے اور نہ سلام (۱۶) زید جمعرات کے دن سے بیمار ہے (۱۷) خالد کے نوکر کے سوا لوگ سب کے سب آئے (۱۸) ہم نے کہا کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بیشک ہمیں اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے (۱۹) خالد چٹائی پہ سویا ہوا نہیں ہے (۲۰) تجھ سے بڑھ کر کوئی آدمی علم کی تلاش میں لالچی نہیں ہے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:۔

(۱) نُؤْمِنُ (۴) لَاَدْرُسَنَّ سَاقَيْتُ (۵) نَزَلَ ج اَنْزَال
(۶) اَدَّيْتُ (۷) دَرَّاجَةٌ (۸) اَلْعَاقِبَةُ (۱۰) جُزْءٌ
(۱۱) فَاجِرٌ۔ (شَرِيْرٌ) (۱۲) اَلسَّاعَةُ (۱۶) قَدْ مَرِضَ
(۱۸) رَاجِعُوْنَ (۱۹) حَصِيْرَةٌ (۲۰) اَحْرَصُ مِنْكَ

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

بقیہ حروف عاملہ

۵ - حروف ناصب مستقبل - یہ مندرجہ ذیل چار حروف ہیں -

اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ

عمل ان حروف کا یہ ہے کہ یہ فعل مستقبل کو رفع کی بجائے نصب دیتے ہیں جیسے:

لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ الْمُنَافِقُ (منافق ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا)

اس میں زمانہ مستقبل میں تاکید کے ساتھ نفی کا معنی بھی پایا جاتا ہے۔

اَنْ "کہ" کے معنی میں آتا ہے جیسے

اُمِرْتُ اَنْ اَذْهَبَ الْاٰنَ اِلَی الْمَحَطَّۃِ (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ابھی سٹیشن پر جاؤں)

کَیْ "تاکہ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں) جِئْتُ کَیْ اُکَلِّمَكَ (میں آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں)

اِذَنْ "اس وقت" کے معنی میں مستعمل ہے جیسے اِذَنْ اَضْرِبَكَ (اس

وقت میں تجھے پیٹوں گا) جب کوئی مثلاً کہے سَوْفَ اَشْتِمُكَ (میں عنقریب تجھے گالی دوں گا) تو جواب میں یہ کہہ دیا جائے
اِذَنْ اَضْرِبَكَ ⁂

۶ حُرُوفِ جَازِمِ اَفعال : یہ پانچ حروف ہیں
اِنْ - لَمْ - لَمَّا - لَامِ اَمر - لائے نہی
عمل ان حروف کا یہ ہے کہ یہ حروف فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

اِنْ شرط کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اگر کا معنی دیتا ہے
اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ - لَمْ یہ مضارع کے ساتھ استعمال ہو کر ماضی کا معنی دیتا ہے۔
جیسے لَمْ یَشْرَبْ اَلْمَاءَ (اس ایک مرد نے پانی نہیں پیا)

لَمَّا اس کا استعمال بھی لَمْ ہی کی طرح ہوتا ہے۔ البتہ اس میں ماضی کے سارے زمانوں کی نفی ہوتی ہے اور "ابھی تک" (never until) کا مفہوم پایا جاتا ہے جو لَمْ کے معنی میں شامل نہیں ہوتا جیسے لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ (ابھی تک ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا)

لَامِ امر یہ امر غائب اور متکلم کے صیغوں میں استعمال ہوتا ہے اور مکسور ہوتا ہے جیسے لِیَضْرِبْ خَالِدٌ بَكْرًا (خالد کو چاہیے کہ وہ بکر کو مارے)
لِاَذْهَبْ اَلْاٰنَ اِلَى الْكُلِّيَّةِ (اب مجھے کالج جانا چاہیے)

لائے نہی یہ نہی کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے لَا تَقُلْ مَا لَا تُرِیْدُ

أَنْ تَفْعَلَ (جو بات تم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اُسے مت کہو)۔

۷- حروفِ ندا

یہ مندرجہ ذیل پانچ حروف ہیں :-

يَا - أَيَا - هَيَا - أَيْ - همزة

عمل ان حروف کا یہ ہے کہ ان کے بعد اگر اسم مفرد معرفہ ہو تو وہ مرفوع آتا ہے جیسے يَا خَالِدُ يَا اللّٰهُ - نکرہ معینہ بھی مرفوع آتا ہے جیسے يَا وَلَدُ اور اگر اسم مضاف ہو یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب آتا ہے جیسے يَا غُلَامَ الْأَمِيرِ - يَا رَجُلاً - يَا سَارِقاً (اے چور)

حرف ندا یا اسم منادی قریب اور بعید دونوں کے لئے مستعمل ہے :

أَيْ اور همزة قریب کے واسطے استعمال ہوتے ہیں جیسے أَيْ زَيْدُ (اے زید) - أَرَجُلاً - (اے آدمی) أَابْنَ الطَّبِيبِ (اے حکیم کے لڑکے)۔

أَيَا اور هَيَا دُور کے لئے مستعمل ہیں جیسے أَيَا حَامِدُ (اے حامد) هَيَا ذَاهِبًا (او جانے والے) أَيَا قَاطِعَ الطَّرِيقِ (او ڈاکو)۔

(حروفِ نداء کا مفصل بیان سبق نمبر ۳۲ میں گزر چکا ہے)

مشق نمبر ۴۹

۱ - حروف ناصب مستقبل کون کون سے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

۲ حروف ناصبہ مستقبل کو اپنے جملوں میں استعمال کرو ؟

۳ حروف جازم افعال کون کون سے ہیں ؟ اُن کا عمل بیان کرو ؛

۴ حروف جازم افعال کو اپنے جملوں میں استعمال کرو ؛

۵ حروف ندا کون کون سے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے ؛

۶ حروف ندا کو اپنے جملوں میں استعمال کرو ؛

۷ مندرجہ ذیل جملوں پر اعراب لگاؤ ؛

(۱) حسبت ان اخرج الخادم من بیتی (۲) لن یسمع الولد قولی (۳) لم یسرق شیا فقط (۴) لما یکذب بنی خالد الی الان (۵) لا تدخل فی مشورتك البخیل (۶) یا رجل لا تشتم احدا (۷) ای خادم زید اذهب الی السوق (۸) ایا معلم الولد لا تضربه ؛

۸ مندرجہ ذیل اسماء میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو ؛-

فِنجَانٌ - قِدْرٌ - بُردَۃٌ - قُطُبٌ - اَقفَاصٌ - تِینٌ - کُتَّابٌ - کَلِمٌ

۹ عربی میں ترجمہ کرو (۱) میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ساتھ بازار چلے ۔ (۲) کفار ہرگز فلاح کو نہیں پہنچیں گے (۳) میں جلدی کرتا ہوں تاکہ میں ڈاک گاڑی پر سوار ہو جاؤں (۴) اس وقت (تب) میں تیرے ساتھ لڑائی لڑوں گا (۵) ابھی تک دھوبی میرے کپڑے نہیں لایا (۶) کفار کے ساتھ لڑائی کے لئے مسلمانوں کو متفق ہونا چاہیئے (۷) بخیل کو اپنے مشورہ میں مت شریک کر ۔ (۸) آسمان سے پانی نہ برسا (ابھی) (۹) اے ابوالبرکات اُٹھ ۔ اپنے دوتو

ہاتھ دھو اور کھانا کھا (۱۰) اور دشمنوں کے ڈر سے اپنے گھر سے نکلنے والے لوٹ آئے اور اللہ پر بھروسہ رکھ (۱۱) میں نے ارادہ کیا کہ میں اس سے تنہائی میں گفتگو کروں (۱۲) تم نیکی کو ہرگز نہیں حاصل کرو گے جب تک کہ تم وہ چیز نہ خرچ کرو جو تم محبوب رکھتے ہو (۱۳) تب (اس وقت) میں تجھے بتادوں گا کہ استاد کا ادب کیسے کیا جاتا ہے (۱۴) اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کا ایک بھائی بھی چوری کرچکا ہے (۱۵) وہ سب عورتیں ابھی تک عجائب گھر سے واپس نہیں آئیں (۱۶) ابھی تک چاند نہیں نکلا (۱۷) ان دو عورتوں کو اپنی استانی کی تعظیم کرنا چاہئے۔ (۱۸) حرام کام کے قریب مت جا کیونکہ اس کی حلاوت تو فنا ہو جاتی ہے اور اس کی تلخی باقی رہتی ہے (۱۹) اے وہ شخص جس کو اس کی ماں نے ایسی حالت میں جنا کہ وہ رو رہا تھا (۲۰) اے دلوں کے پھیرنے والے اور اے دعاؤں کے قبول کرنے والے اور اے زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والے میری مدد کر اور مجھے رسوا نہ کر

مشکل الفاظ کا ترجمہ:۔

(۳) قِطَارُ البَرِيدِ (۵) اَلْقَصَّارُ (۶) لِيَتَّفِقْ
(۱۰) اَلْأَعْدَاءُ (۱۱) خَالِيًا (۱۲) لَنْ تَنَالُوا (۱۳) كَيْفَ
(۱۵) مَتْحَفُ (۱۷) مُعَلِّمَةٌ (۱۸) لَا تَقْرُبْ - حَلَاوَتُهُ
تَفْنَى وَيَبْقَى مُرُّهَا (۱۹) وَلَدَتْكَ - بَاكِيًا (۲۰) مُقَلِّبُ
مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ - لَا تُذِلَّنِي ؛

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْنَ

حُرُوف غیر عاملہ

یہ وہ حروف ہیں جو جملہ میں داخل ہو کر کسی قسم کا تصرف یا عمل نہیں کرتے، ان کی بہت سی اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ حُرُوفِ اِستفہام :۔ یہ مندرجہ ذیل حروف ہیں جو سوالیہ جملوں میں استعمال ہوتے ہیں اور ابتدا ہی میں آتے ہیں۔ ھَلْ (کیا) ھمزۃ (أ) (کیا)، مَنْ (کون)، مَتٰی (کب)، اَیْنَ (کہاں) اَنّٰی (کہاں سے)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ (کیا)، کَیْفَ (کیسے۔ کس طرح) وغیرہ

ھَلْ عِنْدَکَ خُبْزٌ (کیا تیرے پاس روٹی ہے)، أَاَنْتَ مُسَافِرٌ (کیا تو مسافر ہے)، مَنْ جَالِسٌ عَلٰی یَمِیْنِکَ (تمہاری دائیں طرف کون بیٹھا ہے)، مَتٰی تَذْھَبُ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (تم سکول کب جاؤ گے)، اَیْنَ ذَاھِبٌ اَنْتَ اَلْاٰنَ (تم اب کہاں جا رہے ہو)، اَنّٰی لَکِ ھٰذَا (تیرے پاس یہ کہاں سے آیا)، مَا فِیْ یَدِکَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ (اے عبدالرحمٰن تمہارے ہاتھ میں کیا ہے)، مَاذَا تُرِیْدُ یَا خَالِدُ (اے خالد تم کیا چاہتے ہو)، اَیْشَ اِسْمُکَ یَا وَلَدُ (اے لڑکے تمہارا کیا نام ہے)، اَیُّ شَیْءٍ تُحِبُّ اَنْ تَاْکُلَ (تم کون سی چیز پسند کرو گے کہ کھاؤ)

كَيْفَ الطَّرِيقُ إِلَى الْمَسْجِدِ (مسجد کا راستہ کدھر ہے)

۲ - حُرُوفِ عَاطِفَه :- یہ ذیل کے نو حروف ہیں۔

وَاوْ - فَاءْ - ثُمَّ - حَتّٰی - أَوْ - أَمْ - لَا - بَلْ - لٰكِنْ

ان حروف کا مفصل بیان سبق نمبر ۳۴ میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ دو جملوں یا دو فعلوں یا دو اسموں کو ملانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۳ - حُرُوفِ تَاكِيد :- یہ دو ہی حروف ہیں۔ لام مفتوح اور نونِ تاکید

لام مفتوح (لَ) بعض اوقات اسم پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے

إِنَّ الرَّجُلَ لَسَارِقٌ (بیشک وہ آدمی ضرور چور ہے)

اور بعض اوقات فعل پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے

لَوْ أَمَرْتَنِي لَذَهَبْتُ (اگر تم مجھے حکم دیتے تو میں ضرور چلا جاتا)

اس کے علاوہ نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ بھی تاکید کے لیے آتے ہیں۔ لیکن ان کا استعمال صرف مضارع کے ساتھ مخصوص ہے۔ اُن کا مفصل بیان سبق نمبر ۱۷ میں گزر چکا ہے۔

۴ - حُرُوفِ اِيجَاب :- یہ پانچ حروف ہیں جو جواب دینے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نَعَمْ (ہاں) أَجَلْ (ہاں) جَيْرِ (یقیناً) إِيْ (ہاں) بَلٰى (بیشک)

نَعَمْ کسی بات کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ جیسے أَأَنْتَ مُسْلِمٌ

(کیا تو مسلمان ہے) کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ (ہاں)، اَجَلْ اور جَیْرِ کا استعمال بھی اسی طرح ہوتا ہے۔

اِیْ بھی اثبات کے لئے آتا ہے لیکن اس کا استعمال عموماً قسم کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ھَلْ اَنْتَ جَائِعٌ (کیا تو بھوکا ہے) کے جواب میں کہا جائے اِیْ وَاللّٰہِ (ہاں خدا کی قسم)

بَلٰی کسی نفی کے اثبات کے لئے آتا ہے جیسے اَلَمْ اَقُلْ لَکُمْ (کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا) کے جواب میں کہا جائے بَلٰی (بیشک کہا تھا)۔

۵ - حروف شرط :- یہ مندرجہ ذیل چار حروف ہیں۔

اِنْ - لَوْلَا - لَوْ - اَمَّا

اِنْ تَذْھَبْ اِلَیْہِ یَسْتَقْبِلْکَ (اگر تو اس کے پاس جائے گا تو وہ تیرا استقبال کرے گا)

لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہو جاتا)

اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَفِی النَّارِ (جن لوگوں نے کفر کیا وہ دوزخ میں جائیں گے)

لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتے)

۶ - حروف تنبیہ :- یہ تین حروف ہیں - ھَا - اَلَا - اَمَا -

ھَا ھُوَ السَّارِقُ (دیکھو وہ چور ہے)

اَلَا اِنِّیْ نَذِیْرٌ (خبردار میں تو ڈرانے والا ہوں)

اَمَا لَا تَکْذِبْ (دیکھ جھوٹ مت بول)

۷ - حروفِ زجر و توبیخ :- یہ دو حروف ہیں ھَلاَّ - لَوْلاَ جو ڈانٹنے وغیرہ کے لئے آتے ہیں جیسے

ھَلاَّ کَتَبْتَ اِلَیَّ مَکْتُوْبًا (تو نے میری طرف خط کیوں نہ لکھا)

لَوْلَا رَجَعْتَ لَضَرَبْتُکَ (اگر تو واپس نہ آتا تو میں تجھے ضرور مارتا)

۸ - حروفِ تفسیر : یہ صرف دو حرف ہیں - اَیْ - اَنْ -

جَاءَ الْخَادِمُ اَیْ خَادِمُ الْاَمِیْرِ (نوکر آیا یعنی حاکم کا نوکر)

نَصَحْتُ لَہٗ اَنْ لَا یَسْرِقَ (میں نے اُسے نصیحت کی کہ وہ چوری نہ کرے)

۹ - حرفِ ردع : یہ ایک ہی لفظ ہے کَلَّا (ہرگز نہیں)

کَلَّا لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ (ہرگز نہیں وہ دوزخ میں ضرور ڈالا جائے گا)

مشق نمبر ۵۰

۱ - حروفِ استفہام کون کون سے ہیں اور کس استعمال میں آتے ہیں ؟

۲ - تمام حروفِ استفہام کو اپنے جملوں میں استعمال کرو :

۳ - حروفِ عاطفہ بیان کرو اور انہیں جملوں میں استعمال کرو :

۴ - حروفِ تاکید بتاؤ اور جملوں میں استعمال کرو :

۵ - حروفِ ایجاب کون کون سے ہیں - ان کا استعمال کیا ہے ؟ انہیں جملوں

میں استعمال کرو:

۶ - حروفِ شرط بیان کرکے انہیں جملوں میں استعمال کرو:

۷ - حروفِ تنبیہ اور تفسیر بیان کرو اور انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو:

۸ - مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہ کو مناسب حروف سے پُر کرو۔

(۱) ...... فِي يَدِكَ ...... حَامِدٌ (۲) مِنْ ...... جِئْتَ يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ

(۳) أَأَنْتَ قَتَلْتَهُ ...... أَخُوكَ (۴) يَا خَالِدُ ...... تَأْكُلُ الطَّعَامَ

(۵) ...... تَضْرِبُ خَالِدًا يَشْتِمُكَ (۶) ...... إِنِّي نَاصِحٌ لَكُمْ

(۷) ...... تَقَاتَلَتْ لَعَمْرُو وَ... (۸) جَاءَ الْأَبْنُ ...... ابْنُ الرَّئِيسِ

(۹) ...... لَيَدْخُلَنَّ النَّارَ (۱۰) ...... شَيْءٍ تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَ

۹ - عربی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) کیا تم عربی زبان سمجھ سکتے ہو (۲) یہ پھل تم نے کہاں سے لئے؟ (۳) وہ میرا بھائی ہے لیکن میرا دشمن ہے (۴) بیشک وہ آدمی ضرور کفن چور ہے (۵) کیا تم میرے خیرخواہ نہیں ہو۔ بیشک (۶) اگر تو شکار کا پیچھا کرتا تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا (۷) خبردار وہی لوگ فاسق ہیں لیکن وہ نہیں جانتے (۸) تو نے ان کا کوئی ضامن کیوں نہ لے لیا۔ (۹) میں ہرگز کبھی سینما نہیں جاؤں گا (۱۰) طبیب انتقال کر گیا یعنی شاہی طبیب (۱۱) کبھی حیلہ باز پرہیزگار بھی تنگ دست ہو جاتا ہے (۱۲) وہ

لوگ کہاں ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے تھے (۱۳) تم کونسا پھل کھانا پسند کرتے ہو۔ (۱۴) ڈاکو ضرور قید خانہ میں داخل ہوگا (۱۵) کیا تم کبھی ہوائی جہاز پر سوار ہوئے ہو (۱۶) میں نے اُسے کہا کہ وہ جھوٹ نہ بولے (۱۷) اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (۱۸) تو یہ بدبودار مچھلی کیسے خرید لایا (۱۹) اے فلاں کس نے تجھے اپنے گھر سے نکال دیا (۲۰) میں نے جوتا نہ پہنا جب تک کہ ہم سٹیشن پر نہ پہنچے ؞

مشکل الفاظ کا ترجمہ: (۱) تَفْهَمُهُ (۴) مَبَانٍ (۵) فَاحِشَةٌ (۶) أَهْلَكْتَ نَفْسَكَ (۸) كُهَيْلٌ (۹) دَارُ التَّمَاثِيلِ (سینما) (۱۱) قَدْ يَقْدِرُ الْجِبَالُ التِّبْرَ (۱۲) يَمْشُونَ هَوْنًا (۱۴) قَاطِعُ الطَّرِيقِ (۱۵) الطَّيَّارَةُ (۱۸) نَتِنٌ (۲۰) نَعْلَيْنِ۔ (جمع اَمْرٌ۔ مدارس)

اَلدَّرْسُ الْحَادِي وَالْخَمْسُونَ

اقسامِ جُملہ

جملہ کی دو قسموں یعنی جملہ اسمیہ اور جملہ خبریہ کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس سبق میں جملہ کی چند اور اقسام کا ذکر ہوگا۔

- جُملہ ظرفیہ - یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس کا پہلا جزو ظرف ہو جیسے۔

فَوْقَكَ السَّمَاءُ (تیرے اوپر آسمان ہے) عِنْدَهُمْ دَنَانِيرُ كَثِيرَةٌ (ان کے پاس بہت سے دینار ہیں) مندرجہ ذیل حروف ظرف ہیں۔ قَبْلَ (پہلے) بَعْدَ (بعد۔ ابھی) عِنْدَ (پاس) اَمَامَ یا قُدَّام (سامنے) خَلْفَ (پیچھے) فَوْقَ (اوپر) تَحْتَ (نیچے) وغیرہ۔ جملہ ظرفیہ کا شمار بعض کے نزدیک جملہ اسمیہ میں ہوتا ہے اور بعض اسے جملہ فعلیہ سمجھتے ہیں ؛

۲ - جملہ شرطیہ : یہ وہ جملہ ہے جو حرف شرط سے شروع ہوتا ہو۔ حروف شرط چار ہیں۔ اِنْ - لَوْ - لَوْلَا - لَوْمَا

جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوا کرتا ہے۔ پہلے جملہ کو جملہ شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملہ کو جزا کہتے ہیں۔ مثلاً

اِنْ تَشْتِمْنِي اَشْتِمْكَ (اگر تو مجھے گالی دیگا تو میں تجھے گالی دونگا) اسی مرکب جملہ میں اِنْ تَشْتِمْنِي شرط ہے اور اَشْتِمْكَ جزا ہے۔ جملہ شرطیہ کے دونوں جملے یا تو فعلیہ ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر کی مثال میں یا ایک فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ جیسے :

اِنْ تَخْدِمْنِي فَاَنَا خَادِمُكَ (اگر تو میری خدمت کریگا تو میں بھی تیرا نوکر ہوں)

۳ - جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ : - مفہوم و معنی کے لحاظ سے جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی خبر دی گئی ہو اور جس کے کہنے والے

کو ہم سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ مثلاً زَیْدٌ قَائِمٌ کے کہنے والے کو ہم سچا کہہ سکتے ہیں اگر زید واقعی کھڑا ہو اور اگر زید کھڑا نہ ہو تو ہم زَیْدٌ قَائِمٌ کے قائل کو جھوٹا کہہ سکتے ہیں۔ یہی حال ضَرَبَ خَالِدٌ اور اس قسم کے دوسرے خبریہ جملوں کا ہے پس جملہ اسمیہ یا فعلیہ مفہوم کے اعتبار سے جملہ خبریہ بھی ہوتا ہے۔

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو ہم سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ اس جملہ میں کوئی خبر وغیرہ نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس میں یا تو کسی قسم کا کوئی حکم دیا جاتا ہے۔ یا کسی کام سے منع کیا جاتا ہے یا کسی خواہش کا اظہار کیا جاتا ہے۔

یا کسی قسم کے جذبات کو ظاہر کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ انشائیہ کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔

جملہ انشائیہ کی اقسام : جملہ انشائیہ نو قسم کا ہو سکتا ہے۔

۱۔ امر ۔ یعنی وہ جملہ جس میں کسی کام وغیرہ کے کرنے کا حکم دیا جائے جیسے اِذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (تو سکول جا)۔

۲۔ نہی ۔ یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے جیسے لَا تَكْذِبْ (تو جھوٹ نہ بول)۔

۳۔ نِدا ۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں کسی سے خطاب کیا جائے یا کسی کو پکارا جائے جیسے یَا حَامِدُ اُنْصُرْ اَخَاكَ (اے حامد اپنے بھائی کی مدد کر)۔

۴۔ استفہام ۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی سوال وغیرہ پوچھا جائے جیسے مَا اسْمُكَ (تیرا نام کیا ہے)، هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ (کیا تیرے پاس

پچھو دگو، ہر ہے)

۵۔ تمنّا۔ یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی خواہش وغیرہ کا اظہار ہو جیسے:

لَیْتَ اَبِیْ حَیٌّ (کاش میرے والد زندہ ہوتے)

۶۔ ترجّی۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی اُمید وغیرہ کی جائے۔ جیسے:

لَعَلَّ السَّارِقَ مَظْلُوْمٌ (شاید کہ چور مظلوم ہو)

۷۔ قَسَم۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی قسم وغیرہ اٹھائی جاوے۔ جیسے:

وَاللّٰہِ مَا شَتَمْتُكَ (خدا کی قسم میں نے تجھے گالی نہیں دی)

۸۔ تعجّب۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں حیرت و تعجب کا اظہار کیا جائے جیسے:

مَا اَحْسَنَ الْوَلَدَ (لڑکا کتنا خوبصورت ہے)

۹۔ عَرْض۔ یہ وہ جملہ ہے جس میں کوئی درخواست وغیرہ کی جائے۔ جیسے:

اَلَا تُعْطِیْنَا حَقَّنَا (کیا آپ ہمیں ہمارا حق نہ دیں گے)۔

مشق نمبر ۵۱

(۱) جملہ ظرفیہ کی تعریف بیان کرو اور مثالیں بھی دو۔

(۲) جملہ شرطیہ کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔

(۳) جملہ خبریہ و انشائیہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

(۴) جملہ انشائیہ کی کوئی سی چھ قسمیں بیان کرو اور اُن کی مثالیں بھی پیش کرو۔

(۵) مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرو۔

(ا) قُتِلَ سَاحِرًا فِی سُوْقُ الْمَدِیْنَۃَ (ب) کَتَبْتُ مَكْتُوْبٌ اِلٰی

أَحْوَلَ (ج) رَأَيْتُ الْقَاضِي رَاكِبًا عَلَى نَاقَةٍ (د) بَابَانِ الْمَسْجِدِ مَفْتُوحَتَانِ (ر) يَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا تُخْرِجْ خَادِمَكَ فِي بَيْتِكَ (س) وَجَدَتْ خَمْسُونَ مُسْلِمِينَ فِي مَسَاجِدَ ؞

٦ - مندرجہ ذیل مصادر سے فعل ماضی۔ مضارع - امر اور نہی بناؤ۔

سَمَاعٌ - إِخْرَاجٌ - إِسْتِنْصَارٌ - إِجْتِنَابٌ - تَكْذِيبٌ -

٧ - واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھو :-

قلب - سَهْمٌ - لَآلِي - لِسَانٌ - لِوَاءٌ - أَمْتِعَةٌ - مَطَرٌ - عَيْن

٨ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(۱) میرے پاس بہت سا مال اور گرانقدر جاگیریں ہیں - (۲) لشکر کے پچھلی جانب ایک اونچا ٹیلہ ہے (۳) اگر تو نے جھگڑا کیا تو میں تجھے اپنی دوکان سے نکال دوں گا (۴) اگر تم نے شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا (۵) اگر تم نے انکار کیا تو میں بخشش تم سے روک لوں گا (۶) اگر تم میں بیس آدمی صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے (۷) اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ (۸) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ آؤ (۹) اے لڑکے اٹھ۔ غسل کر اور اپنا سبق یاد کر (۱۰) کیا تم یہ رومال ایک روپیہ کے عوض بیچو گے (۱۱) اے کاش کہ میں مٹی ہوتا (۱۲) اے کاش مجھے میری ماں نے جنا نہ ہوتا (۱۳) شاید حاکم بد دیانت ہو (۱۴) خدا کی قسم میں تیری دونوں پنڈلیاں توڑ دوں گا (۱۵) انسان جلد باز پیدا کیا گیا وہ کس قدر جلد باز ہے

(۱۶) کیا آپ آج رات ہمارے پاس نہیں اُتریں گے۔ (۱۷) کیا متفرق پروردگار بہتر ہے یا ایک جابر اللہ (۱۸) سختیوں کے وقت ہی بھائیوں کی پہچان کی جاتی ہے (۱۹) شاید قیامت قریب ہو (۲۰) خدا کی قسم میں تمہارے بتوں کے لئے کوئی حیلہ کروں گا۔ (۲۱) اگر تم مجھے یاد کرو گے تو میں تمہیں یاد کروں گا۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:- (۱) ضِیَاعٌ سَنِیَّةٌ (۲) رَبْوَةٌ عَالِیَةٌ (۳) خَاصَمْتَ (۵) إِنْ کَفَرْتُمْ (۷) کَعْبَیْنِ (۱۰) مِنْدِیْلٌ (۱۱) تُرَابٌ (۱۲) لَمْ تَلِدْنِیْ (۱۳) خَائِنٌ (۱۴) لَأَدُقَّنَّ سَاقَکَ۔ (۱۵) عَجُوْلٌ۔ مَا أَعْجَلَہٗ (۱۶) أَلَا تَنْزِلُ بِنَا (۱۷) أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ۔ قَھَّارٌ۔ (۱۸) شَدَائِدُ (۱۹) سَاعَۃٌ (۲۰) لَأَکِیْدَنَّ ؞

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

ظروف مبنیہ

ظروف مبنیہ ان ظروف کو کہا جاتا ہے جو مبنی ہیں اور ہر حالت میں یکساں رہتے ہیں۔ ان کی بہت سی اقسام ہیں۔ اُن میں سے بعض مبنی بر ضمہ ہوتے

ہیں بعض مبنی بر فتحہ اور بعض مبنی بر سکون:۔

(ا) ظروف مبنی بر ضمہ: ان کی پھر چند اقسام ہیں۔

(۱) اسمائے جہاتِ ستّہ:۔ یعنی چھ اطراف کے نام جو مندرجہ ذیل ہیں

قَبلُ - بَعدُ - قُدّامُ - خَلفُ - فَوقُ - تَحتُ

جب کہ ان کا مضاف الیہ الفاظ میں تو محذوف ہو لیکن متکلم کے ارادہ و نیّت میں مراد لیا جاوے۔ جیسے:

مَا رَأَیتُہٗ مِن قَبلُ (میں نے پہلے اسے نہیں دیکھا) یہاں قَبلُ کا مضاف الیہ محذوف ہے جو ھٰذا الوقت یا ھٰذا الزّمان ہے۔

صَالَ الکُفّارُ مِن خَلفُ (کفار نے پیچھے سے حملہ کیا) یہاں بھی خَلفُ کا مضاف الیہ محذوف ہے جو المُسلِمِینَ ہے یا الجَبَلِ ہے:۔

(۲) مُنذُ - یہ عام طور پر کسی مدّت کی ابتدا کے اظہار کے لئے آتا ہے۔ جیسے:

مَا رَأَیتُہٗ مُنذُ یَومِ الأَربَعَاءِ (میں نے اُسے بدھ کے روز سے نہیں دیکھا)

(۳) حَیثُ: یہ ظرف مکان ہے اور جہاں یا جس جگہ اور جدھر کے معنی میں آتا ہے جیسے:

اِذهَب حَیثُ ذَهَبَ خَالِدٌ (تو جا جہاں خالد گیا ہے)

وَکُلَا مِنهَا رَغَدًا حَیثُ شِئتُمَا (اور تم دونوں جس جگہ سے چاہو بافراغت کھاؤ)

(۴) قَطُّ - یہ ماضی منفی کے بعد استعمال ہوتا ہے اور گذشتہ تمام زمانوں پر حاوی ہوتا ہے جیسے :

مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ (میں اسے کبھی بھی نہیں ملا)

(۵) عَوْضُ - یہ ہرگز یا کبھی بھی کے معنی میں آتا ہے - اس کا استعمال مستقبل منفی کے بعد ہوتا ہے اور مستقبل کے تمام زمانوں کا احاطہ کرتا ہے جیسے

لَنْ تَجِدَ مِثْلَہٗ عَوْضُ (تم ہرگز اس جیسا کسی کو نہ پاؤ گے)

ظروف مبنی بر فتحہ :

(۶) إِذَا - اس میں عموماً شرط کا معنی پایا جاتا ہے اور یہ مستقبل کے معنی دیتا ہے خواہ ماضی پر ہی داخل ہو جیسے إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ (جب آپ کے پاس منافق آئیں)

(۷) أَيْنَ - ظرف مکان کے طور پر مستعمل ہوتا ہے - بعض اوقات تو استفہام کے لیے استعمال ہوتا ہے - جیسے أَيْنَ تَذْهَبُ أَخُوْكَ (تیرا بھائی کہاں جائے گا) کبھی اس کا استعمال جملہ شرطیہ میں بھی ہوتا ہے - جیسے أَيْنَ تَذْهَبْ أَذْهَبْ (جہاں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

(۸) أَنّٰى - یہ بھی أَيْنَ ہی کی طرح کا ظرف مکان ہے اور اسی طرح دونوں طریقوں پر استعمال میں آتا ہے -

أَنّٰى لَكَ هٰذَا (تیرے پاس یہ کہاں سے آیا)

أَنّٰى تُسَافِرْ أُسَافِرْ (جہاں تو سفر کرے گا میں بھی کروں گا)

(۹) اَیَّانَ : یہ ظرف زمان ہے اور مستقبل کے ساتھ مخصوص ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ (جزا کا روز کب آئے گا)

(۱۰) کَیْفَ : استفہام کے طور پر عام طور پر حالات کی دریافت کیلئے مستعمل ہے جیسے:

کَیْفَ حَالُکَ یَا اَخِی (میرے بھائی تمہارا کیسا حال ہے)

(۱۱) لَدَیٰ ۔ عِنْدَ (پاس) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَلْکُتُبُ لَدَیٰ حَامِدٍ (کتابیں حامد کے پاس ہیں) لیکن لَدَیٰ میں اشیاء کا وہاں موجود ہونا ضروری ہوتا ہے جو عِنْدَ میں نہیں ہوتا۔ یعنی اوپر کے جملہ میں لَدَیٰ جبھی درست ہوگا اگر کتابیں واقعی حامد کے پاس پڑی ہوں ورنہ عِنْدَ آئے گا۔

(۱۲) مَتٰی یہ ظرف زمان ہے۔ بعض اوقات استفہام کے لئے آتا ہے جیسے:

مَتٰی تَرْجِعُ مِنْ لَاهُوْرَ (تم لاہور سے کب واپس آؤ گے) اور بعض اوقات اس کا استعمال شرط کے لئے ہوتا ہے جیسے

مَتٰی تَخْرُجْ اَخْرُجْ جب تو نکلے گا میں بھی نکلوں گا)

ظروف مبنی بر سکون :

(۱۳) اِذْ ماضی کے لئے مستعمل ہے جیسے :

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی طلب کیا)۔ اگر یہ فعل مستقبل کے ساتھ بھی آگیا تو تب بھی ماضی ہی کا

معنی دے گا جیسے

وَاِذْ یُخْرِجُ زَیْدٌ خَادِمَہٗ مِنْ بَیْتِہٖ (اور جب زید نے اپنے نوکر کو اپنے گھر سے نکالا)

(۱۴) لَدُنْ: یہ بھی عِنْدَ (پاس) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن مذکورہ اشیاء کا پاس موجود ہونا اس میں بھی ضروری ہوتا ہے جیساکہ لَدَیْ میں ہوتا ہے جیسے:

اَلْمَالُ لَدُنْ خَالِدٍ (مال خالد کے پاس پڑا ہے)

(۱۵) مُذْ - مُنْذُ کی طرح یہ بھی ظرف زمان ہے اور ابتدائے مدت کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے مَا خَرَجَ حَامِدٌ مِنْ بَیْتِہٖ مُذْ یَوْمِ الْاَحَدِ (حامد اتوار سے اپنے گھر سے نہیں نکلا) بعض اوقات پوری مدت کے اظہار کے لئے بھی آتا ہے جیسے:

مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا)

مشق نمبر ۵۲

۱ ظروف مبنیہ بر ضمہ کون کون سے ہیں۔ انہیں اپنے جملوں میں استعمال کرو۔

۲ ظروف مبنی بر فتحہ کون کون سے ہیں۔ بذریعہ مثالیں بیان کرو۔

۳ ظروف مبنی بر سکون کو مع امثلہ بیان کرو۔

۴ اعراب لگاؤ۔

ا- اثنان لا یشبعان طالب علم و طالب مال (ب) بلن

الحدید بالحدید یقطع (ج) ارسل قیصر رسولا الی عمر بن الخطاب (د) ربنا اٰمنا فاغفرلنا وارحمنا و انت خیر الرّاحمین (ر) زعموا ان رجلا کان لہ غلام عاقل (س) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال قدم ضمادٌ الازدی مکۃ فرای رسول اللّٰہ وغلمان یتبعونہ

۵ - مندرجہ ذیل میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد بتاؤ - مَطَایَا - بِلْدَۃٌ - مُلُوکٌ - مَاءٌ - نُجُومٌ - نُذُلٌ - نُسُوْرٌ - نُصِیْبٌ - اَنْعَامٌ - نَقِیْبٌ

۶ - مندرجہ ذیل کس کس باب سے ہیں - ان کے صیغے بھی بتاؤ - لِیَمْتَعِنَّ اَخْرِجِی - نَتَشَمَّدُ - لَاتُصَدِّقْنَ - اِضْطَجَبُوْا - تَتَجَمَّدُ -

۷ - عربی میں ترجمہ کرو -

(۱) میں نے پہلے کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کی (۲) برف کے ٹکڑے اوپر سے ہم پر گر رہے تھے (۳) چور نے سپاہی کے سر پر پیچھے سے ایک لاٹھی ماری (۴) اے طالب علمو! تم جہاں چاہتے ہو رہو (۵) میں نے کبھی شراب نہیں چکھی (۶) تمہارے پاس ہرگز کوئی اس کی شکایت نہیں کریگا (۷) حمید چار روز سے نمونیہ میں مبتلا ہے (۸) جب زمین کپکپا دی جائے گی کپکپی اپنی (۹) تم کہاں رات گذارنے کا ارادہ کرتے ہو (۱۰) اے دوست تیرا اور تیرے اہل و عیال کا کیا حال ہے (۱۱) قیامت کا دن کب ہوگا - (۱۲) اے مریم تو نے یہ کہاں سے لیا (۱۳) میرے پاس بہت سی کتابیں - کاپیاں - کپڑے اور دوسری اشیاء پڑی ہیں (۱۴) اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب

مقرر کرنے والا ہوں (۱۵) بھیڑیں چرواہے کے پاس ہیں (۱۶) پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹنے لگا (۱۷) پھر تم لوٹو جہاں سے لوگ لوٹا کرتے ہیں (۱۸) میں چہارم سے کالج حاضر نہیں ہوا ہوں (۱۹) پس کیسے ہوگی جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اُن سب پر بطور گواہ لائیں گے۔ (۲۰) جب حضرت ابراہیمؑ خانہ کعبہ کی دیواروں کو بلند کر رہے تھے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ :۔

(۱) مَا عَصَيْتُ (۲) قِطْعَاتُ الثَّلْجِ (۳) عُصَاةٌ مَا ذُقْتُ (۶) أَتَانَ (۷) ذَاتُ الْجَنْبِ (۱۳) خَلِيفَةٌ (۱۵) رَاعٍ -(اَلرَّاعِي) (۱۶) يَتَّبِعُ (۱۷) أَفِيضُوا (إِفَاضَةٌ) (۱۹) شَهِيدٌ (۲۰) وَإِذْ يَرْفَعُ - اَلْقَوَاعِدَ :

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

نصب مضارع بِأَنْ مضمرۃ

آپ سبق نمبر ۴۹ میں پڑھ چکے ہیں کہ مضارع کو نصب دینے والے چار حروف ہیں جو یہ ہیں۔ اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ اس سبق میں یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کے علاوہ چند اور مواقع بھی ہیں جہاں مضارع کو نصب دیا جاتا

ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہاں اَنْ کو مقدّر (پوشیدہ) تصور کیا جاتا ہے۔ اور وہ مواقع حسب ذیل ہیں۔

۱۔ لام تعلیل کے بعد۔ یعنی وہ فعل مضارع جو لام تعلیل کے بعد آتا ہے۔ تعلیل کے معنی ہیں علت یا سبب۔ پس لام تعلیل وہ لام ہے کہ اس کے بعد آنے والا فعل سبب ہوتا ہے اس کام کا جو پہلے کیا گیا ہے۔ مثلاً قُمْتُ لِاَذْهَبَ (میں کھڑا ہوا تاکہ میں جاؤں) یہاں گویا جانا سبب ہے کھڑا ہونے کا۔ دراصل جملہ گویا یوں تھا۔ قُمْتُ لِاَنْ اَذْهَبَ اسی طرح اِجْتَهَدَ التِّلْمِيْذُ لِيَنْجَحَ شاگرد نے محنت کی تاکہ وہ پاس ہو جائے (یہاں بھی پاس ہونا سبب ہے محنت کرنے کا۔

پس لام تعلیل کے بعد فعل مضارع منصوب آتا ہے۔

۲۔ لامِ جُحُود کے بعد۔ لام جحود کو لام نفی یا لام انکاری بھی کہتے ہیں اور اس کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ کَانَ منفیہ یا اس کے تصرفات کے بعد آتا ہے جیسے مَا كَانَ التِّلْمِيْذُ لِيُكَذِّبَ مُعَلِّمَهٗ (شاگرد کو یہ مناسب نہ تھا کہ وہ اپنے استاد کو جھٹلاتا یعنی شاگرد اپنے استاد کو جھٹلانے والا نہ تھا)

لَمْ يَكُنِ الْاَمِيْرُ لِيَكْذِبَ (امیر کو مناسب نہ تھا کہ وہ جھوٹ بولتا یعنی امیر جھوٹ بولنے والا نہ تھا) یہاں بھی لام کے بعد اَنْ مقدّر ہے۔

۳۔ بعد اَوْ (یا) بمعنی اِلٰی یا اِلَّا۔ بعض جملوں میں اَوْ یا کی بجائے اِلٰی یا اِلَّا کا معنی دیتا ہے ایسی صورت میں اَوْ کے بعد آنے والا فعل مضارع منصوب آتا ہے کیونکہ یہاں بھی اَوْ کے بعد اَنْ مقدّر سمجھا

جاتا ہے۔ جیسے

اُنْصُرْ الْخَائِفَ اَوْ يَبْلُغَ مَامَنَهٗ (خائف کی مدد کرو یہاں تک کہ وہ اپنی امن کی جگہ پہنچ جائے)۔ یہاں جملہ کا معنی تبھی ٹھیک نکلتا ہے جب اَوْ کا معنی اِلیٰ لیا جاوے۔ گویا جملہ کی بناوٹ یہ ہے:۔ اُنْصُرِ الْخَائِفَ اِلیٰ اَنْ يَبْلُغَ مَامَنَهٗ۔

يُضْرَبُ الْمُجْرِمُ اَوْ يَعْتَرِفَ بِذَنْبِهٖ (مجرم کو مارا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرے) یہاں بھی جملہ کا معنی صرف اسی صورت میں درست بنتا ہے جب اَوْ کو اِلَّا (مگر) کے معنی میں لیا جاوے۔ اور اس کے بعد اَنْ مُضمَر مانا جاوے۔ گویا جملہ کی اصل بناوٹ یوں تھی۔

يُضْرَبُ الْمُجْرِمُ اِلَّا اَنْ يَعْتَرِفَ بِذَنْبِهٖ پس اَوْ بمعنی اِلیٰ یا اِلَّا کے بعد بھی اَنْ مُضمَر کی وجہ سے مضارع منصوب آتا ہے۔

۴۔ حَتّٰی کے بعد۔ حَتّٰی کے بعد بھی اَنْ مُضمَر مانا جاتا ہے اور اس وجہ سے حَتّٰی کے بعد آنے والا فعل مضارع منصوب آتا ہے جیسے

لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْمُنَافِقَ حَتّٰی يَتُوْبَ (اللہ تعالےٰ منافق کو نہیں بخشیں گے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے)

لَا تُجِبْ حَتّٰی تَفْهَمَ (جب تک تو نہ سمجھے جواب مت دے)

۵۔ فاءِ (ف) سببیہ کے بعد۔ فاء سببیہ وہ فاء ہے کہ اس سے قبل کا فعل سبب بنتا ہے اُس فعل کا جو اس کے بعد ہوتا ہے مثلاً

لَمْ يَقْتُلْ فَيُقْتَلَ (اس نے قتل نہیں کیا کہ وہ بھی قتل کیا جاوے)

اُنْصُرِ الْمِسْکِیْنَ فَتَحْصُلَ الْحَمْدُ (تو مسکین کی مدد کرتا کہ تو تعریف حاصل کرے)
ان مثالوں میں قتل کرنا سبب ہے قتل ہونے کا اور مسکین کی مدد کرنا سبب ہے تعریف کے حاصل کرنے کا۔ ان جملوں میں بھی فاء کے بعد اَنْ مُضمر ہے۔ چونکہ اس کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اسے مضمر کر دیا گیا۔ اس فاء سے قبل یا تو جملہ نفی کا ہوتا ہے یا طلب، وحکم کا۔

۶۔ واؤ معیۃ کے بعد: یہ وہ واؤ ہے جو "اور" کی بجائے "مع (ساتھ)" کا معنی دے۔ اسے واؤ مصاحبت بھی کہا جاتا ہے۔ اس واؤ کا مفصل ذکر سبق نمبر ۱۳ میں گزر چکا ہے۔ سِرْتُ وَالطَّرِیْقَ (میں چلا راستہ کے ساتھ) اس مثال میں ضروری ہے کہ واؤ کو مَعَ کے معنی میں لیا جاوے۔ ورنہ جملہ کا کوئی معنی نہیں نکلتا۔ پس واؤ مصاحبت یا واؤ معیۃ کے بعد اگر فعل مضارع آئے تو وہ منصوب ہوگا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس سے قبل کے جملہ میں نفی یا طلب پائی جاتی ہو جیسے لَمْ اَضْرِبْ الْوَلَدَ وَاَفْرَحَ (میں نے لڑکے کو نہیں مارا ساتھ اس بات کے کہ میں خوش ہوا ہوں) لَاتَمْنَعْ عَنِ الظُّلْمِ وَتَظْلِمَ (تو ظلم سے نہ روک ایسی حالت میں کہ تو خود ظلم کرتا ہو) پس نفی یا طلب کے بعد واؤ معیۃ ہو تو فعل مضارع کو اَنْ کے مضمر ہونے کی وجہ سے نصب دیا جاتا ہے:۔

مشق نمبر ۵۳

۱۔ مضارع کو نصب دینے والے کون سے چار حروف ہیں:

۲ - اَنْ مُضْمَرْ کی وجہ سے کون کون سے حروف مضارع کو نصب دیتے ہیں؟

۳ - واؤ عاطفہ اور واؤ معیہ میں کیا فرق ہے؟

۴ - واؤ معیہ جو ناصب مضارع ہے اس سے قبل کا جملہ کس قسم کا ہونا چاہیے

۵ - اَن مضمر کی وجہ سے جو حروف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں ان کی مثالیں پیش کرو۔

۶ - ترکیب نحوی بیان کرو: - (ا) اِنَّ مَلِكَ الْحَبَشَةِ صَالِحٌ (ب) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (ج) اِذْهَبْ اِلَى السُّوقِ (د) يَذْهَبُ الْأَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔

۷ - مندرجہ ذیل میں سے مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کرو:-

صَادِقٌ - وَاجِبٌ - وَالِدٌ - زَانِيَةٌ - عَلَّامَةٌ

۸ - عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) میں نے وضو کیا تاکہ میں ظہر کی نماز پڑھوں (۲) میں دسترخوان پر بیٹھا تاکہ میں کھانا کھاؤں (۳) استاد کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ شاگرد کو گالی دے (۴) فوجی کو چاہیے نہ تھا کہ وہ چوری کرتا (۵) آدمی کے پیچھے پیچھے جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنے گھر داخل ہو جائے (اؤ استعمال کرو) (۶) طالب علم کو سزا دی جاتی ہے مگر یہ کہ وہ اپنا سبق یاد کرے (اَوْ استعمال کرو) (۷) کافر جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے (۸) مجرم کو قید خانہ میں بند رکھا جائیگا جبتک کہ وہ اپنے قصور کا اعتراف نہ کرے (۹) اس نے خیانت نہیں کی کہ اسے سزا دی جاتی (فاء سببیة استعمال کرو)

(۱۰) علم کو حاصل کر تاکہ تو بلند مرتبہ ہو جائے (۱۱) اس نے کسی کو گالی نہیں دی ساتھ اس بات کے کہ وہ خوش ہوا ہو (واؤ معیہ استعمال کرو) (۱۲) وہ کسی کو شراب پینے سے نہیں روکتا ایسی حالت میں کہ وہ خود شراب پیتا ہو (واؤ معیۃ استعمال کرو) (۱۳) میں نے ارادہ کیا کہ میں تمباکو پینا چھوڑ دوں (۱۴) میں ڈاک گاڑی پر سوار ہوا تاکہ وقت معینہ پر لاہور پہنچ سکوں (۱۵) میں نہایا تاکہ نئے کپڑے پہنوں (۱۶) ہیڈ ماسٹر نماز چھوڑنے والا نہیں تھا یعنی ہیڈ ماسٹر کو سزاوار نہیں تھا کہ وہ نماز چھوڑتا (۱۷) خالد کو ہوسٹل سے نکال دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنا خرچ ادا کرے (اَوْ بمعنی اِلَّا استعمال کرو) (۱۸) اے پاکستان کے باشندو کافروں سے لڑائی کرو حتیٰ کہ وہ شکست کھا جائیں (۱۹) خدا سے بخشش طلب کر تاکہ تو جنت میں داخل ہو (فاء سببیہ استعمال کرو) (۲۰) تو مسلمانوں کو جہاد کے لئے مت ابھار ایسی حالت میں کہ تو بچنے والا ہو (جہاد سے) (واؤ معیہ استعمال کرو)۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:-

(۱) تُوَضَّأُتُ (۴) جُنْدِیٌّ (۶) یُعَاقِبُ (۹) مَاخَانَ (۱۳) شُرْبُ التَّبْغِ (۱۵) اِغْتِسَالٌ (۱۷) دَارُ الْاِقَامَةِ مُصَادِفَہ (۱۸) اِنْهِزَامٌ - (۲۰) تَوَ تَحَرُّض - اِحْتِرَازٌ (اِجْتِنَابٌ)

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

جمع قِلّت و جمع منتہی الجموع کے اوزان

۱ - آٹھویں سبق میں جمع کثرت کے اوزان کا مفصّل ذکر گزر چکا ہے اس سبق میں جمع قِلّت و جمع منتہی الجموع کے اوزان کا ذکر ہوگا ؛

۲ - جمع قِلّت وہ جمع ہے جس کا اطلاق تین سے دس تک کے اعداد پر ہوتا ہو ؛

۳ - جمع منتہی الجموع وہ جمع ہے کہ جس کا تیسرا حرف الف ہو -

اوزان جمع قِلّت

جمع قِلّت کے چار اوزان ہیں - اَفْعَالٌ - اَفْعُلٌ - فِعْلَةٌ - اَفْعِلَةٌ

یہ اوزان مع وزن مفرد اور مثالوں کے درج ذیل ہیں -

نمبر شمار	اوزانِ مفرد	وزن جمع	اَمْثِلَة
۱ -	فَعْلٌ		مَرَضٌ (بیماری) جمع اَمْرَاضٌ
	فِعْلٌ		صِنْفٌ (قسم) " اَصْنَاف
	فُعْلٌ		بُرْدٌ (چادر) " اَبْرَادٌ
	فَعَلٌ	اَفْعَالٌ	مَثَلٌ (مثال) جمع اَمْثَالٌ

نمبر شمار	وزنِ مفرد	وزنِ جمع	اَمْثِلَة
۱	فَعِلٌ	اَفْعَالٌ	كَتِفٌ (کندھا) جمع اَكْتَافٌ
	فَعُلٌ		عَضُدٌ (بازو) جمع اَعْضَادٌ
	فُعُلٌ		عُنُقٌ (گردن) جمع اَعْنَاقٌ
	فِعَلٌ		عِنَبٌ (انگور) جمع اَعْنَابٌ
	فَعِيلٌ		شَرِيفٌ (شریف) جمع اَشْرَافٌ
	فَعُولٌ		عَدُوٌّ (دشمن) جمع اَعْدَاءٌ
۲	فَعْلٌ	اَفْعُلٌ	نَفْسٌ (جان) جمع اَنْفُسٌ
۳	فَعَلٌ	فِعْلَةٌ	فَتًى (نوجوان) جمع فِتْيَةٌ
	فُعَالٌ		غُلَامٌ (لڑکا) جمع غِلْمَةٌ
	فَعِيلٌ		صَبِيٌّ (بچہ) جمع صِبْيَةٌ
۴	فَعَالٌ	اَفْعِلَةٌ	طَعَامٌ (کھانا) جمع اَطْعِمَةٌ
	فِعَالٌ		سِوَارٌ (کنگن) جمع اَسْوِرَةٌ
	فَعِيلٌ		رَغِيفٌ (روٹی) جمع اَرْغِفَةٌ

اوزان جمع منتہی الجموع[1]

جمع منتہی الجموع کے مندرجہ ذیل پانچ اوزان ہیں۔

---

[1] منتہی الجموع کی تعریف سبق نمبر ۴۱ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے پچھلا صفحہ

۱- مَفَاعِلُ جیسے مَکَاتِبُ - مَدَارِسُ - مَحَافِلُ وغیرہ

۲- فَعَائِلُ جیسے شَقَائِقُ - عَجَائِزُ - مَشَائِخُ

۳- فَوَاعِلُ جیسے کَوَاکِبُ - کَوَاهِلُ - قَوَاصِرُ وغیرہ

۴- مَفَاعِیْلُ جیسے مَفَاتِیْحُ - مَکَاتِیْبُ - مَصَابِیْحُ وغیرہ -

۵- فَعَالِیْ جیسے عَذَارِیْ - صَحَارِیْ - فَتَاوِیْ وغیرہ -

مشق نمبر ۱۸

۱- جمع قلت کسے کہتے ہیں اس کے کتنے اور کون کون سے اوزان ہیں :

۲- وہ اوزان مفرد بیان کرو جن کی جمع قلت "اَفْعَال" کے وزن پر آتی ہے - مثالیں بھی دو :

۳- جمع قلت کے باقی اوزان کی مثالیں بھی بیان کرو :

۴- اوزان جمع منتہی الجموع بیان کرو اور مثالیں بھی دو :

۵- مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھو -

(ا) اِنَّ زَیْدٌ عَاقِلاً (ب) مَا اَشْتِمُکَ حَتّٰی تَضْرِبُ (ج) وُجِدَ اَلْقَلَمُ مَکْسُوْرٌ (د) مُسْلِمُوْنَ الپاکستان مُجْتَهِدِیْنَ (و) لَیْسَ هٰذَا الْخَبَرُ صَحِیْحٌ (س) اِغْتَسَلْتُ وَ لَبِسُ الثِّیَابُ (ص) اَضْرِبُکَ اَوْ تَعْتَرِفُ بِذَنْبِکَ :

۶- "تَوْبِیْل" مصدر سے باب تفعیل - باب اِفعال - باب مُفاعلہ باب تفعّل اور باب اِستفعال کے ماضی - مضارع - امر اور نہی کے افعال بناؤ :

۷ - افعال - ابواب اور صیغے بتاؤ۔

یَتَکَبَّرُ - اِجْتَنَبَ - کَذِبَ - لَا تُکْرِمْ - اِسْتَقْصِرُ - یَتَقَبَّلْنَ - تَنْصُرُوْ ٭

۸ - عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اس باغ میں بہت سے چشمے ہیں۔ (۲) مشرکوں کی عیدیں بہت سی ہیں (۳) مسلمانوں کے جوانمردوں کا دنیا بھر میں جواب نہیں (۴) جزیرہ سیلان کی عورتوں کی گردنوں میں یاقوت کے ہار تھے (۵) مہمانوں سے کہہ دو کہ وہ چارپائیوں پر بیٹھ جائیں۔ (۶) زخمیوں کے بازو کاٹ دیئے گئے ہیں (۷) مسلمانوں کے دوست کفار کے دشمن ہیں (۸) ایک بھوکے آدمی سے پوچھا گیا دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ کہنے لگا چار روٹیاں (۹) کوئٹہ کے انگور عمدہ اور سستے ہیں (۱۰) سکولوں کے بچے ابھی ڈائرکٹر تعلیم کے استقبال کے لئے سٹیشن پر گئے ہیں۔ (۱۱) مسلمانوں کے شہروں کی مسجدیں نمازیوں سے خالی ہیں! اور مسلمانوں کی بدبختی بڑھ رہی ہیں۔ (۱۲) جنازہ چار آدمیوں کے کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے (۱۳) مولانا آزاد کے خطوط ایک عمدہ ادبی ذخیرہ ہیں۔ (۱۴) افریقہ کے صحراؤں میں پانی کا نام ونشان نہیں بلکہ درندے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ (۱۵) علمائے اُمت کے چراغ اور اندھیرے میں روشنی کے مشابہ ہیں (۱۶) فقیر کے پاس سات پیسے ہیں (۱۷) آج دسترخوان پر بہت سے لذیذ کھانے اور ٹھنڈے شربت موجود ہیں۔ (۱۸) بوڑھے آدمیوں اور بوڑھی عورتوں کے لئے یہ سُرمہ بہت مفید ہے خصوصاً اُن کے لئے جن کی بصارت کمزور ہو چکی ہو۔ (۱۹) آسمان میں بہت سے ستارے ہیں، جن کی کوئی تعداد نہیں ہے (۲۰) اس سرائے کی کنجیاں

مینجر کے لڑکے کے پاس ہیں ؛

مشکل الفاظ کا ترجمہ کرو :- (۱) عُیُوْنٌ (۲) اَشْیَادٌ (۳) اَبْطَالٌ (۴) جِیْدٌ جمع اَجْیَادٌ (۵) اَرَائِکُ (۶) اَعْضَادٌ جَرِیْحٌ جمع جَرْحیٰ (۸) اَرْغِفَةٌ (۹) رَغِیْفٌ (۱۱) شَقَادَةٌ (۱۲) اَکْتَافٌ (۱۳) مَکَاتِیْبُ - ذَخِیْرَةٌ (۱۴) صَحَادِی سِبَاعٌ (۱۵) مَصَابِیْحُ (۱۶) مَائِدَةٌ - شَہِیَّةٌ - اَشْرِبَةٌ (۱۸) اِثْمِدٌ - مَشَائِخُ و عَجَائِزُ (۱۹) کَوَاکِبُ یا نُجُوْمٌ (۲۰) خَاتَمٌ - مَفَاتِیْحُ - مُہْتَشِمَہٗ ؛

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

عُرُوْض

علمِ عروض بصرہ کے مشہور نحوی خلیل ابن احمد کی ایجاد ہے۔ اس نے عربوں کے تمام اشعار کا جائزہ لے کر پندرہ بحریں ایجاد کیں۔ اس کے بعد اس کے شاگرد اخفش نے ایک بحر کا اور اضافہ کیا۔ خلیل نے اس کے لئے چند قوانین و قواعد وضع کئے۔ اس علم کا نام عروض اس لئے پڑ گیا کہ خلیل کو یہ علم مکہ معظمہ میں الہام ہوا تھا۔ اس لئے اس نے تبرکاً نام بھی وہی رکھ دیا۔ کیونکہ مکّہ کو عروض بھی کہتے ہیں ؛

تعریف۔ علم عُروض وہ علم ہے جس میں اوزانِ شعر اور اس کے تصرفات سے بحث کی جاتی ہے ؛

چند بنیادی اصطلاحات

جاننا چاہئے کہ ہر بیت یا شعر کے دو برابر مصرعے ہوتے ہیں۔ ہر مصرعہ کے تین

حصّے ہوتے ہیں۔ پہلے مصرع کے اوّل جزو کو صدر دوسرے مصرع کے اوّل جزو کو ابتدا کہا جاتا ہے۔ پہلے مصرع کے آخر جزو کو عروض اور دوسرے مصرع کے آخر جزو کو ضرب کہتے ہیں۔ دونوں مصرعوں کے درمیانی جزوں کو حشو کہا جاتا ہے ؞

ہر کلمہ جو دو حروف سے بنا ہو سَبَب کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ خَفِیف۔ ثَقِیل ؞

سبب خفیف۔ وہ کلمہ ہے جس میں ایک حرف متحرک اور ایک ساکن ہو جیسے

تُم۔ قُل

سبب ثقیل۔ وہ کلمہ ہے جس میں دونوں حرف متحرک ہوں جیسے لِمَ۔ لَکَ وغیرہ

ہر وہ کلمہ جو تین حرفوں سے بنا ہو وَتَد کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں

وتد مجموع۔ وتد مفروق ؞

وَتَد مجموع۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو متحرک حروف یک جا ہوں اور بعد میں ساکن حرف ہو جیسے قَلَمْ ؞

وَتَد مفروق۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو متحرک حرفوں کے درمیان ایک حرف ساکن ہو جیسے کَیْفَ۔ لَیْتَ ؞

ہر وہ کلمہ جو چار یا چار سے زائد حروف سے مرکب ہو فاصلہ کہلاتا ہے

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ صُغریٰ۔ کُبریٰ ؞

فاصلہ صُغریٰ۔ تین متحرک حروف اور ایک ساکن جیسے ضَرَبَتْ۔ کَتَبَتْ ؞

فاصلہ کُبریٰ۔ چار متحرک حروف کے بعد ایک ساکن حرف جیسے ضَرَبَکُمْ ؞

(نوٹ) انہی اسباب و اوتاد و فواصل سے تفاعیل مرکب ہوتے ہیں۔ ان کے

حروف کو حروف تقطیع کہتے ہیں۔ ان حروف کا مجموعہ لَمَعَتْ سُیُوْفُنَا (ل۔م۔ع۔ت۔س۔ی۔و۔ف۔ن۔ا) ہے۔

اوزان اور اجزاء کے بیان میں

جن تفاعیل کے شروع میں وتد ہو وہ تفاعیل ہیں باقی فرعی اوزان اصلی چار ہیں (۱) فَعُوْلُنْ (۲) مَفَاعِیْلُنْ (۳) مُفَاعَلَتُنْ۔ فَاعِلَاتُنْ اوزان فرعی چھ ہیں (۱) فَاعِلُنْ (۲) مُسْتَفْعِلُنْ (۳) فَاعِلَاتُنْ (۴) مُتَفَاعِلُنْ (۵) مَفْعُوْلَاتُ (۶) مُسْتَفْعِلُنْ

اُن تغیرات کا بیان جو اوزان میں واقع ہوتے ہیں

ان تغیرات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زِحاف (۲) عِلَل

زِحاف۔ وہ تغیر ہے جو سبب کے حرف ثانی میں واقع ہوتا ہے اور لازم نہیں ہوتا۔ اس کی دو قسمیں ہیں مفرد اور مزدوج

زِحاف مفرد کی مندرجہ ذیل آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) خَبن۔ کسی جزو کے دوسرے حرف ساکن کو حذف کر دینا جیسے:

فَاعِلُنْ سے فَعِلُنْ

(۲) وَقص۔ کسی جزو کے دوسرے حرف متحرک کو حذف کر دینا جیسے:

مُتَفَاعِلُنْ سے مُفَاعِلُنْ

(۳) اِضمار۔ کسی جزو کے دوسرے حرف متحرک کو ساکن کر دینا جیسے:

مُتَفَاعِلُنْ سے مُتْفَاعِلُنْ

(۴) طَی۔ کسی جزو کے چوتھے حرف ساکن کو حذف کر دینا جیسے:

مُسْتَفْعِلُنْ سے مُسْتَعِلُنْ

(۵) قبض ۔ کسی جزو کے پانچویں حرفِ ساکن کو حذف کر دینا جیسے:
فَعُولُنْ سے فَعُوْلُ

(۶) عقل ۔ کسی جزو کے پانچویں حرفِ متحرک کو حذف کر دینا جیسے:
مُفَاعِلَتُنْ سے مُفَاعِتُنْ

(۷) عصب ۔ کسی جزو کے پانچویں حرفِ متحرک کو ساکن کر دینا جیسے:
مُفَاعِلَتُنْ سے مُفَاعِلْتُنْ

(۸) کف ۔ کسی جزو کے ساتویں حرفِ ساکن کو حذف کر دینا جیسے:
فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتُ

مزدوج زحاف چونکہ کم ہی استعمال میں آتا ہے اس لئے اُسے چھوڑا جاتا ہے:

عِلَل کا بیان

علت وہ تغیر ہے جو عروض اور ضرب کے اسباب و اوتاد میں التزام کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ یہ تغیر کبھی زیادتی سے ہوتا ہے اور کبھی کمی سے۔ جو زیادتی سے ہوتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ترفیل ۔ وتد مجموع کے آخر میں ایک سبب خفیف کو زیادہ کر دینا جیسے:
مُتَفَاعِلُنْ سے مُتَفَاعِلَاتُنْ

(۲) تذییل ۔ کسی جزو پر ایک حرف ساکن کو زیادہ کر دینا جیسے مُتَفَاعِلُنْ پر ایک "نون" بڑھا کر مُتَفَاعِلَانْ سے بدل لیں۔

(۳) تسبیغ ۔ سبب خفیف پر ایک حرف ساکن کو زیادہ کر دینا جیسے

فَاعِلَاتُنْ سے فَاعِلَاتُنْ

جو تغیر کمی سے ہوتا ہے اسکی مندرجہ ذیل دس اقسام ہیں

(۱) حذف ۔ آخر جزو سے سبب خفیف کو گرا دینا جیسے مَفَاعِیلُنْ سے مَفَاعِی (اس سے فَعُولُنْ بن گیا)

(۲) قطف ۔ آخر جزو سے سبب خفیف کو گرا کر ماقبل کو ساکن کر دینا جیسے مَفَاعِلَتُنْ سے مَفَاعِلْ

(۳) قصر ۔ آخر جز سے سبب خفیف کے دوسرے حرف کو گرا کر ماقبل کے متحرک کو ساکن کر دینا جیسے مَفَاعِیلُنْ سے "نُنْ" گرا کر لام کو ساکن کر دیا۔

(۴) قطع ۔ آخر جزو سے آخر حرف وتد مجموع کا گرا کر ماقبل کو ساکن کر دینا جیسے مُسْتَفْعِلُنْ سے مُسْتَفْعِلْ

(۵) تشعیث ۔ وتد کے ایک متحرک کو حذف کر دینا جیسے فَاعِلَاتُنْ سے فَالَاتُنْ (یہ مَفْعُولُنْ بن گیا)

(۶) حذذ ۔ آخر جز سے وتد مجموع کو بالکل حذف کر دینا جیسے مُتَفَاعِلُنْ سے مُتَفَا (یہ فَعِلُنْ بن گیا)

(۷) صلم ۔ آخر جز سے وتد مفروق کو بالکلیہ حذف کر دینا جیسے مَفْعُولَاتُ سے مَفْعُو (یہ فَعْلُنْ بن گیا)

(۸) کشف ۔ آخر جز سے وتد مفروق کے آخر حرف کو حذف کر دینا جیسے مَفْعُولَاتُ سے مَفْعُولَا (یہ مَفْعُولُنْ بن گیا)

(٩) **وقف** ۔ آخر بند سے وتد مفروق کے آخر حرف کو ساکن کرنا جیسے مَفعُولاتُ سے مَفعُولاتْ ۔

(١٠) **ایتو** ۔ حذف اور قطع کا ایک جگہ جمع ہونا جیسے فاعلاتن سے فاعلُ (یہ فعلن بن جائے گا)

بحور و اُن کے اوزان

کل بحریں سولہ ہیں جو درج ذیل ہیں ۔

اسمائے بحور	اوزان	
(١) طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	(دو دفعہ)
٢ ۔ مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن	(دو دفعہ)
٣ ۔ بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن	(دو مرتبہ)
٤ ۔ وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	(دو مرتبہ)
٥ ۔ کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن	(دو مرتبہ)
٦ ۔ ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	(دو مرتبہ)
٧ ۔ رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن	(دو مرتبہ)
٨ ۔ رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	(دو مرتبہ)
٩ ۔ سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولات	(دو مرتبہ)
١٠ ۔ منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن	(دو مرتبہ)
١١ ۔ خفیف	فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن	(دو مرتبہ)

اسمائے بحور	اوزان	
۱۲۔ مُضارع	مَفَاعِيلُنْ فَاعِلَاتُنْ مَفَاعِيلُنْ	(دو دفعہ)
۱۳۔ مُقتضب	مَفْعُولَاتُ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ	(دو مرتبہ)
۱۴۔ مُتقارب	فَعُولُنْ	(آٹھ مرتبہ)
۱۵۔ مُجتث	مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ	(دو مرتبہ)
۱۶۔ متدارک	فَاعِلُنْ	(آٹھ مرتبہ)

(نوٹ) عربی زبان میں پہلی تین چار بحریں زیادہ مستعمل ہیں۔ باقی کم ہی استعمال میں آتی ہیں۔ بی۔ اے کے کورس میں پہلی تیسری چوتھی اور پانچویں کل چار بحریں شامل ہیں۔

تقطیع کا طریقہ اور مثالیں

تقطیع میں جو حروف ساکن ہوتے ہیں اُن کا بھی شمار ہوتا ہے۔ تقطیع میں کتابت کی بجائے آواز اور تلفظ کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

مثال نمبر ۱ شعر: أَبَا مُنْذِرٍ كَانَتْ غُرُوراً صَحِيفَتِي ۔ وَلَمْ أُعْطِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي۔

تقطیع: أَبَامُنْ ذِرِنْ كَانَتْ غُرُورَنْ صَحِيفَتِي | وَلَمْ أُعْ طِكُمْ بِالطَّوْعِ مَالِي وَلَا عِرْضِي
فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِلُنْ | فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ فَعُولُنْ مَفَاعِيلُنْ

(بحر طویل)

مثال نمبر ۲ شعر: إِنِّي لَأَعْلَمُ وَاللَّبِيبُ خَبِيرُ
أَنَّ الْحَيَاةَ وَإِنْ حَرَصْتَ غُرُورُ

تقطیع إنْ نِیْ لَاْغُ کَمُ وَلْ لَیْ بُ خَبِیْرُوْ
مُسْتَفْعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ فَعِلَاْ تُنْ
اَنَّ اَلْحَبَا ةَ دَ اِنْ حُرِصْ تُ عَرُوْرُوْ
مُسْتَفْعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ فَعِلَاْ تُنْ

بحر کامل کا ضرب ثانی (مقطوع)

مثال نمبر ۳ شعر اِنّی لَمُهْدٍ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَاصِدٌ
بِهٖ لِابْنِ عَمِّ الصِّدْقِ شَمْسِ بْنِ مَالِکٍ

تقطیع: اِنْ نِیْ لَمُهْ دِنْ مِنْ ثَنَائِیْ فَقَا صِدُنْ
فَعُلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِلُنْ
بِهٖ لِبْ نِ عَمْ مِصْ صِدْ قِ شَمْسِ بْ نِ مَالِکِیْ
فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاعِلُنْ

بحر طویل کا ضرب ثانی (مقبوض)

مثال نمبر ۴ شعر قَوْمٌ اِذَا الشَّرُّ اَبْدٰی نَاجِذَیْهِ لَهُمْ
طَارُوْا اِلَیْهِ زُرَافَاتٍ وَّ وُحْدَانًا

تقطیع- قَوْمُنْ اِذَشْ شَرْرُ اَبْ دَانَا جِذَیْ هِ لَهُمْ
مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ
طَارُوْ اِلَیْ هِ زُرَا فَاتِنْ وَوُحْ دَانَا
مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعْلُنْ

بحر بسیط کا ضرب ثانی (مقطوع)

مثال نمبر ۵:-

شعر: کَم بِالْجَرومِ وَاَرضِ الْہِندِ مِن قَدَمٍ وَمِن سَرَابِیلِ قَتْلیٰ لَیتَہُم قُبِرُوا

تقطیع: کَم بِالْجَرُو مِ وَاَرْ ضِ لْ ہِنْدِ مِنْ قَدَمِنْ

مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ

وَمِنْ سَرَا بِیلِ قَتْ لیٰ لَیْتَہُم قُبِرُوْ

مَفَاعِلُنْ فَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ

(بحر بسیط کا ضرب اول مخبون)

مثال نمبر ۶ شعر: لَا خَیْلَ عِنْدَکَ تُہْدِیْہَا وَلَا مَالُ

فَلْیُسْعِدِ النُّطْقُ اِنْ لَمْ تُسْعِدِ الْحَالُ

تقطیع- لَا خَیلَ عِنْ دَکَ تُہ دِیْہَا وَلَا مَالُ

مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعْلُنْ

فَلْیُسْعِدِنْ نُطْقُ اِنْ لَمْ تُسْعِدِلْ حَالُ

مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعْلُنْ

بحر بسیط کا ضرب ثانی و مقطوع

مثال نمبر ۷ شعر- لَوْ کُنْتُ اَجْمَعْتُ الْقَرَارَ لَوَطِئْتُ

اَمَاکِنُ اُعِدَّتْ لِلْوَغیٰ وَ ذُکُوْرُ

تقطیع- لَوْ کُنْ تُ اَجْمَعْتُلْ قَرَارَ لَوَطِئْتُ

فَعْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُ مَفَاعِلُنْ

اِمَاکِ اُعِدَّتْ لِلْ وَغیٰ وَ ذُکُوْرُ

فَعُوْلُنْ مَفَاعِیْلُنْ فَعُوْلُ فَعُوْلُ

بحر طویل کا ضرب ثالث (محذوف)

مثال نمبر ۸ ۔ شعر۔ نُسَمّیَ الظَّالِمِیْنَ وَمَا ظَلَمْنَا ۔ وَلٰکِنَّا نُجِیْبُ الظَّالِمِیْنَا

تقطیع ۔ نُسَمْ مِظْظَا | لِمِیْنَ وَمَا | ظَلَمْنَا

مَفَاعِیْلُنْ | مَفَاعِلَتُنْ | فَعُوْلُنْ

وَلٰکِنْنَا | نُجِیْبُ ظْظَا | لِمِیْنَا

مَفَاعِیْلُنْ | مَفَاعِیْلُنْ | فَعُوْلُنْ

بحر وافر کا ضرب اوّل (مقطوفہ)

مثال نمبر ۹ شعر۔ یَا لَهْفَ نَفْسِیْ عَلَى الشَّبَابِ وَلَمْ

اَفْقِدْ بِهٖ اِذْ فَقَدْتُهٗ اَمَمَا

تقطیع ۔ یَا لَهْفَ نَفْ | سِیْ عَلَشْ شَ | بَابِ وَلَمْ

مُسْتَفْعِلُنْ | فَاعِلَاتُ | مُفْتَعِلُنْ

اَفْقِدُ بِهٖ | اِذْ فَقَدْتُ | هُ اَمَمَا

مُسْتَفْعِلُنْ | فَاعِلَاتُ | مُفْتَعِلُنْ

بحر منسرح کا ضرب ثانی (موقوف منہوکہ)

مشق نمبر ۵۵

۱ ۔ علم عروض کی وجہ تسمیہ بیان کرو۔ اس علم کا موجد کون تھا۔

۲ ۔ شعر کے ہر مصرعہ کے کتنے حصے ہوتے ہیں۔ ہر حصہ کا نام بیان کرو۔

۳ - سبب، وتد اور فاصلہ کی تعریفیں کرکے مثالیں دو۔

۴ - زحاف اور علت کی تعریفیں بیان کرو۔

۵ - مندرجہ ذیل بحروں کا وزن بتاؤ۔

بحر طویل - بحر بسیط - بحر کامل - بحر رمل - بحر مضارع - بحر متقارب

۶ - مندرجہ ذیل اشعار کی تقطیع کیجئے اور بحر کا نام بتایئے۔

ا- إِنَّ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ سُيُوفُهُمْ ‏ قَتَلَتْ أَخَاكَ وَشَرَّفَتْكَ بِمَقْعَدِ

ب- إِذَا الْمَلِكُ لَمْ يَكُنْ ذَا هِبَةٍ ‏ فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهُ ذَاهِبَةٌ

ج- وَمَنْ عَصَاكَ فَعَاقِبْهُ مُعَاقَبَةً ‏ تَنْهَى الظَّلُومَ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى ضَمَدِ

د- إِذَا كُنْتُ أَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا ‏ بِأَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِي كَسَاعَةٍ

ر- كَأَنَّ سُيُوفَنَا فِيْنَا وَفِيْهِمْ ‏ مَخَارِيْقٌ بِأَيْدِي لَاعِبِيْنَا

س- بَيْضَاءُ تَسْحَبُ مِنْ قِيَامٍ فَرْعَهَا ‏ وَتَغِيْبُ فِيْهِ وَهُوَ وَحْفٌ أَسْحَمُ

ص- أَمُشَاوِرٌ أَمْ قَرْنُ شَمْسٍ هٰذَا ‏ أَمْ لَيْثُ غَابٍ يَقْدُمُ الْأُسْتَاذَا

ط- فَإِنَّ دُمُوْعَ الْعَيْنِ تُذْرِي بِرَبِّهَا ‏ إِذَا كُنَّ إِثْرَ الْغَـ ـيْنِ جَوَارِيَا

۷ - عربی میں ترجمہ کیجئے:-

(۱) یہ کمرہ بہت وسیع ہے اور وہ کھڑکی بہت تنگ ہے۔ (۲) خالد چپ ہوگیا اور اُس نے کچھ نہ کہا (۳) پھر اسد الدین البتہ تیسری مرتبہ مصر کی طرف واپس لوٹا (۴) تباہی ہے اُن نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔ (۵) ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگی اے اللہ کے رسول کیا اللہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا نہیں ہے

(۶) جب یہ خبر خلیفہ کے پاس پہنچی تو اس نے ایک بڑا لشکر تیار کیا۔ (۷) شاعر لوگ وہ بات کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ہیں۔ (۸) حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی گردن پر چھری رکھ دی (۹) اے حامد! ان کتابوں کو میز کے اوپر رکھ دو۔ (۱۰) حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے لشکر صفین کے مقام پہ ایک دوسرے سے لڑے۔ (۱۱) گورنمنٹ کالج لائلپور سے جو رسالہ نکلتا ہے اس کا نام بیکن ہے (۱۲) تو یہ مت بھول کہ پہلے تو مسلمان ہے اور بعد میں کچھ اور (۱۳) اے میرے دوست بیشک یہ زندگی جو تم گزار رہے ہو کسی شریف آدمی کے مناسب نہیں ہے (۱۴) بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے (الحدیث) (۱۵) آج مجھے اختر کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں اس نے مجھے اپنے گاؤں آنے کی دعوت دی ہے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:۔

(۱) شُبَّاکٌ۔ ضَیِّقٌ (۲) سَکَتَ (۳) عَادَ (۴) سَاھُوْنَ

(۶) جَھَّزَ جَیْشًا عَظِیْمًا (۸) سِکِّیْنٌ۔ رَقَبَۃٌ۔

(۹) ضَعْ (۱۰) تَقَاتَلَ (۱۱) مَجَلَّۃٌ۔ تَصْدُرُ (۱۲) لَا تَنْسَ

(۱۳) الَّذِیْ تَحْیَاہُ۔ لَا تَلِیْقُ (۱۴) اَفْضَلُ الْجِھَادِ سُلْطَانٌ جَائِرٌ۔ (۱۵) وَصَلَنِیْ مَکْتُوْبٌ۔ قَرْیَۃٌ۔ دَعَانِیْ ؞

حصّۂ دوم

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر ۱

واحد جمع

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
إِبرة	اِبر	سوئی	أَرَب	آراب	مقصد
إِبطہ	آباط	بغل	إِرب	آراب	مکار عضو
إِبل	آبال	اونٹ	أَرض	آراض۔ أُروض	زمین
أَب	آبا	باپ	أَرِیکہ	أرائِك	تخت بیٹھنے کی جگہ
أَتان	أُتُن	گدھی			
أَثلَة	آثال	گھر کا سامان			
أَجُورَة	آجُر	اینٹ			
أَجَر	أُجُور	معاوضہ	أُسرَة	أُسَر	کنبہ۔ رشتہ دار
أَجَل	آجال	موت	أَسِیر	أُسَرا۔ أَسَاری	قیدی
أُجُم	آجام	قلعہ	أُسوَة إِصر	أُسًی آصار	نمونہ گناہ، بوجھ
أَخ	إِخوَة۔ إِخوان	بھائی	أَصِیل	آصال	شام کا وقت
أُخت	أَخَوات	بہن	أُطُم	أُطوم	قلعہ
أَدِیم	أُدُم	کھال	إِفك	آفائِك	بہتان
أَدَاة	أَدَوات	اوزار۔ سامان	أَلف	آلاف۔ أُلوف	ہزار

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
اِلف	آلاف	دوست، ساتھی	بَابُوج	بَوَابِیج	سلیپر
اَلَم	آلام	دُکھ - درد	بَاز	بُوُوز، بِیزان	باز
اِلٰہ	آلِھَہ	خدا معبود			
اَمَارَۃ	اَمَارات	نشانی	بَبْر	بُبُور	شکاری چیتا
اَمَۃ	اِمَاء	باندی	بَبغا	بَبغاوات	طوطا
اُنثیٰ	اِناث	مؤنث			
اِنس	اُناس	آدمی	بَحث	اَبحاث	تحقیق
اِنسان	اُناس۔ناس	آدمی، انسان	بَاخِرۃ	بَوَاخِر	دُخانی کشتی
اِناء	آنِیَۃ	برتن	بَخِیل	بُخَلاء، بُخُل	کنجوس
اُوَار	اُوُر	تپش، پیاس			
اَوْضَہ	اُوَض	کمرہ	بَدْرَۃ	بِدَر - بُدُور	روپوں کی تھیلی
اُوقِیہ	اَوَاق	اونس	بِدْعَۃ	بِدَع، بِدعات	نیا یا بلا اصول
اِیَالَۃ	اِیالات	حکومت، صوبہ	بَدَن	اَبْدان	جسم
آن	اَوَان	وقت، موسم	بَذْر	بُذُور	بیج
اِیوان	اِیوانات، اَوَاوِین	محل	بَرّ	بُرُور	صوبہ، برّاعظم
اَیِّم	اَیَائِم، اَیَامیٰ	بیوہ مرد، یا عورت	بَرِّیہ	بَرَاری	صحرا
			بُرثُن	بَرَاثِن	پنجہ

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
بُرْج	بُرُوج	مینار۔ قلعہ	بَکْر	اَبْکُر	جوان اونٹ
بُرْد	اَبْراد	چادر	بَلْدَۃ	بُلْدان، بِلاد	شہر
بَرْداق	بَرادِیق	کوزہ۔ جگ			
بَرْق	بُرُوق	بجلی	بَلْقَع	بَلاقِع	ویرانہ
بِرْکَۃ	بِرَک	تالاب	بَنْدَر	بَنادِر	بندرگاہ
بُرْنُس	بَرانِس	جُبّہ			
بُرْہان	بَراہِین	دلیل	باب	اَبْواب	دروازہ
بَسْبَس	بَسابِس	صحرا	بَیْت	بُیُوت	گھر
بِساط	بُسُط	دری			
باسِل	بُسْل	جنگجو آدمی	بَیْضَۃ	بَیْضات	انڈا
بَشْکِیر	بَشاکِیر	تولیہ	بَیْن	بُیُون	جُدائی
بَصَر	اَبْصار	نگاہ۔ نظر	تابُوت	تَوابِیت	کفن۔ صندوق
بَیْطار	بَیاطِرَۃ	حیوانات کا ڈاکٹر	تِرْب	اَتْراب	دوست
باطِل	اَباطِیل	جھوٹ	تُرْس	اَتْراس	ڈھال
بَعِیر	اَبْعِرَۃ	اونٹ	تُفّاح	تَفافِیح	سیب
بَعْل	بُعُول	خاوند	تِکَّۃ	تِکَک	ازاربند
بَغْلَۃ	بِغال	خچر	تَمِیمَۃ	تَمائِم	تعویذ
باغ	بُغاۃ	سرکش	تَنُّور	تَنانِیر	تنور
بَقَرَۃ	بَقَرات	گائے	ثار	آثار	انتقام
بَقْل	بُقُول	سبزی	ثَدْی	اَثْداء	پستان

واحد	جمع	معنی واحد
ثَعلب	ثَعالِب	لومڑی
ثَمر	ثِمار	پھل
ثَور	ثِیران	بیل
جُبّ	جِباب	کنواں
جَبّار	جَبابِرة	طاقتور، متکبر
جَبِین	جُبُن	پیشانی
جُثّہ	جُثَث	جسم
جَحش	جِحاش	گدھے کا بچہ
جَدَث	اَجداث	قبر
جَرِیدہ	جَرائِد	اخبار
جَرس	اَجراس	گھنٹی
جارِیَة	جَوارِ	باندی، لڑکی
جِسر	جُسُور	پل
جَفنَة	جِفان	پیالہ بڑا
جُلجُل	جَلاجِل	جانور کے گلے کی گھنٹی
جِلد	جُلُود	کھال، چمڑا

واحد	جمع	معنی واحد
جَمع	جُمُوع	جماعت، گروہ
جُنَینَة	جَنائِن	چھوٹا باغ
جِناح	اَجنِحة	بازو، پر
جار	جِیران	پڑوسی
جَوف	اَجواف	کھوکھلا پیٹ
جَیب	جُیُوب	گریبان، دل
جِبِل	اَجبال	قوم، صدی
حَبل	حِبال	رسی
حِجاب	حُجُب	پردہ
حَدِیقہ	حَدائِق	باغ
حِذا	اَحذِیَہ	جوتا
حارِس	حُرّاس	محافظ
حَشِیش	حَشائِش	خشک گھاس
حَشاء	اَحشاء	انتڑی
حَصِیرة	حَصائِر	چٹائی

واحد	جمع	معنی واحد
حِصْن	حُصُون	قلعہ. گڑھ
حَفِید	حَفَدَة	پوتا
حَفْص	اَحْفَاص	خیمہ
حِقْد	اَحْقَاد	کینہ
حَاکِم	حُکَّام	افسر
حُلَّة	حُلَل	کپڑوں کا جوڑا
حَلْق	حُلُوق	گلا
حُلْم	اَحْلَام	خواب
حَمَامَة	حَمَامَات	کبوتری
حِمَار	حَمِیر، حُمُر	گدھا
حِمْل	اَحْمَال	بوجھ
حِنْدِس	حَنَادِس	سخت سیاہ رات
حَنَك	اَحْنَاك	تالو
حُوت	حِیتَان	مچھلی
حَوْض	اَحْوَاض	برتن، تالاب
حَائِط	حِیطَان	دیوار
حَوْل	اَحْوَال	سال

واحد	جمع	معنی واحد
خَبّ	خُبُوب	دھوکہ باز
خَاتُون	خَوَاتِین	شریف عورت
خَدّ	خُدُود	رخسارہ
خِدْر	خُدُور	پردہ، اوڑھنی
خُذْرُوف	خَذَارِیف	لٹو
خَرَزَة	خَرَزَات	منکا. موتی
خُرْطُوم	خَرَاطِیم	سونڈ
خِرْقَة	خِرَق	چغہ، چیتھڑا
خِنْزِیر	خَنَازِیر	سور
خَازِن	خَزَنَة	خزانچی
خَشَب	خُشُب، اَخْشَاب	لکڑی
خَصْر	خُصُور	کمر۔ کولھا
خَصِیم	خُصَمَاء	مدمقابل
خُطْبَة	خُطَب	تقریر
خَفِیر	خُفَرَاء	محافظ
خِلّ	اَخْلَال	گہرا دوست

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
خَلِیل	اَخِلّاء	دوست	دَرَقَۃ	دَرَق	چمچے کی ڈھال
خَلِیفہ	خُلَفاء	نائب	دَسِیس	دُسُس	سازش
خَلِیقَۃ	خَلَائِق	مخلوقات	دَسْکَرَۃ	دَساکِر	قصبہ
خَلِیّۃ	خَلایا	بڑا جہاز	دُعَا	اَدْعِیہ	دُعا۔ پُکار
خِلَّۃ	خِلَّات	دری	دَفِینہ	دفائِن	مدفون خزانہ
خَنْدَق	خَنادِق	کھائی۔ نالی			
خَوَر	اَخْوار	خلیج	دُکّان	دُکاکِین	دوکان
خَان	خَانات	دُکان، سرائے	دَلْو	اَدْل	ڈول
			دَمْع	دُمُوع	آنسو
خَیْل	خُیُول، اَخیال	شہسوار، گھوڑے	دَرَن	اَدْرَان	میل کچیل
			دَہْر	دُہُور	زمانہ
خَیمہ	خِیَام	خیمہ	دُہن	اَدہان	تیل۔ روغن
دُبّ	اَدْباب	ریچھ	دَار	دُور	گھر
دَبداب	دَبادِب	ڈھول	دِیوان	دَواوِین	کچہری۔ دفتر، فوج
دَبْل	دُبُول	ہیضہ			
دَاخِنَہ	دَواخِن	چمنی	دَین	دُیُون	قرض
دُرّۃ	دُرَر	طوطا۔ موتی	ذُؤابَۃ	ذوائب	زُلف
دِرّۃ	دِرَر	کوڑا، دُودھ	ذُرِّیَۃ	ذرارِیّ	اولاد
دَرس	دُرُوس	سبق	ذِعْلَب	ذَعالِیب	شُترمُرغ، اونٹنی

واحد	جمع	معنی واحد
ذَنْب	ذُنُوب	گناہ
ذَنَب	اَذْنَاب	دُم
ذِهن	اَذهان	حافظہ
ذَیل	ذُیُول	دامن، دُم
رَأس	رُؤُوس	سَر
رِئَة	رِئُون	پھیپھڑا
رِبح	اَرْبَاح	منافع، فائدہ
رَبطة	ربطات	نکٹائی
رَاتِب	رَوَاتِب	تنخواہ، پنشن
رِثّة	رِثَاث	پرانا فرنیچر
رَحِم	رِحَام	قبر، کنواں
رَخت	رَخُوت	گھوڑے کی زین
رَخْص	رِخَاص	نرم مکھن
رِدَا	اَردِیَة	چادر
رَزِیئة	رَزَایا	مصیبت، نقصان
رَسِیل	رُسُل	ایلچی

واحد	جمع	معنی واحد
رَسْم	رُسُوم	نشان
رِشَا	اَرشِیَة	رسّہ
رَطْب	رِطَاب	نرم
رَعْد	رُعُود	گرج
رَغِیف	اَرغِفہ	روٹی
رَافِد	رَوَافِد	شہتیر
رَقِیب	رُقَبَاء	نگہبان
رُقعہ	رِقَاع	ٹکڑا
رَکِیک	رِکَاک	باریک، پتلا
رَکْوَة	رَکَوَات	چمڑے کا تھیلا
رَمْس	رُمُوس	قبر
رَمْل	رِمَال	ریت
رُهبان	رُهَابِین	راہب سادھو
رَاحَة	رَاحَات	ہتھیلی، بیوی
رِیح	رِیَاح	ہوا
رَوضة	رِیَاض	باغ
رِیش	رِیَاش	پَر
زَبْزَب	زَبَازِب	کشتی، جہاز

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
زَنبِیل	زَنابِیل	ٹوکرا	سَحَر	اَسحار	کنارہ - صبح
زِرّ	اَزرار	بٹن	سَدِید	سُدّ	عادل - درست
زارِع	زُرّاع	بونے والا	سادِن	سَدَنَة	مہنت
زَرنُوق	زَرانِیق	ندی	سِرّ	اَسرار	راز
زُغلُول	زَغالِیل	بچہ - نوجوان کبوتر	سِراج	سُرُج	چراغ / سورج
زُقاق	اَزِقّہ	گلی			
زَلزَلَہ	زَلازِل	بھونچال	سِروال	سَراوِیل	شلوار
زُمرَۃ	زُمَر	گروہ	سَطر	سُطُور	خط - لائن
زَمان	اَزمِنَة	وقت - زمانہ	سِعر	اَسعار	قیمت بھاؤ
زَند	زِناد	کلائی - بازو	سُفرَۃ	سُفَر	زادِ راہ
زانی	زُناۃ	بدکار - زانی	سَفَرجَل	سَفارِج	بہی
زَوج	اَزواج	خاوند / بیوی	سَفِیہ	سُفَہاء	بیوقوف
			سَقف	سُقُوف	چھت
زَیت	زُیُوت	تیل	سَاقِیَة	سَواق	چھوٹی نہر
سَبَب	اَسباب	وجہ	سَکران	سَکارٰی	نشہ والا
سَبت	سُبُوت	ہفتہ	سِکِّین	سَکاکِین	چھری
سِبط	اَسباط	نواسہ	سِلاح	اَسلِحَة	ہتھیار
سَبُع	سِباع	درندہ	سَلَف	اَسلاف	آباو اجداد
سِتر	اَستار	پردہ	سِلک	سُلُوک	لڑی
سَجَل	سِجال	ڈول بھرا ہوا	سَمت	سُمُوت	طرف
سَحاب	سُحُب	بادل	سِمسار	سَماسِر	دلّال

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
سَمْن	سُمُون	گھی، گھن	شَظْف	شِظْفہ	تختہ
سِنّ	أَسْنَان	دانت	شُغْل	أَشْغَال	کام
سَنْدَان	سَنَادِین	اَہرن	شَقِیقہ	شَقَائِق	حقیقی بہن
سَنَام	أَسْنِمَة	کوہان	شَقِی	أَشْقِیَاءُ	بدبخت
سِوَار	أَسْوِرَة	کنگن	شِلْش	شُلُوش	جڑ۔ اصل
سَوْطہ	سِیَاطہ	کوڑا	شِہَاب	شُہُب	ستارہ
سُوق	أَسْوَاق	بازار منڈی	شَوْک	أَشْوَاک	کانٹا
سِیخ	أَسْیَاخ	چاقو۔ سلاخ	شَیْء	أَشْیَا	چیز
سَیْف	سُیُوف	تلوار	شِیَة	شِیَات	نشان، داغ
شِبْر	أَشْبَار	بالشت	صَبِیّ	صِبْیَان	بچہ
شَبَکہ	شَبَک	جال	صَدْر	صُدُور	سینہ
شَجَر	أَشْجَار	پیڑ۔ درخت	صِرَاط	صُرُط	راستہ
شَحْم	شُحُوم	چربی	صُعْلُوک	صَعَالِیک	سائل
شَارِب	شَوَارِب	مونچھ	صَلْدَم	صَلَادِم	شیر ببر
شَارِد	شُرُود	بھگوڑا	صِنْف	أَصْنَاف	قسم۔ درجہ
شِرْس	شُرُوس	جڑ۔ رگ	صِہْر	أَصْہَار	داماد
شَارِع	شَوَارِع	سڑک۔ گلی	صِیق	صِیقَان	چوپا
شَرَک	شُرُک	جال	ضَائِن	ضَأْن	بھیڑ
شَطَن	أَشْطَان	رسّہ	ضِرْس	أَضْرَاس	داڑھ

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
ضِغْن	اَضْغَان	کینہ			
صِنْوٌ	صُنُوٌّ	بیلی	عَرِیْم	عُرْمَان	خندق، مصیبت
ضَیْعَة	ضِیَاع	گاؤں۔ جاگیر	عُسْبُر	عَسَابِر	چیتا
طَبِیْب	اَطِبَّا	حکیم	عَسْکَر	عَسَاکِر	لشکر، فوج
طَرْد	طُرُوْدَة	پارسل۔ بنڈل			
طُرْفَہ	طُرَف	عجوبہ	عَصْر	اَعْصَار	وقت، زمانہ
طَعَام	اَطْعِمَة	کھانا			
طِمْر	اَطْمَار	چیتھڑا، بے خانماں	عَطْشَان	عَطْشٰی	پیاسا
			عَظْم	عِظَام	ہڈی
طَوِیْل	طِوَال	لمبا	عِفْرِیْت	عَفَارِیْت	جنّ۔ دلیر
طَیْر	طُیُوْر	پرندہ	عَقْرَب	عَقَارِب	بچھو
ظَبْیَہ	ظِبَا	ہرنی	عُکَّاز	عَکَاکِیْز	چھڑی
ظِلْف	ظُلُوْف	کھر۔ سم	عَمّ	اَعْمَام	چچا
ظُهْر	اَظْهَار	دوپہر	عُمْق	اَعْمَاق	گہرائی
عَبْد	عِبَاد، عَبِیْد	بندہ، غلام	عِنَان	اَعِنَّة	باگ
			عِهْن	عُهُوْن	اون
عُجْب	اَعْجَاب	غرور	عُوْذَة	عُوَذ	تعویذ
عَدْل	عُدُوْل	منصف			
عَرُوْس	عَرَائِس	دلہن	عَوَان	عُوْن	جوان، بیاہی عورت
عِرْق	عُرُوْق	رگ شریان	عِیْر	عِیْرَات	قافلہ

واحد	جمع	معنی واحد
غدیر	غُدُر	تالاب
غریب	غُرَباء	پردیسی
غرفہ	غُرَف	بالاخانہ
غُش	غُشوش	دھوکہ باز
غصن	غُصون	ٹہنی
غُلام	غِلمان	نوجوان۔ نوکر
غَنیمۃ	غَنائم	لوٹ کا مال
غَیث	غُیوث	بارش
غَیم	غُیوم	پیاس۔ بادل
فأس	فؤوس	کلہاڑا
فقرۃ	فَقرات	دفعہ
فخ	فِخاخ	پھندا۔ جال
فرد	فرود	پستول
فرزدق	فَرازِق	روٹی کا ٹکڑا
فُرصۃ	فُرَص	موقعہ
فَرمان	فَرامین	حکم
فَصل	فُصول	جدائی۔ باب
فِطیس	فَطاطیس	بڑا ہتھوڑا
فقیع	فُقع	صاف۔ سفید کبوتر

واحد	جمع	معنی واحد
فِلجان	فَلاجین	چھوٹا پیالہ
فِنجان	فَناجین	پیالی
فیض	فُیوض	دریا۔ عنایت
قَبیح	قِباح	گندہ۔ برا
قَبا	اَقبِیۃ	چغہ۔ گاؤن
قُبلۃ	قُبَل	بوسہ
قِحف	اَقحاف	کھوپڑی
قِدر	قُدور	ہنڈیا
قَدیم	قُدَماء	پرانا
قارِی	قُرّاء	پڑھنے والا
قِرد	قِرَدۃ	بندر
قِرطاس	قَراطِیس	کاغذ۔ کتاب
قَرن	قُرون	سینگ۔ زمانہ
قُثیم	قُثُم	خشک سبزی
قَصیر	قِصار	چھوٹا
قُطب	قُطوب	ستارہ۔ سردار

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
قَطِيع	قِطاع	ریوڑ	كِسْفَة	كِسَف	ٹکڑا
قُفَّة	قُفَف	ٹوکرا	كَعْب	كِعاب	جوڑ۔ ٹخنہ
قَفَص	اَقفاص	پنجرہ	كِلَّة	كِلَل	پردہ مسہری
قِلادَة	قَلائِد	ہار۔ گریبان			
قَلِيب	قُلُب	کنواں۔ مجرد	كَلْم	كُلُوم	زخم
قُنبُل	قَنابِل	بم۔ گولہ	كُمّ	اَكمام	آستین
قَناة	قُنِى	نیزہ	كِنان	اَكِنَّة	پردہ
قاعَة	قاعات	بیٹھک	كُودَة	اَكواد	ڈھیر
قُونَة	قُوَن	تمغہ۔ تصویر	لُؤلُؤَة	لَآلِى	موتی
قَيظ	اَقياظ	گرمی خشک سالی	لَبِيب	اَلِبّاء	عقلمند
قَينَة	قِيان	گانیوالی باندی	لَحم	لُحُوم	گوشت
			لِسان	اَلسُن	زبان
كَأس	كُؤُس	پیالہ گلاس	لُعبَة	لُعَب	کھلونا
			لُغَة	لُغات	لفظ۔ زبان
كَبش	كِباش	مینڈھا سردار			
كَتِيبَة	كَتائِب	لشکر دستہ	لِواء	اَلوِيَة	جھنڈا
			مَتاع	اَمتِعَة	سامان
			مَحض	مِحاض	خالص

واحد	جمع	معنی واحد
مِحْنَة	مِحَن	تکلیف، آزمائش
مَرّت	اَمرات	جگر (زمین)
مَسِیحَہ	مَسائح	زلف، کمان
مَسْکَة	مِسَك	خوشبو
مَطَر	اَمطار	بارش
مَطِیّة	مَطایا	سواری
مُقلَہ	مُقَل	آنکھ کی پتلی
مِلّة	مِلَل	مذہب، قوم
مِلْط	اَملاط	بدمعاش
مُہر	مِہار	بچھیرا
مَلِك	مُلوك	بادشاہ
مَہِین	اَمْہِنا	کمزور
ماء	مِیاہ، اَمواہ	پانی
نبی	اَنبیا	پیغمبر
نَجِد	اَنجاد	بہادر
نَجْم	نُجوم	ستارہ

واحد	جمع	معنی واحد
نَدُب	نُدُوب	ہوشیار آدمی
نَذْل	اَنذال	کمینہ
نَسْر	نُسُور	گدھ
نَشِیدَة	نَشائد	راگ، نظم
نَاشِزَة	نَواشِز	نافرمان (بیوی)
نَصِیب	اَنصِبَة	حصہ
نَصِیر	اَنصار	مددگار
نِطاق	نُطُق	پیٹی، پٹکا
نَظِیر	نُظَراء	ہمسر، برابر
نَعَم	اَنعام	مویشی
نَفْس	نفوس	روح، شخص
نَغضَة	نَغائِض	اسکادوڑں، اِکا گروپ
نَقِیب	نُقَباء	سردار
نَقِیصَہ	نَقائِص	خرابی، برائی
نُقطَہ	نُقَط	نقطہ
نَقِی	اَنقِیاء	پاکیزہ
نَمل	نِمال	چیونٹی
نَمِیمَہ	نمائِم	چغلی

واحد	جمع	معنی واحد	واحد	جمع	معنی واحد
			وَخْم	اَوْخام	گنوار
نَہار	نُہُر	دن	وَرْد	وُرُوْد	گلاب کا پھول
نَوبَة	نُوَب	باری	وَرِم	اَوْرام	سوجن
نَیب، ناب	اَنیاب	ہاتھی دانت	وِزر	اَوزار	بوجھ
هِتْر	اَهتار	لغویات	وِسَاد	وُسُد	تکیہ۔ گدا
هَوجَل	هَواجِل	بیوقوف	وَشیظَة	اَوشاظ	نوکر۔ پیروکار
هِرّة	هِرَر	بلّی	وَضیع	وُضَعاء	کمینہ۔ عاجز
هَزِیل	هَزلیٰ	لاغر	وَغم	وِغام	راستہ
هَیکَل	هَیاکِل	مندر، بُت	وَقت	اَوقات	وقت۔ موسم
هِلال	اَهِلّة	نیا چاند، ہلال	وَقْر	وُقُور	بہرہ پن
			وَکْرة	وُکُر	گھونسلہ
هَملاج	هَمالیج	دُبلی بھیڑ	وَلجَة	اَولاج	غار۔ راستہ
هَابَة	هَابات	مینڈکی، شتر مرغ	وَالٍ	وُلَاة	حاکم، گورنر
هَیمان	هِیمیٰ	پیاسا، فریفتہ	واهِن	وُهُن	نکما
وَبش	اَوباش	ذلیل آدمی			
وِتر	اَوتار	تنہا، اکیلا	یَد	اَیدٍ	ہاتھ، بازو
وَثَن	وُثُن	بُت	یوم	اَیّام	دن
وِجاء	اَوجِیَة	کٹھڑی			

ضمیمہ نمبر ۲

مذکّر و مؤنّث

مذکر	مؤنث	معنی مذکر	مذکر	مؤنث	معنی مذکر
آخَرُ	اُخریٰ	دوسرا	اَبرَجُ	بَرجاءُ	خوبصورت آنکھ والا
اَوّلُ	اُولیٰ	پہلا	اَبرَدُ	اَبرَدَۃٌ	چینا
اَب	اُمّ	باپ	اَبرَصُ	بَرصاءُ	پھلبہری والا
اِبن	بنت	بیٹا	اَبرَقُ	بَرقاءُ	سفید و سیاہ
اَخٌ	اُخت	بھائی	اَبصَعُ	بَصعاءُ	بے خوف
اَدبِیٌّ	اَدبِیّۃٌ	مؤدب دیانتدار	اَبقَعُ	بَقعاءُ	دھبوں والا
اَدَمُ	اَدَماءُ	بھورے رنگ کا	اَبلُّ	بَلّاءُ	شرارتی منافق
اَیٌّ	اَیّۃٌ	کونسا	اَبلَقُ	بَلقاءُ	چتکبرا
اَبتَعُ	بَتعاءُ	مکمل سب	اَبیَضُ	بَیضاءُ	سفید
اَبثَعُ	بَثعاءُ	سُرخ ہونٹوں والا	اَبجَلُ	بَجلاءُ	بڑے پیٹ والا
اَبجَرُ	بَجراءُ	بڑے پیٹ والا	اِثنانِ	ثِنتانِ	دو
اَجفَصُ	بَجصاءُ	موٹے ابروں والا	اَثوَلُ	ثَولاءُ	بدحواس

ضمیمہ نمبر ۲

مذکّر و مؤنّث

مذکّر	مؤنث	معنی مذکّر	مذکر	مؤنث	معنی مذکر
اَبٌ	اُمٌّ	ماں	اَحمر	حَمراءُ	سُرخ
اِبن	بِنت	بیٹا	اَحمق	حَمقاءُ	بیوقوف،
اِثنان	اِثنتان	دو	اَحْوَلُ	حَولاءُ	بھینگا
اَخٌ	اُختٌ	بھائی	اَخرس	خرساءُ	گونگا
ادم	اُدماءُ	بھورے رنگ کا	اخرقُ	خَرقاءُ	بیوقوف
اوّل	اُولیٰ	پہلا	اَخضر	خَضراءُ	سبز
اَیّ	اَیّۃ	کونسا	اَذقن	ذَقناءُ	لمبی ٹھوڑی والا
ابرص	برصاءُ	پھلبہری والا	اَرجَلُ	رَجلاءُ	بڑے پاؤں والا
اَبلق	بلقاء	چتکبرا	ارقش	رَقشاءُ	کوڑیالا سانپ
اَبیض	بیضاء	سفید	اَرمَلُ	ارملۃٌ	رنڈوا
حُرٌّ	حُرّۃٌ	آزاد	اَروَعُ	روعاءُ	خوبصورت
اَجدَبُ	جدباءُ	خشک بنجر	اَزرقُ	زَرقاءُ	نیلا

مذکر	مؤنث	معنی مذکر
اَسْمَرُ	سَمْرَاءُ	گندمی رنگ کا
اَشْأَم	شُؤمیٰ	بدبخت
اَشْجَع	شَجْعَاءُ	بہادر
اَشْدَق	شَدْقَاءُ	بڑی باچھوں والا
اَشْمَط	شَمْطَاءُ	بوڑھا
اَصْفَر	صَفْرَاءُ	زرد
اَصْلَع	صَلْعَاءُ	گنجا
اَصَمّ	صَمَّاء	بہرہ
اَضْيَق	ضِيقیٰ	زیادہ تنگ
اَعْظَم	عُظْمیٰ	زیادہ بڑا
اَعْقَل	عُقْلیٰ	زیادہ عقلمند
اَعْلیٰ	عُلْيَاء	زیادہ بلند
اَعْوَج	عَوْجَاءُ	ٹیڑھا
اَعْوَرُ	عَوْرَاءُ	کانا
اَعْيَن	عَيْنَاء	بڑی آنکھوں والا
اَقْصَر	قُصْریٰ	زیادہ چھوٹا
اَقْصیٰ	قُصْویٰ	زیادہ دور
اَكْيَس	كُيْسیٰ	زیادہ ہوشیار

مذکر	مؤنث	معنی مذکر
اَوْثَق	وُثْقیٰ	زیادہ مضبوط
اَوْرَق	وَرْقَاءُ	مٹیالا
اَوْسَط	وُسْطیٰ	درمیانی
بَعْل	بَعْلَة	خاوند
بَعِير	نَاقَة	اونٹ
تَال	تَالِيَة	بعد میں آنیوالا
تَامّ	تَامَّة	مکمل
ثَالِث	ثَالِثَة	تیسرا
ثَوْر	بَقَرَة	بیل
جَابِر	جَابِرَة	ظالم
جَار	جَارِيَة	سیال
جَاف	جَافِيَة	سخت
جَائِع	جَائِعَة	بھوکا
جَدّ	جَدَّة	دادا
جَسُر	جَسُرَة	دلیر
جَمَل	نَاقَة	اونٹ
جَمِيل	جَمِيلَة	خوبصورت
حِصَان	فَرَس	گھوڑا

مذکر	مونث	معنی مذکر	مذکر	مونث	معنی مذکر
حلیل	حلیلة	خاوند	طری	طریة	تازہ
حمار	أتان	گدھا	ظبی	ظبیة	ہرن
حمو	حماة	سسر	عائم	عائمة	تیرنے والا
حمام	حمامة	کبوتر	عجوز	عجوزة	بوڑھا
خاو	خاویہ	خالی	علمی	علمیة	علمی
خال	خالة	خالو	عمّ	عمّة	چچا
خزیان	خزیا	شرمندہ	غزّال	غزّالہ	کاتنے والا
رابع	رابعة	چوتھا	غسّال	غسّالة	دھوبی
رجل	إمرأة	آدمی	غلام	جاریة	غلام
ردّ	ردیئة	ردّی	غلیل	غلیلة	پیاسا
رھبان	رھبانة	سادھو	فاتر	فاترہ	کمزور
زائل	زائل	مٹنے والا	فاجر	فاجرة	بدکار
سکران	سکرٰی	نشہ والا	فان	فانیة	فنا ہونیوالا
سمین	سمینة	موٹا	فتی	فتیة	نوجوان
شارع	شارعة	قانون ساز	فرحان	فرحی	خوش
شبعان	شبعٰی	سیر شکم	فرید	فریدہ	یگانہ
صبی	صبیة	بچہ	قاهر	قاهرة	زبردست
صدیان	صدیا	پیاسا	قهرمان	قهرمانة	داروغہ

مذکر	مؤنث	معنی مذکر
قیّم	قیّمة	منیجر
لهثان	لهثی	پیاسا
ماشط	ماشطه	بال سنوارنے والا
مضّ	مضّة	کھٹا
ملآن	ملآی	بھرا ہوا
ناء	نای	دور
ناعم	ناعمة	نرم
ناصع	ناصعة	سفید
نسیّ	نسیّه	بھولنے والا
نشوان	نشوی	نشہ والا

مذکر	مؤنث	معنی مذکر
نفیس	نفیسه	عمده
نقیض	نقیضة	برعکس
نوّاح	نوّاحة	بہت رونیوالا
هاو	هاویة	گرنے والا
هِرّ	هِرّة	بلی
هقل	هقلة	شترمرغ
واجب	واجبة	ضروری
واش	واشیة	چغلخور
والد	والده	والد
وقبان	وقبه	بیوقوف

ضمیمہ نمبر۲ الف

SUMMARIES

۱- (الصیرفی واللصّ)

حُکی اَنّ صیرفیاً مع کیس ملآنَ ذَھباً کان ذَاھباً فنظرہ جماعۃٌ من اللصوص وارادوا اَن یاخذوا الکیسَ منہ - فتبعہ شاطرٌ فلمّا دخلَ الصیرفیُّ بیتَہ، رمی الکیسَ علی الصُفۃِ ودخل بیتَ الخلاء - وتبعتہ جاریتُہ بابریق الماء - فاخذ اللصُّ الکیسَ وذھبَ الی اصحابہ - فقالوا" انتَ واللہ شاطرٌ ولکنْ تُکمّل شطارتَک اِن خلصّتَ الجاریۃَ من العذاب المُتوقع" - فذَھبَ اللصُّ الی الصیرفی وقال "صدیقکَ فلانٌ قد ارسل الیک ھذا الکیسَ الذی ترکتَہ فی الدکّانِ

غير محفوظ ولو لقيه احدٌ غريبٌ لقد ضاعَ عليكَ - فاكتب لِي ورقةً لسيدّى بوصول الكيسِ ثم خُذُه" فدخلَ الصير في بيتِه ليأتيَ بالدواةِ والقرطاسِ - فهربَ الشاطُر مع الكيسِ وبهذه الحيلةِ اخذ الكيسَ ثانيًا وخلّص الجاريةَ من الضربِ والعذابِ -

---

٢- المغفّل والشاطر

حُكِيَ انّ مغفّلاً كان يقودُ حمارَه خلفَه بالمقود فنظره رجلان مِن الشطّارِ وعزمَا على اخذِ الحمارِ منه فتبعاه وفكَّ احدُهما المقودَ من راسِ الحمارِ واعطاه لصاحِبه وجعل المقودَ في راسِهِ - وبعدَ قليلٍ وقفَ - فلما راه المغفّلُ بُهِتَ وقال الشاطر" اىّ شيءٍ انتَ وما شانُكَ" فقال الشاطُر" انا حمارُكَ ولقصّتي عجيبةٌ وهي انّ اُمّي دعتْ عليّ لمّا شربتُ الخمرَ يومًا وضربتُها بالعصَا فمسَخَنِي اللهُ حِمارًا واوقعَني فِي يدِكَ - واليومَ

حتى قلبها على ودعت لي فاعادني الله آدمياً" فاسترجع المغفل ورجع الى بيته معموماً واخبر زوجته بامر الحمار وتأسفا على امتحان ام ابن آدم وبعد ايام عديدة ذهب المغفل الى سوق الحمير ليشتري حماراً آخر فرأى ان حماره بعينه يباع . فوضع فمه على أذنيه وقال " يا مشوم لعلك شربت الخمر وضربت أمك ثانيا فلن اشتريك ابداً ".

٣-الحمار والثور

قيل إن رجلا كان له حمار وثور . فكان الرجل يأخذ الثور كل يوم للحراثة فهزل وضعف وكان الحمار يمكث في البيت لغير شغل فاسمن وابطرته الراحة فطلب الثور يوماً نصيحة الحمار للخلاص من المشقة والتعب الدائم . وكان صاحبهما يفهم بلسان الحيوانات . فقال الحمار " تمارض ولا تأكل علفك

لتعمل الثور على نصيحته. فجاء الرجل في الصباح واخذ الحمار بدل الثور واستعمله للحرث ذلك اليوم كله حتى كاد يموت تعباً. فندم على نصيحته للثور وقال له بالمساء "إنى سمعت صاحبنا يقول إن بقى الثور هكذا مريضاً يجب علينا ذبحه لئلا نخسر ثمن لحمه وجلده. فالرأى ان ترجع الى عادتك وكل علفك" فاخذ الثور يأكل العلف وضحك صاحبهما من مكر الحمار.

---

٤ - الجندى والمحتال

قيل إن جندياً نزل فى مدينة بثغر الاسكندرية وبات الليل فى خان. فلما اصبح وجد خرجه مشروطاً وماله مسروقاً. فذهب الى الوالى وشكا اليه الامر. فاحضر الوالى جميع من فى الخان واراد عقابهم واذا برجل قد اقبل وقال "انهم مظلومون فانى سرقت

مال هذا الجندي وهذه صُرّته." ووضع الصرّةَ بين ايديهما. فقال الوالى للجندىّ "خذ مالكَ" وقال للسّارق. "كيف سرقتَ هذه الصرّة." فقال المحتال" انا تبعته من مدينة الى مدينة حتّى نزل فى هذا الخان فنزلتُ بجانبه فلمّا نام اخذتُ الكيس هكذا." وَ مدّ يده واخذَ الصرّة والناس كانوا يظنّون انّه يُريهم كيف اخذ الصرّة واذا به قد جرى ورمى نفسه في بركةٍ وعبرها واخذ سبيله. ففتّشه الناسُ لكن لم يجدوه فقال الوالى للجندىّ: "لم يبقَ لك على الناس حقّ لانّكَ عرفتَ غريمكَ وحصلتَ مالكَ لكنّكَ لم تحفظه."

٥- الشيخ المحتال والمرأة

قيل انّ رجلاً كان لا يعرفُ الخط ولا القِراءَة ولكنّه اراد أن يفتح مكتبا ويكسب رزقَه بذلك. فجمعَ ألواحًا وأوراقًا مكتوبة وعلّقها فى مكانٍ وكبّر عمامتَه فصار الناسُ يأتونه باولادهم واخذَ الاولادُ يُعلّمون بعضُهم بعضًا. فجاءتْ عندَه يومًا امرأةٌ بمكتوب الذى كان أرسلَ اليهَا مِن زوجها الّذى كانَ غائبًا وقالتْ له اِقرأ لى هذا المكتوبَ فوقعَ الفقيهُ فى المشكلةِ فانّه كان لا يعلَم القِراءَة فاخذَ المكتوبَ وجعلَ اعلاهُ اسفلَه وجعل يُرقّصُ حاجبيه ويَنظُر اليها بنظرةٍ شِزراءَ. فحسبتِ المرأةُ انّ زوجَها قد ماتَ وأنّ الفقيهَ يستحي أنْ يقولَ لهَا ذلك. فقالتْ: "هَل ماتْ" فهزّ راسَه. فرجعتِ المرأةُ باكيةً وصَار اولادُها يبكونَ ايضًا. فسمِعَ جيرانُها بموتِ

زوجها - فقالَ رجلٌ: "هذا كلامٌ كذبٌ لانني ايضًا حصلتُ كتابَه بالامسِ وكانَ هو بخيرٍ" فاخذ المكتوبَ الذّى كانَ جاءَها وقرأَهُ فاذا فيه: "أنا بخيرٍ وسأتى عندكم بعدَ عشرة ايّامٍ وَأُرسل اليكم ملحفةً وَمِرطًا" فرجعتِ المرأةُ الى الفقيهه واخبرتْه بما قالَ جاءها من سلامةِ زوجها وأَنّه قد أَرسلَ اليهَا ملحفةً ومِرطًا - فقال الفقيهُ "انّى معذورٌ فانّى كنتُ فى تلك الساعةِ مُغتاظًا مشغولَ الخاطرِ ورايتُ الملحفَةَ ملفوفة فى المرط فظننتُ انّه ماتَ وكَفّنوهُ" - فرجعت المَرأةُ مُطمَئِنّةً مِن هذ الجواب لِانّها كانتْ لَا تفهَمُ حيلةَ الفَقِيهه -

ضمیمہ نمبر ۳

اُرْدُو مصادر کا ترجمہ مع ضروری صیغہ جات

اردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
اُبلنا	غِلْیَانٌ	غَلیٰ	یَغْلِی	اِغْلِ	لَاتَغْلِ
اُتارنا	اِنْزَالٌ	اَنْزَلَ	یُنْزِلُ	اَنْزِلْ	لَاتُنْزِلْ
اُترنا	نُزُوْلٌ	نَزَلَ	یَنْزِلُ	اِنْزِلْ	لَاتَنْزِلْ
اُٹھانا	رِفْعَۃٌ	رَفَعَ	یَرْفَعُ	اِرْفَعْ	لَاتَرْفَعْ
اُٹھنا	قِیَامٌ	قَامَ	یَقُوْمُ	قُمْ	لَاتَقُمْ
آخر ہونا	نَجْزٌ	نَجِزَ	یَنْجَزُ	اِنْجَزْ	لَاتَنْجَزْ
آزردہ ہونا	تَاَذِّیٌ	تَاَذّٰی	یَتَاَذّٰی	تَاَذَّ	لَاتَتَاَذَّ
ادا کرنا	تَادِیَۃٌ	اَدّٰی	یُوَدِّی	اَدِّ	لَاتَادِّ
ادب کرنا	تَاَدُّبٌ	تَاَدَّبَ	یَتَاَدَّبُ	تَاَدَّبْ	لَاتَتَاَدَّبْ
آراستہ کرنا	زِیْنَۃٌ	زَانَ	یَزِیْنُ	زِنْ	لَاتَزِنْ
آرام کرنا	اِسْتِرَاحَۃٌ	اِسْتَرَاحَ	یَسْتَرِیْحُ	اِسْتَرِحْ	لَاتَسْتَرِحْ
اُڑنا	طَیَرَانٌ	طَارَ	یَطِیْرُ	طِرْ	لَاتَطِرْ
آستین چڑھانا	تَشْمِیْرٌ	شَمَّرَ	یُشَمِّرُ	شَمِّرْ	لَاتُشَمِّرْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
افسوس کرنا	تَاَسُّفٌ	تَاَسَّفَ	يَتَاَسَّفُ	تَاَسَّفْ	لَا تَتَاَسَّفْ
اُگنا	نَبْتٌ	نَبَتَ	يَنْبِتُ	اِنْبِتْ	لَا تَنْبِتْ
آلودہ کرنا	تَلْوِيثٌ	لَوَّثَ	يُلَوِّثُ	لَوِّثْ	لَا تُلَوِّثْ
آلودہ ہونا	تَلَوُّثٌ	تَلَوَّثَ	يَتَلَوَّثُ	تَلَوَّثْ	لَا تَتَلَوَّثْ
آمادہ کرنا	اِعْتَادٌ	اَعْتَدَ	يُعْتِدُ	اَعْتِدْ	لَا تُعْتِدْ
امتحان کرنا	اِمْتِحَانٌ	اِمْتَحَنَ	يَمْتَحِنُ	اِمْتَحِنْ	لَا تَمْتَحِنْ
اندیشہ کرنا	اِفْكَارٌ	اَفْكَرَ	يُفْكِرُ	اَفْكِرْ	لَا تُفْكِرْ
انڈے دینا	بَيْضٌ	بَاضَ	يَبِيضُ	بِضْ	لَا تَبِضْ
آنا	جِيْئٌ	جَاءَ	يَجِيْئُ	جِئْ	لَا تَجِئْ
آواز نکالنا	تَصْوِيتٌ	صَوَّتَ	يُصَوِّتُ	صَوِّتْ	لَا تُصَوِّتْ
آہستہ چلنا	دَلْفٌ	دَلَفَ	يَدْلِفُ	اِدْلِفْ	لَا تَدْلِفْ
بھاگنا	هَرْبٌ	هَرَبَ	يَهْرُبُ	اُهْرُبْ	لَا تَهْرُبْ
باہر نکلنا	خَرْجٌ	خَرَجَ	يَخْرُجُ	اُخْرُجْ	لَا تَخْرُجْ
باہر نکالنا	اِخْرَاجٌ	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اَخْرِجْ	لَا تُخْرِجْ

اردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
باندھنا	رَبْطٌ	رَبَطَ	يَرْبِطُ	اِرْبِطْ	لَا تَرْبِطْ
باہر کھینچنا	نَزْعٌ	نَزَعَ	يَنْزِعُ	اِنْزِعْ	لَا تَنْزِعْ
بخشنا	غُفْرَانٌ	غَفَرَ	يَغْفِرُ	اِغْفِرْ	لَا تَغْفِرْ
بخشش مانگنا	اِسْتِغْفَارٌ	اِسْتَغْفَرَ	يَسْتَغْفِرُ	اِسْتَغْفِرْ	لَا تَسْتَغْفِرْ
بدبودار ہونا	عُفُونَةٌ	عَفِنَ	يَعْفَنُ	اِعْفَنْ	لَا تَعْفَنْ
بھرنا	مَلْأٌ	مَلَأَ	يَمْلَأُ	اِمْلَأْ	لَا تَمْلَأْ
برابر کرنا	تَسْوِيَةٌ	سَوّٰى	يُسَوِّي	سَوِّ	لَا تُسَوِّ
برابر ہونا	اِسْتِوَاءٌ	اِسْتَوٰى	يَسْتَوِي	اِسْتَوِ	لَا تَسْتَوِ
بلانا	دَعْوَةٌ	دَعَا	يَدْعُو	اُدْعُ	لَا تَدْعُ
بلند کرنا	اِعْلَاءٌ	اَعْلٰى	يُعْلِي	اَعْلِ	لَا تُعْلِ
بننا	حَوْكٌ	حَاكَ	يَحُوكُ	حُكْ	لَا تَحُكْ
بھڑکانا	اِغْرَاءٌ	اَغْرٰى	يُغْرِي	اَغْرِ	لَا تُغْرِ
بہرا ہونا	صَمَمٌ	صَمَّ	يَصَمُّ	صَمَّ	لَا تَصَمَّ
بھونکنا	عُوَاءٌ	عَوٰى	يَعْوِي	اِعْوِ	لَا تَعْوِ

اردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
بھوننا	حَنْذٌ	حَنَذَ	يَحْنِذُ	اِحْنِذْ	لَا تَحْنِذْ
بھیجنا	بَعْثٌ	بَعَثَ	يَبْعَثُ	اِبْعَثْ	لَا تَبْعَثْ
	اِرْسَالٌ	اَرْسَلَ	يُرْسِلُ	اَرْسِلْ	لَا تُرْسِلْ
بیٹھنا	قُعُوْدٌ	قَعَدَ	يَقْعُدُ	اُقْعُدْ	لَا تَقْعُدْ
	جُلُوْسٌ	جَلَسَ	يَجْلِسُ	اِجْلِسْ	لَا تَجْلِسْ
بیچنا	بَيْعٌ	بَاعَ	يَبِيْعُ	بِعْ	لَا تَبِعْ
بے چین ہونا	سَهْفٌ	سَهَفَ	يَسْهَفُ	اِسْهَفْ	لَا تَسْهَفْ
بانٹنا	طَمٌّ	طَمَّ	يَطُمُّ	طُمَّ	لَا تَطُمَّ
پالنا	رَبٌّ	رَبَّ	يَرُبُّ	رُبَّ	لَا تَرُبَّ
پانا	وَجْدٌ	وَجَدَ	يَجِدُ	جِدْ	لَا تَجِدْ
پراگندہ ہونا	اِنْتِشَارٌ	اِنْتَشَرَ	يَنْتَشِرُ	اِنْتَشِرْ	لَا تَنْتَشِرْ
پرہیز کرنا	حَذَرٌ	حَذِرَ	يَحْذَرُ	اِحْذَرْ	لَا تَحْذَرْ
پریشان ہونا	حَيْرَةٌ	حَارَ	يَحِيْرُ	حِرْ	لَا تَحِرْ
پڑھنا	قِرَاءَةٌ	قَرَأَ	يَقْرَأُ	اِقْرَأْ	لَا تَقْرَأْ

اردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
پسند کرنا	رِضَاءٌ	رَضِیَ	يَرْضىٰ	اِرْضَ	لَاتَرْضَ
پکانا	طَبْخٌ	طَبَخَ	يَطْبَخُ	اِطْبَخْ	لَاتَطْبَخْ
پکڑنا	اَخْذٌ	اَخَذَ	يَأْخُذُ	خُذْ	لَاتَاْخُذْ
پوجنا	نَسْكٌ	نَسَكَ	يَنْسُكُ	اُنْسُكْ	لَاتَنْسُكْ
پوچھنا	سُؤَالٌ	سَأَلَ	يَسْأَلُ	سَلْ	لَاتَسْئَلْ
پیاسا ہونا	عَطْشٌ	عَطِشَ	يَعْطَشُ	اِعْطَشْ	لَاتَعْطَشْ
پیشاب کرنا	بَوْلٌ	بَالَ	يَبُوْلُ	بُلْ	لَاتَبُلْ
پینا	شُرْبٌ	شَرِبَ	يَشْرَبُ	اِشْرَبْ	لَاتَشْرَبْ
پھٹکنا	نَسْفٌ	نَسَفَ	يَنْسِفُ	اِنْسِفْ	لَاتَنْسِفْ
پھٹنا	اِنْشِقَاقٌ	اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ	لَاتَنْشَقَّ
پھاڑنا	مَزْقٌ	مَزَقَ	يَمْزِقُ	اِمْزِقْ	لَاتَمْزِقْ
پھونکنا	نَفْخٌ	نَفَخَ	يَنْفُخُ	اُنْفُخْ	لَاتَنْفُخْ
تالی بجانا	صَفْقٌ	صَفَقَ	يَصْفِقُ	اِصْفِقْ	لَاتَصْفِقْ
تحمل کرنا	تَحَمُّلٌ	تَحَمَّلَ	يَتَحَمَّلُ	تَحَمَّلْ	لَاتَتَحَمَّلْ
تر کرنا	مَرْسٌ	مَرَسَ	يَمْرُسُ	اُمْرُسْ	لَاتَمْرُسْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
تر ہونا	اِبْتِلَالٌ	اِبْتَلَّ	يَبْتَلُّ	اِبْتَلَّ	لَا تَبْتَلَّ
ترس کھانا	حَنَانٌ	حَنَّ	يَحِنُّ	حِنَّ	لَا تَحِنَّ
تعجب کرنا	اِسْتِعْجَابٌ	اِسْتَعْجَبَ	يَسْتَعْجِبُ	اِسْتَعْجِبْ	لَا تَسْتَعْجِبْ
تقاضا کرنا	اِقْتِضَاءٌ	اِقْتَضٰى	يَقْتَضِي	اِقْتَضِ	لَا تَقْتَضِ
تلوار سونتنا	سَلٌّ	سَلَّ	يَسُلُّ	سُلَّ	لَا تَسُلَّ
تنگدل ہونا	ضَجَرٌ	ضَجِرَ	يَضْجَرُ	اِضْجَرْ	لَا تَضْجَرْ
توجہ کرنا	اِلْتِفَاتٌ	اِلْتَفَتَ	يَلْتَفِتُ	اِلْتَفِتْ	لَا تَلْتَفِتْ
تولنا	وَزْنٌ	وَزَنَ	يَزِنُ	زِنْ	لَا تَزِنْ
تیرنا	سَبْحٌ	سَبَحَ	يَسْبَحُ	اِسْبَحْ	لَا تَسْبَحْ
ٹپکنا	قَطْرٌ	قَطَرَ	يَقْطُرُ	اُقْطُرْ	لَا تَقْطُرْ
کُھرانا	حَكٌّ	حَكَّ	يَحُكُّ	حُكَّ	لَا تَحُكَّ
توڑنا	كَسْرٌ	كَسَرَ	يَكْسِرُ	اِكْسِرْ	لَا تَكْسِرْ
ٹوٹنا	اِنْكِسَارٌ	اِنْكَسَرَ	يَنْكَسِرُ	اِنْكَسِرْ	لَا تَنْكَسِرْ
جاگنا	اِسْتِيقَاظٌ	اِسْتَيْقَظَ	يَسْتَيْقِظُ	اِسْتَيْقِظْ	لَا تَسْتَيْقِظْ
جانا	ذَهَابٌ	ذَهَبَ	يَذْهَبُ	اِذْهَبْ	لَا تَذْهَبْ
جاننا	عِلْمٌ	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	لَا تَعْلَمْ
جادو کرنا	سِحْرٌ	سَحَرَ	يَسْحَرُ	اِسْحَرْ	لَا تَسْحَرْ
جلانا	اِحْرَاقٌ	اَحْرَقَ	يُحْرِقُ	اَحْرِقْ	لَا تُحْرِقْ
جلنا	حَرْقٌ	حَرَقَ	يَحْرِقُ	اِحْرَقْ	لَا تَحْرِقْ
جماع کرنا	مُبَاشَرَةٌ	بَاشَرَ	يُبَاشِرُ	بَاشِرْ	لَا تُبَاشِرْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
جننا	وِلَادَةٌ	وَلَدَتْ	تَلِدُ	لِدِیْ	لَاتَلِدِیْ
جھاڑنا	نَفْضٌ	نَفَضَ	یَنْفُضُ	اُنْفُضْ	لَاتَنْفُضْ
جھاڑو دینا	کَنْسٌ	کَنَسَ	یَکْنُسُ	اُکْنُسْ	لَاتَکْنُسْ
جھومنا	مَیْلٌ	مَالَ	یَمِیْلُ	مِلْ	لَاتَمِلْ
جوڑنا	وَصْلٌ	وَصَلَ	یَصِلُ	صِلْ	لَاتَصِلْ
جینا	عِیْشَةٌ	عَاشَ	یَعِیْشُ	عِشْ	لَاتَعِشْ
چاٹنا	لَحْسٌ	لَحِسَ	یَلْحَسُ	اِلْحَسْ	لَاتَلْحَسْ
چاہنا	اِشْتِهَاءٌ	اِشْتَهٰی	یَشْتَهِیْ	اِشْتَهِ	لَاتَشْتَهِ
چبانا	مَضْغٌ	مَضَغَ	یَمْضَغُ	اِمْضَغْ	لَاتَمْضَغْ
چبھنا	شَوْکٌ	شَاکَ	یَشُوْکُ	شُکْ	لَاتَشُکْ
چُپ رہنا	صُمُوْتٌ	صَمَتَ	یَصْمُتُ	اُصْمُتْ	لَاتَصْمُتْ
	سُکُوْتٌ	سَکَتَ	یَسْکُتُ	اُسْکُتْ	لَاتَسْکُتْ
چُرانا	سَرِقَةٌ	سَرَقَ	یَسْرِقُ	اِسْرِقْ	لَاتَسْرِقْ
چرنا	رَتْعٌ	رَتَعَ	یَرْتَعُ	اِرْتَعْ	لَاتَرْتَعْ
چکھنا	ذَوْقٌ	ذَاقَ	یَذُوْقُ	ذُقْ	لَاتَذُقْ
چلنا	مَشْیٌ	مَشٰی	یَمْشِیْ	اِمْشِ	لَاتَمْشِ
چمکنا	لَمْعٌ	لَمَعَ	یَلْمَعُ	اِلْمَعْ	لَاتَلْمَعْ
چمکانا	تَلْوِیْحٌ	لَوَّحَ	یُلَوِّحُ	لَوِّحْ	لَاتُلَوِّحْ
چُن لینا	اِنْتِخَابٌ	اِنْتَخَبَ	یَنْتَخِبُ	اِنْتَخِبْ	لَاتَنْتَخِبْ
چُننا	جَنْیٌ	جَنٰی	یَجْنِیْ	اِجْنِ	لَاتَجْنِ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
چوسنا	مَصٌّ	مَصَّ	یَمَصُّ	مَصَّ	لَاتَمَصَّ
چیخنا	صَیْحَةٌ	صَاحَ	یَصِیْحُ	صِحْ	لَا تَصِحْ
چھپنا	غَیْبٌ	غَابَ	یَغِیْبُ	غِبْ	لَا تَغِبْ
	اِخْتِفَاءٌ	اِخْتَفٰی	یَخْتَفِیْ	اِخْتَفِ	لَا تَخْتَفِ
چھوڑنا	تَرْكٌ	تَرَكَ	یَتْرُكُ	اُتْرُكْ	لَا تَتْرُكْ
چھیننا	سَلْبٌ	سَلَبَ	یَسْلُبُ	اُسْلُبْ	لَا تَسْلُبْ
حاملہ ہونا	لَقْحٌ	لَقَحَ	یَلْقَحُ	اِلْقَحْ	لَا تَلْقَحْ
حسد کرنا	حَسَدٌ	حَسَدَ	یَحْسُدُ	اُحْسُدْ	لَا تَحْسُدْ
حُکم کرنا	حُكْمٌ	حَكَمَ	یَحْكُمُ	اُحْكُمْ	لَا تَحْكُمْ
حملہ کرنا	صَوْلَةٌ	صَالَ	یَصُوْلُ	صُلْ	لَا تَصُلْ
حیلہ کرنا	اِحْتِیَالٌ	اِحْتَالَ	یَحْتَالُ	اِحْتَلْ	لَا تَحْتَلْ
خالی کرنا	اِخْلَاءٌ	اَخْلٰی	یُخْلِیْ	اَخْلِ	لَا تُخْلِ
خبر دینا	اِخْبَارٌ	اَخْبَرَ	یُخْبِرُ	اَخْبِرْ	لَا تُخْبِرْ
خبردار کرنا	اِنْتِبَاهٌ	اِنْتَبَهَ	یَنْتَبِهُ	اِنْتَبِهْ	لَا تَنْتَبِهْ
ختم کرنا	خَتْمٌ	خَتَمَ	یَخْتِمُ	اِخْتِمْ	لَا تَخْتِمْ
ختم ہونا	اِخْتِتَامٌ	اِخْتَتَمَ	یَخْتَتِمُ	اِخْتَتِمْ	لَا تَخْتَتِمْ
خمدار ہونا	حَنْوٌ	حَنَا	یَحْنُوْ	اُحْنُ	لَا تَحْنُ
داخل کرنا	اِدْخَالٌ	اَدْخَلَ	یُدْخِلُ	اَدْخِلْ	لَا تُدْخِلْ
داخل ہونا	دُخُوْلٌ	دَخَلَ	یَدْخُلُ	اُدْخُلْ	لَا تَدْخُلْ
دانہ چُگنا	نَقْرٌ	نَقَرَ	یَنْقُرُ	اُنْقُرْ	لَا تَنْقُرْ

اُردو	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
دراز ہونا	طُولٌ	طَالَ	یَطُولُ	طُلْ	لَاتَطُلْ
دلیری کرنا	اِجْتِرَاءٌ	اِجْتَرَیٰ	یَجْتَرِی	اِجْتَرِ	لَاتَجْتَرِ
دوڑنا	هَرْبٌ	هَرَبَ	یَهْرُبُ	اُهْرُبْ	لَاتَهْرُبْ
	عَدْوٌ	عَدَا	یَعْدُو	اُعْدُ	لَاتَعْدُ
دُور کرنا	اِبْعَادٌ	اَبْعَدَ	یُبْعِدُ	اَبْعِدْ	لَاتُبْعِدْ
دُور ہونا	بُعْدٌ	بَعُدَ	یَبْعُدُ	اُبْعُدْ	لَاتَبْعُدْ
	مَیْطٌ	مَاطَ	یَمِیْطُ	مِطْ	لَاتَمِطْ
دوہنا	حَلْبٌ	حَلَبَ	یَحْلُبُ	اُحْلُبْ	لَاتَحْلُبْ
دھوکا دینا	خَدْعٌ	خَدَعَ	یَخْدَعُ	اِخْدَعْ	لَاتَخْدَعْ
دھونا	غَسْلٌ	غَسَلَ	یَغْسِلُ	اِغْسِلْ	لَاتَغْسِلْ
دُھنکنا	نَدْفٌ	نَدَفَ	یَنْدِفُ	اِنْدِفْ	لَاتَنْدِفْ
دیر تک رہنا	لَبْثٌ	لَبِثَ	یَلْبَثُ	اِلْبَثْ	لَاتَلْبَثْ
	مَکْثٌ	مَکُثَ	یَمْکُثُ	اُمْکُثْ	لَاتَمْکُثْ
دیکھنا	لَحْظٌ	لَحَظَ	یَلْحَظُ	اِلْحَظْ	لَاتَلْحَظْ
	نَظَرٌ	نَظَرَ	یَنْظُرُ	اُنْظُرْ	لَاتَنْظُرْ
ڈالنا	اِلْقَاءٌ	اَلْقَیٰ	یُلْقِی	اَلْقِ	لَاتُلْقِ
ڈرانا	رَوْعٌ	رَاعَ	یَرُوعُ	رُعْ	لَاتَرُعْ
ڈرنا	خَوْفٌ	خَافَ	یَخَافُ	خَفْ	لَاتَخَفْ
ڈکار لینا	جَشْءٌ	جَشَأَ	یَجْشَأُ	اِجْشَأْ	لَاتَجْشَأْ
ڈھونڈنا	طَلَبٌ	طَلَبَ	یَطْلُبُ	اُطْلُبْ	لَاتَطْلُبْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
ڈھونڈنا	فَحْصٌ	فَحَصَ	يَفْحَصُ	اِفْحَصْ	لَا تَفْحَصْ
رحم کرنا	رَحْمٌ	رَحِمَ	يَرْحَمُ	اِرْحَمْ	لَا تَرْحَمْ
رسنا	رَشْحٌ	رَشَحَ	يَرْشَحُ	اِرْشَحْ	لَا تَرْشَحْ
رشک کرنا	غِبْطَةٌ	غَبَطَ	يَغْبِطُ	اِغْبِطْ	لَا تَغْبِطْ
رکھنا	وَضْعٌ	وَضَعَ	يَضَعُ	ضَعْ	لَا تَضَعْ
رنگنا	صَبْغٌ	صَبَغَ	يَصْبَغُ	اِصْبَغْ	لَا تَصْبَغْ
رونا	بُكَاءٌ	بَكَى	يَبْكِي	اِبْكِ	لَا تَبْكِ
رہنا	سُكُوْنَةٌ	سَكَنَ	يَسْكُنُ	اُسْكُنْ	لَا تَسْكُنْ
زخمی کرنا	جَرْحٌ	جَرَحَ	يَجْرَحُ	اِجْرَحْ	لَا تَجْرَحْ
زینت دینا	زَيْنٌ	زَانَ	يَزِيْنُ	زِنْ	لَا تَزِنْ
زیادہ ہونا	كَثْرَةٌ	كَثُرَ	يَكْثُرُ	اُكْثُرْ	لَا تَكْثُرْ
زیادہ چاہنا	اِسْتِكْثَارٌ	اِسْتَكْثَرَ	يَسْتَكْثِرُ	اِسْتَكْثِرْ	لَا تَسْتَكْثِرْ
ستانا	اَذًى	اَذِىَ	يَاْذِى	اِيْذِ	لَا تَاْذِ
سراہنا	حَمْدٌ	حَمِدَ	يَحْمَدُ	اِحْمَدْ	لَا تَحْمَدْ
سڑنا	نَخْرٌ	نَخِرَ	يَنْخَرُ	اِنْخَرْ	لَا تَنْخَرْ
سمانا	وُسْعَةٌ	وَسِعَ	يَسَعُ	سَعْ	لَا تَسَعْ
سننا	سَمْعٌ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَا تَسْمَعْ
سنوارنا	حَبْرٌ	حَبَرَ	يَحْبُرُ	اُحْبُرْ	لَا تَحْبُرْ
سونا	رُقُوْدٌ	رَقَدَ	يَرْقُدُ	اُرْقُدْ	لَا تَرْقُدْ
سوچنا	تَفَكُّرٌ	تَفَكَّرَ	يَتَفَكَّرُ	تَفَكَّرْ	لَا تَتَفَكَّرْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
سونپنا	تَفْوِیْضٌ	فَوَّضَ	یُفَوِّضُ	فَوِّضْ	لَا تُفَوِّضْ
سیکھنا	تَعَلُّمٌ	تَعَلَّمَ	یَتَعَلَّمُ	تَعَلَّمْ	لَا تَتَعَلَّمْ
سکھانا	تَعْلِیْمٌ	عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	لَا تُعَلِّمْ
	خَیْطٌ	خَاطَ	یَخِیْطُ	خِطْ	لَا تَخِطْ
سینا	ثَبْنٌ	ثَبَنَ	یَثْبِنُ	اِثْبِنْ	لَا تَثْبِنْ
شامل ہونا	اِشْتِمَالٌ	اِشْتَمَلَ	یَشْتَمِلُ	اِشْتَمِلْ	لَا تَشْتَمِلْ
شروع کرنا	اِبْتِدَاءٌ	اِبْتَدَءَ	یَبْتَدِءُ	اِبْتَدِءْ	لَا تَبْتَدِءْ
شکار کرنا	قَنْصٌ	قَنَصَ	یَقْنِصُ	اِقْنِصْ	لَا تَقْنِصْ
	صَیْدٌ	صَادَ	یَصِیْدُ	صِدْ	لَا تَصِدْ
شور کرنا	زَیْطٌ	زَاطَ	یَزِیْطُ	زِطْ	لَا تَزِطْ
صاف کرنا	تَنْقِیَةٌ	نَقّٰی	یُنَقِّیْ	نَقِّ	لَا تُنَقِّ
صبر کرنا	صَبْرٌ	صَبَرَ	یَصْبِرُ	اِصْبِرْ	لَا تَصْبِرْ
صیقل کرنا	مَقْوٌ	مَقَا	یَمْقُوْ	اُمْقُ	لَا تَمْقُ
ضرر دینا	ضَرٌّ	ضَرَّ	یَضُرُّ	ضُرَّ	لَا تَضُرَّ
ضمانت دینا	ضَمَانٌ	ضَمِنَ	یَضْمَنُ	اِضْمَنْ	لَا تَضْمَنْ
طلاق دینا	تَطْلِیْقٌ	طَلَّقَ	یُطَلِّقُ	طَلِّقْ	لَا تُطَلِّقْ
طلب کرنا	طَلَبٌ	طَلَبَ	یَطْلُبُ	اُطْلُبْ	لَا تَطْلُبْ
ظاہر ہونا	ظُهُوْرٌ	ظَهَرَ	یَظْهَرُ	اِظْهَرْ	لَا تَظْهَرْ
ظلم کرنا	ظُلْمٌ	ظَلَمَ	یَظْلِمُ	اِظْلِمْ	لَا تَظْلِمْ
عاجز کرنا	اِعْجَازٌ	اَعْجَزَ	یُعْجِزُ	اَعْجِزْ	لَا تُعْجِزْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
عاجز ہونا	عَجْزٌ	عَجِزَ	يَعْجِزُ	اِعْجِزْ	لَا تَعْجِزْ
عبادت کرنا	عِبَادَةٌ	عَبَدَ	يَعْبُدُ	اُعْبُدْ	لَا تَعْبُدْ
[illegible] کرنا	اِعْتِذَارٌ	اِعْتَذَرَ	يَعْتَذِرُ	اِعْتَذِرْ	لَا تَعْتَذِرْ
علیحدہ رہنا	اِجْتِنَابٌ	اِجْتَنَبَ	يَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	لَا تَجْتَنِبْ
علاج کرنا	مُعَالَجَةٌ	عَالَجَ	يُعَالِجُ	عَالِجْ	لَا تُعَالِجْ
عمل کرنا	عَمَلٌ	عَمِلَ	يَعْمَلُ	اِعْمَلْ	لَا تَعْمَلْ
عمل میں لانا	اِعْمَالٌ	اَعْمَلَ	يُعْمِلُ	اَعْمِلْ	لَا تُعْمِلْ
غالب آنا	غَلَبَةٌ	غَلَبَ	يَغْلِبُ	اِغْلِبْ	لَا تَغْلِبْ
	اِسْتِحْوَاذٌ	اِسْتَحْوَذَ	يَسْتَحْوِذُ	اِسْتَحْوِذْ	لَا تَسْتَحْوِذْ
غرض مند ہونا	اِحْتِيَاجٌ	اِحْتَاجَ	يَحْتَاجُ	اِحْتَجْ	لَا تَحْتَجْ
غریب ہونا	اِفْتِقَارٌ	اِفْتَقَرَ	يَفْتَقِرُ	اِفْتَقِرْ	لَا تَفْتَقِرْ
غصہ کرنا	غَيْظٌ	غَاظَ	يَغِيظُ	غِظْ	لَا تَغِظْ
غصہ میں آنا	اِغْتِيَاظٌ	اِغْتَاظَ	يَغْتَاظُ	اِغْتَظْ	لَا تَغْتَظْ
غلطی کرنا	غَلَطٌ	غَلِطَ	يَغْلَطُ	اِغْلَطْ	لَا تَغْلَطْ
غم کھانا	تَحَسُّرٌ	تَحَسَّرَ	يَتَحَسَّرُ	تَحَسَّرْ	لَا تَتَحَسَّرْ
	تَلَهُّفٌ	تَلَهَّفَ	يَتَلَهَّفُ	تَلَهَّفْ	لَا تَتَلَهَّفْ
فارغ ہونا	فَرَاغٌ	فَرَغَ	يَفْرُغُ	اُفْرُغْ	لَا تَفْرُغْ
فخر کرنا	مُسَاجَلَةٌ	سَاجَلَ	يُسَاجِلُ	سَاجِلْ	لَا تُسَاجِلْ
	مُفَاخَرَةٌ	فَاخَرَ	يُفَاخِرُ	فَاخِرْ	لَا تُفَاخِرْ
فریاد کرنا	تَظَلُّمٌ	تَظَلَّمَ	يَتَظَلَّمُ	تَظَلَّمْ	لَا تَتَظَلَّمْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
فریاد کو پہنچنا	إِغَاثَةٌ	أَغَاثَ	يُغِيثُ	أَغِثْ	لَا تُغِثْ
فریب دینا	خَتْلٌ	خَتَلَ	يَخْتِلُ	اِخْتِلْ	لَا تَخْتِلْ
فریفتہ ہونا	لَهَجٌ	لَهِجَ	يَلْهَجُ	اِلْهَجْ	لَا تَلْهَجْ
قتل کرنا	قَتْلٌ	قَتَلَ	يَقْتُلُ	اُقْتُلْ	لَا تَقْتُلْ
قبول کرنا	قُبُولٌ	قَبِلَ	يَقْبَلُ	اِقْبَلْ	لَا تَقْبَلْ
قریب ہونا	قُرْبٌ	قَرُبَ	يَقْرُبُ	اُقْرُبْ	لَا تَقْرُبْ
قسم کھانا	حَلْفٌ	حَلَفَ	يَحْلِفُ	اِحْلِفْ	لَا تَحْلِفْ
قصد کرنا	عَنْيٌ	عَنَى	يَعْنِي	اِعْنِ	لَا تَعْنِ
	قَصْدٌ	قَصَدَ	يَقْصِدُ	اِقْصِدْ	لَا تَقْصِدْ
کاٹنا	حَزٌّ	حَزَّ	يَحُزُّ	حُزَّ	لَا تَحُزَّ
	قَطْعٌ	قَطَعَ	يَقْطَعُ	اِقْطَعْ	لَا تَقْطَعْ
کرنا	فِعْلٌ	فَعَلَ	يَفْعَلُ	اِفْعَلْ	لَا تَفْعَلْ
کھڑا ہونا	قِيَامٌ	قَامَ	يَقُومُ	قُمْ	لَا تَقُمْ
	وُقُوفٌ	وَقَفَ	يَقِفُ	قِفْ	لَا تَقِفْ
کاتنا	غَزْلٌ	غَزَلَ	يَغْزِلُ	اِغْزِلْ	لَا تَغْزِلْ
کانپنا	اِرْتِعَادٌ	اِرْتَعَدَ	يَرْتَعِدُ	اِرْتَعِدْ	لَا تَرْتَعِدْ
	رَجْفٌ	رَجَفَ	يَرْجُفُ	اُرْجُفْ	لَا تَرْجُفْ
کپاس دُھننا	حَلْجٌ	حَلَجَ	يَحْلِجُ	اِحْلِجْ	لَا تَحْلِجْ
کپکپانا	زَلْزَلَةٌ	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ
کنگھی کرنا	مَشْطٌ	مَشَطَ	يَمْشُطُ	اُمْشُطْ	لَا تَمْشُطْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
کوٹنا	دَلْكٌ	دَلَكَ	يَدْلُكُ	اُدْلُكْ	لَا تَدْلُكْ
کودنا	طَمْرٌ	طَمَرَ	يَطْمِرُ	اِطْمِرْ	لَا تَطْمِرْ
	وَثُوبٌ	وَثَبَ	يَثِبُ	ثِبْ	لَا تَثِبْ
کھانا	اَكْلٌ	اَكَلَ	يَاكُلُ	كُلْ	لَا تَاكُلْ
کھودنا	نَبْشٌ	نَبَشَ	يَنْبُشُ	اُنْبُشْ	لَا تَنْبُشْ
کھولنا	فَتْحٌ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَا تَفْتَحْ
کھینچنا	جَرٌّ	جَرَّ	يَجُرُّ	جُرَّ	لَا تَجُرَّ
	سَحْبٌ	سَحَبَ	يَسْحَبُ	اِسْحَبْ	لَا تَسْحَبْ
گانا	تَرَنُّمٌ	تَرَنَّمَ	يَتَرَنَّمُ	تَرَنَّمْ	لَا تَتَرَنَّمْ
گپ بانکنا	تَصَلُّفٌ	تَصَلَّفَ	يَتَصَلَّفُ	تَصَلَّفْ	لَا تَتَصَلَّفْ
گھٹنا	اِنْتِقَاصٌ	اِنْتَقَصَ	يَنْتَقِصُ	اِنْتَقِصْ	لَا تَنْتَقِصْ
گذرنا	مُرُورٌ	مَرَّ	يَمُرُّ	مُرَّ	لَا تَمُرَّ
گرنا	سُقُوطٌ	سَقَطَ	يَسْقُطُ	اُسْقُطْ	لَا تَسْقُطْ
	نُدُورٌ	نَدَرَ	يَنْدُرُ	اُنْدُرْ	لَا تَنْدُرْ
گرم ہونا	حَرَارَةٌ	حَرَّ	يَحَرُّ	حَرَّ	لَا تَحَرَّ
گلا گھونٹنا	خَنْقٌ	خَنَقَ	يَخْنُقُ	اُخْنُقْ	لَا تَخْنُقْ
گلے ملنا	اِعْتِنَاقٌ	اِعْتَنَقَ	يَعْتَنِقُ	اِعْتَنِقْ	لَا تَعْتَنِقْ
گمان کرنا	حِسْبَانٌ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	اِحْسِبْ	لَا تَحْسِبْ
گننا	عَدٌّ	عَدَّ	يَعُدُّ	عُدَّ	لَا تَعُدَّ
گوندھنا	عَجْنٌ	عَجَنَ	يَعْجِنُ	اِعْجِنْ	لَا تَعْجِنْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
گھسانا	سَحْقٌ	سَحَقَ	يَسْحَقُ	اِسْحَقْ	لَاتَسْحَقْ
گھیرنا	شُمُوْلٌ	شَمِلَ	يَشْمَلُ	اِشْمَلْ	لَاتَشْمَلْ
لانا	اِيْتَاءٌ	اَتٰى	يُؤْتِىْ	اٰتِ	لَاتُؤْتِ
لپیٹنا	طَيٌّ	طَوٰى	يَطْوِىْ	اِطْوِ	لَاتَطْوِ
لڑنا	مَحْكٌ	مَحَكَ	يَمْحَكُ	اِمْحَكْ	لَاتَمْحَكْ
جھگڑنا	مُنَازَعَةٌ	نَازَعَ	يُنَازِعُ	نَازِعْ	لَاتُنَازِعْ
لڑھکانا	دَحْرَجٌ	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	لَاتُدَحْرِجْ
لڑھکنا	تَدَحْرُجٌ	تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	لَاتَتَدَحْرَجْ
لکھنا	كِتَابَةٌ	كَتَبَ	يَكْتُبُ	اُكْتُبْ	لَاتَكْتُبْ
لیجانا	اِذْهَابٌ	اَذْهَبَ	يُذْهِبُ	اَذْهِبْ	لَاتُذْهِبْ
لینا	قَبْضٌ	قَبَضَ	يَقْبِضُ	اِقْبِضْ	لَاتَقْبِضْ
مارنا	ضَرْبٌ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	اِضْرِبْ	لَاتَضْرِبْ
ماندہ ہونا	حُسُوْرٌ	حَسَرَ	يَحْسِرُ	اِحْسِرْ	لَاتَحْسِرْ
مدد کرنا	نَصْرٌ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	اُنْصُرْ	لَاتَنْصُرْ
مدد چاہنا	اِسْتِنْصَارٌ	اِسْتَنْصَرَ	يَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	لَاتَسْتَنْصِرْ
مرنا	مَوْتٌ	مَاتَ	يَمُوْتُ	مُتْ	لَاتَمُتْ
مصروف رکھنا	شَغْلٌ	شَغَلَ	يَشْغَلُ	اِشْغَلْ	لَاتَشْغَلْ
مکر کرنا	مَكْرٌ	مَكَرَ	يَمْكُرُ	اُمْكُرْ	لَاتَمْكُرْ
ملامت کرنا	لَوْمٌ	لَامَ	يَلُوْمُ	لُمْ	لَاتَلُمْ
ملنا	اِتِّصَالٌ	اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	لَاتَتَّصِلْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
گوندھنا	خَلْقٌ	خَلَقَ	يَخْلُقُ	اِخْلِقْ	لَا تَخْلِقْ
موافقت کرنا	مُوَافَقَةٌ	وَافَقَ	يُوَافِقُ	وَافِقْ	لَا تُوَافِقْ
میلان رکھنا	مَيْلٌ	مَالَ	يَمِيْلُ	مِلْ	لَا تَمِلْ
ناپنا	ذَرْعٌ	ذَرَعَ	يَذْرَعُ	اِذْرَعْ	لَا تَذْرَعْ
نام لینا	تَسْمِيَةٌ	سَمّٰى	يُسَمِّيْ	سَمِّ	لَا تُسَمِّ
نچوڑنا	عَصْرٌ	عَصَرَ	يَعْصِرُ	اِعْصِرْ	لَا تَعْصِرْ
نصیحت کرنا	وَعْظٌ	وَعَظَ	يَعِظُ	عِظْ	لَا تَعِظْ
نقش کرنا	رَقْشٌ	رَقَشَ	يَرْقُشُ	اُرْقُشْ	لَا تَرْقُشْ
نقص نکالنا	عَيْبٌ	عَابَ	يَعِيْبُ	عِبْ	لَا تَعِبْ
نکالنا	اِخْرَاجٌ	اَخْرَجَ	يُخْرِجُ	اَخْرِجْ	لَا تُخْرِجْ
ننگے پاؤں چلنا	حَفٌ	حَفِيَ	يَحْفٰى	اِحْفَ	لَا تَحْفَ
نہانا	اِغْتِسَالٌ	اِغْتَسَلَ	يَغْتَسِلُ	اِغْتَسِلْ	لَا تَغْتَسِلْ
نوحہ کرنا	نَوْحَةٌ	نَاحَ	يَنُوْحُ	نُحْ	لَا تَنُحْ
ہلنا	رَجْفٌ	رَجَفَ	يَرْجُفُ	اُرْجُفْ	لَا تَرْجُفْ
	تَزَلْزُلٌ	تَزَلْزَلَ	يَتَزَلْزَلُ	تَزَلْزَلْ	لَا تَتَزَلْزَلْ
ہلانا	تَحْرِيْكٌ	حَرَّكَ	يُحَرِّكُ	حَرِّكْ	لَا تُحَرِّكْ
	زِلْزَالٌ	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزِلْ	لَا تُزَلْزِلْ
ہنسنا	ضِحْكٌ	ضَحِكَ	يَضْحَكُ	اِضْحَكْ	لَا تَضْحَكْ
ہونا	صَيْرُوْرَةٌ	صَارَ	يَصِيْرُ	صِرْ	لَا تَصِرْ
یاد رکھنا	حِفْظٌ	حَفِظَ	يَحْفَظُ	اِحْفَظْ	لَا تَحْفَظْ

اُردو مصدر	عربی مصدر	ماضی	مضارع	امر	نہی
یخ بستہ ہونا	اِنْجِمَادٌ	اِنْجَمَدَ	یَنْجَمِدُ	اِنْجَمِدْ	لَا تَنْجَمِدْ
یقین رکھنا	اِیْقَانٌ	اَیْقَنَ	یُوْقِنُ	اَیْقِنْ	لَا تُوْقِنْ
یکسو ہونا	اِعْتِزَالٌ	اِعْتَزَلَ	یَعْتَزِلُ	اِعْتَزِلْ	لَا تَعْتَزِلْ

ضمیمہ نمبر ۴

اُردو عربی کہاوتیں

۱- اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت -	اَلْآنَ قَدْ نَدِمْتَ وَلَمَّا يَنْفَعُ النَّدَمُ -
۲- آب آمد تیمم برخاست	اِذَا حَضَرَ الْمَاءُ بَطَلَ التَّيَمُّمُ
۳- آپ مرے جگ پرلو	مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ
۴- اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے	كُلُّ كَلْبٍ بِبَابِهِ نَبَّاحٌ
۵- آج کا کام کل پر نہ چھوڑو	لَا تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ
۶- آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے	جَلِيسُ الْمَرْءِ مِثْلُهُ
۷- اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر	قُفْلٌ عَلَى خَرَابَةٍ
۸- الٹے بانس بریلی	يُبَاعُ الْمَاءُ فِي حَارَةِ السَّقَّائِينَ
۹- انت بھلا سو بھلا	اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ
۱۰- اندھوں کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا	لَا تُضَيِّعُوا الْحِكْمَةَ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهَا -

۱۱۔ انسان سہو و خطا کا پتلا ہے۔	اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ ۔
۱۲۔ اول خویش بعد درویش	الدَّارُ ثُمَّ الْجَارُ
۱۳۔ اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت	تَامُرِيْنِي بِالْاِسْتِقَامَةِ وَاَنْتِ تَتَعَوَّجِيْنَ ۔
۱۴۔ اولاد کا غم برا	حُرْقَةُ الْاَوْلَادِ مُحْرِقَةُ الْاَكْبَادِ
۱۵۔ بادشاہ خدا کا سایہ ہے	اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ
۱۶۔ بغل میں چھری منہ میں رام رام	لِسَانٌ يُسَبِّحُ وَقَلْبٌ يُذَبِّحُ
۱۷۔ بلی گوشت کی رکھوالی	مَنِ اسْتَرْعَى الذِّئْبَ لِلْغَنَمِ فَقَدْ ظَلَمَ
۱۸۔ بیوی بھرے تمہ گھڑانے کو میاں بھرے ناک کٹانے کو۔	هُوَ كَطَالِبِ الْقُرْطِ وَقَدْ قُطِعَتْ اُذُنُهُ ۔
۱۹۔ بالا بڑے تو جانیے	اَلْمَرْءُ يُعْرَفُ عِنْدَ الْمُعَامَلَةِ
۲۰۔ پہلے طعام بعد کلام	قَدِّمُوا الْعَشَاءَ قَبْلَ الْعِشَاءِ
۲۱۔ پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو	فَكِّرْ مِرَارًا ثُمَّ قُلْ ۔
۲۲۔ تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔	اَلْمَرْءُ مَخْفِيٌّ تَحْتَ لِسَانِهِ
۲۳۔ [illegible] تدبیر کے [illegible] چلتے ہیں تقدیر کے [illegible]	اِذَا حَلَّتِ التَّقَادِيْرُ ضَلَّتِ التَّدَابِيْرُ ۔
۲۴۔ [illegible] ابق	اَصْلُ النَّوَالِ مَا وَصَلَ قَبْلَ السُّؤَالِ
۲۵۔ [illegible] نگلا [illegible]	يَاكُلُ الْفِيْلَ وَيَتَغَصَّصُ عَنِ الْبَقَّةِ

۲۶ - جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	خُذْ مِنْ جِذْعٍ مَا اَعْطَاكَ
۲۷ - جتنی چادر دیکھیے اتنے پاؤں پسارئیے	عَلیٰ قَدْرِ بِسَاطِكَ مُدَّ رِجْلَيْكَ
۲۸ - جس کی لاٹھی اس کی بھینس	اَلنَّاسُ اَتْبَاعٌ لِمَنْ غَلَبَ
۲۹ - جس کا رب اُس کا سب۔	مَنْ لَهُ الْمَوْلیٰ فَلَهُ الْكُلُّ
۳۰ - جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔	رُبَّ صَلِفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ
۳۱ - جوانی دیوانی ہے	اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ۔
۳۲ - جو گھڑا سو بھجنا	كُلُّ مَخْلُوقٍ سَيَمُوتُ
۳۳ - جو من بسے سو سپنے دسے	مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهُ۔
۳۴ - جوئندہ یابندہ	مَنْ جَدَّ وَجَدَ
۳۵ - جھوٹ کے پاؤں کہاں؟	عُمْرُ الْكِذْبِ قَصِيرٌ
۳۶ - جیسی کرنی ویسی بھرنی	كَمَا تَدِينُ تُدَانُ
۳۷ - جیسا راجہ ویسی پرجا	اَلنَّاسُ عَلیٰ دِينِ مُلُوكِهِمْ
۳۸ - جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے	كَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ
۳۹ - چاہ کن چاہ در پیش۔	مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِيهِ فَقَدْ وَقَعَ فِيهِ۔
۴۰ - چوں قضا آید طبیب ابلہ شود	اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَمِيَ الْبَصَرُ
۴۱ - چڑیاں مرن گنوار ہاسے	اَلْعُصْفُورُ فِي النَّزْعِ وَالطِّفْلُ فِي الطَّرَبِ
۴۲ - حرکت میں برکت ہے	فِي الْحَرَكَةِ بَرَكَةٌ
۴۳ - حسد بری بلا ہے	اَلْحَسَدُ يَقْتُلُ الْحَاسِدَ
۴۴ - حکومت کا نشہ شراب کے نشہ سے بڑھ کر ہے۔	سُكْرُ الْحُكُومَةِ اَشَدُّ مِنْ سُكْرِ الْخَمْرِ۔

۴۵ - خوش گفتاری بڑا ہتھیار	لِيْنُ الكلامِ قيدُ القلوبِ
۴۶ - دام بنائے کام	النقودُ تحلُّ العقودَ
۴۷ - دانا کو اشارہ کافی ہے	العاقلُ تكفيهِ الإشارةُ
۴۸ - داناؤں کا گمان یقین کے برابر ہے	ظنُّ العقلاءِ بمنزلةِ اليقينِ
۴۹ - دل را بدل راہ است	وللقلبِ على القلبِ دليلُ
۵۰ - دوست وہ ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے۔	الصديقُ لوقتِ الضيقِ
۵۱ - دور کے ڈھول سہانے	تسمعُ بالمعيديِّ خيرٌ من أن تراهُ
۵۲ - دو ملاؤں میں مرغی حرام	كثرةُ الأيادي تحرقُ الطعامَ
۵۳ - ڈھیر میں سے چاول	القليلُ يدلُّ على الكثيرِ
۵۴ - روپیہ کو روپیہ کماتا ہے	الدراهمُ بالدراهمِ تكتسبُ
۵۵ - رہیں جھونپڑوں میں اور خواب دیکھیں محلوں کے۔	همّتُهُ عاليةٌ وكفّهُ خاليةٌ
۵۶ - زبان کا زخم نیزہ کے زخم سے سخت ہے	جرحُ اللسانِ أشدُّ من جرحِ السنانِ
۵۷ زبان شیریں ملک گیری	الجمالُ في اللسانِ
۵۸ - سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے	من لسعتهُ الأفعى من جرِّ الحبلِ يخافُ
۵۹ - سفر کامیابی کا وسیلہ ہے	السفرُ وسيلةُ الظفرِ
۶۰ - سو سیانے ایک مت	طريقُ العقلِ واحدٌ
۶۱ - شنیدہ کے بود مانند دیدہ	ليسَ الخبرُ كالمعاينةِ
۶۲ - صورت انسان سیرت شیطان	لهُ وجهٌ مليحٌ وعملٌ قبيحٌ

۶۳ - ضرورت ایجاد کی ماں ہے	الاحتیاج امّ الاختراع
۶۴ - عالم کی لغزش جہان کی لغزش ہے	زلّة العالم زلّة العالم
۶۵ - عقلمند کو اشارہ کافی ہے	انّ اللبیب من الاشارة یفهم
۶۶ - علت جائے عادت نہ جائے	العادة طبیعة ثانیة
۶۷ - غرور کا سر نیچا	هلاک المرء فی العجب -
۶۸ - قدر نعمت کی ہے زوال کے بعد	النعمة اذا فقدت عرفت
۶۹ - قرضدار بہتر کھائے بار بار	المقروض مجروح
۷۰ - قسمت کے لکھے کو کوئی نہیں مٹا سکتا	جفّ القلم بما هو کائن
۷۱ - قناعت بڑی دولت ہے	القناعة افضل من الغناء
۷۲ قوم کا سردار قوم کا نوکر ہوتا ہے	سیّد القوم خادمهم
۷۳ کہیں ہتھیلی پر سرسوں جمتی ہے	اوّل الشجرة النواة -
۷۴ - گرگٹ سے بھی زیادہ محتاط	احزم من الحرباء
۷۵ - گذشتہ را صلواۃ	الماضی لا یذکر
۷۶ - گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز	تأکل الکمثری وتعدّ الخلاف
۷۷ - گودڑی میں لعل	فی الزوایا خبایا
۷۸ - لالچ ذلیل کرتا ہے -	ذلّ من طمع
۷۹ - لوہے کو لوہا کاٹتا ہے	انّ الحدید بالحدید یفلح
۸۰ - ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال	نحن فی تفکیر والله فی تقدیر
۸۱ - مرگ انبوہ جشن دارد	البلیة اذا عمّت طابت
۸۲ - مرد بے زر ہمیشہ رنجور است	ضاق صدر من ذاقت یده
۸۳ - معصیت بالائے معصیت	ضغث علی ابالة

۸۴ - مطلب بری چیز ہے۔	صَاحِبُ الغَرضِ مجنُونٌ
۸۵ - مظلوم کی دُعا مقبول ہوتی ہے	دَعْوَۃُ المَظلُومِ مجابَۃٌ
۸۶ - موت کی یاد دل کو تازہ کرتی ہے۔	ذِکرُ المَوتِ جلاءُ القَلبِ
۸۷ - موت کا قاصد بڑھاپا	الشَّیبُ رَسُولُ المَوتِ
۸۸ - نام بھلا کہ چام	الشَّرفُ بالہِمّۃِ العَالیۃِ لَا بالرَّمیمِ البَالیۃِ
۸۹ - نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی	الحسُینُ لَایحتاجُ المعِینَ
۹۰ - نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے	مُذبذبِینَ بَینَ ذٰلکَ لَا اِلیٰ ھٰؤُلاءِ وَلَا اِلیٰ ھٰؤُلاءِ
۹۱ - نو نقد نہ تیرہ اُدھار	عُصفُورٌ فی الیدِ خَیرٌ مِن العَشرَۃِ عَلیَ الشجرَۃِ
۹۲ - نیم حکیم خطرۂ جاں	اَلاَطِبّاءُ الجُھّالُ رُسُلُ عِزرائیل
۹۳ - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا	العِیانُ لَایحتاجُ اِلیَ البیانِ
۹۴ - ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی	ما کُلُّ مَصقُولِ الحدِیدِ یمانٍ
۹۵ - ہر کمالے را زوالے	لِکُلِّ کَمالٍ زَوالٌ
۹۶ - ہر سخن موقع و ہر نکتہ مکانے دارد	لِکُلِّ مَقالٍ مَقامٌ
۹۷ - ہر جیسے کو تیسا	لِکُلِّ فِرعَونٍ موسیٰ
۹۸ - ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	فی المَھدِ یَنطِقُ عَنْ نجابَتِہٖ جَدُّہٗ
۹۹ - وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے	حُبُّ الوَطنِ مِنَ الایمَانِ
۱۰۰ - یار کی مار پُر لطف ہوتی ہے	ضَربُ الحَبیبِ زَبیبٌ
۱۰۱ - یار زندہ صحبت باقی	لَو تبقَی الحیوٰۃُ یُرجیٰ المُلاقاۃُ

اردو	عربی
۱۰۲- ایک کریلا دوسرے نیم چڑھا	أَحَشَفًا وَسُوْءَ كِيلَةٍ
۱۰۳- نہ تین میں نہ تیرہ میں	لَا فِي الْعِيرِ وَلَا فِي النَّفِيرِ۔
۱۰۴- نیکی اور پوچھ پوچھ	لَا سَرَفَ فِي خَيْرٍ
۱۰۵- مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں	اَسفتُ حَتّٰی مَا اشْتَکَی السَّوَافَ
۱۰۶- سچ پار لگاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کردیتا ہے۔	اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ

ضمیمہ نمبر ۵
مشہور فقرات معہ ترجمہ

اردو	عربی
۱- وہ سب میرے خلاف متحد ہیں	هُمْ عَلَيَّ إِلْبٌ وَاحِدٌ ؛
۲- جب تک ایک بھی ستارہ چمکتا رہیگا میں ایسا نہیں کرونگا۔	مَا أَفْعَلُهُ مَا أَنَّ نَجْمًا فِي السَّمَاءِ ؛
۳- ہمیشہ اور ہر کہیں سچ بولو۔	قُولُوا قَوْلَ الْحَقِّ فِي كُلِّ أَيْنٍ وَآنٍ ؛
۴- اس نے مجھے اچھا یا برا کوئی جواب دیا	مَا رَدَّ عَلَيَّ بَيْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ ؛
۵- وہ چاروں طرف منتشر ہو گئے	ذَهَبُوا جَذَعَ مَذَعَ ؛
۶- آپ زیادہ سے زیادہ یہی کچھ کر سکتے ہیں	حَسْبُكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا ؛
۷- زید نے اپنا قرضہ خالد کی طرف نقل کردیا	أَحَالَ زَيْدٌ دَيْنَهُ عَلَى خَالِدٍ ؛
۸- وہ سچ اور جھوٹ میں تمیز نہیں کر سکتا	لَا يَعْرِفُ الْحَيَّ مِنَ اللَّيِّ ؛
۹- وہ رات بھر بھوکا رہا ؛	بَاتَ عَلَى الْخَسْفِ ۔

۱۰ - اس میں نہ اچھائی ہے نہ برائی	مَا عِنْدَهُ خَلٌّ وَلَا خَمْرٌ
۱۱ - ممکن ہے کہ بارش آجائے ۔	اِخْلَوْلَقَ اَنْ يُمْطِرَ السَّمَاءُ
۱۲ - اس نے آنکھ بچا کر میری طرف دیکھا	حَارَتْ طَرْفَهُ دُوْنِي ۔
۱۳ - اس کی کوشش رائیگاں گئی	خَابَ سَعْيُهُ
۱۴ - شتر مرغ کی طرح نہ اونٹ نہ پرندہ	مِثْلُ النَّعَامَةِ لَا طَيْرٌ وَلَا جَمَلٌ
۱۵ - آپ کی نوازش	كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ
۱۶ - کافروں کی جڑ کٹ گئی	قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ
۱۷ - اس کی عقل میں خرابی واقع ہوگئی ہے	دُخِلَ فِي عَقْلِهِ
۱۸ - خدا تجھے برکت نہ دے	لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ
۱۹ - میں آپ کے علم سے زیادہ آپ کی بزرگی کا معترف ہوں ۔	اَنَا مُعْجَبٌ بِمَجْدِكَ اَكْثَرَ مِنْ عِلْمِكَ
۲۰ - وہ اس معاملہ سے عہدہ برآ نہ ہو سکا	ضَاقَ بِذٰلِكَ الْاَمْرِ ذَرْعُهُ
✓ ۲۱ - جاؤ خدا حافظ	اِذْهَبْ اَنْتَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ
۲۲ - میں دائیں طرف بیٹھ گیا ۔	جَلَسْتُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ۔
۲۳ - فوجی آدمی نے مجھے کوئی جواب نہ دیا	مَا رَدَّ الْجُنْدِيُّ عَلَيَّ جَوَابًا
۲۴ - اس کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں	مَا لَهُ هَافٌّ وَلَا رَاتٌّ
۲۵ - کام اپنے مقررہ اوقات پر ہی ہوتے ہیں	اَلْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا ۔
۲۶ - مریض کی جان نکل گئی	جَادَ الْمَرِيْضُ بِنَفْسِهِ
۲۷ - یہ اس کے شایان شان نہیں	هٰذَا لَا يَزْكُوْ بِهِ
۲۸ - اس نے اپنی بیوی کو کا مختار بنا رکھا ہے ۔	اَلْقَى فِي يَدِ زَوْجَتِهِ زِمَامَ اَمْرِهِ

۲۹ - مجھ پر اس کام کی ذمہ داری نہیں ہے	لَيْسَ عَلَيَّ فِي هٰذَا الْاَمْرِ سَبِيْلٌ
۳۰ - اس نے اپنے دوست کی تقاصیر کو نظر انداز کر دیا -	سَحَبَ ذَيْلَهٗ عَلٰى مَعَايِبِ صَدِيْقِهٖ
۳۱ - اس کے پاس خاک بھی نہیں ہے	مَالَهٗ سَارِحَةٌ وَلَا رَاحَةٌ -
۳۲ - میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا	مَا اَدْرِيْ اَيْنَ سَكَعَ
۳۳ - وہ تنہائی میں زندگی گزار رہا ہے	هُوَ فِيْ سَلْوَةٍ مِنَ الْعَيْشِ
۳۴ - زید نے اس کی عزت خاک میں ملا دی	سَوَّدَ زَيْدٌ وَجْهَهٗ وَعِرْضَهٗ
۳۵ وہ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں	هُمْ عَلٰى دَرٍّ وَاحِدٍ
۳۶ - ان دونوں میں بہت زیادہ اختلاف ہے	شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا
۳۷ - حامد نے میرے خلاف جھوٹا الزام قائم کیا -	اَشْرَبَنِيْ حَامِدٌ مَا لَمْ اَشْرَبْ
۳۸ - میں نے سڑک پر کا دروازہ کھولا	اَشْرَعْتُ الْبَابَ اِلَى الطَّرِيْقِ
۳۹ - اس نے زمانہ کے نشیب و فراز دیکھے ہیں -	حَلَبَ الدَّهْرَ شَطْرَيْهِ
۴۰ - اس نے ایک برا فعل کیا	جَاءَ بِالْقَبَاحَةِ وَالشَّنَاعَةِ
۴۱ - ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ
۴۲ - خدا کرے کہ ان کا شیرازہ بکھر جائے	شَتَّتَ اللّٰهُ شَمْلَهُمْ
۴۳ - میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے	دَارِيْ حِذَاءَ دَارِهٖ
۴۴ - اس نے صوفیانہ گفتگو کی	تَصَوَّفَ فِيْ كَلَامِهٖ
۴۵ - میرے کام کو بھول نہ جانا	لَا تَجْعَلْ حَاجَتِيْ بِظَهْرٍ
۴۶ - وہ خود پسند آدمی ہے -	هُوَ مُعْجَبٌ بِنَفْسِهٖ -

۴۷ - اس کو بخار کا حملہ ہوا ہے	عَرَضَتْهُ عَارِضٌ مِنَ الْحُمّٰى
۴۸ - وہ بھاگ گیا اور واپس نہ لوٹا	وَلّٰى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ -
۴۹ - صلاح الدین نے بڑھاپے کے باوجود جنگ کی -	قَاتَلَ صَلَاحُ الدِّيْنِ عَلٰى كِبَرِ سِنِّهِ
۵۰ - میں نے جان بوجھ کر چور کو قتل کیا تھا -	كُنْتُ قَتَلْتُ السَّارِقَ عَمْدًا
۵۱ - اس آدمی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے	لَيْسَ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ مُعَوَّلٌ
۵۲ - درآمد نے بازار کے بھاؤ گرا دیے	غَضَرَ الْجَلَبُ السُّوْقَ
۵۳ - وہ اپنی قوم میں شریف اور معزز ہے	هُوَ فِيْ غَلْصَمَةٍ مِنْ قَوْمِهِ
۵۴ - وہ اس کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا	ذٰلِكَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ شَيْئًا -
۵۵ - میرا آپ کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا	مَا لِيْ عَنْكَ غِنًى
۵۶ - وہ خوف سے کانپنے لگا	ارْتَعَدَتْ فَرِيْصَتُهُ شَفَقًا
۵۷ - میں اس کی پروا نہیں کرتا ہوں	لَا أُبَالِيْ بِهِ
۵۸ - اس مصیبت سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں -	لَيْسَ عَنْ تِلْكَ الْمُصِيْبَةِ مِنْ مَخْلَصٍ -
۵۹ - میں یہ کام کبھی بھی نہیں کرونگا	لَا أَفْعَلُ هٰذَا الْأَمْرَ قَفَا الدَّهْرِ
۶۰ - اس نے تمام معاملات کا انتظام میرے سپرد کیا ہے -	أَلْقٰى إِلَيَّ مَقَالِيْدَ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا
۶۱ - خیرات کر خواہ تھوڑی ہی ہو	تَصَدَّقْ وَلَوْ بِقَلِيْلٍ
۶۲ - وہ اُٹھنے کے قابل نہیں ہے	مَا يُمْكِنُهُ أَنْ يَنْهَضَ
۶۳ یہ خبر بے بنیاد ہے	هٰذَا الْحَدِيْثُ لَا نَجْمَ لَهُ

۶۴ - اس کو کپکپی والا تپ چڑھ گیا	أَخَذَتْهُ حُمّٰى نَافِضَةٌ
۶۵ - انہوں نے کسی بات پہ بھی اختلاف نہ کیا	مَا اخْتَلَفُوْا فِي نُقْطَةٍ
۶۶ - چور ابتدائی تاریکی میں مکان میں داخل ہوا	دَخَلَ اللِّصُّ الْبَيْتَ بَعْدَ هَجْمَةٍ مِنَ اللَّيْلِ
۶۷ - میں نہیں جانتا تم کس قسم کے آدمی ہو	مَا أَدْرِيْ أَيُّ رَجُلٍ أَنْتَ
۶۸ - تمہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے	لَا يَسَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا
۶۹ - اُسے حساب میں خوب مہارت حاصل ہے	لَهُ الْيَدُ الطُّوْلٰى فِي عِلْمِ الْحِسَابِ
۷۰ - اگر بندوق نہ ہوتی تو ہم سب مر چکے ہوتے	لَوْلَا الْبُنْدُقِيَّةُ لَهَلَكْنَا جَمِيْعًا
۷۱ - یہ خبر ناقابل یقین ہے	هٰذَا الْخَبَرُ لَا يُوْثَقُ بِهٖ
۷۲ - میں نے اس کے باپ سے قرض مانگا	اِسْتَقْرَضْتُ مِنْ أَبِيْهِ
۷۳ - فلاں ایک نہ ختم ہونے والا سمندر ہے	هُوَ بَحْرٌ لَا يَخُوْضُ
۷۴ - وہ اپنے بھائی کے بعد پیدا ہوئی	وُلِدَتْ عَلٰى رَأْسِ أَخِيْهَا
۷۵ - ہم دسترخوان کے گرد بیٹھ گئے	حَلَقْنَا عَلَى الْخِوَانِ
۷۶ - اے دوست آپ کا کیا حال ہے	كَيْفَ حَالُكَ يَا صَدِيْقِيْ
۷۷ - خدا کا شکر ہے خیریت سے ہوں	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَنَا بِخَيْرٍ
۷۸ - مہربانی کرکے اس کرسی پر تشریف رکھیے۔	تَفَضَّلْ اِجْلِسْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ
۷۹ - آپ لاہور سے کب واپس تشریف لائے	مَتٰى رَجَعْتَ مِنْ لَاهُوْر
۸۰ - کیا تم اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہو	هَلْ تَعْتَرِفُ بِزَلَّتِكَ
۸۱ - کیا آپ براہ کرم مجھے سو روپیہ دینگے	هَلْ تَتَفَضَّلُ عَلَيَّ بِمِائَةِ رُوْبِيَّةٍ

۸۲۔ ہرگز نہیں مجھے اب بھی یقین ہے کہ میں سچ پر ہوں	كَلَّا۔ اِنِّیْ اَتَیَقَّنُ الْاٰنَ عَلٰی اَنَّنِیْ عَلَی الْحَقِّ۔
۸۳۔ میں نے لاہور سے کراچی تک ڈاک گاڑی میں سفر کیا	سافرتُ مِنْ لاهور الی کراتشی فی القطار البرید۔
۸۴۔ آپ کی گھڑی میں کیا بجا ہے	کم الساعۃ فی ساعتک
۸۵۔ گھڑی اب سات بجا رہی ہے	الآن دقّت الساعۃ سبعۃ
۸۶۔ کیا ہیڈ ماسٹر صاحب نیک طبیعت انسان ہیں۔	ھل رئیس المدرسۃ کریم النفس۔
۸۷۔ جامع مسجد کو کونسا راستہ جاتا ہے	ایّ طریقٍ یذھب الی المسجد الجامع۔
۸۸۔ کیا آپ کے والد گھر پر ہیں۔	ھل ابوک فی البیت ؟
۸۹۔ کیا آپ بھی اپنی رائے پر قائم ہیں	ھل انت الی الآن علی رایک
۹۰۔ کیا یہی وہ لڑکا ہے جس کا کل رات آپ نے ذکر کیا تھا۔	ھل ھذا ھو الولد الذی ذکرتہ البارحۃ۔
۹۱۔ میرا نوکر بہت سست ہے	خادمی کسلان جدًّا
۹۲۔ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنو	البسوا الثیاب النظیفۃ دائمًا
۹۳۔ اے نوکرانی کیا تمہارے دونوں ہاتھ صاف ہیں	یا خادمۃ ھل یداک نظیفتان
۹۴۔ محض اپنی کوشش پر ہی انحصار رکھو	لا تعتمدوا الا علی جدکم البالغ
۹۵۔ ہم شام سے پہلے گھر واپس نہ آسکے۔	لم نقدر علی ان نرجع الی البیت قبل المساء۔

۹۶ - کیا تم ہوائی جہاز پر سوار ہوئے ہو	هَلْ رَكِبْتَ الطَّيَّارَةَ
۹۷ - میرے بیٹے چراغ کو بجھا دو اور سو جاؤ	يَا بُنَيَّ أَطْفِئِ السِّرَاجَ وَنَمْ
۹۸ - اِن دنوں گندم بہت مہنگی ہے	اَلْحِنْطَةُ غَالِيَةٌ جِدًّا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ ۔
۹۹ - لیکن میرے بھائی سستی کونسی چیز ہے ۔	لٰكِنْ يَا أَخِي أَيُّ شَيْءٍ رَخِيصٌ
۱۰۰ - غریب آدمی تن ڈھکنے کو کپڑا نہیں خرید سکتا ۔	لَا يَقْدِرُ الْمِسْكِينُ عَلٰى أَنْ يَشْتَرِيَ ثَوْبًا لِسَتْرِ الْبَدَنِ ۔
۱۰۱ - خالد درمیانی کھڑکی بھی کھول دو	يَا خَالِدُ اِفْتَحِ النَّافِذَةَ الْوُسْطٰى أَيْضًا
۱۰۲ - نوکر سے کہو کہ وہ آرام گاہ کا دروازہ بند کر دے ۔	قُلْ لِلْخَادِمِ أَنْ يُغْلِقَ بَابَ بَيْتِ الْاِسْتِرَاحَةِ
۱۰۳ - کیا تم عربی میں گفتگو کر سکتے ہو	هَلْ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ تَتَكَلَّمَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
۱۰۴ - جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے ہم سیر کے لئے نکل گئے	خَرَجْنَا لِلنُّزْهَةِ لَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ
۱۰۵ اس نوکر کو صحن سے باہر نکال دو	أَخْرِجْ هٰذَا الْخَادِمَ مِنَ الْعَقْوَةِ
۱۰۶ - میں داڑھوں کے درد میں مبتلا ہوں	أَنَا مُبْتَلًى بِوَجَعِ الْأَضْرَاسِ
۱۰۷ - مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ اس وقت مصروف ہونگے ۔	مَا كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّكُمْ مُشْتَغِلُونَ فِي هٰذَا الْوَقْتِ ۔

۱۰۸- جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو	كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا اَحْبَبْتَ
۱۰۹- طالبعلموں نے سکول کے منیجر کا تالیوں کے ساتھ استقبال کیا۔	رَحَّبَ التَّلَامِذَةُ نَاظِمَ الْمَدْرَسَةِ بِتَصْفِيْقِ اَيَادِيْهِمْ۔
۱۱۰- میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں کبھی سینما نہیں جاؤں گا۔	عَزَمْتُ عَلٰى اَنْ لَّا اَذْهَبَ اِلٰى دَارِ التَّمَاثِيْلِ اَبَدًا
۱۱۱- آپ کی مدد ہمارا فرض ہے۔	عَلَيْنَا اَنْ نَّنْصُرَكَ
۱۱۲- اپنے دوست کے راز کو چھپاؤ	اُكْتُمْ سِرَّ صَدِيْقِكَ
۱۱۳- مریض ہسپتال سے ناکام واپس لوٹا	رَجَعَ الْمَرِيْضُ مِنَ الْمُسْتَشْفٰى خَائِبًا
۱۱۴- ہٹلر نے اپنی قوم کو تباہ کر دیا	اَهْلَكَ هِتْلَرُ قَوْمَهٗ
۱۱۵- تم آہستہ آہستہ عربی سیکھ جاؤ گے	سَتَعْلَمُوْنَ الْعَرَبِيَّةَ رُوَيْدًا
۱۱۶- میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں	اَلْتَمِسُ مِنْكَ الْعَفْوَ
۱۱۷- کیا تم اپنے وعدے پر قائم ہو	هَلْ تَقُوْمُ بِوَعْدِكَ
۱۱۸- یہ خبر سن کر میرا دل پھٹنے لگا۔	اَخَذَ قَلْبِيْ يَتَفَطَّرُ مِنْ سَمَاعِ هٰذَا الْخَبَرِ۔
۱۱۹- کیا آپ آج رات ہمارے پاس ٹھہریں گے	اَتُقِيْمُ عِنْدَنَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ
۱۲۰- موسم سرما میں پہاڑوں پر برف جم جاتی ہے۔	يَنْجَمِدُ الثَّلْجُ عَلَى الْجِبَالِ فِي الشِّتَاءِ۔
۱۲۱- ہمیں اس معاملہ پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے	عَلَيْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ ثَانِيًا
۱۲۲- کیا آپ تمباکو نوشی کرتے ہیں	هَلْ تَشْرَبُ دُخَانَ التِّتْنِ
۱۲۳- اُسے کہو کہ وہ ٹھہرے۔	قُلْ لَهٗ اَنْ يَّقِفَ
۱۲۴- اُسے میعادی بخار نے آلیا	اَخَذَتْهُ الْحُمَّى الْمِيْعَادِيَّةُ

اردو	عربی
١٢٥ ہم آپ کے سب بھیدوں سے واقف ہیں	نَحْنُ نَعْلَمُ اَسْرَارَکُمْ
١٢٦- میرا دل آپ کی زیارت کا مشتاق ہوا	اِشْتَاقَتْ نَفْسِیْ اِلیٰ لِقَاءِکَ
١٢٧- کیا تم گانا سننا پسند کرتے ہو	هَلْ تُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْغِنَاءَ
١٢٨- میں آپ کی صحت کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔	اُرِیْدُ اَنْ اَسْئَلَکُمْ عَنْ صِحَّتِکُمْ
١٢٩- اے لڑکی تو کیوں روتی ہے۔	یَا بِنْتُ لِمَ تَبْکِیْنَ
١٣٠- زمین اپنے محور کے گرد ہر روز ایک چکر لگاتی ہے۔	اَلْاَرْضُ تَدُوْرُ عَلیٰ مِحْوَرِهَا دَوْرَةً وَاحِدَةً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ۔
١٣١- میں نے ایک پرندہ پر فائر کیا	اَطْلَقْتُ الرَّصَاصَ عَلیٰ طَائِرٍ
١٣٢- مجھے اپنے سر کی قسم میں جھوٹا نہیں ہوں	بِرَأْسِیْ مَا اَنَا بِکَاذِبٍ
١٣٣- میں ہر روز صبح کے وقت اپنی گھڑی کو چابی دیتا ہوں	اُدَوِّرُ سَاعَتِیْ فِی الصَّبَاحِ کُلَّ یَوْمٍ
١٣۴- کیا تم کل میرے ساتھ چڑیا گھر چلو گے۔	هَلْ تَصْحَبُنِیْ غَدًا اِلیٰ حَدِیْقَةِ الْحَیَوَانَاتِ۔
١٣٥- انسان کا فرض ہے کہ اپنے خالق کی پرستش کرے۔	عَلَی الْاِنْسَانِ اَنْ یَعْبُدَ خَالِقَهُ
١٣٦- اس کو چھوڑ دو اس میں کوئی فائدہ نہیں	دَعْهُ لَا فَائِدَةَ فِیْ ذٰلِکَ
١٣٧- میرے پاس پندرہ اونٹ اور تریسٹھ گائیں ہیں	عِنْدِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ جَمَلًا وَثَلَاثٌ وَسِتُّوْنَ بَقَرَةً۔
١٣٨- اے کاش میں مٹی ہوتا۔	یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔
١٣٩- اس وقت میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا	کَانَ رَجُلٌ جَالِسًا عِنْدِیْ وَقْتَئِذٍ

۱۴۰- دسمبر کے مہینہ میں سردی زیادہ ہو جاتی ہے۔	يَشْتَدُّ الْبَرْدُ فِي شَهْرِ دِيسَمْبَر
۱۴۱- اپنے کام سے کام رکھو۔	اِلْزَمْ شُغْلَكَ
۱۴۲- عورتوں کو اپنے راز نہ بتاؤ تو تمہارے معاملات ٹھیک رہیں گے۔	لَا تُطْلِعُوا النِّسَاءَ عَلَى أَسْرَارِكُمْ تَصْلُحْ أُمُورُكُمْ
۱۴۳- حاسد آدمی کبھی سردار نہیں بن سکتا	اَلْحَسُودُ لَا يَسُودُ۔
۱۴۴- ایک آدمی کی دشمنی ہزار آدمی کی دوستی کے عوض بھی مہنگی ہے۔	لَا تَشْتَرِ عَدَاوَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ بِمَوَدَّةِ أَلْفِ رَجُلٍ۔
۱۴۵- اے پاکستانیو! صرف اپنی ہمت پر ہی بھروسہ رکھو۔	يَا أَيُّهَا الْبَاكِسْتَانِيُّونَ اِعْتَمِدُوا عَلَى هِمَّتِكُمْ فَقَط۔
۱۴۶- اختر انشاء اللہ اس سال ایف اے کے امتحان میں پاس ہو جائیگا	يَنْجَحُ أَخْتَرُ فِي إِمْتِحَانِ الْيف اے هٰذَا الْعَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔
۱۴۷- عورتوں سے مشورہ کرو۔ لیکن عمل اس کے خلاف کرو۔	شَاوِرُوهُنَّ وَخَالِفُوهُنَّ۔ (الحدیث)
۱۴۸- جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں۔	لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ۔ (الحدیث)
۱۴۹- مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ وہ مقبول ہے۔	اِتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُجَابَةٌ۔ (الحدیث)
۱۵۰- حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ جیسے آگ ایندھن کو۔	اَلْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (الحدیث)
۱۵۱- جس میں حیا نہیں اس میں ایمان نہیں	مَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ لَا إِيمَانَ لَهُ (الحدیث)

ضمیمہ نمبر ۶

چند عُمدہ اشعار

۱۔شعر۔ وَإِذَا هَمَمْتَ بِوِرْدِ أَمْرٍ فَالْتَمِسْ   مِنْ قَبْلِ مَوْرِدِهٖ طَرِيْقَ الْمَصْدَرِ

(ترجمہ) جب تو کسی کام میں گھسنے کا ارادہ کرے تو اس میں داخل ہونے سے پہلے واپسی کا راستہ تلاش کرے۔

۲۔شعر۔ إِذَا لَمْ تَكُنْ حَافِظًا وَاعِيًا   فَجَمْعُكَ لِلْكُتُبِ لَا يَنْفَعُ

(ترجمہ) جب تو یاد کرنے اور یاد رکھنے والا نہ ہو تو کتابوں کا پیوں پر تیرا جمع کیا ہوا علم تجھے نفع نہیں دے سکتا۔

۳۔شعر۔ كَفَى الْمَرْءَ نَقْصًا أَنْ يُقَالَ بِأَنَّهٗ   مُعَلِّمُ صِبْيَانٍ وَإِنْ كَانَ فَاضِلًا

(ترجمہ) آدمی کے لئے یہی خامی کافی ہے۔ کہ اُسے کہا جائے کہ وہ بچوں کا اُستاد ہے۔ چہ جائیکہ وہ قابل و فاضل ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔شعر۔ وَلَا تَكْتُمَنَّ دَاءَكَ الطَّبِيْبَا   وَلَا الصَّدِيْقَ سِرَّكَ الْمَحْجُوْبَا

(ترجمہ) تو ہرگز اپنی بیماری کو طبیب سے نہ چھپا اور نہ ہی اپنے پوشیدہ راز کو اپنے دوست سے۔

۵۔شعر۔ كُنْتُ مِنْ كُرْبَتِيْ أَفِرُّ إِلَيْهِمْ   فَهُمْ كُرْبَتِيْ فَأَيْنَ الْفِرَارُ

(ترجمہ) مَیں اپنی مصیبت میں اُن کی طرف بھاگا کرتا تھا۔ اب وہی میرے لیے مصیبت ہے۔ اب کدھر کو بھاگوں۔

۶۔شعر۔ فَلَوْ أَنَّ السَّمَاءَ دَنَتْ لِمَجْدٍ   وَمَكْرُمَةٍ دَنَتْ لَهُمُ السَّمَاءُ

(ترجمہ) اگر آسمان کسی بزرگی یا تعظیم و اعزاز کی خاطر جھک سکتا تو اُن (احمد و حسین) کے لئے ضرور جھک گیا ہوتا۔

۷۔شعر إِنَّ الْأَقَارِبَ كَالْعَقَارِبِ أَوْ أَضَرُّ مِنَ الْعَقَارِبِ

(ترجمہ) بیشک قریبی لوگ (رشتہ دار وغیرہ) بچھوؤں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ ضرر رساں۔

۸۔شعر وَإِذَا أَتَتْكَ مَذَمَّتِي مِنْ نَاقِصٍ فَهِيَ الشَّهَادَةُ لِي بِأَنِّي كَامِلُ

(ترجمہ) جب تیرے پاس میری مذمت کسی ناقص آدمی کے ذریعے پہنچے تو وہ میرے کامل ہونے کی گواہی ہے۔

۹۔شعر فَقُلْ لِمُرَجِّي مَعَالِي الْأُمُورِ بِغَيْرِ اجْتِهَادٍ رَجَوْتَ الْمُحَالَا

(ترجمہ) بغیر کوشش اور محنت بلند معاملات کی امید کرنے والے سے کہہ دو کہ تم ناممکن چیز کی امید کر رہے ہو۔

۱۰۔شعر إِنَّ الَّذِي شَقَّ فَمِي ضَامِنٌ لِيَ الرِّزْقَ حَتَّى يَتَوَفَّانِي

(ترجمہ) جس ذات نے مجھے منہ عطا کیا ہے وہی میری وفات تک میرے رزق کی بھی ضامن ہے

۱۱۔شعر أَلَيْسَ دَمْعِي وَفَرْطُ شَوْقِي وَطُولُ سُقْمِي شُهُودَ حُبِّي

(ترجمہ) کیا میرے آنسو اور میرا حد سے زیادہ اشتیاق اور میری لمبی بیماری میری محبت کے گواہ نہیں ہیں۔

۱۲۔شعر لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذَى حَتَّى يُرَاقَ عَلَى جَوَانِبِهَا الدَّمُ

(ترجمہ) بلند و بالا شرافت اذیتوں سے محفوظ نہیں رہتی۔ جب تک کہ اس کے کناروں پر خون نہ بہایا جائے۔

۱۳۔شعر يَقُولُونَ لِي أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا وَلَوْ ظَفِرُوا بِي سَاعَةً قَتَلُونِي

(ترجمہ) وہ لوگ مجھے خوش آمدید اور مرحبا کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ گھڑی بھر کے لئے مجھ پر قابو پالیں تو مجھے جان سے ہی مار ڈالیں۔

۱۴۔شعر بِقَدْرِ الْكَدِّ تُكْتَسَبُ الْمَعَالِي وَمَنْ طَلَبَ الْعُلَى سَهِرَ اللَّيَالِي

(ترجمہ) بلندیاں کوشش اور محنت کے مطابق ہی ملتی ہیں اور جو بلند مراتب کا خواہاں ہو۔ اُسے راتوں کو جاگنا پڑتا ہے۔

۱۵ شعر۔ وَلَا تَقْرَبِ الْاَمْرَ الْحَرَامَ فَاِنَّهٗ   حَلَاوَتُهٗ تَفْنٰی وَیَبْقٰی مَرِیْرُهَا

(ترجمہ) تو حرام کام کے نزدیک نہ بھٹک کیونکہ اس کی شیرینی جاتی رہتی ہے اور اُس کا کڑواپن باقی رہ جاتا ہے۔

۱۶ شعر۔ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ   وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

(ترجمہ) آگاہ ہو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ اور ہر نعمت بلاشبہ زائل ہونے والی ہے۔

۱۷ شعر۔ وَمَنْ یَکُ ذَا فَمٍ مُرٍّ مَرِیْضٍ   یَجِدْ مُرًّا بِهِ الْمَاءَ الزُّلَالَا

(ترجمہ) جو شخص کڑوے منہ کا مریض ہوتا ہے۔ وہ اس سے شیریں پانی کو بھی کڑوا ہی پاتا ہے۔

۱۸ شعر۔ ضَعَائِفُ یَقْتُلْنَ الرِّجَالَ بِلَا دَمٍ   فَیَا عَجَبًا لِلْقَاتِلَاتِ الضَّعَائِفِ

(ترجمہ) وہ (محبوبہ عورتیں) کمزور ہیں۔ لیکن آدمیوں (عاشقوں) کو بغیر خون بہائے قتل کر دیتی ہیں۔ تعجب ہے اِن ضعیف قتل کرنے والیوں پر۔

۱۹ شعر۔ عَدَاوَةُ ذِی الْقُرْبٰی اَشَدُّ مَضَاضَةً   عَلَی الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ

(ترجمہ) قربت رکھنے والے شخص کی دشمنی آدمی کے لئے ہندی شمشیر براں سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔

۲۰ شعر۔ لَوْ اَنَّ خِفَّةَ عَقْلِهٖ فِیْ رِجْلِهٖ   سَبَقَ الْغَزَالَ وَلَمْ یَفُتْهُ الْاَرْنَبُ

(ترجمہ) اگر اس کی عقل کا ہلکاپن اس کے پاؤں میں ہوتا تو وہ ہرنوں سے آگے نکل جاتا اور خرگوش اُس سے بچ کر نہ جا سکتا۔

ضمیمہ نمبر ۷

الامثال السائرۃ (مشہور ضرب المثلیں)

مثل ۱۔ أبطأ من فند (فند سے بھی زیادہ دیر لگانے والا)

استعمال:۔ کسی کام میں دیر ہونے کے موقع پر استعمال کی جاتی ہے۔

متعلقہ واقعہ:۔ فند جو عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص کا نوکر تھا۔ ایک دن عائشہ نے اس کو کسی پڑوسی کے ہاں سے آگ لینے کے لئے بھیجا۔ راستہ میں اُس نے ایک قافلہ مصر کو جاتے دیکھا تو اُن کے ساتھ ہولیا۔ اور ایک سال وہاں رہ کر واپس اپنے گاؤں لوٹا۔ جب اپنے قبیلہ میں داخل ہوا تو کہیں سے آگ لے کر دوڑتا ہوا اپنی مالکہ کے گھر داخل ہوا اور ایک پتھر سے ٹھوکر کھا کر گر پڑا اور آگ منتشر ہو گئی تو کہنے لگا اے عجلت تیرا ستیاناس ہو تو نے مجھے زخمی کر دیا۔

مثل ۲۔ جوّع کلبک یتبعک (اپنے کتے کو بھوکا رکھ تبھی تیرے پیچھے چلے گا)

استعمال۔ [illegible] کی صحبت اور اُن کے برتاؤ کے موقع پر مستعمل ہے۔

متعلقہ واقعہ۔ سب سے پہلے اس کو استعمال کرنے والا حمیر خاندان کا ایک بادشاہ تھا جو اپنی رعایا پر بہت سختی کرتا اور اُن کا مال و اسباب چھین لیتا۔ کہا جاتا ہے کہ کاہنوں نے اُس کے متعلق پیشین گوئی کر دی تھی۔ کہ وہ قتل کر دیا جائے گا لیکن اُس نے اس بات کی کوئی پروا نہ کی۔ اس کی بیوی نے بھی ایک مرتبہ اس کو رعیت سے نرمی کرنے کی تلقین کی تو اُس نے جواباً یہ جملہ کہا جو اس وقت سے کہاوت بن گیا۔ آخر لوگوں نے اس کے بھائی سے ساز باز کر کے اُسے قتل کر دیا۔

مثل ۳۔ حَالَ الجَرِیضُ دُونَ الْقَرِیضِ (غم کی وجہ سے گلے میں اٹکنے والا تھوک شاعری کے راستے میں حائل ہو گیا)

استعمال:۔ کسی کام میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ عبید بن الابرص شاعر منذر بن ماء السماء کے ہاتھوں یوم بُؤس کا شکار ہوا تھا۔ قتل سے پہلے منذر نے اس سے شعر کہنے کی درخواست کی تو اُس نے جواباً یہ جملہ کہا۔

مثل ۴۔ ذَکَّرَنِی فُوکِ حِمَارَیْ اَھْلِی (تیرے مُنہ نے مجھے اپنے گھر والوں کے دونوں گدھے یاد دلا دیئے)

استعمال:۔ کسی فریب خوردہ کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ جب وہ غفلت کے بعد خبردار ہو جائے۔

متعلقہ واقعہ:۔ کہا جاتا ہے کہ کسی شخص کے دو گدھے گم ہو گئے وہ اُن کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ اُس نے ایک نقاب پوش عورت کو دیکھا اور اُس کو خوبصورت گمان کر کے اس کے دامِ محبّت میں گرفتار ہو گیا۔ اور اُس کے پیچھے پیچھے پھرنے لگا۔ جب عورت نے اُس کے سامنے نقاب کھولی تو اُس نے دیکھا کہ وہ بدصورت ہے اور اُس کا مُنہ بہت بڑا ہے۔ اور اُس کا مُنہ اور دانت دیکھ کر اُسے اپنے گدھے یاد آ گئے تو وہ یہ جملہ کہہ کر گدھوں کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔

مثل ۵۔ ذَکَّرْتَنِی الطَّعْنَ وَکُنْتُ نَاسِیًا (تو نے نیزہ بازی یاد دلا دی اور میں تو بھول ہی گیا تھا)

استعمال:۔ کسی مفید چیز کے یاد دلانے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ رحیم بن حُزان الہلالی اپنے مال واسباب

اور اہل و عیال کے ساتھ کسی گاؤں کو جا رہا تھا کہ راستہ میں بنو تغلب کے
کچھ لوگوں نے اُسے گھیر لیا۔ اور اس سے کہا کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر اپنی جان بچا کر بھاگ
جائے۔ اس نے انہیں مال کی پیشکش کی اور اہل و عیال سے تعرض نہ کرنے کی
درخواست کی۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اگر تیری یہی مرضی ہے تو تو اپنا نیزہ
پھینک دے۔ اس نے کہا وہ میرے پاس تو نیزہ بھی ہے۔ اور یہ جملہ کہہ کر
اُن پر نیزہ سے حملہ کر کے سب کو قتل کر دیا۔

مثل ۶۔ رُبَّ کَلِمَۃٍ تَقُوْلُ لِصَاحِبِھَا دَعْنِی۔ (بہت سی باتیں متکلم سے
کہتی ہیں کہ تو ہمیں چھوڑ دے)

استعمال:۔ زیادہ گفتگو سے منع کرتے وقت استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ کہا گیا ہے کہ کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا اور اس کے
ساتھ اس کا ندیم بھی تھا۔ جو بہت مقرب اور مکرم تھا۔ وہ بادشاہ ایک بڑے
پتھر پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ تو ندیم کہنے لگا اگر اس پتھر پر کسی شخص کو قتل کیا جاوے
تو اس کا خون کہاں تک پہنچ سکے گا۔ بادشاہ نے کہا کہ اس ہی کو اس پتھر پر
ذبح کیا جائے تاکہ اسے پتہ چل جائے کہ اس کا خون کہاں تک پہنچتا ہے چنانچہ
وہ وہاں قتل کر دیا گیا اور اس وقت بادشاہ نے یہ جملہ کہا۔

مثل ۷۔ سَبَقَ السَّیْفُ الْعَذَلَ (تلوار ملامت سے سبقت لے گئی)

استعمال:۔ موقع کے ہاتھ سے نکل جانے کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ ضبہ بن اُدّ بن مضر کا اونٹ گم ہو گیا۔ اور اس کا بیٹا سعید
اس کی تلاش میں نکلا اور وہ دو عمدہ چادروں میں ملبوس تھا۔ راستے میں
اُسے حارث بن کعب ملا اور اس نے لڑکے سے چادروں کے حوالہ کرنے کا
مطالبہ کیا اور اس کے انکار کرنے پر اُسے قتل کر کے چادریں لے کر چلتا بنا۔ ضبہ

حج کرنے کے لئے گیا تو وہاں اُس کی ملاقات حارث سے ہوئی جس نے وُہی چادریں پہن رکھی تھیں۔ ضنبہ کے سوال کرنے پر حارث نے بتایا کہ یہ چادریں ایک لڑکے کے پاس تھیں میں نے اُس سے چادریں طلب کیں۔ اُس نے انکار کیا تو میں نے اُسے قتل کر دیا اور چادروں پر قبضہ کر لیا۔ ضنبہ نے کہا تو نے اپنی اس تلوار سے قتل کیا ہوگا۔ اُس نے کہا ہاں۔ ضنبہ نے کہا ذرا مجھے یہ تلوار دکھانا بہت تیز معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ضنبہ نے تلوار لے کر وہیں حارث کو قتل کر دیا۔ جب اُس سے کہا گیا کہ تُو نے حرمت والے مہینہ میں یہ کام نا جائز کیا۔ تو اُس نے یہ جُملہ کہا جو اُس وقت سے زبان زد خاص و عام ہو گیا۔

مثل ۸۔ شَابِهْ أَبَا يَسَارِ (اے ابو یسار کچھ مشابہت بھی رکھو)

استعمال:۔ کسی چیز کی تعریف میں مبالغہ کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ کوئی آدمی اپنا ایک لاغر سا گھوڑا فروخت کرنے کے لیے منڈی میں لے گیا۔ تو اُسے ابو یسار نامی ایک شخص ملا۔ اور اُسے کہنے لگا۔ یہی تیزاوہ گھوڑا ہے۔ جس پر سوار ہو کر تو ہرنوں کا شکار کیا کرتا تھا۔ تو گھوڑے والے نے جواباً یہ جملہ کہا جس کا مطلب ہے کہ صفت کرتے وقت موصوف سے کچھ مشابہت بھی رکھو۔

مثل ۹۔ ضِغْثٌ عَلٰى إِبَّالَةٍ (مُٹھی بھر گھاس کے اُوپر لکڑیوں کا گٹھا مصیبت پر مصیبت ہے)

استعمال:۔ کسی شخص کے بُرائی کرنے اور پھر اُس پر پے در پے اضافہ کرنے کے وقت بولتے ہیں۔

مثل ۱۰۔ ظُنُّوا بَنِی الظَّنَّانَۃ (گمان کرو (سوچ بچار کرو) اے ظَنَّانَہ کے بیٹو!
ظَنَّانَہ بے پر کی اُڑانے والی عورت کو کہتے ہیں)
استعمال:۔ ایسے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ جہاں قیاس آرائی کی ضرورت ہو۔
متعلقہ واقعہ:۔ کسی آدمی کا کوئی بیٹا گُم ہوگیا۔ اس کے باقی بیٹے بیٹھے اپنے گمشدہ بھائی کا انتظار کر رہے تھے۔ جب بہت دیر ہوگئی اور اُس کی واپسی کی کوئی اُمید نہ رہی تو اُن میں سے ایک کہنے لگا ظُنُّوا بَنِی الظَّنَّانَۃ۔ تو اُن میں سے ایک کہنے لگا اُسے قُنفُذ (کنڈیالا چوہا) نے مار ڈالا ہوگا۔ دُوسرا کہنے لگا اُسے یَربُوع (مونچھوں اور لمبی دُم والا چوہا) نے قتل کر دیا ہوگا۔ تیسرا کہنے لگا اُسے خرگوش نے کھا لیا ہوگا۔ چوتھا کہنے لگا میرا خیال ہے کہ سیلاب نے اُسے صحرا کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیا ہوگا اور وہاں وہ پیاس سے مر گیا ہوگا۔

مثل ۱۱۔ عِشْ رَجَبًا تَرَ عَجَبًا (آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا)
استعمال:۔ زمانہ کے انقلابات اور گردشوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔
متعلقہ واقعہ:۔ کہا جاتا ہے کہ حارث بن عباد نے بوڑھا ہونے کے بعد اپنی کسی بیوی کو طلاق دے دی تو اُس عورت نے کسی اور شخص سے شادی کر لی۔ اور اُس شخص کے لئے اپنی محبت کا اظہار کرنے لگی جتنا وہ حارث کے لئے نہیں کرتی تھی تو وہ شخص فخریہ طور پر حارث کے پاس اُس عورت کے نزدیک اپنے مرتبہ کو بیان کرنے لگا۔ اس وقت جواباً حارث نے یہ جملہ کہا جو بعد میں ضرب المثل بن گیا۔

مثل ۱۲۔ فِی بَطْنِ زَهْمَانَ زَادُہٗ (زہمان کا حصہ راشن اس کے پیٹ میں ہے)
استعمال:۔ اس شخص کے لئے استعمال کرتے ہیں جو کسی چیز میں سے دوبارہ حصہ طلب کرے۔

متعلقہ واقعہ:- کسی شخص نے کوئی اُونٹ ذبح کیا تو اپنے گنتے زہمان کو اس کا حصّہ دیدیا پھر زہمان لوگوں کے ساتھ دوبارہ حصّہ لینے کے لیئے آموجود ہُوا۔ تو اُس کے مالک نے یہ جُملہ کہا۔

مثل ۱۳۔ قَطَعَتْ جَهِيزَةُ قَوْلَ كُلِّ خَطِيبٍ (جہیزہ نے ہر خطیب کی بات کو باطل کر دیا)

استعمال:- ایسے شخص کے لیئے استعمال کرتے ہیں جو اپنی نادانی سے لوگوں کی کسی بات یا معاملہ کو باطل کر دے۔

متعلقہ واقعہ:- کہا جاتا ہے۔ کہ کچھ لوگ جمع ہو کر تقریریں وغیرہ کر رہے تھے تاکہ وہ ایسے دو قبیلوں کے درمیان صلح کرا دیں جن میں سے ایک قبیلہ کے شخص نے دُوسرے کے کسی آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ وہ اپنی کوششوں میں مصرُوف تھے کہ جہیزہ نامی ایک باندی نے آکر اطلاع دی کہ مقتول کے وارثوں نے قاتل پر قابو پاکر اُسے قتل کر دیا ہے۔ اس وقت کسی نے یہ جُملہ کہا۔

مثل ۱۴۔ كَمُجِيرِ أُمِّ عَامِرٍ (اُمّ عامر (کنیت ایک جانور کی) کو پناہ دینے والے کی مانند)

استعمال:- کسی ظالم اور موذی کو پناہ دینے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:- کچھ شکاریوں نے ایک ضبع (بھیڑیے کی قسم کا پرندہ) کو شکار کرنے کے ارادہ سے گھیرنے کی کوشش کی تو وہ کسی اعرابی کے خیمہ میں گھس گئی۔ اُس اعرابی نے شکاریوں کو واپس لوٹا دیا اور اُس جانور کو دُودھ وغیرہ پلایا۔ اور وہ ضبع سیر ہو کر لیٹ گئی۔ وہ اعرابی بھی مطمئن ہو کر سو گیا۔ تو اُس جانور نے اُٹھ کر اس اعرابی کا پیٹ چیر کر اُس کا خُون پی لیا اور بھاگ گئی۔ مقتول کے بھائی نے اس کا تعاقب کر کے اس کو مار ڈالا اور کہنے لگا کہ غیر مستحق کے ساتھ نیکی کرنے

والا ایسا ہے۔ جیسا کہ اُمِّ عامر کو پناہ دینے والا:

مثل ۱۵۔ لِکُلِّ قَوْمٍ فِی بَعِیْرِهِمْ خَبَرٌ (ہر قوم اپنے اونٹوں سے خوب واقف ہوتی ہے۔)

استعمال:۔ دوسروں کی نسبت جماعت خود اپنے آدمیوں کو بہتر جانتی ہوتی ہے۔

متعلقہ واقعہ:۔ یہ قول حضرت عمر فاروقؓ کا ہے، عِلبا بن الہیثم سدوسی کے متعلق۔ یہ شخص آپ کی خدمت میں سفیر بن کر حاضر ہُوا تھا۔ وُہ پراگندہ مُو اور قبیح الشکل اور کانا تھا۔ لیکن جب اُس نے گفتگو کی تو حضرت عمرؓ کو اپنی فصاحت اور حسنِ بیان سے متعجب کر دیا تو حضرت عمرؓ نے یہ جملہ کہا۔ جس سے آپ کی مُراد یہ تھی کہ قوم نے کسی خوبی کی بنا پر ہی اسے سفیر بنا کر روانہ کیا تھا۔

مثل ۱۶۔ مَا اَرْخَصَ الْجَمَلَ لَوْلَا الْهِرَّةُ (اونٹ بہت سستا ہے۔ اگر بلّی نہ ہو)

استعمال:۔ اچھی اور بُری چیز کے ملے ہونے کے موقع پر استعمال ہوتی ہے۔

متعلقہ واقعہ:۔ کسی آدمی کا اونٹ گُم ہو گیا۔ اُس نے قسم کھائی کہ اگر اُونٹ مل جائے تو ایک درہم میں فروخت کر دوں گا۔ اتفاقاً اُونٹ مل گیا تو اُسے اپنی قسم کا بہت افسوس ہُوا۔ لیکن اُس نے ایک حیلہ سے کام لیا اور اُس نے اُونٹ کے گلے میں ایک بلّی باندھ دی اور کہنے لگا کہ اونٹ ایک درہم میں اور بلّی ہزار درہم میں اور دونوں اکٹھے بیچے جائیں گے۔

مثل ۱۷۔ اَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ (شریف آدمی اپنا وعدہ پورا کرتا ہے)

استعمال:۔ ایفائے عہد پر ترغیب دینے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ یہ قول حارث بن عمرو کا ہے۔ صخر بن نہشل کے متعلق

اُس نے صخر سے کہا کہ اگر مجھے پانچواں حصّہ دینے کا عہد کرو تو مَیں تمہیں بہت سے مالِ غنیمت سے آگاہ کروں۔ صخر نے اس بات کو قبول کر لیا تو اس نے یمن کے ایک قافلہ کا پتہ بتا دیا۔ صخر نے اپنی قوم کو لے کر اس قافلہ پر حملہ کر کے اُن کا سب مال و اسباب لُوٹ لیا۔ جب وہ واپس آئے تو حارث نے یہ جُملہ کہا۔

مثل ۱۸۔ هٰذا الَّذِی کُنْتِ تَکْتُمِیْنَ (یہی کچھ تو چھپا رہی تھی)

استعمال:۔ امید کے خلاف کسی بات کے ظاہر ہونے کے موقع پر مستعمل ہے۔

متعلقہ واقعہ:۔ ایک شخص کسی نقاب پوش عورت کو خوبصورت گمان کر کے اُس کی محبت میں گرفتار ہو گیا اور اُس کے پیچھے پیچھے پھرتا رہا۔ وہ عورت اُس شخص کی نظروں سے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتی تھی ایک عرصہ کے بعد وہ شخص اُس عورت کو دیکھنے میں کامیاب ہو گیا تو اُسے معلوم ہُوا کہ وہ نہایت بدصُورت ہے۔ اس وقت اُس شخص نے یہ جملہ استعمال کیا۔

مثل ۱۹۔ وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَةَ (شن کو طبقہ مل گئی)

استعمال:۔ دو موافقت کرنے والی چیزوں کے مل جانے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ واقعہ:۔ شنّ عرب کا ایک سمجھدار اور تجربہ کار آدمی تھا۔ اُس نے قسم کھائی تھی کہ اپنے ہی جیسی عورت سے شادی کرے گا۔ پھر وہ تمام علاقہ میں بیوی کی تلاش میں گھومنے لگا اپنے کسی سفر میں وہ ایک شخص سے مل گیا جو اپنے گھر کو جا رہا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی سواریوں پر سوار تھے۔ شنّ نے اس سے کہا تو مجھے سوار کریگا یا میں تجھے سوار کر دوں۔ وہ آدمی اس بات کو سمجھ نہ سکا۔ آگے جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک فصل دیکھی جو پک چکی تھی تو شنّ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کھیتی کھائی جا چکی ہے یا نہیں۔ وہ آدمی اس کا بھی جواب نہ دے سکا۔ پھر انہوں نے ایک جنازہ آتے دیکھا تو شنّ نے اُس شخص سے پوچھا کہ یہ میت زندہ ہے یا مُردہ۔ وہ آدمی پھر

خاموش رہا۔ جب وہ آدمی گھر پہنچا تو اُس نے اپنی لڑکی سے جس کا نام طبقہ تھا۔ یہ واقعہ بیان کیا تو اس لڑکی نے کہا کہ اُس آدمی نے ٹھیک سوالات کئے ہیں۔ اور وہ کوئی سمجھدار اور باخبر آدمی معلوم ہوتا ہے۔ پھر اُس نے بتایا کہ پہلے سوال کا مطلب یہ تھا کہ تُو مجھ سے کوئی قصہ کہے گا تاکہ سفر کی کلفت دُور ہو یا میں کہوں۔ دُوسرے سوال کا یہ مطلب تھا کہ یہ کھیتی پک کر اس کی قیمت کھائی جاچکی ہے۔ یا نہیں اور تیسرے سوال کا مطلب یہ تھا۔ کہ اس میّت کی کوئی اولاد ہے۔ جو اُس کے ذکر کو باقی رکھے یا نہیں۔ یہ تفسیر جب کہ اُس آدمی سے جاکر شنّ سے بیان کی تو شنّ نے اس لڑکی کے لئے شادی کا پیغام بھیجا اور اُن کی شادی ہوگئی۔ جب شنّ اپنی بیوی طبقہ کو لے کر اپنے قبیلہ میں پہنچا تو قبیلہ کے لوگوں نے یہ جملہ کہا۔ جو ضرب المثل بن گیا۔

مثل ۲۰۔ یَحْلُبُ بُنَیَّ وَ اَشُدُّ عَلیٰ یَدَیْہِ (دُودھ تو میرا بیٹا ہی دوہتا ہے میں تو صرف اُس کے ہاتھوں کو مضبوط کر رہی ہوں)

استعمال:۔ ایسے شخص کے متعلق استعمال کرتے ہیں جو کام تو خود کرے لیکن اُسے دُوسرے کے ساتھ منسوب کرے۔

متعلقہ واقعہ:۔ کسی بدوی عورت کو دُودھ کی ضرورت پڑ گئی تو اُس وقت کوئی آدمی گھر پر موجود نہیں تھا۔ جو دُودھ دوہتا۔ اور بدوی عورتیں خود دُودھ دوہنا عار سمجھتی تھیں۔ اُس نے اپنے ایک چھوٹے سے لڑکے کو بلایا اور اُس کے ہاتھ تھنوں پر رکھ کر اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھ کر دُودھ دوہنے لگی اور پاس کھڑی ہونے والی عورتوں سے یہ جملہ کہنے لگے یعنی دُودھ تو میرا بیٹا ہی دوہتا ہے۔ میں تو صرف اس کے ہاتھوں کو سہارا دے رہی ہوں۔ اس وقت سے یہ جملہ ضرب المثل بن گیا+

ضمیمہ نمبر ۸

معلوماتِ عامہ

۱- اَفرادُ العائلۃ (کنبہ کے افراد)		بھائی	اَخ	چچیرا بھائی	اِبنُ العَم
		بہن	اُخت	چچیری بہن	بنتُ العَم
ماں	اُمّ - والدۃ	حقیقی بھائی	شقیق	ماموں زاد	اِبنُ الخال
باپ	اَب - والد	حقیقی بہن	شقیقۃ	بھتیجا	اِبنُ الاَخ
دادا	جَدّ	سوتیلا باپ	زوجُ الاُم	بھتیجی	بنتُ الاَخ
دادی	جَدّۃ	سوتیلی ماں	زوجۃُ الاَب	بھانجا	اِبنُ الاُخت
نانا	جدّ فاسد	پوتا - نواسا	سِبط	بھانجی	بنتُ الاُخت
نانی	جدّۃ فاسدۃ	خاوند	زوج - بعل	سسر	حمو
ماں باپ	والدین	بیوی	زوجۃ - عقیلۃ	ساس	حماۃ
بیٹا	اِبن	چچا	عَمّ	داماد	صِہر - ختن
بیٹی	بنت	چچی	عَمّۃ	سالا	اَخُ الزوجۃ
لڑکا	ولد - غلام	ماموں	خال	سالی	اُختُ الزوجۃ
لڑکی	اِبنۃ - جاریۃ	ممانی	خالۃ	رضاعی بھائی	اَخ فی الرضاعۃ
بچہ	صبی	پھوپھی	اُختُ الاَب	رضاعی بہن	اُخت فی الرضاعۃ
بچی	صبیۃ	پھوپھا	زوج اُختِ الاَب	ہم زلف	زوج اُختِ الزوجۃ
آدمی	رَجُل	خالہ - ماسی	اُختُ الاُم	بہو	کَنّۃ
عورت	اِمرأۃ	خالو	زوج اُختِ الاُم	بھاوج	زوجۃُ الاَخ

۲۔ جَوَارِحُ الْجَسَد
(اعضائے جسمانی)

جسم	جِسْم۔ بَدَن۔ جَسَد
سر	رَأْس
بال	شَعَر
دماغ	دِمَاغ
بھیجا	مُخّ
کھوپڑی	أُمُّ الرَّأْس
پیشانی	جَبْهَة۔ جَبِيْن
کان	أُذُن
کنپٹی	صُدْغ
چہرہ	وَجْه
آنکھ	عَيْن
ناک	أَنْف
بھوئیں	حَاجِب
پلکیں	أَهْدَاب
نتھنا	مَنْخَر
مونچھیں	شَارِب جمع شَوَارِب
رخسارہ	خَدّ۔ وَجْنَة
منہ	فَم
ہونٹ	شَفَة

دانت	سِنّ
داڑھ	ضِرْس
تالو	حَنَك
زبان	لِسَان
پلکیں	أَجْفَان
گردن	رَقَبَة۔ عُنُق
کچلیاں	نَوَاجِذ
گردن کی رگیں	أَوْدَاج
کان کا سوراخ	صِمَاخ
شاہ رگ	حَبْلُ الْوَرِيْد
گلا	حُلْقُوم
داڑھی	لِحْيَة
ٹھوڑی	ذَقَن
سینہ	صَدْر۔ حَيْزُوم
دل	بَال۔ قَلْب
چھاتی	صَدْر
تلی	طِحَال
جگر	كَبِد
پسلی	ضِلْع
پشت	صُلْب

کمر	ظَهْر
کندھا	كَتِف
بغل	إِبِط
بازو	عَضُد۔ ذِرَاع
کہنی	مِرْفَق
کلائی	سَاعِد۔ مِعْصَم
ہاتھ	يَد
ہتھیلی	رَاحَة۔ كَفّ
انگوٹھا	إِبْهَام
انگلی	إِصْبَع
شہادت کی انگلی	سَبَّابَة
درمیانی انگلی	وُسْطیٰ
چھوٹی سے بڑی انگلی	بِنْصَر
چھوٹی انگلی (چھنگلی)	خِنْصَر
ناخن	ظُفُر
کولھا	خَاصِرَة
انتڑیاں	أَمْعَاء
پیٹ	بَطْن
ناف	نَاف
بالشت	شِبْر
زلفیں	غَدَائِر

چوٹی بالوں کی	غَدِیرَۃ۔ قُمَّۃ
مٹھی	قَبضَۃ
پہلو	جَنب
ران	فَخِذ
گھٹنا	رُکبَۃ
پنڈلی۔ ٹانگ	سَاق
ٹخنہ	کَعب
پاؤں	رِجل
ایڑی	عَقِب
جوڑ	مَفصِل
کھال	جِلد
ہڈی	عَظم
پٹھے	اَعصَاب
خون	دَم
چربی	دُهن
آنسو	دَمع
نبض	نَبض
آنکھ کی پُتلی	مُقلَۃ
پستان	ثَدی

۳۔ اَلصَّنَّاعُونَ (کاریگر لوگ)

نانبائی	خَبَّاز
دھوبی	قَصَّار
رنگریز	صَبَّاغ
چمڑا رنگنے والا	دَبَّاغ
بڑھئی	نَجَّار
لوہار	حَدَّاد
سُنار	صَائِغ
کاریگر	صَنَّاع۔ صَانِع
سبزی فروش	بَقَّال
ملاح	مَلَّاح
کشتی ساز	صَانِعُ السُّفُن
حجام	حَلَّاق
مچھلی فروش	سَمَّاك
گوشت فروش	لَحَّام
جولاہا	حَائِك
دلال	سِمسَار
قصاب	قَصَّاب
حکیم	طَبِیب
ڈاکٹر	دُکتُور
مویشی ڈاکٹر	بَیطَار
مویشیوں کا تاجر۔ بردہ فروش	نَخَّاس
دوا فروش	بَائِعُ الاَدوِیَات
دھوبن	غَسَّالَۃ
کتب فروش	کُتُبِی
جلد ساز	مُجَلِّد
زین ساز	سُرُوجِی
مٹھائی والا	حَلوائی
گھڑی ساز	سَاعَاتِی
رسی بٹنے والا	حَبَّال
جوہری	جَوهَرِی
چکی پیسنے والا	طَحَّان
بوجھ اٹھانیوالا	حَمَّال
تجارت کرنیوالا	تَاجِر
تیل فروش	زَیَّات
کسان	فَلَّاح
معمار	بَنَّا
چرواہا	رَاعٍ
بہشتی	سَقَّاء
شیشہ فروش	زُجَاج
کپڑا فروش	بَزَّاز
عطر فروش	عَطَّار
دودھ والا	لَبَّان
استاد	مُعَلِّم

روئی دھنکنے والا	نَدَّاف

۴- الامراض (بیماریاں)

بیماری	مَرَضٌ - دَاءٌ
بیمار	مَرِیضٌ
درد	وَجَع
بخار	حُمّٰی
زخم	جِرَاحَة - جُرْح
زخمی	جَرِیح - مَجْرُوح
مُردہ	مَیْت - مَیِّت
مقتول	قَتِیل - مَقْتُول
پھوڑا	دُمَّلَة - خُرَاج
پھنسی	بَثْرَة
سوج	وَرَم
اندھاپن	عَمَاء
پگلاپن	جُنُون
موتیا	نُزُولُ الْمَاءِ
کھانسی	سُعَال
وبائی بیماری	وَبَاء
کوڑھ	جُذَام
میعادی بخار	مُحْرِقَة
مُنہ ٹیڑھا ہونا	لَقْوَة
پلوریسی - دمہ	ذَاتُ الْجَنْب
سِل	سِلّ
پرانا بخار	دِقّ
تلی کی بیماری	طُحَال
پیٹ کا پھولنا	اِسْتِسْقَاء
پیشاب کی بیماری	سَلَسُ الْبَوْلِ
گردن کی گلٹیاں	خَنَازِیر
آنکھیں زرد ہونا	یَرَقَان
مثانہ کی بیماری	مَثَن
مثانہ کا مریض	اَمْثَن
پاؤں کا درد	نِقْرِس
سر درد	صُدَاع
نصف سر کا درد	شَقِیقَة
جگر کا درد	کُبَاد
ٹیکہ - انیما	حُقْن
اپریشن	عَمَلِیَّة
پیٹ درد	وجع البطن
اندھا	اَعْمٰی
بھینگا	اَحْوَل
کانا	اَعْوَر
گونگا	اَخْرَس
بہرہ	اَصَمّ
پگلا	مَجْنُون
کبڑا	اَحْدَب
گنجا	اَصْلَع
ناقص الخلق	اَکْشَم

۵- الحیوانات الاہلیۃ (گھریلو جانور)

اونٹ	جَمَل - بَعِیر - اِبِل
اونٹنی	نَاقَة
بیل	ثَوْر
بکرا	مَعْز
بکری	مَعْزَة
بھیڑ	شَاة

بطخ	بَطَّۃ
بھینس	جَامُوس
بِلا	ھِرٌّ
بِلّی	ھِرَّۃ
گائے	بَقَرَۃ
گھوڑی	فَرَسٌ
گھوڑا	حِصَان
گدھا	حِمَار
گدھی	اَتَان
چُوہا	فَارَۃ
چُوزہ	فَرخ
خچّر	بَغل
شکاری کُتا	کَلبُ الصَّید
کُتا	کَلب
کُتیا	کَلبَۃ
مُرغ	دِیک
مُرغی	دَجَاجَۃ

٦۔ اَلحَیَوانَاتُ البَرّ وَ البَحر
(جنگلی و دریائی جانور)

شیر	لَیث۔ اَسَد
شیرنی	لَبُوَۃ
ریچھ	دُبّ
ریچھنی	دُبَّۃ
نیولا	اِبنُ عِرس
چیتا	نَمِر۔ فَہد
ہاتھی	فِیل
درندہ	سَبُع
گینڈا	کَرکَدَن
گیدڑ	اِبنُ آوی
ہرن	ظَبی
ہرنی	ظَبیَۃ
لومڑی	ثَعلَب
بندر	قِرد
بھیڑیا	ذِئب
خرگوش	اَرنَب
چمگادڑ	وَطوَاط۔ خُفَّاش
زیبرا	حِمَارُ الزَّرد
بن مانس	نَسنَاس
مگرمچھ	تِمسَاح
مچھلی	سَمَک
کچھوا	غَیلَم۔ سُلحفَاۃ
جونک	عَلَق
اڑنیوالی جونک	اَلعَلَقُ الطَّیَّار
دریائی گھوڑا	خَیلُ البَحر
مینڈک	ضِفدَع
دریائی مچھلی	بُورِیّ

٧۔ اَسمَاءُ اَولَادِ الحَیَوانَات
(حیوانات کے بچوں کے نام)

اونٹنی کا بچہ	حُوَار
بچھیرا	مُہر
بچھڑا	عِجل
بکری کا بچہ	جَدی
بھیڑ کا بچہ	حَمَل
بندر کا بچہ	قِشَّۃ
چوہے کا بچہ	دِرص
گدھے کا بچہ	جَحش
گوہ کا بچہ	حِسل
خرگوش کا بچہ	خِرنِق
ہاتھی کا بچہ	دَغفَل
شیر کا بچہ	شِبل
ہرن کا بچہ	خِشف
ریچھ کا بچہ	دُیسَم
سوٴر کا بچہ	خِنَّوص

لومڑی کا بچہ	ہِجْرِش
کُتّے کا پلا	جَرْو
شیر ببر کا بچہ	خِنْصِیْص
سنپولیا	حِرْبِش
چوزہ	فَرُّوْج
شُتُر مرغ کا بچہ	رَأْلٌ

۸- اَلْهَوَاءُ وَالْفُصُوْلُ
(آب و ہوا اور موسم)

ہوا	رِیْح
آندھی	اَلرِّیْحُ الْعَاصِفَةُ
عمدہ ہوا صبح کی	نَسِیْم
ٹھنڈی ہوا	رِیْحٌ بَارِد
نمی والی ہوا	رِیْحٌ بَلِیْل
مشرقی ہوا	اَلصَّبَاءُ
مغربی ہوا	اَلدَّبُوْر
سردی	بَرْد
گرمی	حَرّ
موسم	هَوَاء۔ فَصْل
خلا۔ فضا	فَضَاء
بادل	سَحَاب۔ غَمَام
آسمان	سَمَاء

بارش	مَطَر
ستارہ	نَجْم
چاند	قَمَر
سورج	شَمْس
دن	نَهَار
رات	لَیْل
صبح	صَبَاح
دوپہر	هَاجِرَة۔ ظُهْر
شام	مَسَاء
کل رات	اَلْبَارِحَةُ
بجلی	بَرْق
گرج	رَعْد
سایہ	ظِلّ
دھوپ	شَمْس
برف	ثَلْج
اوس	نَدٰی
اولے	بَرَد
شعاعیں	اَشِعَّة
سورج گرہن	خُسُوْف
چاند گرہن	کُسُوْف
بارش کی نماز	صَلٰوۃُ الْاِسْتِسْقَاء

چاندنی	نُوْرُ الْقَمَر
پہلی تاریخ کا چاند	هِلَال
چودھویں کا چاند	بَدْر
زمین	اَرْض
زہریلی ہوا	سَمُوْم
تیز ہوا	رِیْحٌ صَرْصَر
سخت بارش	مَطَرٌ وَابِل
چوطرفی ہوا	نَکْبَاء
تیز جھونکا	هُجُوْم
کنکر لانے والی ہوا	اَلْحَاصِبَة
گرم ہوا	اَلْحَرُوْر

۹- اَوْصَافُ النِّسَاءِ
(عورتوں کے اوصاف)

خوبصورت جوان عورت	خَوْد
خوش رو عورت	بَهْکَنَة
حیادار	خَفِرَة
خفیف آواز والی	رَخِیْمَة
میل کچیل سے بچنے والی	قَذُوْر
پاکدامن	حَصَان

کثیر الاولاد	نَثُور
دُلہن	عَرُوس
کم اولاد والی	نَزُور
بہت ہنسنے والی	مِضْحَاق
نر اولاد جننے والی	مِذْکَار
بیوقوف جننے والی	مِحْمَاق
توام جننے والی	مِتْآم
شریف جننے والی	مِنْجَاب
بیوہ	اَیِّم - اَرْمَلَة
کنواری	بِکْر - عَذْرَاء
ادھیڑ عمر	کَہْلَة
بہت موٹی	قَیْعَلَة
زبان دراز	سَلِیطَة
سخت آواز والی	صَہْصَلِق
جری عورت	قِرْصَع
فحش کلام عورت	جَعْبَة

۱۰- الصِّفَاتُ الْاِنْسَانِیَّة
(انسانی صفات)

محبت	مَحَبَّة - حُبّ
نفرت	تَنَفُّر
خاموشی	صُمْت - سُکُوت

غصہ	غَیْظ - غَضَب
خوشی	سُرُور - فَرْحَة
غمی	حُزْن
دشمنی	عَدَاوَة
دوستی	صَدَاقَة
حیرانی	تَعَجُّب
مدد	نَصْر - نُصْرَة
سچائی	صِدْق - صَدَاقَة
جھوٹ	کِذْب
لالچ	حِرْص - طَمَع
پیار	وُدّ - وِدَاد
جرأت	جُرْأَة - بَسَالَة
دلیری	جَسَارَة
عقلمندی	لُبّ
شرافت	نَجَابَة
سخاوت	جُود
کنجوسی	شُحّ - بُخْل
بزرگی	کَرَامَة
صبر	قَنَاعَة - صَبْر
بردباری	حِلْم
آرام	رَاحَة

افسوس	تَأَسُّف
ڈر	خَوْف
پاکدامنی	عِفَّة
فراست	ذَکَاء
پرہیزگاری	تَقْوٰی
سکون	سُکُون - هُدُوء
غرور	کِبْر - تَکَبُّر
میل	قَذَارَة - وَسَخ
صفائی	نَظَافَة
قصور	تَقْصِیر - جُرْم
لغزش	زَلَّة
بھول	نِسْیَان
امانتداری	اَمَانَة
گناہ	ذَنْب
سنگدلی	قَسَاوَة
مکر	رِیَاء
بے علمی - نادانی	جَہَالَة
بہادری	شَجَاعَة
بزدلی	جُبْن
ناامیدی	یَأْس
اُمید	اَمَل

بسیار خوری	بِطَانَة	فراخی	یُسر	پیاس	عَطش
چغلی	نَمِیمَة	تنگی	عُسر	بھوک	جُوع
لاپرواہی	اِہمال	خالی۔ نامراد	مَحرُوم	چھوٹا	قَصِیر
دھوکا	خُدعَة	بدقسمت	شَقِیّ	ہنسی	ضِحک
رنج	مَلال۔ قَلق	گمنامی	خُمُولَة	خواہش	اِشتِہَا
بے چینی	اِضطِرَاب	خوش قسمت	مَجدُود	طاقت	قُوَّة
آسان	سَہل	اجازت	اِبَاحَة	رنگ	لَون
مشکل	صَعب	جائز	حَلَال	نیند	نَوم
بریت	بَرَاءَة	ناجائز	حَرَام	اونگھ	نُعَاس
تنگدستی	فَقر	لمبائی	طُول	موٹا	سَمِین
خوشامد	تَمَلُّق	بلندی	رِفعَت	موٹاپا	سِمَن
بڑائی	فَضِیلَة	چوڑائی	عَرض	رونا	بُکَاء
مشکل	صُعُوبَة	کام	عَمَل۔ فِعل	چال	مَشی
رشک	غِبطَة	کھیل کود	لَہو و لَعِب	گفتگو	تَکَلُّم
حسد	حَسَد	پسینہ	عَرَق	دبلا	نَحِیف
حیلہ سازی	اِحتِیَال	سانس	تنفس	خواب	حُلم
خود پسندی	عُجب	لمبا	طَوِیل	گفتگو	کلام۔ تَکَلُّم
غلامی	رِقیت۔ عُبُودِیة	چوڑا	عَرِیض	عادات	اَخلاق
غصہ	غَیظ۔ مَقت	خوبصورتی	جَمَال۔ حُسن	جمائی	تَثَاؤُب
ذلت	ذِلَّة۔ ہَوَان	بدصورتی	قُبح	لمبے پر تلے کا	طَوِیلُ النِّجَاد
بدی	خُبَاثَة	مسکراہٹ	تَبَسُّم	آواز	صَوت

۱۱- اَلْاَوْقَاتُ وَالْفُصُوْلُ

(وقت اور موسم)

(۱) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ - ہفتہ کے دن

اتوار	یَوْمُ الْاَحَدِ
پیر	یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ
منگل	یَوْمُ الثُّلَاثَاءِ
بدھ	یَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ
جمعرات	یَوْمُ الْخَمِیْسِ
جمعہ	یَوْمُ الْجُمُعَةِ
ہفتہ	یَوْمُ السَّبْتِ

اَلشُّهُوْرُ الْعَرَبِیَّةُ - عربی مہینے

اَلْمُحَرَّمُ - صَفَرُ - رَبِیْعُ الْاَوَّلِ
رَبِیْعُ الْآخِرِ - جُمَادَی الْاُوْلٰی
جُمَادَی الْآخِرَةُ - رَجَبُ
شَعْبَانُ - رَمَضَانُ - شَوَّالُ
ذُوالْقَعْدَةِ - ذُوالْحِجَّةِ

اَلشُّهُوْرُ الْاِنْكِلِیْزِیَّةُ - انگریزی مہینے

جنوری	یَنَایِرُ
فروری	فَبْرَایِرُ
مارچ	مَارِسُ
اپریل	اِبْرِیْلُ
مئی	مَایُو
جون	یُوْنِیُو
جولائی	یُوْلِیُو
اگست	اَغُسْطُسُ
ستمبر	سَبْتَمْبَرُ
اکتوبر	اُكْتُوْبَرُ
نومبر	نُوْفَمْبَرُ
دسمبر	دِیْسَمْبَرُ

اَلْفُصُوْلُ (موسم)

بہار	اَلرَّبِیْعُ
خزاں	اَلْخَرِیْفُ
گرما	اَلصَّیْفُ
سرما	اَلشِّتَاءُ

۱۲- اَسْمَاءُ السَّاعَاتِ

(گھنٹوں کے نام)

سَاعَاتُ النَّهَارِ - دن کے گھنٹے

اَلشُّرُوْقُ - اَلْبُكُوْرُ - اَلْغُدْوَةُ -
اَلضُّحٰی - اَلْهَاجِرَةُ - اَلظَّهِیْرَةُ
اَلرَّوَاحُ - اَلْعَصْرُ - اَلْقَصْرُ -
اَلْاَصِیْلُ - اَلْعَشِیُّ - اَلْغُرُوْبُ -

سَاعَاتُ اللَّیْلِ (رات کے گھنٹے)

اَلشَّفَقُ - اَلْغَسَقُ - اَلْعَتَمَةُ -
اَلسُّدْفَةُ - اَلْجُهْمَةُ - اَلزُّلَّةُ -
اَلزُّلْفَةُ - اَلْبُهْرَةُ - اَلسَّحَرُ -
اَلْفَجْرُ - اَلصُّبْحُ - اَلصَّبَاحُ -

۱۳- اَلطُّیُوْرُ وَحَشَرَاتُ الْاَرْضِ

(پرندے اور کیڑے مکوڑے)

ابابیل	خُطَّافٌ
الّو	بُوْمٌ
باز	شَاهِیْنٌ، صَقْرٌ
باز کا بچہ	نُقَیْشِمٌ
بٹیر	سُمَانَاةٌ
بلبل	هَزَارٌ، بُلْبُلٌ
چڑیا	عُصْفُوْرٌ
کبوتر	حَمَامٌ
کبوتری	حَمَامَةٌ
کوا	غُرَابٌ
کونج - سارس	کُرْكِیٌّ
کبوتر کا بچہ	جَوْزَلٌ
مور	طَاؤُسٌ
سارس - بگلا	لَقْلَقٌ

ہُدہُد	هُدْهُد
گِدھ	نَسْر
بڑی گدھ	قَشْعَم
تیتر	دَرَّاج
طوطا	بَبَّغَا
ٹرٹیٹر	حَيْقُطَان
نر اُلّو	نُيَّاد
چیونٹی	نَمْلَة
مکھی	ذُبَاب
شہد کی مکھی	يَعْسُوب - نَحْل
مچھر	بَقّ
کیڑا	دُود
بچھو	عَقْرَب
سانپ	حَيَّة
اژدہا	أَفْعَى - ثُعْبَان
بھڑ	ذُنْبُور
چھپکلی	وَزَغَة
ٹڈی دل	جَرَاد
مادہ اُلّو	بُومَة

۱۴- تَرْتِيبُ دَرَجَاتِ عُمْرِ الرَّجُل
(آدمی کی عمر کے درجوں کی ترتیب)

بچہ رحم مادر میں	جَنِين
پیدا ہوتے وقت	وَلِيد
سات دن سے کم کا	صَدِيغ
دودھ پیتا	رَضِيع
دودھ چھڑایا گیا	فَطِيم
ڈھائی تین سال کا	جَحْوَش
رینگ کر چلنے والا	دَارِج
پانچ بالشت لمبا	خُمَاسِي
جس کے دانت گر گئے	مُثَّغِر
دس سال سے زیادہ	مُتَرَعْرِع
قریب البلوغ	يَافِع
نوجوان	فَتًى
پورا جوان	مُجْتَمِع
۳۰ سے ۴۰ سال تک	شَابّ
۴۰ سال سے اوپر	كَهْل
بوڑھا	شَيْخ
بہت بوڑھا	شَيْخ فَانٍ

۱۵- أَدَوَاتُ الْكِتَابَةِ وَ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا
(لکھائی کا سامان اور متعلقہ چیزیں)

لکھائی	كِتَابَة
پڑھائی	قِرَاءَة
سکول	مَدْرَسَة
پرائمری سکول	مَدْرَسَة اِبْتِدَائِيَّة
ہائی سکول	مَدْرَسَة تَجْهِيزِيَّة
کالج	كُلِّيَّة
یونیورسٹی	جَامِعَة - بَيْتُ الْعُلُوم
طالب علم	طَالِب - مُتَعَلِّم
شاگرد	تِلْمِيذ
اُستاد	أُسْتَاذ - مُعَلِّم
ڈسک	دُرْج
میز	طَاوِلَة
سٹول	اِسْكَمْلَة
قلم	قَلَم
پنسل	قَلَمُ الرَّصَاص
ہولڈر	قَلَمُ حَدِيدٍ
دوات	مَحْبَرَة
سیاہی	حِبْر
لائبریری	خِزَانَة - دَارُ الْخَزَائِن
کاغذ	قِرْطَاس

صفحہ - ورقہ	وَرَق
کتاب	کِتَاب
تختہ کاغذ	طَلْحِيَّة، قِرْطَاس
سیاہی چوس	نَشَّاف
سٹ سکویر	کُوس
پیمانہ	مِسْطَرَة
پرکار	اَلْفِرْجَار - بِرْكَار
چاقو	مِبْرَاة
قینچی	مِقْرَاض
کاپی	كُرَّاسَة
رجسٹر	دَفْتَر
نب	رِيشَة
نیزہ قلم کا	يَرَاعَة
ربڑ	مِحَايَة
جلد والی کتاب	كِتَابٌ مُجَلَّد
بغیر جلد کے	غَيْرُ مُجَلَّدٍ
کتب خانہ	مَكْتَبَة
قلمدان	مِقْلَمَة
بلیک بورڈ	[illegible]
کرسی	كُرْسِيّ
ہولڈر	[illegible]

۱۶ - أَسْمَاءُ الْأَصْوَاتِ
(آوازوں کے نام)

ہنڈیا کے ابلنے کی آواز	اَلنَّشِيشُ
بچہ جننے والی کی آواز	اَلرَّنِينُ
میت پر رونے کی آواز	اَلنُّوَاحُ
گرج کی آواز	اَلْهَيْعَنُ
مرغی کی آواز	اَلنَّقِيقُ
ہتھیار اور کاغذ کی آواز	اَلْقَعْقَعَةُ
آگ اور گدھے کی آواز	اَلزَّفِيرُ
گھوڑے کی ہنہناہٹ	اَلصَّهِيلُ
پتوں کی حرکت کی آواز	اَلْحَفِيفُ
لوہے کی آواز	اَلصَّلِيلُ
مکھی اور مچھر کی آواز	اَلطَّنِينُ
ہاتھی کی چنگھاڑ	اَلْأَطِيطُ
پرندے اور پتنگے کی آواز	اَلتَّغْرِيدُ
قلم کی آواز	اَلصَّرِيرُ

۱۷ - اَلْأَثْمَارُ وَالْأَشْجَارُ
(پھل اور درخت)

امرود	كُمَّثْرَى
انگور	عِنَب
انار	رُمَّان
آڑو	خَوْخ
آم	مَنْجُو - اَنْبَج
اخروٹ	جَوْز
انجیر	تِين
اناناس	قَشْطَة - اَنَانَاس
پھل	فَوَاكِهُ
گنا	قَصَبُ السُّكَّرِ
بہی	سَفَرْجَلٌ
بادام	لَوْز
پستہ	فُسْتُق
خربوزہ	عَجُّور - بِطِّيخ
تربوز	حَبْحَب، بِطِّيخ أَخْضَر
زیتون	زَيْتُون
سیب	تُفَّاح
کیلا	مَوْز
لیمن	لَيْمُون
کھجور	تَمْر
خوبانی	مِشْمِش
ناشپاتی	اِجَّاص، كُمَّثْرَى
سنگترہ - نارنگی	بُرْتُقَال
چائے کا پودا	اَلْبُنُّ

کھجور کا درخت — نَخْلٌ
لوبان کا درخت - شَجَرَةُ اللُّبَانِ
لونگ کا پودا - شَجَرَةُ الْقَرَنْفُلِ
شہتوت — تُوْتٌ
گنا — قَصَبٌ
بیری — اَلسِّدْرُ
عود ہندی - اَلْعُوْدُ الْهِنْدِیُّ
شاہ بلوط - شَجَرَةُ الْبَلُّوْطِ
پان کا درخت - شَجَرَةُ التَّنْبُوْلِ
کافور کا پودا - شَجَرَةُ الْكَافُوْرِ
شہتوت کا درخت - شَجَرَةُ الْخَلِيْقِ

۱۸ - اَسْمَاءُ اَطْعِمَةِ الدَّعَوَاتِ
(دعوتی کھانوں کے نام)

مہمان کا کھانا — اَلْقِرَى
ضیافت کا کھانا - اَلْمَأْدُبَةُ
زائر کا کھانا - اَلتُّحْفَةُ
شادی کا کھانا - اَلْوَلِيْمَةُ
ولادت کا کھانا - اَلْخُرْسُ
مولود کے بال مونڈنے کا کھانا - اَلْعَقِيْقَةُ
ختنہ کا کھانا - اَلْعَذِيْرَةُ
ماتم کا کھانا — اَلْوَضِيْمَةُ
تعمیر عمارت کا کھانا - اَلْوَكِيْرَةُ

۱۹ - اَلْبُقُوْلُ (سبزیاں)

توری — بَاذِنْجَان
آلو — بَطَاطَا
بند گوبھی — مَلْفُوْفٌ
پیاز — بَصَلٌ
حلوہ کدو — يَقْطِيْنَةٌ
تمہ — حَنْظَلٌ
پودینہ - نَعْنَعَةٌ ج نَعْنَاعٌ
سبزیاں — خَضْرَوَاتٌ
سلاد — سَلَطَةٌ
شلغم — شَلْجَمٌ - لِفْتٌ
گاجر — جَزَرٌ
پھلیاں — لُوْبِيَا
رائی — خَرْدَلٌ
کدو - قَرْعَةٌ ج قَرْعٌ
کھیرا - خِيَارَةٌ ج خِيَارٌ
گوبھی — قُنَّبِيْطٌ
ٹماٹر — بَنَادُوْرَةٌ
مٹر - حِمَّصَةٌ ج حِمَّصٌ
مولی - شلغم — فُجْلٌ
لہسن — ثُوْمٌ

۲۰ - اَسْمَاءُ الْاَمْكِنَةِ وَمَحَلَّاتِ الْعَمَلِ
(مقامات اور کاروباری جگہوں کے نام)

جگہ — مَحَلٌّ
مکان، گھر — بَيْتٌ - دَارٌ
دروازہ — بَابٌ
صحن — عَقْوَةٌ
بیٹھک — اُوْضَةُ الْجُلُوْسِ
آرام خانہ - بَيْتُ الْاِسْتِرَاحَةِ
کھڑکی — نَافِذَةٌ
روشندان — شُبَّاكٌ
باورچی خانہ — مَطْبَخٌ
غسل خانہ — حَمَّامٌ
پاخانہ — بَيْتُ الْخَلَاءِ
بازار — سُوْقٌ
دکان — دُكَّانٌ - حَانُوْتٌ

سرائے	خان
قہوہ خانہ	قہوۃ
ہوٹل	فندق۔ ریستوران
گودام۔ ذخیرہ	مخزن
مسجد	مسجد
جامع مسجد	المسجد الجامع
گرجا	کنیسۃ۔ صومعۃ
مندر	بیت الاصنام
بت	صنم۔ ہیکل
[illegible]	[illegible] النوم
کارخانہ	معمل۔ مصنع
کمیلہ۔ مذبح	مجزرۃ
کاغذ کا کارخانہ	معمل ورق
شراب کا کارخانہ	معمل خمر
کپڑے کا کارخانہ	معمل الثوب
بیٹھنے کی جگہ	محفل

۲۱ - ادوات البیت
(گھر کا سامان)

گیٹ	شمع
فرنیچر	فروش
سامان	اثاث
گولی دھاگہ کی	کبۃ خیوط
بستر	فراش
کرسی	کرسی
ریل دھاگہ	مکب
میز	طاولۃ
صوفہ	مسند
تکیہ	وسادۃ
چادر	معطف۔ برد
سائبان	مظلۃ
کمبل	[illegible]
شمعدان	مسرجۃ
دری	طنفسۃ
تخت	دکۃ
کنگھی	مشط
پردہ	ستر
تخت	سریرۃ۔ اریکۃ
چراغ	سراج
لیمپ	مصباح
ہنڈیا	قدر

لوٹا	ابریق
گلاس	کاس۔ کتالۃ
پیالی	فنجان
پیالہ	کوب۔ قصعۃ
پلیٹ	طست
ہاون دستہ۔ ہاون	مہراس
چمچہ	ملعقۃ
لگن	حاسۃ
ڈولی۔ پالکی	محفۃ
گھڑی	ساعۃ
سرمچو	مکحل
زنجیر	سلسلۃ
برش	فرشاۃ
پلیٹ۔ تھال	طبق
چائے کی پیالی	فنجان الشای
دودھ دانی	ابریق اللبن
بستے	غویطۃ
چھری	مدیۃ۔ سکین
کانٹا	شوکۃ
چاقو	مبراۃ
دسترخوان	خوان۔ مائدۃ

سرمہ دانی	مُکحُلَۃ
ماچس	کِبْرِیت
ڈبیہ	صُنْدُوقُ الکِبْرِیت
ٹوکری	مِقْطَف
فرائنگ پین	مِقْلاۃ
تولیہ	مِنْشَفَۃ
دستہ	عُروۃ
ترازو	میزان
جھاڑو	مِکنسۃ
انگیٹھی	مِجْمَرۃ
چھلنی	مُنخل
صابن	صابون
تیل	زیت۔ عطر
اُسترہ	موسیٰ
مشک	سقاء
بوتل	قنینۃ
اسفنج	سِفنج
دروازہ و پردہ	سِجف
چمچی دستی	خاروش
لکڑی کا مٹکا	برمیل
پھاٹک چھتی	رِتاج

۲۲۲۔ اَلْفاظ متضادۃ معانیہا

(الفاظ جن کے معنی متضاد (عکس) ہیں)

اَلغَرِیْمُ	قرضدار۔ قرضخواہ
المَوْلیٰ	آقا۔ غلام
اَلزَّوْج	خاوند۔ بیوی
اَلْبَیْعُ	خرید۔ فروخت
وَراء	آگے۔ پیچھے
الصَّرِیم	صبح۔ رات
اَلْجَلَل	مشکل۔ آسان
اَلْجَوْنُ	سیاہ۔ سفید
اَلْخَشِیْبُ	تلوار صیقل شدہ
	تلوار جس پر صیقل کے

۲۲۳۔ اَلْمَلْبُوسات وَمَا یَتَعَلَّقُہا

لباس اور اس سے متعلقہ اشیاء

قمیص	قَمِیْص
شلوار	سِرْوال
ٹوپی	قَلَنْسُوَۃ

انگریزی ٹوپی	بُرْنِیْطَۃ
پگڑی	عِمامَۃ
ترکی ٹوپی	طَرْبُوش
پتلون	بنطلون
کوٹ	سُتْرَۃ
اوورکوٹ	جُبَّۃ
واسکٹ	صُدَیْرِیَّۃ
جوتی	حِذاء۔ مداس
موزہ	[illegible]
بُوٹ	جُزْمَۃ
چھڑی	عَصا
سلیپر	بابُوج
جراب	جَوْرَب
رُومال	مِنْدِیل
ہار	قِلادَۃ
ازاربند	تِکَّۃ
کالر	یاقَۃ
تہبند	إزار
انگوٹھی	خاتَم
کنگن	سِوار
بالی	قُرْط

پازیب	خَلخَال
زیور	حِلیَة
اوڑھنی دوپٹہ	خِمَار
تھیلا۔ بٹوہ	کِیس
چھتری	شَمسِیَّة
گریبان	جَیب
کنگھی	مُشط
آئینہ	مِرآة
سوئی	اِبرَة
عطر۔ خوشبو	عِطر
پن	دَبُّوس
برقع	حِجَاب
فراک	فُستَان
نگینہ	فَصّ

۲۴۔ المأکولات والمشروبات

کھانے اور پینے کی چیزیں

روٹی	خُبز۔ عَیش
پھلکا	رَغِیف
ڈبل روٹی	عَیش اَفرَنجِی

گندم	حِنطَة۔ قَمح
جو	شَعِیر
چاول	اُرُزّ
آٹا	دَقِیق
گوندھا ہوا آٹا	عَجِین
مکی	ذَرَة۔ ذُرَة
شوربا	ثَرِید۔ مَرَق
گھی	سَمن
مکھن	زُبدَة
گوشت	لَحم
بکرے کا گوشت	لَحمُ مَعز
بھیڑ کا گوشت	لَحمُ ضَأن
گائے کا گوشت	لَحمُ بَقَرَة
قیمہ	لَحمٌ مَفرُوم
ہرن کا گوشت	لَحمُ ظَبی
بھنا ہوا گوشت	لَحمٌ مَشوِیّ
انڈا	بَیضَة
مچھلی	سَمَک
سرکہ	خَلّ
دودھ	لَبَن
تازہ دودھ	حَلِیب

شربت	شَرَاب
شراب	خَمر
انگور کی شراب	نَبِیذ
لیمن	لَیمُونَادَة
پنیر	جُبن
شہد	عَسَل
چائے	بُنّ۔ شَای
مسور کی دال	عَدَس
دہی	رائب
مربہ	مُرَبّیٰ
کھانڈ	سُکَّر
بالائی	قِشطَة
اچار	مُخَلَّل
رس۔ نچوڑ	عَصِیر
مٹھائی	حُلوِیَات
نمک	مِلح
کالی مرچ	فِلفِل
تیل۔ روغن	زَیت

۲۵۔ المساحات والاشکال

(پیمائش و شکلیں)

تعمیر	عِمَارَة۔ بِنَاء

بُنیاد	اَسَاس
گول	مُسْتَدِیر
گولائی۔ محیط	اَلْاِسْتِدَارَۃ
لمبا	طَوِیل
لمبائی	طُول۔ طَوَالَۃ
چوڑا	عَرِیض
چوڑائی	عَرْض
اُونچا	رَفِیع۔ مُرْتَفِع
بلندی	رِفْعَۃ۔ اِرْتِفَاع
گہرا	عَمِیق
گہرائی	عُمْق
چپٹا	مُسَطَّح
درمیانی۔ درمیان	وَسَط
نوکدار	مَخْرُوطِیّ
انڈے جیسی گول	بَیْضَاوِیّ
کھوکھلا	مُجَوَّف
تین کونوں والی شکل	مُثَلَّث
چار کونوں والی	مُرَبَّع
پانچ کونوں والی	مُخَمَّس
چھ کونوں والی	مُسَدَّس
سات کونوں والی	مُسَبَّع
آٹھ کونوں والی	مُثَمَّن
دائرہ	دَائِرَۃ
محور	مِحْوَر

۲۶- اَلْجَوَاهِرُ الْمَعْدَنِيَّةُ

(معدنیات)

لوہا	حَدِید
فولاد	فُولَاذ
سونا	ذَهَب
چاندی	فِضَّۃ
پیتل	نُحَاس اَصْفَر
تانبہ	نُحَاس
پتھر	حَجَرَۃ
سلیٹ	لَوْحُ الْحَجَر
موتی	لُؤْلُؤ
لعل	یَاقُوت
سیسہ	رَصَاص
سُرمہ	اِثْمِد
نوشادر	نُوشَادِر
چونا	نُورَۃ
سنگِ مرمر	رُخَام
سوڈا	زَاج
مونگا	مَرْجَان
چاک	طَبَاشِیر
مقناطیس	مَغْنَاطِیس
ہیرا	اَلْمَاس
زمرد	زُمُرُّد
گندھک	کِبْرِیت
کیچڑ	وَحْل
گوند	صَمْغ

۲۷- اَلْمَذَاهِبُ الْمُخْتَلِفَةُ وَاَهْلُهَا

(مختلف مذاہب اور ان کے ماننے والے)

اسلام	اَلْاِسْلَام
وحدتِ الٰہی	اَلتَّوْحِید
مسلمان	مُسْلِم
عیسائیت	اَلنَّصْرَانِیَّۃ۔ اَلْمَسِیحِیَّۃ
عیسائی	نَصْرَانِیّ۔ مَسِیحِیّ

یہودی مذہب	اَلْیَھُوْدِیَّۃُ
یہودی لوگ	اَلْیَھُوْدُ
پارسی مذہب	مَجُوْسِیَّۃٌ
پارسی لوگ	مَجُوْسِیُّوْنَ
ہندو مت	ھِنْدُوْکِیَّۃٌ
ہندو لوگ	اَلْھُنُوْدُ
بدھ مت	بُدْھِیَّۃٌ
بدھ کو ماننے والے	اَلْبُدْھَۃُ
بے دینی	اِلْحَادٌ
بے دین لوگ	مُلْحِدُوْنَ
دہریہ	صَابِئِی - مُلْحِدٌ
کمیونزم	اِشْتِرَاکِیَّۃٌ
کمیونسٹ	اِشْتِرَاکِیُّوْنَ
سکھ مت	سِیْخِیْسَۃٌ
سکھ	سِیْخُوْنَ
بت پرستی	شِرْکٌ
بت پرست	مُشْرِکُوْنَ
خدا کو نہ ماننا	اِنْکَارٌ - کُفْرٌ
خدا کے منکر	مُنْکِرُوْنَ / کُفَّارٌ

۲۸- اَسْمَاءُ الْمَمَالِكِ وَسُكَّانِهَا

(مختلف ملکوں اور اُن کے رہنے والوں کے نام)

ایشیا	آسِیَا
ایشیائی	آسِیَائِیٌّ
یورپ	اُوْرُوْبَا
یورپین	اُوْرُوْبَائِیٌّ
افریقہ	اَفْرِیْقِیَۃ
افریقی	اَفْرِیْقِیٌّ
امریکہ	اَمْرِیْکَا
امریکن	اَمْرِیْکِیٌّ
انگلستان	اِنْکِلْتَرَا
انگریز	اِنْکِلِیْزِیٌّ
پاکستان	اَلْبَاکِسْتَانُ
پاکستانی	اَلْبَاکِسْتَانِیٌّ
جرمنی	اَلْمَانِیَا
جرمن	اَلْمَانِیٌّ
اٹلی	اِیْطَالِیَا
اطالوی	اِیْطَالِیٌّ

بلجیم	بَلْجِیْکَا
بلجیم کا باشندہ	بَلْجِیْکِیٌّ
ترکی	تُرْکِیَا
ترک	اَلتُّرْكُ
سپین	اَسْبَانِیَا
ہسپانوی	اَسْبَانِیٌّ
روس	رُوْسِیَا
روسی	رُوْسِیٌّ
ریاستہائے متحدہ امریکہ	اَلْوِلَایَاتُ الْمُتَّحِدَۃُ الْاَمْرِیْکِیَّۃُ
یو - این - او	تَنْظِیْمُ الْاَقْوَامِ الْمُتَّحِدَۃِ
مسلم لیگ	تَنْظِیْمُ الرَّابِطَۃِ الْاِسْلَامِیَّۃِ
کانگرس	کَانْجْرَس
جماعت اسلامی	اَلْجَمَاعَۃُ الْاِسْلَامِیَّۃُ
جمعیت علمائے اسلام	جَمْعِیَّۃُ الْعُلَمَاءِ الْاِسْلَامِ
جناح عوامی لیگ	اَلرَّابِطَۃُ الْجِنَاحِیَّۃُ الْعَوَامِیَّۃُ

فرانس	فَرَنْسَا
فرانسیسی	فَرَنْسَاوِیّ
عرب	اَلْعَرَبُ
عربی	اَلْعَرَبِیُّ
ہندوستان	اَلْہِنْدُ
ہندوستانی	اَلْہِنْدِیُّ

۲۹- اَلْعَسْكَرُ وَمَا يَتَعَلَّقُهٗ
(فوج اور اس سے متعلقہ اشیاء)

تلوار	سَيْفٌ
لشکر	جَيْشٌ
امدادی پولیس	بُولِيسُ اِضَافِيٌّ
الارم	اِنْذَارٌ
بارود میگزین	ذَخِيْرَةٌ
حملہ	مُهَاجَمَةٌ
دشمن	عَدُوٌّ
ڈھال	تُرْسٌ
کیمپ	مُعَسْكَرٌ
ترکش	كِنَانَةٌ
مشق	تَمْرِيْنٌ

جھنڈا	عَلَمٌ - لِوَاءٌ
صلح	هُدْنَةٌ
ہوائی اڈہ	مَطَارٌ
نیام	غِمْدٌ
توپ	مِدْفَعٌ
بھگوڑا	هَارِبٌ
لڑائی	مَعْرَكَةٌ
بگل	نَفِيْرٌ - بُوْقٌ
محاصرہ	حِصَارٌ
قلعہ	حِصْنٌ
پولیس	بُولِيْسٌ، شُرْطَةٌ
غدار	غَدَّارٌ، خَائِنٌ
بحری بیڑا	اُسْطُوْلٌ
بیلچہ	رَفْشٌ
جنگی جہاز	سَفِيْنَةٌ حَرْبِيَّةٌ
نقشہ	خَارِطَةٌ
گولی	رَصَاصَةٌ
گاڑی	عَرَبَةٌ
بم	قُنْبُلٌ
کرفیو	مَنْعُ التَّجَوُّلِ
ٹینک	دَبَّابَةٌ

سنتری	حَارِسٌ
رائفل	بَارُوْدَةٌ
مشین گن	رَشَّاشٌ
لائٹ ہاؤس	مَنَارٌ
پیادہ فوج	مُشَاةٌ
بٹالین	طَابُوْرٌ
کارتوس	خَرْطُوْشٌ
فرسٹ ایڈ	اِسْعَافٌ اَوَّلِيٌّ
چلہ کمان	وَتَرٌ
رسالہ	خَيَّالِيَّةٌ
کورٹ مارشل	مَحْكَمَةٌ عَسْكَرِيَّةٌ
کیموفلیج	تَنَكُّرٌ
قلعہ بندی	تَحْصِيْنَاتٌ
ہوائی نقاب	قِنَاعٌ
رضاکار	مُتَطَوِّعٌ
گوپھیا	مِقْلَاعٌ
قیدی	اَسِيْرٌ
بادبان	قِلْعٌ
افسر	ضَابِطٌ
اطلاع	اِخْبَارٌ
پرائیویٹ	بِيَادِيٌّ

یونیفارم — بَدْلَةٌ رَسْمِیَّةٌ
سرنگ - سرداب — نَفَقٌ
زہریلی بو — غَازٌ مُسَمَّمٌ
پستول — طَبَنْجَةٌ
ہیڈکوارٹرز - مَرْکَزُ الْقَائِدِ الْعَامِّ
فتح — نَصْرٌ
شکست — اِنْهِزَامٌ
ہتھیار ڈالنا — تَسْلِیْمٌ
پسپائی — اِدْبَارٌ
رجمنٹ — آلَای
پراپیگنڈہ — دِعَایَةٌ
امن — صُلْحٌ
اسکارٹ — خَفِیْرٌ
آرمرڈ کار — سَیَّارَةٌ مُدَرَّعَةٌ
انٹی ایر کرافٹ گن - مِدْفَعٌ مُضَادٌّ لِلطَّائِرَاتِ
خود — خُوْذَةٌ
زرہ — دِرْعٌ

۴۴ - السِّیَاسَاتُ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا
(سیاست اور اس سے متعلقہ اشیاء)

بادشاہ — مَلِکٌ
گورنر جنرل - اَلْحَاکِمُ الْعَامُّ
ڈکٹیٹرشپ - دِکْتَاتُوْرِیَّةٌ
وزیر — وَزِیْرٌ
آزادی — حُرِّیَّةٌ
آزادی تقریر — حُرِّیَّةُ الْکَلَامِ
بحث — مُنَاقَشَةٌ
بائیکاٹ — مُقَاطَعَةٌ
جمہوریت — جُمْهُوْرِیَّةٌ
بادشاہی — مَلَکِیَّةٌ
الیکشن — اِنْتِخَابٌ
ووٹ — صَوْتٌ
کانفرنس — مُؤْتَمَرٌ
بجٹ — مِیْزَانِیَّةٌ
دارالعوام - مَجْلِسُ النُّوَّابِ
دارالخواص - مَجْلِسُ الْأَعْیَانِ
یادداشت — مُذَکِّرَةٌ
لیڈر — زَعِیْمٌ - قَائِدٌ
سوشلزم - اِشْتِرَاکِیَّتٌ
سوشلسٹ - اِشْتِرَاکِیٌّ
پناہ گزین — لَاجِیٌٔ
پارٹی — حِزْبٌ
صدر — رَئِیْسٌ
اپوزیشن - الْمُعَارِضَةُ
ٹیکس — ضَرَائِبُ
آزادی — اِسْتِقْلَالٌ
نظم وضبط — نِظَامٌ
میٹنگ - اِجْتِمَاعٌ
فاشزم - فَاشِسْتِیَّةٌ
کمیونسٹ — شُیُوْعِیٌّ
شہری — مَدَنِیٌّ
میجارٹی — اَکْثَرِیَّةٌ
مناریٹی — اَقَلِّیَّةٌ
کمیٹی — لَجْنَةٌ
انٹرنیشنل — دَوْلِیٌّ
مردم شماری — اِحْصَاءٌ
بیکاری — بِطَالَةٌ
ردِ عمل — رَجْعِیَّةٌ
میونسپل کمیٹی — مَلَدِیَّةٌ
امیدوار — مُرَشَّحٌ
مینڈیٹ — اِنْتِدَابٌ
سنسرشپ — رَقَابَةٌ
آزادی پسند پارٹی — حِزْبُ الْأَحْرَارِ

ہز میجسٹی — جلالۃ الملک
قوم پرستی — وطنیۃ
غیر جانبداری — حالۃ الحیاد
سیاستدان — سائس
پریس — صحافۃ
رائے عامہ — الرأی العام
مالیات — دخل
انقلاب — ثورۃ
جداگانہ — انفصال
وائسرائے — نائب ملک
سٹیٹسٹکس — احصائیات
تقریر — خطاب
وزارت خارجہ — وزارۃ الخارجیۃ
وزیر آبادیات — وزیر المستعمرات
وزارت انصاف — وزارۃ الحقانیۃ
وزیر تعلیم — وزیر المعارف

۱۳۔ التجارۃ وما یتعلقھا
(تجارت اور اس سے متعلقہ اشیاء)

بنک — بنکہ
کرنسی — عملۃ

امپورٹر — تاجر بالواردات
ایکسپورٹر — تاجر بالصادرات
نفع — ربح
نیلامی — مزاد
کارمختار — وکیل
ایجنٹ — عمیل
خط و کتابت — مراسلۃ
فرم — محل
فہرست قیمت — قائمۃ الاسعار
میزان — مجموع
ایڈورٹائزمنٹ — اعلان
اوسط — عوادیۃ
نقصان — خسارۃ
قسطوں پر — بالتقسیط
بھاؤ، قیمت — سعر
دستخط — امضاء
ضامن — کفیل
کنٹریکٹ — قنطراتو
دیوالیہ — مفلس
قرض — دین
مقروض — مدیون

بیمہ — تأمین
رسید — وصل
حصہ — سہم
منڈی، بازار — سوق
فائل — اضبارۃ
کمپنی — شرکۃ
بل — حوالۃ
ڈائرکٹر — مدیر
سود — ربو، فائظ
رجسٹرڈ لیٹر — مکتوب مسوکر
ضمانت — کفالۃ
لمیٹڈ کمپنی — شرکۃ محدودۃ الضمان
گراوٹ — سقوط
کمیشن — قومسیون
بانڈ — سند
ملازم — خادم، مستخدم
تنخواہ — راتب
نمونہ — انموذج
برآمد — تصدیر
دلال — سمسار

فروخت — بَيْع
سرکلر — شَرْكُوْلَادِيَّة
چیک — حَوَالَة
گاہک — مُشْتَرٍ
نقدی — عُمْلَة
سرمایہ — رَأْسُمَال

٣٢ - اَلْمُتَفَرِّقَاتُ

پولیس مین — شُرْطِيٌّ
سپرنٹنڈنٹ پولیس — صَاحِبُ الشُّرْطَةِ
پولیس سٹیشن — قَرَاقُوْل
کچہری — دِيْوَان
ڈاک خانہ — بُوْسْطَة
سٹیشن — مَحَطَّة
ریلوے لائن — سِكَّةُ الْحَدِيْدِ
ریل گاڑی — قِطَار
ڈاک گاڑی — قِطَارُ الْبَرِيْد
ریلوے دفتر — إِدَارَةُ السِّكَّةِ الْحَدِيْدِ

سلیپر — بَابُوْج
ہوائی ڈاک — بَرِيْدٌ جَوِّيٌّ
پروگرام — بَرْنَامَج
بس — بَاصٌ
پاسپورٹ — جَوَازُ سَفَرٍ
فصل — حَصِيْدَة
فوراً - ابھی — حَالاً
نوالہ - سوپ — غَزَل
کسٹم — جُمْرُك
کسٹم آفس - إِدَارَةُ الْجُمْرُك
کسٹم آفیسر - مَأْمُوْرُ الْجُمْرُك
براڈکاسٹ — إِذَاعَة
فیس — أُجْرَة
کباب — كَبَاب
پونڈ - گنی — جُنَيْهَة
ابھی تک — بَعْدُ
عمارت — مَبْنًى
بندرگاہ — بَنْدَر - مِيْنَا
تاجروں کا سردار - شَاه بَنْدَر
سیٹنگ — مُلْتَقًى
عینک — نَظَّارَة

فرسٹ کلاس - دَرَجَةٌ أُوْلٰى
سوٹ کیس — شَنْطَة
انٹر کلاس — دَرَجَة وَاسِطَة
گلی - سڑک — شَارِع
اون — صُوْف
تار — بَرْقِيَّة
ٹکٹ — تَذْكِرَة
تھیٹر — مَسْرَح
دوربین — مِنْظَار
موسم — طَقْس
بحری جہاز — مَرْكَب
مجمع — زَحْمَة
طوفان — زَوْبَعَة
ہیرا - جواہر — جَوْهَر
سامان — عَفْش
گاڑی — عَرَبَة
ڈرائیور — سَائِق
صندوق — عُلْبَة
زائر — سَيَّاح
تمباکو — تَبْغ - تُتُن
گھنٹی — جَرَس

ہل	مِحْرَاث	چشمہ	عَيْن	ٹیکس	رُسُوم
درانتی	مِنْجَل	کھاڑی	خَلِيج	حِصّہ داران	شُرَكَاءُ
کھاد	زِبْل	وادی	وَادٍ	مال	بَضَائِعُ
کپاس	قُطْن	میدان	صَعِيد	دھاگا	خَيْط
کاشتکاری	زِرَاعَة	پہاڑ	جَبَل	بستر	مَضْجَعُ
کھیت	حَقْل	دریا	نَهْر	گلاب کا پھول	وَرْد
رہٹ	دُوْلَاب	سمندر	بحر	بنفشہ	بَنَفْسَج
تالاب	حَوْض	جال	شَبَكَة	نرگس	نَرْجَس
سیکنڈ	ثَانِيَة	تیراکی	سَبَاحَة	دارالخلافہ	عَاصِمَة
منٹ	دَقِيقَة	غوطہ خور	غَوَّاص	ہسپتال	مُسْتَشْفَى
گھنٹہ	سَاعَة	بندوق	بُنْدُقِيَة	عجائب گھر	مَتْحَف
سال	عَام، حَوْل	تلوار	سَيْف	آگ بجھانے کا انجن	مِطْفَاة
صدی	قَرْن	کارتوس	فَشَكَة	دربان	بَوَّاب
ایندھن	حَطَب	محاصرہ کا سامان	آلَاتُ الْحِصَارِ	چوکیدار	حَرَسِيّ
کوئلہ	فَحْم	پتھر مار مشین	مَنْجَنِيق	دودھ پلانیوالی	مُرْضِعَة
دھواں	دُخَان	کنارہ	شَاطِئ	ریڈیو	اَشْعَاعِيّ
راکھ	رَمَاد	جراحی	عِلْمُ الْجِرَاحَةِ	وائرلیس	لَاسِلْكِي
شعلہ	لَهَب	فارمیسی	صَيْدَلَة	سینما	سِينِمَا
پہیلی، معمہ	اُحْجِيَة	کیمسٹ	كِيمِيَاء	تار	تِلِغْرَاف
قلی	حَامِل	پیادہ پائی	تَرَجُّل	ٹیلیفون	تِلِفُون
کوآں	بِئْر	سائیکل	دَرَّاجَة	کیمرہ	آلَةُ التَّصْوِيرِ

تھرمامیٹر — میزان الحرارة
ٹائپ رائیٹر — آلة للکتابة
مقصد — أرب
مزدور — أجیر
انجن — قاطر - قاطرة
بجلی — کھرباء
کھلونا — ملعبة
یتیمی — یُتم
ناشتہ — فطور
دوپہر کا کھانا — غداء
رات کا کھانا — عشاء
سٹال — إصطبل
شہنشاہ — امبراطور
ٹھکانا — مأوی
بھاپ — بخار
چتکبرا — أبلق
پیانو — بیانو
جرنیل — جنرال
سخت چٹان — جلمود
زن حاملہ — حبلی
تہوار — احتفال

شیطان — خنّاس
راستہ — درب
دُم — ذنب
کونہ۔ گوشہ — زاویة
میزپوش — سماط
میدان — ساحة
کوڑا — سوط
سگریٹ — سیگارة
سوڈا — صودة
گھاس — عشب - کلاء
سوکھی گھاس — حشیش
ایڈریس - سرخی — عنوان
پیاسا — عاطش، غلیل
دولہا — قِرَان
فلسفی — فیلسوف
کپتان — قبطان
چٹنی — تقدة
ڈکشنری — قاموس
خوبصورت — کویس
ملعون — لعین
شعلہ — لہیب

چراگاہ — مرج
مشین — ماکینة
پیشہ — مہنة
فیشن — موضة
بھیڑ — لغجة
انجینئر — مہندس
کیل۔ میخ — وتد
موقعہ — صدفة
ہال کمرہ — قاعة
یادداشت — ذکری
مشک — قربة
جڑی بوٹیاں — عقاقیر
نمائش — انظار
سامان — بضائع
کشتی چھوٹی — قارب
خوبصورت — أنیق
ایجنسی — توکیل
چندہ خریداری — بدل الاشتراك
سرنگ — سرداب
بوری — عدل

ڈائس	عَرَاسٌ	پنجہ	بُرْثُنٌ ج بَرَاثِنُ	گھنگرو	جُلْجُلٌ
اہرن	سَنْدَان	تھیلہ چارے والا	مِخْلَاةٌ	سیپی	وَدْعَةٌ۔ صَدَفٌ
قطب نما	اَلْحُكُّ	ڈول	دَلْوٌ	گانٹھ	عُقْدَةٌ
بچالی	نِیْرٌ	تونبا	رُبَابٌ	رندہ	مِنْجَرٌ
پنگھوڑا	مَهْدٌ	لگام	لِجَامٌ	خوشہ	عُنْقُودٌ
گھونسلہ	عُشٌّ	باگ	عِنَانٌ۔ مِقْوَدٌ	قلبوط	قَالِبٌ
ٹوکہ	سَاطُوْرٌ	کوہان	سَنَامٌ		

ضمیمہ نمبر ۹

مشقی حکایات برائے ترجمہ

مشق نمبر ۱

(الف) کوئی چور رات کے وقت مالک بن دینار کے گھر میں داخل ہوا۔ وہ اُس میں گھومتا پھرا۔ لیکن اُس نے اُس میں کچھ نہ پایا۔ جب اس نے نکل جانے کا ارادہ کیا۔ تو مالک نے اپنا سر اُٹھایا اور کہا۔ ارے تو نے دنیا چاہی اور اسے ہمارے ہاں نہ پایا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ چور نے کہا ہاں۔ پھر وہ مالک کی طرف بڑھا اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

(ب) ۱۔ یہ کسان کیا کرتا ہے ۲۔ کیا تم سب رسول کی تعریف کرنے والے ہو ۳۔ استاد صاحب تمہارے پیچھے کھڑے ہیں ۴۔ کیا تم چائے پیتے ہو ۵۔ جناب

میں ابھی تک بے گناہ ہوں۔

اشارات = (ا) ۱ دَخَلَ ۲ طَافَ بِهَا ۳ قَصَدَ ۴ رَفَعَ رَأْسَهُ ۵ يَا فُلَانُ ۶ هَلْ نَزِيلُنَا ۷ أَنْ تَتَوَجَّهَ ۸ تَقَدَّمَ ۹ تَابَ۔

(ب) ۱- فَلَّاحٌ ۳- خَلْفَكُمْ ۵- بَرِيٌّ ✦

مشق نمبر ۲

(ا) کہا جاتا ہے کہ تین آدمی کسی جنگل[۱] میں سفر کر رہے تھے۔ انہیں راستہ میں ایک تھیلی ملی جو سونے[۲] سے بھری ہوئی تھی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس سونے کو تین حصوں میں تقسیم[۳] کر لیں۔ لیکن تقسیم کرنے سے پہلے انہوں نے ایک آدمی کو کھانا[۴] لانے کے لئے بھیجا۔ جو آدمی کھانا لینے کے لئے گیا۔ اُس نے خود دوکان[۵] پر کھانا کھا لیا اور جو کھانا اپنے ساتھیوں کے لئے لے گیا اس میں زہر[۶] ملا دیا تاکہ سارا سونا وہ خود لے لے۔ جب وہ واپس لوٹا تو دوسرے دونوں آدمیوں نے اُسے جان سے مار[۷] ڈالا۔ اور اطمینان کے ساتھ کھانا کھا لیا اور تھوڑے عرصہ کے بعد وہ خود بھی زہر کے اثر سے مر گئے اور تھیلی وہیں کی وہیں پڑی[۸] رہی ✦

(ب) ۱- گھر سے پہلے پڑوسی کو تلاش کرو ۲- خالد- تم کب واپس آؤ گے ۳- آج سخت سردی ہے ۴- میں آج کالج نہیں جاؤں گا ۵- جامع مسجد کی طرف کونسا راستہ جاتا ہے؟

اشارات:- (ا) ۱ فِي بَادِيَةٍ ۲ صُرَّةً مَمْلُوءَةً بِالذَّهَبِ ۳ أَنْ يَقْسِمُوا ۴ لِيَأْتِيَ بِالطَّعَامِ ۵ دُكَّان ۶ مَزَجَ

بِاسْمِهِمْ ؎ قَتَلَا ؎ وَقَعَتْ ۔ مَكَثْنَ ۔

(ب) ۱۔ أَطْلُبُ الْجَارَ ۳۔ بَرْدُ شَدِيدٌ ۴۔ كُلِّيَّةٌ ۵۔ أَيُّ طَرِيقٍ ۔

مشق نمبر ۲

(الف) نماز کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن زکوٰۃ ہے۔ عام طور پر چونکہ عبادات کے سلسلہ میں نماز کے بعد روزے کا نام لیا جاتا ہے۔ اس لیے لوگ یہ سمجھے گئے ہیں کہ روزہ کی فضیلت زکوٰۃ سے زیادہ ہے مگر قرآن مجید سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز کے بعد سب سے بڑھ کر زکوٰۃ کی اہمیت ہے یہ دو بڑے ستون ہیں۔ جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ ان کے مٹنے کے بعد اسلام قائم نہیں رہ سکتا۔

(ب) ۱۔ یہ کتابیں مشکل ہیں ۲۔ دشمنوں کے ہاتھوں میں لمبے نیزے ہیں ۳۔ قاضی کی بیٹی کی دو آنکھیں چمکنے والی ہیں ۴۔ وہ دونوں حاکم ضلع کے بیٹے ہیں۔ ۵۔ باہمی ملاقات پر ۔

امتحانات: (الف) ؎ أَكْبَرُ الْأَرْكَانِ ؎ عَلَى الْعُلُومِ ؎ يُذْكَرُ ؎ أَخَذَ ۔۔ يَفْهَمُونَ ؎ الزَّكٰوةُ هِيَ أَكْثَرُ الْأَعْمَالِ كُلِّهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ ؎ عِمَادَانِ ؎ تَقُومُ الْبِنَاءُ ؎ بَعْدَ زَوَالِهِمَا

(ب) ۱۔ صَعْبَةٌ ۲۔ رِمَاحٌ ۳۔ لَامِعَتَانِ ۴۔ حَاكِمُ اللِّوَاءِ ۵۔ اللِّقَاءُ عِنْدَ الْتِقَاءٍ ۔

مشق نمبر ۴

(الف) قسطنطنیہ کا شہر جسے استنبول بھی کہتے ہیں دنیا کے بہت پرانے شہروں

میں سے ہے۔ یہ شہر آبنائے باسفورس کے کنارے واقع ہے۔ جو بحیرۂ اسود کو بحیرۂ مارمورا سے ملاتی ہے۔ اس کی شکل تکونی ہے۔ اس کے دو طرف پانی ہے اور ایک طرف دُہری شہر پناہ جس کے ساتھ اونچی چٹانیں اور پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ شہر آجکل ترکوں کی سلطنت میں ہے +

(ب) ۱۔ کیا تم ریڈیو پر خبریں سنتے ہو ۲۔ فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ ۳۔ تم سب عورتوں کو ہرگز مزدوری نہیں دی جائے گی ۴۔ ریل گاڑی کس نے ایجاد کی ۵۔ چولھے میں جھونکو یا بھاڑ میں پھینکو

اشارات:۔ ۱ مِنْ ۲ اَلْمُدُنِ ۳ اَلْقَدِیْمَةِ ۴ خَلِیْجُ بَاسُفُوْرَس ۵ یُوْصِلُ ۶ مُثَلَّثٌ ۷ سُوْرٌ مُضَاعَفٌ ۸ جَلَامِیْدُ عَالِیَةٌ ۹ جِبَالٌ ۱۰ تَمْتَدُّ ۱۱ مَمْلَکَتُ:

(ب) ۱۔ رَادِیُو۔ اَتَسْمَعَانِ ۲۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۴۔ اِخْتَرَعَ۔ اَلْقِطَارَ ۵۔ فِی النَّارِ وَ الْمُسْتَقَرِّ +

مشق نمبر ۵

(الف) جاحظ کہتے ہیں کہ ایک عورت کے سوا مجھے کبھی کسی نے شرمندہ نہیں کیا وہ مجھے راستہ میں مل گئی اور مجھ سے کہنے لگی مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ میں اس کے پیچھے ہو لیا۔ وہ مجھے ایک سنار کے پاس لے گئی اور اس سے کہا اس جیسا۔ اور روانہ ہوگئی۔ میں حیران رہ گیا۔ اور میں نے سنار سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا کہ یہ کوئی عورت ہے۔ اس نے چاہا کہ میں اس کے لئے شیطان کی صورت بنا دوں۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں شیطان کی صورت کیسی ہے۔ اور وہ تمہیں لے آئی +

(ب) ۱- انسان کا ہم جلیس اس جیسا ہوتا ہے۔ ۲- آجکل تجارت کے حالات بدل گئے ہیں۔ ۳- وہ سب لڑکے قہوہ پینے کے لئے قہوہ فروش کے پاس بیٹھ گئے۔ ۴- کیا یہ انار کھٹا نہیں ہے۔ ۵- اچھا اچھا لے لو اور بُرا چھوڑ دو۔

اشارات: (ا) ۱ قَطُّ ۲ مَا أَجْمَلَ ۳ تَهْنِئَتُ ۴ لِي ذَلِكَ ۵ حَاجَةٌ ۶ سَائِغٌ ۷ مِثْلُهُ ۸ أَرَادَتْ ۹ أَنْ أَمْنَعَ ۱۰ نَجْوَتْ بِكَ۔

(ب) ۱- جَلِيْسُ الْمَرْءِ مِثْلُهُ ۲- تَبَدَّلَتْ ۳- فَهْوَجِيٍّ ۴ حَامِضٌ ۵- خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ۔

مشق نمبر ۶

(ا) ڈاکٹر محمد اقبال جن کو ان کے علم و فضل کی وجہ سے علامہ اقبال بھی کہتے ہیں۔ دُنیا بھر کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔ اگر انگلستان کو اپنے شیکسپیئر پر ناز ہے۔ تو پاکستان کو اقبال پر اس سے بھی زیادہ ناز ہے۔ ڈاکٹر اقبال دولت مند نہ تھے۔ کسی بڑی جائداد کے مالک نہ تھے۔ کوئی امیر یا وزیر نہ تھے۔ وہ کسی سیاسی یا مذہبی جماعت کے لیڈر نہ تھے۔ لیکن انہوں نے محض اپنے علم و فضل اور اسلامی کردار کی وجہ سے وہ عزت پائی جو بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ آپ کا وطن مالوف سیالکوٹ تھا۔ اتفاق سے آپ کو ڈاکٹر نکلسن جیسا استاد میسر آگیا تھا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو لاہور میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چھتر سال کی تھی۔ آپ کے انتقال پر ہندوستان کے مسلمانوں کو سخت غم لاحق ہوا۔

(ب) ۱- تحقیق یہ درخت پھلدار ہے۔ ۲- جس نے اپنا راز چھپایا وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ ۳- میں نے عمر بھر اس جیسی لڑکی نہیں دیکھی۔ ۴- دریائے نیل مصر کی زمین کو سیراب کرتا ہے۔ ۵- ظالم کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

اشارات: (الف) ۱ دُکْتُوْر ۲ كَانَ مِنْ اَعَاظِمِ رِجَالِ الْعَالَمِ ۳ تَفْتَخِرُ ۴ مُوْسِيُوْ ۵ صَنِيْعَتَهُ ۶ قَائِد - زَعِيْم ۷ اَلسِّيَاسَةُ الْاِسْلَامِيَّةُ ۸ اَصَابَ عِزًّا وَّسُؤْدَدًا ۹ لَيْسَ لِلْمُلُوْكِ فِيْهَا نَصِيْبٌ ۱۰ كَانَ حَصَلَ ۱۱ تُوُفِّيَ ۱۲ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً ۱۳ تَحْزَنَ بِالْحَقِّهِمُ الْحُزْنُ الشَّدِيْدُ۔

(ب) ۱- جُمْهُوْرِيَّة ۲- مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ بَلَغَ مُرَادَهُ ۳- جَارِيَة بِنْت - طُوْلُ عُمْرِيْ ۴- بُرُوْدَ ۵- عَاقِبَةُ الظَّالِمِ وَخِيْمَةٌ۔

دُکتور

مشق نمبر ۸۶

(الف) حکایت بیان کی گئی ہے۔ کہ گزشتہ زمانہ میں مصر میں ایک تاجر آدمی تھا۔ جسے شمس الدین کہتے تھے۔ اس کا شمار خوبصورت ترین اور سچ بولنے والے تاجروں میں ہوتا تھا۔ اس کے پاس بہت سے نوکر۔ غلام۔ باندیاں اور بے شمار مال و دولت تھا۔ اور وہ مصر کے تاجروں کا سردار تھا۔ اور اس کی ایک بیوی تھی۔ جسے وہ بہت محبت کرتا تھا۔ اور وہ اسے محبت کرتی تھی۔ بسوائے اس کے کہ وہ اس کے ساتھ چالیس برس تک زندگی گزارتا رہا۔ لیکن اس عورت سے اسے کوئی بیٹی یا بیٹا حاصل نہ ہوا۔ وہ کسی روز اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ تو اس نے تاجروں کو دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک کا ایک یا دو یا اس سے بھی زیادہ لڑکے ہیں۔ جو اپنے والدین کی طرح دکانوں پر بیٹھے ہیں۔ وہ اٹھا اور اس نے دکان کو بند کیا اور حمام میں غسل کرنے کے لیے داخل ہوا۔ اور پھر مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھی اور اپنی بیوی کے حق میں بھی دعا کی۔

(ب) اے ایمان والو! مال اور اولاد کی محبت تم کو خدا کی یاد سے غافل

نہ کردے۔ ۲۔ درختوں کے پتے سوکھ گئے ہیں۔ ۳۔ موسم پچھلے ماہ کی نسبت زیادہ خوشگوار ہے۔ ۴۔ کیا تو نے اس مسجد کو گھر بنا لیا ہے۔ ۵۔ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔

استعارات:۔ لہ فِی قَدِیمِ الزَّمَانِ ۲ہ وَکَانَ یُعَدُّ مِنْ اَحْسَنِ التُّجَّارِ وَاَصْدَقِهِمْ مَقَالًا۔ ۳ہ تَعِیشُ ۴ہ جَوَادِہِمْ جَادِیَةً ۵ہ دَنْبِیقُ التُّجَّارِ رَسَّاہ بَعْدَ الْتِجَالِ ۶ہ عَاشَ مَعَهَا ۷ہ لَمْ یُرْزَقْ مِنْهَا۔ ۸ہ دُکَّانٌ ج دَکَاکِینُ ۹ہ اَغْلَقَ ۱۰ہ دَعَا لِزَہٖ وَجَنْبِهٖ

(ب) ۱۔ لَا تُلْهِکُمْ۔ ۲۔ قَدْ یَبِسَتْ۔ ۳۔ اَلْهَوَاءُ اَلْطَفُ ۴ہ هَلْ اِتَّخَذْتَ۔ ۵ہ فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَقَامَ تَحْتَ الْمِیزَابِ۔

مشق نمبر ۸

(ل) قرآن مجید میں زکوٰۃ اور صدقات کے لئے جگہ جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر یہ بھی فرمایا گیا ہے۔ کہ جو کچھ تم راہِ خدا میں صرف کرتے ہو یہ اللہ کے ذمّہ قرض ہے۔ جس کا یہ مطلب ہُوا کہ جو کچھ ہم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ گویا ہم اللہ کو قرض دیتے ہیں اور ہمیں اس کے عوض اس سے بھی زیادہ مال اس دُنیا میں یا اگلے جہان میں دے دیا جاوے گا۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ کی راہ میں اپنی قوت اور طاقت کے مطابق خرچ کریں۔ اور غرباء۔ مساکین اور حاجتمندوں کو اپنے مال میں سے عطا کیا کریں۔ اور اس طریقہ پر خرچ کرنا تو گویا اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

(ب) ۱۔ اپنے دشمن کو حقیر مت سمجھ ۲۔ حالات ویسے کے ویسے ہیں۔ ۳۔ بلبل درخت پر نغمہ سرائی کر رہی ہے۔ ۴۔ زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چل۔

۵- چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک +

اشارات :- (ا) ۱ تجی ۲ لموا صنع الکثیرۃ ۳ قلّ ۴ استعمل ۵ دین ۶ ننفق ۷ نرغب ۸ نعطی ۹ فعلینا ان ۱۰ الفقراء ۱۱ اغنیاء حین ۱۲ نعطی ۱۳ انفاق ۱۴ اِنْ شکرتم لَاَزِیْدَنَّکُمْ +

(ب) ۱- لا تحتقر ۲- الامور کما کانت ۳- العہد یجب تشجع ۴- لا تمش فی الارض مرحا ۵- ما للتراب ورب الارباب +

مشق نمبر ۹

(ا) حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ جبکہ وہ چھوٹے ہی تھے۔ اور بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ جنگ بدر میں کم عمری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے یرموک میں آپ نے حصّہ لیا۔ اور پھر مصر اور افریقہ فتح کیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقوشِ قدم کی بہت زیادہ پیروی کرنے والے تھے۔ اور ابن عمر مسلمانوں کے اماموں میں سے تھے۔ آپ اپنے دین میں بہت زیادہ محتاط اور پرہیز کرنے والے تھے۔ حتیٰ کہ آپ نے شامیوں کی کثرت میلان اور محبت کے باوجود خلافت کے لیے جھگڑا نہ کیا اور آپ نے کسی بھی فتنہ میں لڑائی نہ کی۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت علی کی جنگوں میں بھی اُن کے ساتھ شرکت نہ کی۔ جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں کہ اس کی طرف دنیا جھکی ہو اور وہ اس کی طرف نہ جھکا ہو۔ سوائے حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ کے۔ آپ بہت خیرات کرنے والے تھے اور بعض اوقات ایک ہی مجلس میں تیس ہزار دینار خیرات کر دیا کرتے تھے آپ نے ۷۳ھ میں وفات پائی +

(ب) ۱۔ بچے نے گھونٹ گھونٹ کرکے دودھ پیا ۲۔ خالد نے اپنے نوکر کو

ایک روپیہ دے کر بازار بھیجا ہے۔ ۳۔ عورتیں قاضی کے گھر کے سامنے اکٹھی ہوئیں ہیں۔ ۴۔ اے میرے بھائی جو کچھ عجائبات میں نے دیکھے ہیں۔ وہ تجھ سے کیسے بیان کروں۔ ۵۔ بغل میں چھری منہ میں رام رام +

اشارات: (ا) ۱۔ اَسْلَمَ ۲۔ لَمْ يَبْلُغْ ۳۔ الحُلُمَ ۴۔ صِغَر ۵۔ لَمْ يَشْهَدْ ۶۔ شَهِدَ ۷۔ آثار (۲) كَثِيرُ الاِتِّبَاعِ ۸۔ اُمَّة ۹۔ شَدِيدُ الاِحْتِيَاطِ و التَّوَقِّي ۱۰۔ اَهْلُ الشَّامِ ۱۱۔ لَمْ يُبَايِعْ ۱۲۔ لَمْ يُقَاتِلْ ۱۳۔ حُرُوب ۱۴۔ لَمْ يَشْهَدْ ۱۵۔ مَالَتْ اِلَيْهِ الدُّنْيَا ۱۶۔ كَثِيرُ الصَّدَقَةِ ۱۷۔ رُبَّمَا ۱۸۔ تَصَدَّقَ ۱۹۔ تُوُفِّيَ +

(ب) ۱۔ تَجَرَّعَ ۲۔ اُعْطِيَ ۴۔ عَجَائِبُ ۔ كَيْفَ اَصِفُ لَكَ ۵۔ فَمٌ يُسَبِّحُ وَقَلْبٌ يُذَبِّحُ +

مشق نمبر ۱۰

(ا) ہم نے اسلام کا معنی بیان کر دیا ہے۔ اور یہاں ہم اس کے اور ایمان و احسان کے درمیان جو فرق ہے۔ اسے ظاہر کرتے ہیں۔ اور آغاز۔ وسط اور کمال کو بیان کرتے ہیں۔ اور جبریل علیہ السلام کے سوال کے متعلق مشہور حدیث ہے۔ کہ وہ ایک بدوی کی شکل میں آئے اور بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ ان کا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنا سے چھونے لگا اور انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں اور تو نماز کو قائم کرے اور زکاۃ ادا کرے اور رمضان کے مہینہ کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تجھ میں راستہ کی قوت ہو۔ پھر انہوں نے پوچھا۔ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں

پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے پوچھا۔ احسان کیا ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا۔ قیامت کب ہوگی تو آپ نے فرمایا کہ جس سے سوال کیا گیا ہے۔ وہ سوال کرنے والے سے اس بات کو زیادہ نہیں جانتا۔ پھر وہ اُٹھے اور چل دیئے۔ آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے +

(ب) ۱۔ شاید قیامت قریب ہو ۲۔ اس ہنڈیا میں جھگڑوں کے سوا کچھ نہیں ۳۔ ہم خوشی سے اُڑنے کے قریب تھے ۴۔ ہم پھولوں کی طرف دیکھتے رہے ۵۔ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہوؤ +

اشارات: (ا) ذَكَرْنَا فِيْ صُوْرَةِ اَعْرَابِيٍّ رُكْبَتَيْهِ اَخْبِرْنِيْ تَمَسُّ اَنْ تَشْهَدَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ تُؤْتِيَ تَحُجَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ السَّبِيْلَا اَنْ تُؤْمِنَ تَعْبُدُ اللّٰهَ الْمَسْئُوْلُ عَنْهُ اَعْلَمُ يُعَلِّمُكُمْ +

(ب) ۱۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۲۔ قِدْرٌ۔ اَشْجَار ۳۔ كِدْنَا نَطِيْرُ ۴۔ مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ +

مشق نمبر ۱۱

(ا) لکھنؤ کی عدالت نے ایک دیہاتی ہندو کو پھانسی کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی ایک چھوٹی بچی کو جس کی عمر قریباً دو سال کی ہوگی۔ خون کی دیوی کالی کے بُت کے لیے بطور قربانی ذبح کیا تھا۔ قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کو

یقین ہو گیا تھا کہ اس کا افلاس اور مصائب دور نہیں ہوں گے۔ جب تک وہ خون کی قربانی سے کالی کو خوش نہ کرے۔ ایک دن جب اس کی بیوی کھیت کو گئی ہوئی تھی۔ اس نے موقع کو غنیمت جانا اور اپنی اس چھوٹی سی لڑکی کو مندر میں لے گیا اور وہاں کالی کے پاؤں کے نیچے چھری سے اس بچی کو ذبح کر دیا۔ اور خون سے مورت کو اور اپنے چہرے کو آلودہ کیا۔ یہ کالی خونوں کی دیوی ہے۔ اس کے متعلق ہماری قصے کہانیاں یہ کہتے ہیں کہ اس کی شکل انسانی ہے۔ چار ہاتھ ہیں اور زبان خون کی پیاسی رہتی ہے۔ اور وہ کسی شخص پر خوش نہیں ہوتی جب تک وہ کسی بچے یا بچی کے خون کی قربانی نہ دے۔

(ب) ۱- توبہ سے زیادہ کامیاب کوئی سفارشی نہیں ۲- پیغمبر کے ذمہ تو پہنچا دینا ہی ہے۔ ۳- راتیں حاملہ ہوتی ہیں اور عجیب و غریب چیزوں کو جنم دیتی ہیں ۴- درزی قینچی سے کپڑے کو کاٹے گا ۵- اس نے گویا اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری۔

اشارات: (ل) ۱ مَحْکَمَةٌ ۲ هِنْدُوکِیٌّ قَرَوِيٌّ ۳ اِعْدَامٌ ۴ صَبِیَّةٌ ۵ اِنَّمَا۔ اِلٰهَةٌ ۶ ذَبَحَ قُرْبَانًا ۷ تَذْکُرُ الْقِصَّةُ ۸ اَنَّهُ اَیْقَنَ ۹ اِمْلَاقٌ۔ فَقْرٌ ۱۰ یُرْضِیَ ۱۱ حَقْل ۱۲ اِنْتَهَزَ الْفُرْصَةَ ۱۳ مَعْبَد ۱۴ بِالسِّکِّیْنِ ۱۵ صَنَمٌ ۱۶ لَطَّخَ۔ ضَرَّجَ ۱۷ اِلٰهَةُ الدِّمَاءِ ۱۸ عَطْشَانٌ لِلدَّمِ ۱۹ یَفْدِیْ۔

(ب) ۱- لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ ۲- مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ ۳- حُبَالٰی- تَلِدْنَ ۴- یَقُصُّ (مِقْرَاضٌ) ۵- کَاَنَّهُ بَحَثَ عَنْ حَتْفِهٖ بِظِلْفِهٖ۔

مشق نمبر ۱۲

(الف) تیسرا اختلاف[۱] رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق ہوا۔ حضرت عمرؓ بن خطّاب کہنے لگے۔ جو شخص کہے گا کہ محمدؐ وفات[۲] پا چکے ہیں۔ مَیں اس کو اپنی اس تلوار سے قتل کردوں گا اور اُن کو تو آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا ہے[۳]۔ جس طرح حضرت عیسیٰؑ اٹھا لیے گئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو بیشک محمدؐ وفات پا گئے ہیں۔ اور جو شخص محمدؐ کے معبودؐ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک وہ زندہ[۴] ہے۔ اور وہ نہیں مرے گا۔ اور آپ نے یہ آیت پڑھی[۵]۔ "محمدؐ تو رسول ہی ہیں۔ اُن سے پہلے بھی پیغمبر گزر[۶] چکے ہیں۔ کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جاویں تو تم اُلٹے پاؤں[۷] لوٹ جاؤ گے"۔ تو لوگ حضرت ابوبکرؓ کی بات کی طرف لوٹ پڑے[۸]۔ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے گویا کہ میں نے یہ آیت سنی ہی نہیں تھی یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس کو پڑھا +

(ب) ۱- ابھی تک ایمان اُن کے دِلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ۲- گورنر جنرل کے استقبال کے لئے پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کو سجایا گیا ہے۔ ۳- پاکستان کے قیام کے بعد تاجر لوگ مالدار ہو گئے۔ ۴- اگر تم یہ عادت چھوڑ دو تو فبہا ورنہ میں تمہاری نظربندی کا حکم دے دُوں گا۔ ۵- پھول کے بغیر کانٹا نہیں +

اشارات: (۱) ۱ اَلْخِلَافُ (اَلْاِخْتِلَافُ) اَلثَّالِثُ ۲ مَاتَ ۳ قَدْ رُفِعَ ۴ اِلٰہٗ ۵ ھُوَ حَیٌّ ۶ قَرَأَ (تَلَا) ۷ قَدْ خَلَتْ ۸ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ ۹ رَجَعَ +

(ب) لَمَّا يَدْخُلْ ۲- اَلْحَاكِمُ الْعَالِمُ - عَابِدَةٌ - زِيْنَتْ
۳- تَمَوَّلَ ۴- اِنْ تَرَكْتَ - وَ اِلَّا ۵- اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

مشق نمبر ۱۳

(الف) بیان کیا جاتا ہے کہ خسرو جو بڑے بادشاہوں میں سے تھا۔ مچھلی کو بہت زیادہ پسند کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ اور اس کی بیوی شیریں محل کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شکاری آیا اور اس کے پاس ایک بڑی مچھلی تھی اور اس نے وہ مچھلی خسرو کو بطور ہدیہ پیش کی۔ خسرو کو وہ مچھلی بہت پسند آئی اور اُس نے اس شخص کو چار ہزار درہم انعام کا حکم دیا۔ جب وہ شخص لوٹ گیا تو شیریں اُسے کہنے لگی۔ تُو نے بُرا کام کیا۔ خسرو نے کہا وہ کیوں وہ کہنے لگی۔ کیونکہ اگر تو اس کے بعد اپنے اہلکاروں میں سے کسی کو اسی قدر عطا کریگا۔ تو وہ اس کو حقیر سمجھیگا اور کہے گا کہ بادشاہ نے مجھے اتنا ہی دیا جتنا کہ ایک صیاد کو دیا تھا اور اگر اس سے کم دیا تو وہ کہے گا کہ مجھے کم دیا۔
اس سے جو شکاری کو دیا تھا۔ خسرو نے کہا تو نے سچ بات کہی لیکن بادشاہوں کے لئے بُری بات سمجھی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے عطیہ کو واپس لوٹائیں۔ شیریں نے کہا کہ میں اس سے عطیہ واپس لینے کے لئے تیرے لئے ایک چال کی تدبیر کرتی ہُوں۔ اس نے اس سے کہا وہ کس طرح تو وہ کہنے لگی اگر آپ کا ایسا ہی ارادہ ہو تو آپ اس شکاری کو بلا کر کہیں کہ یہ مچھلی نر ہے یا مادہ۔ اگر وہ کہے نر ہے تو کہنا کہ ہمیں مادہ کی ضرورت تھی۔ اور اگر کہے مادہ ہے تو آپ کہیں کہ ہم نے تو نر کا ارادہ کیا تھا۔ تو خسرو نے کسی کو صیاد کے پیچھے روانہ کیا۔ تو شکاری لوٹ آیا اور وہ تھا بڑا صاحب

فراست[۱۹] و عقل۔ بادشاہ خسرو نے اس سے کہا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ۔ تو شکاری
نے قدم[۲۰] بوسی کی اور عرض کیا کہ یہ مچھلی نہ نر ہے نہ مادہ بلکہ ہیجڑا[۲۱] ہے۔ بادشاہ
ہنس پڑا۔ اور اُسے چار ہزار دینار کا حکم دیا +

(ب) ۱۔ کیا تو نے استاد کو اپنے کام میں مشغول دیکھا ۲۔ میں نے
ایک کبوتری پر فائر کیا ۳۔ وہ تیری محبت میں مارا مارا پھرتا ہے ۴۔ امید
ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تجھے شفا بخشیں گے ۵۔ جماعت سے کرامت ہے +

اشارات: (الف) ۱؎ مِنْ كِبَارِ الْمُلُوكِ ۲؎ فِي قَاعَةِ الْقَصْرِ
۳؎ صَيَّادٌ ۴؎ اَهْدَى ۵؎ اَعْجَبَتْهُ ۶؎ اِنْصَرَفَ ۷؎ بِئْسَ مَا
فَعَلْتَ ۸؎ حَشَمٌ عُمَّالٌ ۹؎ اَعْطَيْتَ ۱۰؎ اِحْتَقِرْ ۱۱؎ قُلْ
مِنْهُ ۱۲؎ صَدَقْتَ ۱۳؎ يَقْبُحُ بِالْمُلُوكِ ۱۴؎ يَرْجِعُوا ۱۵؎ دُبِّرَ
لَكَ حِيلَةٌ ۱۶؎ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى ۱۷؎ اَدْرُنَا ۱۸؎ خَلْفَ ۱۹؎ صَاحِبُ
ذَكَاءٍ وَفِطْنَةٍ ۲۰؎ قَبَّلَ الْاَرْضَ ۲۱؎ خُنْثٰى +

(ب) ۲۔ اَطْلَقْتُ الرَّصَاصَ ۳۔ هَائِمٌ ۴۔ اَرْجُو اَنْ
۵۔ يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ +

مشق نمبر ۱۴

(الف) بیشک اللہ تبارک و تعالےٰ قدرت رکھتے ہیں[۱]۔ اس بات پر کہ وہ اپنے
بندوں کے دلوں میں ایمان کو شروع ہی میں[۲] بغیر کسی واسطہ کے پیدا کر دیں[۳]۔ لیکن
اللہ نے بندوں کی طرف رسول بھیجے تاکہ وہ ان کو دین کی ضروریات[۴] اور اس کی
سب پابندیوں[۵] سے آگاہ کریں[۶]۔ اور یہ رسول اللہ عز و جل اور اس کے بندوں کے
درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ جو اُن تک اس کا کلام پہنچاتے[۷] ہیں۔ اور اُس کے

احکام ان کو بتلاتے ہیں۔ اور جائز ہے کہ وہ واسطہ غیر بشری[۸] ہو جیسے فرشتے اللہ
اور انبیاء کے درمیان واسطہ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ واسطہ انسان کی
جنس[۹] میں سے ہو جیسے پیغمبر اپنی امتوں اور اللہ کے درمیان اور عقل کی رو سے[۱۰]
اس بات کو کوئی چیز مانع نہیں اور جب یہ بات عقل کی دلیل میں جائز[۱۱] ہوئی اور
پیغمبر تشریف لائے[۱۲] ایسے معجزات کے ساتھ جو ان کی سچائی[۱۳] کی دلالت کرتے[۱۴]
تھے۔ پس واجب ہوئی ان پیغمبروں کی تصدیق ان تمام چیزوں میں جو وہ لائے
کیونکہ معجزہ نبی کی تحدی[۱۵] کے ساتھ اللہ عزوجل کے اس قول کے قائم مقام ہوتا
ہے۔ کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے۔ پس اس کی اطاعت[۱۶] کرو اور اس کی پیروی کرو۔
کیونکہ نبی کا معجزہ اس کے قول کی سچائی کا گواہ ہوتا[۱۷] ہے۔ اور معجزہ کو معجزہ کا نام
اسی لئے[۱۸] دیا گیا ہے۔ کہ مخلوق اس کے مثل لانے سے[۱۹] عاجز ہوتی ہے۔ اور معجزہ
دو قسم[۲۰] کا ہوتا ہے۔

(ب) ۱- یہ انار میٹھا ہے۔ اور وہ امرود کھٹا ہے ۲- تو نے میری آنکھ
میں خاک ڈالنے کی کوشش کی ہے ۳- ہم لوگوں کے عادات کی چھان بین
کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۴- گلاب کا پھول کیا ہی اچھا ہے۔ ۵- موذی
کو ایذا دینے سے پہلے ہی مار ڈالو۔

اشارات: (ا) [۱] قَادِرٌ [۲] اِبْتَدَأَ [۳] یَخْلُقُ [۴]
مُقْتَضَیَات [۵] تَکْلِیْفَات [۶] تُعَرِّفُ [۷] یُبَلِّغُ [۸] غَیْرُ الْبَشَرِ
[۹] مِنْ جِنْسِ الْبَشَرِ [۱۰] مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ [۱۱] جَازَ [۱۲] جَاءَتْ
[۱۳] صِدْق [۱۴] کَانَتْ دَلَّتْ [۱۵] تَحَدِّیْ [۱۶] اَطِیْعُوْا [۱۷] شَاهِدٌ۔
[۱۸] سُمِّیَتْ [۱۹] اِتْیَان [۲۰] عَجَزُوْا [۲۱] عَلٰی ضَرْبَیْنِ (عَلٰی نَوْعَیْنِ)
(ب) ۱- حُلْوٌ - کُمَّثْرٰی - حَامِضٌ ۲- اَنْ تُلْقِیَ ذَرَّ الرَّمَادِ۔

۳۔ نَجْتَهِدُ۔ تَفْتِيْشٌ عَنْ ۴۔ نِعْمَتِ الزَّهْرَةُ الْوَرْدُ ۵۔ اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَ قَبْلَ الْاِيْذَاءِ

مشق نمبر ۱۵

(د) ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو قائدِ اعظم علیہ الرحمۃ اس دُنیا سے کوچ کر گئے۔ انہوں نے ایسے وقت میں کوچ کیا جبکہ مسلمانانِ پاکستان کو اُن کی اتنی ضرورت تھی جتنی پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ آپ کی وفات گویا ایک چھوٹے پیمانے کی قیامت تھی۔ لوگوں کے کان اس خبر کو سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے اُن کے دلوں نے اس خبر کو سچا نہ سمجھا۔ تاہم یہ ایک حقیقت تھی اور اللہ کی اطاعت میں گردنیں جھکانے کے سوا چارہ نہ تھا۔ دُکانیں اور بازار بند کر دیئے گئے۔ ہر طرف ماتم اور آہ وگریہ کی صدائیں بلند ہونے لگیں اور آن کی آن میں لاکھوں آدمی قائدِ اعظم کے مکان کے باہر جمع ہو گئے۔ وہ اپنے محبوب قائدِ اعظم کی الوداعی زیارت کی تمنا کی غرض سے وہاں جمع ہوئے تھے۔ شام کے وقت جہانگیر پارک میں نمازِ جنازہ ہوئی جس میں چھ لاکھ آدمیوں نے حصّہ لیا۔ اور آپ کو مغرب سے تھوڑا عرصہ پہلے دفن کر دیا گیا۔ اگرچہ قائدِ اعظم مر چکے ہیں۔ لیکن آپ کی روح نہیں مری اور جب تک پاکستان کا ایک بھی باشندہ باقی ہے قائدِ اعظم کا نام زندہ رہے گا۔ قائدِ اعظم اگرچہ مغربی تہذیب کے دلدادہ تھے۔ تاہم آپ کے جسم میں اسلامی روح بیدار تھی۔ اور آپ کی رگوں میں اسلامی خون موجزن تھا۔ اے ہمارے محبوب قائدِ اعظم! آپ جنتِ فردوس میں مطمئن ہو کر سو رہیں۔ کیونکہ آپ کی قوم بڑی جوانمردی سے حوادثاتِ زمانہ کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اور پاکستانی لوگ ثابت قدمی کے ساتھ منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تیرا کردار ان کے لئے نمونہ ہے۔ اور تیرا

خلوص اُن کی حرکت کا باعث ہے۔ اے اللہ قائدِ اعظم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب کر اور پاکستانیوں کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے۔ اور انہیں قرآن و شریعت پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقلید کرنے کی توفیق عطا فرما +

(ب) ۱۔ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ۲۔ زمین کی سطح کی پیمائش ۲۰ کروڑ مربع میل ہے۔ ۳۔ مصیبتوں کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو ۴۔ آپ کے ذمہ میرے پندرہ روپے ہیں۔ ۵۔ جتنی چادر دیکھو اُتنے پاؤں پھیلاؤ +

اشارات: (ا) ١ه ارتحلَ ٢ه أحوجَ ما يكونونَ إليهِ ٣ه قيامةٌ صُغرى ٤ه لم نستعِدْ ٥ه لم تُصدِّق ٦ه رِقاب. ٧ه لا سبيلَ إلّا ٨ه تُملِقت ٩ه نِياحةٌ وَالبُكاءُ ١٠ه ارتفعتْ ١١ه في لحظةٍ عيْنٍ ١٢ه زِيارةُ الوداعِ ١٣ه أربٍ. قصدَ ١٤ه صُلِّيَت الجنازةُ ١٥ه ستُّ مائةِ ألفٍ ١٦ه شَهِدَ ١٧ه قيل ١٨ه لم يمُتْ رُوحُه ١٩ه ما كان ٢٠ه يبقى ٢١ه كانَ يلهجُ ٢٢ه حتّى ٢٣ه في نَوْشِهِ ٢٤ه يُجاهِي ٢٥ه نُطمئِنا ٢٦ه لِبَسالَةٌ. ٢٧ه صُرُوفُ الدَّهرِ ٢٨ه تقابلُ ٢٩ه بخُطُواتٍ ثابتةٍ ٣٠ه يتقدّمونَ ٣١ه سِيرَة ٣٢ه أُسْوَة ٣٣ه مُحرِّك ٣٤ه أسكَنَهُ ٣٥ه أهدِ ٣٦ه وفِّق +

(ب) ١- أقدامُ ٢- مساحةُ سطحِ الأرضِ تبلُغُ مئتَي مليونَ ميلٍ من الأميالِ المربّعةِ ٣- استعِينوا ٤- لي عِندكَ ٥- على قدرِ بساطِكَ مُدَّ رِجلَيكَ +

مشق نمبر ۱۶

ایک دفعہ[1] کسی امیر کے گھر میں دعوت[2] تھی اس لئے اس نے اپنے رشتہ داروں[3] اور دوستوں[4] کو اس پر مدعو کیا[5]۔ اس آدمی کا کتا بازار گیا اور راستہ میں کسی اور کتے سے ملا[6] تو اس نے اُسے کہا "تمہیں معلوم ہونا چاہئے[7] کہ آج ہمارے ہاں ضیافت ہے۔ میرے ساتھ آؤ تاکہ ہم مزے[8] کریں۔ پس وہ کتا اس کے ساتھ گیا اور باورچی خانے[9] میں داخل ہوگیا۔ جب باورچی نے اُسے دیکھا تو اُسے دُم[10] سے پکڑا اور کھڑکی[11] میں سے باہر پھینک[12] دیا۔ جب وہ زمین پر گرا تو وہ بیہوش ہوگیا[13]۔ جب اُسے ہوش آیا[14] تو وہ اٹھا اور دوڑ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اُسے دیکھا اور کہا "آج تم کہاں رہے ہو کیا تم لطف اٹھا رہے تھے[15]۔ کیونکہ ہم نے تمہیں نہیں دیکھا۔ آج یہ معلوم کرتے کہ راستہ[16] کدھر ہے۔

اشارات:۔ [1] مَرَّةً [2] ضِيَافَةٌ [3] أَقَارِبُ [4] أَصْدِقَاءُ [5] دَعَا [6] لَقِيَ [7] اِعْلَمْ [8] لِنَقْصِفَ [9] مَطْبَخ [10] ذَنَب [11] نَافِذَة [12] رَمَى [13] مُغْشِيًا عَلَيْهِ [14] أَفَاقَ [15] أَكُنْتَ تَقْصِفُ [16] طَرِيق۔

مشق نمبر ۱۷

کسی بادشاہ نے اپنے وزیر سے پوچھا[1] کہ تربیت طبیعت[2] پر غالب ہوتی ہے یا تربیت پر طبیعت غالب آتی ہے۔ اس نے جواب[3] دیا کہ طبیعت ادب پر غالب آتی ہے۔ کیونکہ وہ جڑ[4] ہے۔ اور تربیت شاخ[5] ہے۔ اور ہر شاخ اپنی جڑ کی طرف دوڑتی[6] ہے۔ پھر بادشاہ نے شراب طلب کی اور بلیوں[7] کو حاضر ہونے[8]

کا حکم دیا۔ پس وہ حاضر ہوئیں اور اُن کے ہاتھوں میں شمعیں(۹) تھیں۔ اور وہ بادشاہ کے اِرد گِرد کھڑی ہو گئیں۔ تو بادشاہ نے وزیر سے کہا " اپنے اس قول کی کہ طبیعت تربیت پر غالب آتی ہے۔ غلطی(۱۰) دیکھ لو"۔ وزیر نے کہا مجھے رات بھر کی مہلت(۱۱) دیجیئے۔ بادشاہ نے اُسے مہلت دیدی۔ جب دوسری رات ہوئی تو وزیر نے اپنی آستین(۱۲) میں ایک چوہیا(۱۳) رکھ لی۔ اور اس کے پاؤں میں ایک دھاگہ باندھ دیا(۱۴)۔ اور بادشاہ کے پاس چلا گیا۔ جب بلیاں اپنے ہاتھوں میں شمعیں لے کر آئیں تو وزیر نے چوہیا کو اپنی آستین سے نکال دیا۔ جب بلیوں نے اُسے دیکھا تو وہ شمعوں کو پھینک(۱۵) کر چوہیا کے پیچھے لگ گئیں(۱۶) اور مکان(۱۷) جلنے کے قریب ہو گیا تو وزیر نے کہا۔ اے بادشاہ دیکھ لیجیئے کہ کس طرح طبیعت تربیت پر غالب آتی ہے۔ اور شاخ اپنی جڑ کی طرف لوٹتی ہے۔ بادشاہ بولا۔ تُو نے سچ کہا تھا۔

اشارات:- ۱ سَأَلَ ۲ اِتَّبَعَ ۳ أَجَابَ ۴ أَصْلٌ ۵ فَرْعٌ ۶ يَرْجِعُ ۷ جِهَارٌ ۸ حَضَرَ ۹ شُمُوعٌ ۱۰ خَطَأً ۱۱ أَمْهِلْنِي ۱۲ كُمٌّ ۱۳ فَأْرَةٌ ۱۴ رَبَطَ خَيْطاً۔ ۱۵ رَمَيْتُ ۱۶ تَبِعَتْ ۱۷ كَادَ الْبَيْتُ يَحْتَرِقُ۔

مشق نمبر ۱۸

حضرت ہُود ہمیشہ قومِ عاد کو نصیحت کرتے رہے(۱) اور انہیں بتاتے رہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور انہیں ڈراتے رہے(۲)۔ وہ اُن سے کہتے " کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو اور تم گمان کرتے(۳) ہو کہ اس کے غضب کا کوئی شمار(۴) ہے۔ آپ اُن کے لیے بات کو پھر دہراتے(۵) اور کہتے " اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں سیدھے راستہ کی طرف تمہاری رہنمائی کرنے(۶) کے لیے تم سے کوئی

معاوضہ[۶] نہیں مانگتا۔ کیونکہ میرا معاوضہ اللہ کے ذمّہ ہے۔ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ تم کیوں ہر راستہ میں فضول[۷] نشان[۸] بناتے ہو کیونکہ تمہیں اُن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور تم اپنی رہائش[۹] کے لئے بڑے بڑے محل بناتے ہو۔ اس امید پر کہ تم ان میں ہمیشہ زندہ رہو گے۔ اور جب تم کسی قوم کو لڑائی میں پکڑتے ہو یا کسی فتح کے یا جنگ کے ارادہ سے تو تم انہیں جابروں[۱۰] جیسی سختی[۱۱] اور نمرودوں جیسی بے رحمی[۱۲] سے پکڑتے ہو۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اُس اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں وہ نعمتیں مہیا[۱۳] کیں جنہیں تم جانتے ہو۔ اُس نے تمہیں مویشی[۱۴]۔ اولاد اور ایسے باغات[۱۵] مہیا کئے ہیں۔ جنہیں بہت سے چشموں[۱۶] نے گھیر رکھا[۱۷] ہے۔ میں ڈرتا ہوں تم پر اس سخت دن کے عذاب سے +

اشارات:- ۱ یَنْصَحُ ۲ یُحَذِّرُهُمْ ۳ تَظُنُّوْنَ۔ ۴ حِسَابًا ۵ یُکَرِّرُ ۶ أَجْرًا ۷ عَبَثًا ۸ أَعْلَامًا ۹ مَسْكُوْنَة ۱۰ جَبَابِرَة ۱۱ عُنْفٌ ۱۲ قَسْوَةٌ ۱۳ أَمَدَّ ۱۴ دَوَابّ ۱۵ جَنَّاتٌ (بَسَاتِیْنُ) ۱۶ عُیُوْنٌ ۱۷ یُحِیْطُ بِهَا ۱۸ إِنِّیْ أَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ +

مشق نمبر ۱۵

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر پچیس برس کی ہوئی تو[۱] آپ نے حضرت خدیجہؓ بنت خویلد سے شادی کرلی[۲]۔ حضرت خدیجہ ایک مالدار[۳] معزز[۴] تاجرہ عورت تھیں جو لوگوں کو اپنے مال کی تجارت کے لئے نوکر رکھتیں[۵] اور مال میں سے کچھ حصہ کے عوض[۶] ان سے تجارت کروائیں۔ اور قریش تجارت پیشہ لوگ تھے۔ جب خدیجہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خبریں پہنچیں[۷]

اور اُس نے آپ کی راست گوئی[7]۔ امانت داری اور عمدہ اخلاق[8] کے متعلق سُنا تو اُس نے آپ کو بلا بھیجا[9] اور آپ کے سامنے یہ بات پیش[10] کی کہ آپ اُن کے مال کو تجارت کی غرض سے مع اُن کے غلام میسرہ کے شام لے جائیں کہ وہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ حصہ دیں گی[11] نفع میں سے بہ نسبت[12] اس کے جو وہ دوسرے تاجروں کو دیتی تھیں۔ آپ نے ان کی یہ بات منظور کر لی[13]۔ اور آپ اُن کے مال کو لے کر نکلے اور آپ کے ساتھ اُن کا نوکر میسرہ بھی گیا۔ یہاں تک کہ آپ شام پہنچ گئے۔ تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی راہب کے گرجا[14] کے قریب ایک درخت کے سایہ[15] میں اُتر پڑے وہ راہب میسرہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ یہ شخص کون ہے۔ جو اس درخت کے نیچے اُترا ہے۔ میسرہ نے اُسے بتایا[16] کہ آپ اہلِ حرم میں سے قوم قریش سے ہیں۔ تو راہب نے میسرہ سے کہا کہ اس درخت کے نیچے پیغمبر کے علاوہ کبھی کوئی آدمی نہیں اُترا +

اشارات: ۱ تَزَوَّجَ ۲ مُوسِرَةٌ ۳ ذاتُ شَرَفٍ ۴ تَستَاجِرُ ۵ تُضارِبُ بِهِمْ ۶ وَصَلَتْ ۷ صِدْقِ مَقالِهِ ۸ مَكارِمِ اَخلاقِهِ ۹ بَعَثَتْ اِلَيهِ ۱۰ عَرَضَتْ عَلَيهِ ۱۱ تُعطِيهِ مِنَ الرِّبحِ اَكثَرَ ۱۲ مِمّا ۱۳ قَبِلَ ۱۴ صَومَعَةُ الرّاهِبِ ۱۵ ظِلّ ۱۶ اَخبَرَ +

مشق نمبر ۲۰

اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو اہلِ کنعان کی طرف نبی بنا کر بھیجا[1]۔ اُس وقت[2] اُن لوگوں کا بادشاہ سنجم تھا۔ جو دارا کی اولاد[3] میں سے تھا۔ جب یعقوب علیہ السلام کنعان کی زمین میں اُترے تو اس میں ایک کشادہ گھر بنایا[4]۔ اور

اپنی اولاد کے ساتھ اس میں رہنے لگے[6]۔ کہا گیا ہے کہ وہ شہر نابلس تھا۔ اور وہیں آپ کی چراگاہیں[7] تھیں۔ کیونکہ آپ صاحب کھیتی[8] اور مویشی تھے۔ بادشاہ کو بھی اس بات کی خبر پہنچی تو وہ آپ کو ہلاک[9] کرنے کے ارادے سے اپنے تمام لشکر کے ساتھ نکلا۔ جب وہ حضرت یعقوب کے مکان پر پہنچا تو اس نے ایک خستہ[10] سے گھر کو دیکھا۔ تو وہ اپنے وہاں جانے پر پشیمان[11] ہوا۔ پھر وہ حضرت یعقوب کے ساتھ اکٹھا[12] ہوا۔ اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا "آپ کون ہیں۔ اور آپ اس جگہ میری اجازت[13] کے بغیر کیوں اترے ہیں"۔ آپ نے فرمایا کہ میں ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے اسحٰق نبی اللہ کا بیٹا یعقوب ہوں۔ اور میں اس جگہ اللہ کی اجازت سے اترا ہوں۔ اور میں بھیجا گیا ہوں۔ تاکہ تمہیں اور تمہاری قوم کو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دوں[14]۔ اور اس بات کا اقرار لوں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔ اگر تو قبول کرے تو فبہا ورنہ میں تیرے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کروں گا۔ جیسے کہ اس کے جہاد کا حق ہے۔ جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو وہ ناراض[15] ہوا اور آپ سے کہنے لگا۔ تو کس طرح جہاد کرے گا جب کہ تیرے ساتھ لشکر[16] نہیں ہے۔ تو حضرت یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کی طرف دیکھا اور وہ آپ کے پاس ہی کھڑے تھے اور فرمایا تھا کہ میں اللہ اور اس کے فرشتوں اور ان لڑکوں کی مدد سے جہاد کروں گا +

اشارات: ۱ بَعَثَ ۲ نَبِیًّا ۳ یَوْمَئِذٍ ۴ ذُرِّیَّةٌ ۵ بَنِیَ ۶ سَکَنَ ۷ مَرَاعَاہُ ۸ لِاَنَّہٗ کَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ وَمَاشِیَۃٍ ۹ بِعَزْمِ اِھْلَاکِہٖ ۱۰ بَیْتٌ وَھِیٌّ ۱۱ نَدِمَ ۱۲ اِجْتَمَعَ ۱۳ اِذْن ۱۴ [illegible] ۱۵ غَضِبَ ۱۶ جُنْدٌ (عَسْکَرٌ) +

مشق نمبر ۲۱

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ پھر ہاشم سرزمین شام میں تجارت کے لیے گئے۔ اور وہیں غزّہ کے مقام پر ہلاک ہو گئے۔ تو آپ کے بعد مُطلّب بن عبد مناف سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانا) اور رفادہ (حاجیوں کی تیمار داری کرنا) کے والی بنے۔ اور وہ عبد شمس اور ہاشم سے چھوٹے تھے۔ اور اپنی قوم میں صاحب شرف و فضل تھے۔ اور قریش نے انہیں ان کی سخاوت اور فضل کی وجہ سے فیض (دریا) کا نام دے رکھا تھا۔ جب ہاشم بن عبد مناف مدینہ گئے تھے تو انہوں نے عدی بن نجّار کے ایک بیٹے عمرو کی بیٹی سلمٰی سے شادی کر لی تھی۔ اور آپ سے پہلے وہ اُحیحۃ بن الجلّاح کے پاس تھی، پس اُس نے ہاشم کے لیے عبد المطلب کو جنم دیا۔ اور ان کا نام شیبہ رکھا۔ ہاشم نے اُن کو اس کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ حتّٰی کہ وہ اپنی عمر کے دس سالوں کو پہنچ گئے۔ پھر اُن کے چچا مُطلّب ان کے پاس گئے تاکہ وہ ان کو قبضہ میں لے کر اُن کے شہر اور قوم سے ملا دیں۔ تو سلمٰی نے کہا کہ میں شیبہ کو تیرے ساتھ نہیں بھیجوں گی۔ مُطلّب نے اس سے کہا جب تک میرا بھتیجا شیبہ میرے ساتھ نہیں جائے گا۔ میں واپس نہیں لوٹوں گا۔ تحقیق میرے بھائی کا بیٹا جوانی کو پہنچ گیا ہے۔ اور وہ غیر قوم میں پردیسی ہے اور ہم اپنی قوم میں شریف گھرانے والے ہیں۔ ہم قریش کے بہت سے معاملات کے والی ہیں۔ اور اس لڑکے کی قوم۔ شہر اور خاندان رہائش کے اعتبار سے اوروں سے بہتر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شیبہ نے اپنے چچا مطلب سے کہا جب تک میری ماں مجھے اجازت نہ دے۔ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ پھر اس کی والدہ نے اسے اجازت دیدی۔

اور اس کے چچا کے ساتھ اس کو روانہ کر دیا۔ پس مطلب اُسے اٹھا لائے۔ اور اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھا کر مکہ میں داخل ہوئے۔ قریش کہنے لگے۔ یہ مطلب کا غلام ہے۔ جسے اس نے خریدا ہے۔ پس اس وجہ سے شیبہ کا نام عبد المطلب مشہور ہو گیا۔ مطلب نے کہا تمہاری بربادی ہو۔ یہ تو میرے بھائی ہاشم کا بیٹا ہے۔ جسے میں مدینہ سے لایا ہوں +

اشارات: ۱ ھَلَکَ ۲ تُوُفِّیَ ۳ سَمَاحَۃٌ (جُودٌ) ۴ سَمُّوہُ ۵ تَزَوَّجَ ۶ وَلَدَتْ ۷ بَلَغَ ۸ یَقْبِضَہٗ ۹ یُلْحِقَہٗ ۱۰ لَا اُرْسِلُہٗ ۱۱ لَا اَرْجِعُ ۱۲ بَلَغَ الشَّبَابَ ۱۳ غَرِیْبٌ ۱۴ اَھْلُ بَیْتِ شَرَفٍ ۱۵ قَبِیْلَۃٌ۔ عَائِلَۃٌ ۱۶ بِاعْتِبَارِ السُّکُوْنَۃِ ۱۷ حَتّٰی تَاْذَنَ ۱۸ اِحْتَمَلَہٗ ۱۹ اَرْدَفَہٗ ۲۰ اِبْتَاعَہٗ ۲۱ اِشْتَھَرَ ۲۲ وَیْحَکُمْ +

مشق نمبر ۲۲

روایت کی گئی ہے۔ کہ کسی آدمی نے ایک مزدور اُجرت پر لیا۔ تاکہ وہ اس کا ایک ٹوکرا اٹھا لے جائے۔ جس میں بوتلیں تھیں۔ اس شرط پر کہ وہ اس مزدور کو تین خصلتیں سکھلائے گا تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے جب مزدور تہائی راستہ پر پہنچا تو کہنے لگا بتاؤ پہلی خصلت۔ تو اس آدمی نے اس سے کہا کہ جو تجھے کہے کہ بھوک سیری سے بہتر ہے۔ تو اُسے سچا نہ سمجھ۔ اس مزدور نے کہا اچھا۔ جب وہ نصف راستہ چل چکا تو کہنے لگا لاؤ دوسری نصیحت تو وہ شخص کہنے لگا جو تجھ سے کہے پیدل چلنا سواری کرنے سے بہتر ہے۔ تو اس کو بھی سچا نہ سمجھ۔ اس نے کہا بہت اچھا

جب وہ گھر کے دروازہ پر پہنچا تو اس نے کہا لاؤ تیسری تو وہ شخص کہنے لگا جو تجھ سے کہے کہ اس نے تجھ سے زیادہ جاہل کوئی مزدور دیکھا ہے تو تو اس کو سچا نہ جان۔ مزدور نے جب یہ بات سنی تو اس نے اپنے سر سے ٹوکرا زمین پر پھینک[۱۵] دیا جس سے تمام شیشیاں ٹوٹ گئیں[۱۶]۔ اور کہنے لگا اگر کوئی کہے کہ اس ٹوکرہ میں ایک بھی شیشی بچ رہی[۱۷] ہے۔ تو تو اسے ہرگز سچا نہ سمجھ۔

اشارات: ۱ رُوِیَ ۲ اِسْتَأجَرَ حَمَّالًا ۳ قَفَصٌ ۴ قَوَارِیْرُ ۵ تَارُوْرَۃٌ ۶ عَلٰی اَنْ ۷ خِصَالٌ ۸ یَنْتَفِعُ ۹ اَخْبِرْ ۱۰ اَلْجُوْعُ ۱۱ اَلشِّبَعُ ۱۲ لَا تُصَدِّقْ ۱۳ هَاتِ ۱۴ اَلْمَشْیُ ۱۵ اَلرُّکُوْبُ ۱۶ رَمٰی ۱۷ اِنْکَسَرَتْ ۱۸ سَلِمَتْ +

مشق نمبر ۲۳

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ بھی عجائبات[۱] میں سے ہے ابوجہل کے رغبت دلانے[۲] سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے۔ راستہ میں آپ کو آپ کا ایک دوست ملا۔ جب اس نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں تلوار ہے اور چہرہ پر غصہ کے نشانات[۳] ہیں۔ تو اس نے آپ سے کہا۔ "اے عمرؓ کہاں کا قصد ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اس نبوت کے دعویدار[۴] کو قتل کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا پہلے اپنے خاندان کی خبر[۵] لو۔ کیونکہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں[۶]۔ عمرؓ وہاں سے ہی واپس لوٹے اور اپنے بہنوئی کے گھر پر پہنچے۔ اور دروازہ کو کھٹکھٹانے[۷] لگے۔ آپ کی بہن اور بہنوئی گھر میں قرآن پڑھ رہے[۸] تھے۔ انہوں نے کہا دروازہ کھٹکھٹانے[۹] والا کون ہے۔ حضرت عمرؓ

نے انہیں اپنا نام بتایا تو انہوں نے قرآن کے اوراق چھپا دیے[11] اور دروازہ کھول دیا۔ حضرت عمرؓ جو قرآن پڑھنے کی آواز کو سن چکے تھے۔ پوچھنے لگے کہ تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے بہنوئی[12] کو مارنا شروع کیا۔ جب آپ کی بہن اپنے خاوند کی مدد کے لیے آگے بڑھی[13]۔ تو آپؓ نے اُسے بھی مارا۔ یہاں تک کہ ان کے جسم سے خون بہنے[14] لگا۔ وہ کہنے لگیں۔ عمرؓ جو چاہو کرو اسلام ہمارے دلوں میں قدم جما چکا ہے[15]۔ اور اب ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا مجھے قرآن[16] دکھاؤ تو سہی۔ جب آپ نے قرآن میں سے سورۂ حدید کی چند آیات پڑھیں[17] تو آپ نے اونچی آواز سے تکبیر کہی[18] اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر آپ نے قریش سے جھگڑا[19] کیا اور کعبہ میں نماز[20] ادا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن آپ کو فاروق کا لقب عطا[21] فرمایا۔ کیونکہ آپ نے سچ کو جھوٹ سے علیحدہ کر دیا[22] تھا۔

اشارات: ۱ عَجائِبُ ۲ تَرْغِیبٌ ۳ اَثارُ الغَضَبِ ۴ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ ۵ [illegible] ۶ اُنْظُرْ اِلَيَّ ۷ فَلَمَّا اَسْلَمَ ۸ اَحَدٌ يَقْرَعُ البابَ ۹ كانَ يَقْرَأْنَ ۱۰ اَلْقارِعُ ۱۱ اَخْفَى ۱۲ زَوْجُ الْاُخْتِ ۱۳ تَقَدَّمَتْ ۱۴ جَرَى الدَّمُ ۱۵ قَدْ ثَبَتَ ۱۶ اَرِنِي القُرْآنَ ۱۷ تَلا ۱۸ كَبَّرَ ۱۹ نازَعَ ۲۰ صَلّىٰ ۲۱ لَقَبٌ ۲۲ فارَقَ ۔

مشق نمبر ۲۴

پھر ہوا حسبِ[1] عادت حضرت یوسف کے لیے کھانا لے کر آئے لیکن آپ کو کنویں[2] میں نہ پایا۔ اُنہوں نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ تو آپ کو مالک کے پاس ایک خیمہ[3] میں دیکھا۔ تو انہوں نے جاکر اپنے بھائیوں کو خبر دی وہ مالک کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے۔ یہ ایک بھگوڑا غلام[4] ہے جو ہم سے بھاگ آیا ہے۔ تو اُس نے آپ کو معمولی قیمت[5] کے عوض اُن سے خرید لیا[6]۔ کہا جاتا ہے کہ اُس نے آپ کو بیس درہم کے عوض خریدا تھا۔ پھر وہ لوگ آپ کو مصر لے گئے اور فروخت کے لئے بازار میں پیش[7] کر دیا۔ تو عزیز مصر نے جو مصر کے خزانوں پر وزیر تھا۔ آپ کو خرید لیا۔ اس زمانے میں مصر کا بادشاہ ریان بن ولید تھا۔ جو عمالقہ میں سے تھا۔ پھر عزیز آپ کو لے گیا اور اپنی بیوی زلیخا سے کہنے لگا کہ اُس کی خوب تواضع[8] کرو۔ جب یہ معاملات کو سمجھنے لگے تو شاید ہم کو کچھ نفع دے یا ہم اُسے اپنا بیٹا[9] بنا لیں۔ کیونکہ اس کے کوئی لڑکا نہیں تھا۔ اور نہ اُسے عورتوں سے رغبت[10] تھی۔ جب عزیز نے حضرت یوسف میں عقلمندی[11]۔ علم اور امانت دیکھی تو انہیں اپنے امر[12] و نہی کا مالک بنا دیا۔ اور اپنے نوکروں پر افسر[13] مقرر کر دیا۔ اور اپنے گھر میں انہیں کارمختار[14] بنا دیا۔ یہاں تک کہ اس گھر میں سوائے آپ کے مالک اور مالکہ کے حضرت یوسف سے بڑھ کر[15] کسی کا حکم نہیں چلتا تھا۔ اور آپ کا یہ اعزاز[16] اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اور بہترین صلہ[17] تھا۔

اشارات: [1] عَلَی المَعمُولِ [2] جُبّ [3] خِبَاء [4] عَبدٌ أَبِقٌ [5] بِثَمَنٍ بَخسٍ [6] اِشتَرَاہُ [7] عَرَضُوا [8] أَکرِمِی مَثوَاہُ۔

٩ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ١٠ مِثْلَ النِّسَاءِ ١١ ذَكَاءٌ ١٢ جَعَلَهٗ صَاحِبَ اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ ١٣ زَائِلِيْنَ ١٤ مُتَّصِفُوْنَ ١٥ لَمْ يَكُنْ اِلْحَبِ كَلِمَةٌ اَعْلٰى مِنْ كَلِمَتِهٖ ١٦ اِكْرَامٌ ١٧ نِعْمَ الْجَزَاءُ +

مشق نمبر ۲۵

ایک بچہ کی طرف سے اپنے والد کو خط[1]

آپ کے معزز[2] ہاتھوں کو بوسہ دینے[3] اور آپ کی دُعا اور خوشنودی[4] حاصل کرنے کے بعد گذارش یہ ہے[5] کہ مَیں ہفتہ کے روز بیروت پہنچ گیا اور اپنے معزز ایجنٹ[6] مسٹر[7] غلام رسول کے ہاں اُترا۔ وہ نہایت عزت اور خوشی کے ساتھ پیش آئے[8]۔ اور میں پیر کی صبح تک اُن کے پاس ٹھیرا رہا[9]۔ وہ مجھے ہیڈ ماسٹر[10] صاحب کے پاس لے گئے۔ اور اُن سے درخواست[11] کی کہ وہ مجھے بطور شاگرد[12] قبول فرمالیں۔ اور فیس[13] کے متعلق اُن سے گفتگو کی۔ اور اُن سے میری سفارش[14] کرنے کے بعد وہ لوٹ گئے۔ اور مَیں وہاں رہ گیا۔ اور سکول کے منتظم[15] نے مجھے انگریزی اور عربی کی ابتدا کرنے والوں کے ساتھ پانچویں جماعت[16] میں بٹھا دیا۔ اور مَیں قریباً دس روز تک آپ کا اور والدہ محترمہ اور بھائیوں کا تصور[17] کرتا رہا۔ اور گریہ[18] مجھ پر غالب آجاتا۔ خصوصاً جبکہ مَیں علم میں اپنے داخلہ کو ایسے دیکھتا تھا جیسے کہ مَیں ایک تاریک[19] گھر میں داخل ہوگیا ہوں۔ کہ نہ مَیں اس میں کوئی چیز دیکھ سکتا ہوں اور نہ اُس کے رہنے والوں[20] میں سے کسی کو پہچانتا ہوں۔ لیکن آج مَیں نے سبقوں کو سمجھنا شروع کر دیا ہے[21]۔ اور مَیں علم میں لذت محسوس[22] کرنے لگ گیا ہوں۔ اور مَیں اُس میں ایسا راغب ہوتا ہوں کہ اُس کو اپنے بھائی کی طرح محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اب مَیں کبھی نہیں رویا۔ البتہ مَیں آپ کے اور والدہ اور سب گھر والوں کے متعلق سوچتا رہتا[23] ہوں

میں اپنے سلام کا تحفہ اُن کو بھیجتا ہوں۔ والدہ صاحبہ کے ہاتھوں اور بھائیوں کے رخساروں[24] کو بوسہ[25] دیتا ہوں۔ آپ کا سایہ ہمیشہ[26] قائم رہے۔

اشارات: ۱ رِسَالَةٌ ۲ اَلْكَرِيْمَةُ ۳ كَتَبْتُمْ ۴ رِضَاءُ ۵ اَلْغَرَضُ ۶ اَلْوَكِيْلُ الْمُكَرَّمُ ۷ خُوَاجَا ۸ تَلَقَّانِيْ ۹ لَبِثْتُ ۱۰ رَئِيْسُ الْمَدْرَسَةِ ۱۱ تَرَجَّاهُ ۱۲ بِمَنْزِلَةِ تِلْمِيْذٍ ۱۳ أُجْرَةٌ ۱۴ أَوْصَاهُ بِيْ ۱۵ نَاظِرٌ ۱۶ فِي الدَّرَجَةِ الْخَامِسَةِ ۱۷ بَقِيْتُ أَتَصَوَّرُ ۱۸ اَلْبُكَاءُ ۱۹ بَيْتٌ مُظْلِمٌ ۲۰ مِنْ سُكَّانِهٖ۔ ۲۱ اِبْتَدَأْتُ أَفْهَمُ ۲۲ أَخَذْتُ أُحِسُّ ۲۳ أَتَفَكَّرُ۔ ۲۴ وَجَنَات ۲۵ أَلْثِمُ ۲۶ دَامَ ظِلُّكُمْ۔

مشق نمبر ۲۶

حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ مجھ سے سلمان فارسی نے بیان کیا[1]۔ اور میں اُن کے منہ سے یہ بات سن رہا تھا۔ انہوں نے کہا میں اہل اصفہان میں سے ایک ایرانی[2] شخص تھا اور میرا باپ اپنے گاؤں کا جسے جی کہا جاتا تھا رئیس[3] تھا اور میں اس کے نزدیک اللہ کی سب مخلوق سے زیادہ محبوب تھا۔ اس کی وہ محبت بدستور[4] رہی۔ حتیٰ کہ اس نے مجھے اپنے گھر میں بند کر دیا[5] جیسا کہ کسی باندی[6] کو بند کیا جاتا ہے۔ اور میں نے آتش پرستی[7] میں خوب محنت کی[8]۔ حتیٰ کہ میں آگ کے جلانے والا خادم بن گیا اور ایک گھڑی کے لیے بھی اُسے بجھنے[9] نہ دیتا۔ میرے باپ کی ایک بڑی جاگیر تھی[10]۔ ایک دن وہ اپنی کسی تعمیر[11] میں مصروف[12] ہو گیا۔ تو مجھ سے کہنے لگا۔ اے میرے بیٹے! آج میں اپنی جاگیر سے ہٹ کر اپنی اس عمارت میں مصروف[13] ہو گیا ہوں۔ تو اُس جاگیر کی طرف جا

اور اس کی دیکھ بھال[14] کر اور مجھے اس کے متعلق بعض باتوں کا جسے وہ چاہتا تھا حکم دیا اور کہا کہ مجھ سے اوجھل[15] مت رہنا۔ کیونکہ اگر تو مجھ سے غائب ہو گیا۔ تو وہ میرے لیے جاگیر سے زیادہ فکر میں ڈالنے[16] والی بات ہوگی۔ سلمان کہتے ہیں کہ میں جاگیر کے ارادہ سے نکلا۔ جس کی طرف اس نے مجھے بھیجا تھا۔ تو میں عیسائیوں کے گرجوں[17] میں سے ایک گرجا کے پاس سے گزرا تو میں نے اُن کی آوازیں سنیں جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور میں اپنے والد کے مجھے اپنے گھر میں بند[18] کر دینے کی وجہ سے ان لوگوں کے معاملہ کو نہیں جانتا تھا۔ جب میں نے اُن کی آوازیں سُنیں تو میں اُن کے پاس جا کر دیکھنے لگا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ جب میں نے اُن کو دیکھا تو اُن کی نماز نے مجھے تعجب[19] میں ڈال دیا۔ اور میں نے اُن کے معاملہ کی طرف رغبت[20] کی۔ اور میں نے کہا۔ خدا کی قسم یہ اس دین سے بہتر ہے۔ جس میں کہ ہم ہیں۔

اشارات: ۱ ذَکَرَ ۲ رَجُلٌ فَارِسِیٌّ ۳ دِهْقَان۔ رئیس۔ ۴ مَا زِلْتُ ۵ حَبَسَ ۶ جَارِيَةٌ ۷ مَجُوسِيَّةٌ ۸ اِخْتَبَرْتُ ۹ لَا ۱۰ تَتْرُكُهَا تَخْرُجُ ۱۰ ضَيْعَةٌ ۱۱ بُنْيَانٌ۔ بِنَاءٌ ۱۲ اِشْتَغَلَ۔ شَغَلَ ۱۳ فَلَا شُغِلْتُ ۱۴ اِطَّلِبْهَا ۱۵ لَا تَحْتَبِسْ عَنِّي ۱۶ أَهَمُّ ۱۷ كَنَائِسُ ۔ كَنِيسَةٌ ۱۸ لِسَبَبِ حَبْسِي ۱۹ أَعْجَبَنِي ۲۰ رَغِبْتُ +

سبق نمبر ۲۷

کہا گیا ہے کہ کسی بادشاہ نے مجنونوں[1] کے ساتھ دل لگی[2] کا ارادہ کیا۔ جب وہ اُن کے پاس گیا تو اُس نے ان میں ایک نوجوان[3] خوش رو[4] صاف لباس والا دیکھا۔ شرافت کے نشانات[5] اس پر دیکھے جاتے تھے۔ اور عقلمندی کے آثار اس سے ظاہر ہوتے[6] تھے۔ بادشاہ اس کے نزدیک[7] گیا اور اس سے کچھ

مسائل دریافت کئے تو اس نے اُن سب کے عمدہ جوابات دیے۔ بادشاہ کو اس سے بہت تعجب ہؤا۔ پھر اس دیوانے نے بادشاہ سے کہا۔ اے بادشاہ تُو نے مجھ سے بہت سی چیزوں کے متعلق دریافت کیا اور میں نے اُن کا جواب دیا۔ اب میں تم سے عنقریب ایک سوال پوچھوں گا۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے۔ اُس نے کہا سونے والا سونے کی لذت کب پاتا ہے۔ بادشاہ نے گھڑی بھر کے لئے سوچا پھر کہا کہ وہ نیند کے وقت ہی سونے کی لذت پاتا ہے۔ دیوانے نے کہا نیند کی حالت میں تو اُسے احساس ہی نہیں ہوتا۔ بادشاہ نے کہا وہ سونے سے پہلے اس کی لذت پاتا ہے۔ دیوانے نے کہا سونے سے پہلے نیند کی لذت کیسے پائی جا سکتی ہے۔ بادشاہ نے کہا پھر وہ سونے کے بعد لذت پاتا ہوگا۔ دیوانے نے کہا نیند کے ختم ہونے کے بعد اس کی لذت کیسے پائی جا سکتی ہے۔ بادشاہ حیران رہ گیا۔ اور اُس کا تعجب بڑھ گیا۔ اور وہ کہنے لگا میری عمر کی قسم۔ بہت سے عقلمند بھی اس سوال کے جواب کو نہیں پا سکتے۔ پس مناسب یہ ہے۔ کہ آج کے دن تو میرا ندیم بنے۔ اور اس نے حکم دیا کہ دیوانے کی کھڑکی کے سامنے اس کا تخت نصب کر دیا جائے۔ پھر اُس نے شراب طلب کی۔ اور وہ حاضر کر دی گئی تو بادشاہ نے ایک گلاس لے کر پیا اور پھر دیوانے کو دُوسرا گلاس پکڑایا۔ تو اُس نے کہا اے بادشاہ تُو نے اس کو پیا تاکہ تُو میرے جیسا بن جائے تو میں کس جیسا بننے کے لئے اسے پیئوں۔ پس بادشاہ نے اس سے عبرت حاصل کی اور شراب کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔

اشارات: ۱ مَجَانِيْنُ ۲ مَجْنُوْن ۳ تَفَرَّجَ۔ مَرَّ ۴ شَابٌ ۵ حَسَنَ الْهَيْئَةِ ۶ أَثَارَ ۷ تَأَوَّهَ ۸ دَنَا مِنْهُ ۹ نَائِمٌ ۱۰ نَوْمٌ ۱۱ تَفَكَّرَ سَاعَةً ۱۲ حَالَ ۱۳ رُبَّمَا ۱۴ بَعْدَ

اَلْقَضَاءِ ۲ النَّوم ۳ التَّحَیُّرِ ۴ فَالْاَوْلیٰ ۵ لِلِّقَاءِ ۶ اِلیٰ اِسْتَدْعیٰ ۷ الکَاسَ ۸ ۔ کُتَّابِیَّۃ ۹ نَاوَلَ ۱۰ لِتَصْبِیْرِ ۱۱ مِثْلِی ۱۲ اَلْحَظَّ ۱۳ لِلْاَبَدِ ۔

مشق نمبر ۲۸

جب داؤد علیہ السّلام کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کے بعد آپ کے بیٹے سلیمان علیہ السّلام اسرائیل کے بادشاہ بنے۔ اور اس وقت آپ کی عمر تیرہ برس کی تھی۔ آپ نے اللہ سے یہ سوال کیا کہ وہ آپ کو ایک ایسی بادشاہی دے کہ آپ کے بعد اور کسی کے مناسب حال نہ ہو۔ اللہ نے اس کو منظور کر لیا اور آپ کے والد کی طرح آپ کے لئے بھی حکومت اور نبوّت کو جمع کر دیا اور آپ کو بہت سی نعمتیں عطا کیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بچپن ہی سے سمجھ اور اصابت فیصلہ عطا کر دی تھی۔ اور اس بات پر دلالت کرتا ہے اُس کھیتی کا واقعہ جس کو کسی دُوسرے کی بھیڑیں چر گئی تھیں۔ آپ کو اس میں زیادہ درست فیصلہ کی توفیق دی گئی تھی اور یہ آپ کے والد حضرت داؤد کے سامنے کا واقعہ ہے۔ ایک دُوسرا واقعہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اور وہ بچّوں کے لئے مطالعہ کی کتابوں میں بھی مذکور ہے کہ دو عورتیں نکلیں اور اُن کے ساتھ دو بچّے بھی تھے تو کوئی بھیڑیا اُن میں سے ایک بچّے کو چھین کر لے گیا۔ وہ دونوں عورتیں باقی بچنے والے بچّے کے متعلق جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد کے پاس پہنچ گئیں اور ان کے پاس قصّہ بیان کیا تو انہوں نے اُن میں سے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس جھگڑا لے کر گئیں تو آپ نے فرمایا میرے پاس ایک چھری لاؤ تاکہ میں لڑکے کو دو حصّوں میں چیر ڈالوں کہ تم میں سے ہر ایک نصف نصف لڑکا لے لے تو چھوٹی کہنے لگی اور وہ ہی حقیقت میں بچّہ کی اصل تھی۔ اے اللہ کے رسُول کیا تم اُسے پھاڑ دو گے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ کہنے لگی ایسا مت کرو اور میرا حصّہ بھی اس ہی کو دے دو تو آپ نے اُس سے فرمایا تو اس بچّہ کو لے لے کیونکہ

وہ تیرا بیٹا ہے۔ اور آپ نے اس بچہ کا فیصلہ اس عورت کے حق میں[۲۲] دے دیا۔

اشارات: [۱] تُوُفِّيَ [۲] مَلِكٌ [۳] سَأَلَ [۴] مُلْكٌ [۵] لَا يَنْبَغِي (لَا يَلِيقُ) [۶] أَجَابَ [۷] نَعَمْ [۸] ذَكَاءٌ [۹] إِصَابَةُ الْحُكْمِ [۱۰] حَرَّضَ [۱۱] رَتَعَ [۱۲] وَثِقَ [۱۳] تَصَدَّقَ [۱۴] ذِئْبٌ [۱۵] اِخْتَطَفَ [۱۶] تَخْتَصِمَانِ [۱۷] قَصَّتَا عَلَيْهِ [۱۸] حَكَمَ [۱۹] عَلَى سِكِّينٍ [۲۰] لِأَشُقَّ [۲۱] حِصَّةٌ۔ سَهْمٌ [۲۲] قَضَى لَهَا۔

مشق نمبر ۲۹

ابن اسحٰق کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا گیا کہ عُتبہ بن ربیع اور وہ اپنی قوم کے سرداروں[۱] میں سے تھا۔ ایک دن کہنے لگا جبکہ وہ قریش کی مجلس[۲] میں بیٹھا ہُوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا[۳] مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اے گروہِ قریش[۴]! کیا میں محمدؐ کے پاس جاؤں اور اُن سے[۵] گفتگو کروں اور اُن کے سامنے چند امور پیش[۶] کروں۔ شاید کہ وہ ان میں سے بعض کو قبول کرے تو جو وہ چاہے ہم اُسے دے دیں اور وہ ہم سے باز[۷] رہے یہ اس وقت کی بات ہے جب حمزہؓ اسلام لے آئے تھے اور اُن لوگوں نے دیکھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ تو قریش نے کہا بیشک[۸] اے ابوالولید! اُس کے پاس جاؤ اور اُس سے گفتگو کرو تو عُتبہ اٹھ کر آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے قریب بیٹھ گیا اور کہنے لگا اے بھتیجے! بیشک تم جیسا کہ تمہیں بھی معلوم ہے ہمارے خاندان میں شرافت والے ہو اور حسب ونسب میں بھی بلند مرتبہ[۹] ہو اور بلاشبہ تم اپنی قوم کے پاس ایک بڑا معاملہ لائے ہو جس کے ذریعے تم نے ان کی جمعیت کو متفرق کر دیا[۱۰] اور اُن کے عقلمندوں کو بیوقوف[۱۱] بنائے گے۔ اور اُس کے ذریعے تم نے اُن

کے معبودوں کو عیب دار کر دیا۔ اور اُن کے گزرے ہوئے باپ دادوں کو کافر بنا دیا۔ پس میری بات سُنو۔ میں تمہارے سامنے کچھ معاملات پیش کرتا ہوں تم اُن پر غور کرو۔ شاید تم اُن میں سے بعض کو قبول کر لو۔ تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے اس سے فرمایا۔ اے ابوالولید کہتے جاؤ میں سُنتا ہوں۔ تو وہ کہنے لگا اے بھتیجے! یہ جو معاملہ تم لائے ہو اگر تم اس سے مال حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو ہم تمہارے لئے اپنے مالوں میں سے اتنا اکٹھا کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ اور اگر تم اُس سے شرف و مرتبہ چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ اور اگر تم پر کوئی جن غالب ہے۔ جسے تم اپنے سے دفع کرنے کی قوت نہیں رکھتے۔ تو ہم تمہارے لئے کوئی دوا تلاش کرتے ہیں۔ اور اُس میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ تمہیں اس سے شفا دلوائیں۔ جب عُتبہ فارغ ہو چکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اُس کو سُن چکے تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوالولید کیا تم فارغ ہو چکے اُس نے کہا ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا اب میری بات سُنو۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھیں۔ عُتبہ خاموشی سے سُنتا رہا۔ جب واپس گیا تو اُس کے خیالات تبدیل ہو چکے تھے +

اشارات: ۱ مِنْ عِلْيَةِ (سَادَاتِ) قَوْمِهٖ ۲ نَادِي ۳ وَحْدَهُ ۴ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ۵ أُكَلِّمُهُ ۶ أَعْرِضُ عَلَيْهِ ۷ يَكُفُّ عَنَّا ۸ بَلَى ۹ لَكَ مَكَانٌ ۱۰ فَرَّقْتَ ۱۱ سَفَّهْتَ ۱۲ عِبْتَ ۱۳ أُنْظُرْ ۱۴ جَمَعَ ۱۵ مَلَّكْنَاكَ عَلَيْنَا ۱۶ نَبْذُلُ ۱۷ نُشْفِقُ ۱۸ نُبْرِئَكَ مِنْهُ ۱۹ هَلْ فَرَغْتَ ۲۰ تَلَا ۲۱ تَبَدَّلَ لَمْثُ +

مشق نمبر ۳۰

اے لوگو! تم اللہ کی طرف حاجت مند ہو اور اللہ بے پروا اور تعریف والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے اور یہ بات اللہ کے لئے کوئی بڑی نہیں ہے۔ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دُنیا کی زندگی تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ اور نہ غرور تمہیں اللہ کے متعلق دھوکا دے۔ اے لوگو! اللہ کو ایک مانو۔ کیونکہ اللہ کو ایک جاننا نیکیوں کی بنیاد ہے۔ اور عبادتوں کی جڑ ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرو۔ کیونکہ عبادت برائیوں کو دُور کرنے والی ہے۔ اور بری باتوں سے روکنے والی ہے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ وہ بہت زیادہ گمراہ ہو چکا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔ اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسُول کی اطاعت کرو اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ حکم ہوں۔ اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔ اور قریبوں۔ یتیموں۔ مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ۔ اور شیطان کے نقشِ قدم پر مت چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھُلم کھُلا دشمن ہے۔ جو شخص اپنے پروردگار کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے۔ تو اُسے نیک کام کرنے چاہئیں۔ اور جو لوگ نیک کام کریں گے۔ وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اس میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور جان لو کہ بہترین کلام اللہ کا کلام ہے۔ جو سب سے زیادہ جاننے والا بادشاہ ہے۔ اور سب سے بہترین قصہ یہ قرآن ہے۔ اور سب سے زیادہ بزرگ گفتگو اللہ کا ذکر ہے۔ اور سب سے زیادہ حفاظت

چھوٹی زبان[۱۷] ہے۔ اور بہترین تونگری[۱۸] دِل کی تونگری ہے۔ اور پرہیزگاری بہترین توشہ[۱۹] ہے۔ اور بہترین مال وہ ہے۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا گیا ہو۔ اور بدترین[۲۰] کمائی سُود کی کمائی ہے۔ اور بدترین[۲۱] کھانا یتیم کا مال ہے۔ اور مومن کو گالی دینا[۲۲] فسق ہے۔ اور اُس سے لڑنا کفر ہے۔ اور جان رکھو کہ رزق کی تقسیم کی گئی ہے۔ اور لالچی[۲۳] خالی ہاتھ رہتا ہے۔ اور کنجوس[۲۵] اللہ کا دُشمن ہے۔ اور دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے[۲۶] تو خوب تحقیق[۲۷] کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی کی وجہ سے کسی قوم کو تکلیف پہنچا دو۔ اور پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے +

اشارات: ۱ه فُقَرَاءُ ۲ه حَمِیْدٌ ۳ه خَلْقٌ ۴ه عَزِیْزٌ ۵ه لَا تَغُرَّنَّکُمْ ۶ه وَحِّدُوا اللّٰہَ ۷ه اَسَاسٌ ۸ه اَصْلٌ ۹ه نَاصِیَۃٌ ۱۰ه لَا تُشْرِکُوْا ۱۱ه مَاوَاہُ ۱۲ه لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ ۱۳ه مُبِیْنٌ ۱۴ه لِقَاءٌ ۱۵ه اَلْمَلِکُ الْعَلَّامُ ۱۶ه اَلشُّهُوْدُ ۱۷ه اَللِّسَانُ الْکَذُوْبُ ۱۸ه غِنًی ۱۹ه خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی ۲۰ه شَرُّ الْمَکَاسِبِ ۲۱ه شَرُّ الْمَاکَلِ ۲۲ه سِبَابُ ۲۳ه اَلْحَرِیْصُ مَحْرُوْمٌ ۲۴ه اَلْجَوَادُ ۲۵ه اَلْبَخِیْلُ ۲۶ه جَاءَکُمْ بِنَبَاءٍ ۲۷ه فَتَبَیَّنُوْا +

ضمیمہ نمبر ۱۰

یونیورسٹی پرچہ جات

(۱)

عربی میں ترجمہ کرو:-

(ا) فجر کی نماز - اللہ کا بندہ - سورج کی گرمی - پہلی فصل - تیس مہینے - کاٹنے والی تلوار - کوفہ سے بصرہ تک - جہانوں کا رب - قوم کا سردار - عادل بادشاہ +

(ب) ہم پر سلامتی ہو - ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں - تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو - ہمیں سلامتی کے گھر میں داخل کر - اللہ تعالےٰ اس پر رحم کرے - مَیں اللہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں - جلد بازی پشیمانی کی ماں ہے - زمین پر اکڑ کر مت چلو - علماء اُمت کے چراغ ہیں - تو بہت غیب جاننے والا ہے +

(ج) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنگ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے - وہاں ایک عورت چولہا سُلگا رہی تھی - جب آگ بھڑک اٹھی - تو وہ اپنے بیٹے کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی - اور کہا - آپ اللہ کے رسولؐ ہیں - آپؐ نے فرمایا ہاں - عورت نے کہا کیا اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے - آپؐ نے فرمایا - کیوں نہیں - عورت نے کہا - ایک ماں اپنے بچہ پر جس قدر مہربان ہے - خدا اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں - آپؐ نے فرمایا بے شک - اس نے کہا تو ماں اپنے بچے کو

آگ میں نہیں ڈالی۔ آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا۔ خدا صرف
اس بندے کو عذاب دے گا۔ جو سرکش اور متمرد ہے۔ خدا سے سرکشی کرتا ہے
اور اُسے ایک نہیں کہتا + (میٹرک ۱۹۳۳ء)

اشارات: (ج) ۱ تُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ ۲ اِشْتَعَلَتِ النَّارُ ۳ اِیْ وَاللّٰهِ (بَلٰی) ۴ اَرْحَمُ ۵ بَلٰی ۶ لَا تُلْقِیْ ۷ غَلَبَ عَلَیْهِ الْبُکَاءُ ۸ یُعَذِّبُ ۹ مَارِدٌ ۱۰ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰهِ +

(۲)

عربی میں ترجمہ کرو:-

(ا) میں سکول ماسٹر کا لڑکا ہوں۔ جب میں لڑکا ہی تھا۔ میرا باپ مجھ سے ہماری زبان میں بہت سی کہانیاں پڑھواتا اور سنتا تھا۔ پھر اس نے مجھے کہانیاں سنا سنا کر روزی کمانے کے لئے بھیج دیا۔ پہلے مجھے بالکل کامیابی نہ ہوئی۔ میرے سامعین میری کہانیوں کو سنتے اور پھر چل دیتے اور مجھے کوئی انعام نہ دیتے۔ آہستہ آہستہ مجھے تجربہ ہو گیا +

(ب) اس نے دیوار میں ایک سوراخ کیا۔ اور اُس میں سے رینگ کر نکلنے والا تھا۔ جب کہ نرم کیچڑ اس پر گرا اور اُسے مار دیا۔ اگلی صبح چور کا دوست اس کی تلاش میں گیا۔ وہ گلی بہ گلی پھرتا رہا اور آخر کار ٹوٹی ہوئی دیوار کے پاس آ گیا۔ کیچڑ سے باہر نکلتے ہوئے اس کے دوست کے پاؤں تھے۔ افسوس افسوس وہ چلاتا رہا۔ میرے بے چارے دوست اس گھر کے مالک نے تمہیں مار دیا ہے۔ میں جاؤں گا اور بادشاہ کو بتاؤں گا۔ میں انصاف لے کر رہوں گا + (الف۔ اے ۱۹۳۳ء)

اشارات۔ (ل) [1] مُدَرِّسٌ [2] كَانَ أَفْقَرَ [3] أُسْرَةٍ [4] اكْتِسَابِ الْمَعَاشِ [5] مَا. تَحْتَ [6] ذَهَبُوا [7] جَائِزَةً ۔

(ب) [1] حَائِطٌ [2] ثَلْمٌ [3] كَادَ يَدِبُّ [4] زَلَقٌ۔ [5] طَافَ (دَارَ) مِنْ زُقَاقٍ إِلَى زُقَاقٍ [6] حَائِطٍ مَكْسُورٍ۔ [7] وَاشْفَاهُ [8] صَاحَ [9] أَنْتَصِفُ مِنْهُ ۔

(۳)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

مسلمانوں نے افسوس[1] ہے۔ دُوسری خلافت کے بعد آپس کے جھگڑوں[2] سے اپنا بڑا[3] نقصان کیا۔ عہدِ نبوّت سے جس قدر دُوری[4] ہوتی گئی اُسی قدر اُن کے اختلافات بڑھتے[5] گئے، ورنہ[6] یہ بھی سچ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اختلافات[7] کو مٹایا۔ دشمنوں کو شکست فاش دینے میں[8] کامیاب ہوئے۔ دُور کیوں[9] جائیں۔ ہم ہندوستان ہی کی تاریخ کو دیکھیں کہ نجیبُ الدولہ افغان۔ شاہ شجاع والی اودھ اور احمد شاہ ابدالی کی باہمی امداد نے کس طرح مرہٹوں کی تاخت[10] و تاراج سے مسلمانوں کو بچایا[11]۔ اگر آج بھی مسلمانانِ عالم اور اُن کی ریاستیں آپس کے جھگڑوں کو چھوڑ دیں۔ تو اسلام کا آفتاب[12] اپنی پہلی آب و تاب[13] سے افقِ بر نمایاں[14] ہو سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کی عزت[15] دوبارہ دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔ صرف کوشش چاہیئے۔ (الیف۔ اے ۱۹۵۲ء)

اشارات: [1] وَا أَسَفَاهُ [2] مُنَازَعَات [3] خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ [4] بُعْدٌ [5] كَثُرَتْ [6] وَإِلَّا [7] رَفَعَ خِلَافَاتِهِمْ [8] فَازُوا بِهَزِيمَةِ أَعْدَائِهِمْ [9] لِمَ

تَبْعُدُ عَنْ ذَالِكَ [10] غَارَاتُ [11] فَانْظُرُوا عَلَى [12] شَمْسُ [13] بِزُهُوِّهِ الْأَوَّلِ [14] تَقْدِرُ عَلَى اَنْ تَظْهَرَ [15] مَجْدَهَا وَوَقَارَهَا +

(۴)

ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ محمد بن تغلق کے زمانہ میں ڈاک[1] کا انتظام بہت اچھا تھا۔ اور تجارت کے لئے بہت آسانیاں[2] تھیں۔ خراسان کے تازہ پھل[3] دلی کے بازاروں میں بکثرت بکتے تھے[4]۔ سفر کی بھی سہولتیں تھیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا[5] تو خود ابن بطوطہ شمالی ہند سے جنوب کے ساحل تک سیر کرتا ہوا نہ جا[6] سکتا۔ اس کا سفرنامہ[7] اس زمانہ کی تاریخ کا آئینہ[8] ہے۔ اس نے چشم دید[9] واقعات بیان کیے ہیں۔ اور جو رائے ظاہر کی ہے۔ وہ تجربہ کے بعد اس نے ایشیا اور افریقہ کے اکثر ملکوں کا سفر کیا[10]۔ اور صحیح حالات قلمبند کئے ہیں۔ تاریخ کو پڑھنے والے اس کے سفرنامہ کو بہت پسند کرتے ہیں[11]۔ تاریخ کے طالب علم کو اس کا پڑھنا بہت ضروری[12] ہے۔

(ایف۔ اے ۱۹۵۳ء)

اشارات: [1] نِظَامُ الْبَرِيْدِ [2] سُهُوْلَةٌ [3] الْأَثْمَارُ الْغَضَّةُ [4] كَانَتْ تُبَاعُ [5] لَوْ لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ [6] لَمْ يَقْدِرْ عَلَى اَنْ يَذْهَبَ [7] كِتَابُ الرِّحْلَةِ [8] مِرْآةٌ [9] الْحَالَاتُ الَّتِي شَاهَدَهَا [10] سَافَرَ [11] يُحِبُّوْنَ [12] لَازِمٌ جِدًّا

(۵)

عربی میں ترجمہ کرو:۔

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت[1] ہے کہ ہم ایک غزوے[2] میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ایک قوم کے پاس سے گزرے[3] اور دریافت فرمایا۔ "یہ لوگ کون[4] ہیں؟" انہوں نے عرض کیا "ہم مسلمان ہیں"۔ ایک عورت تنور سلگا رہی تھی[5]۔ اور اُس کے پاس اُس کا بیٹا تھا۔ جب آگ بھڑک[6] اٹھی اور خوب روشن ہو گئی۔ تو وہ بچے کو لے کر ایک طرف[7] ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ آپ نے فرمایا "ہاں" وہ بولی۔ میرے ماں باپ[8] آپ پر قربان ہوں۔ "کیا اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں" آپ نے فرمایا "کیوں[9] نہیں" وہ بولی "کوئی ماں اپنے بچے پر جس قدر مہربان ہے، خدا اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان نہیں؟" آپ نے فرمایا "بے شک"۔ اس نے عرض کیا "ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی[10]"۔ آپ نے سر جھکا دیا[11] اور آبدیدہ[12] ہو گئے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا "خدا صرف اس بندے کو عذاب دے[13] گا۔ جو سرکش[14] اور متمرد ہے۔ خدا سے سرکشی کرتا ہے[15] اور اُسے ایک[16] نہیں مانتا + (ایف اے سنہ ۱۹۵۴ء)

اشارات:- [1] رُوِیَ [2] فِي غَزْوَةٍ [3] مَرَّ [4] مَنِ الْقَوْمُ [5] تُوقِدُ التَّنُّورَ [6] اِشْتَعَلَتْ (اِلْتَهَبَتْ) [7] تَلَألَأَتْ - اِصْفَرَّتْ [7] [illegible] [8] بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي [9] بَلٰى [10] لَا تُلْقِي [11] أَطْرَقَ رَأْسَهٗ [12] دَمَعَتْ عَيْنَاهُ [13] يُعَذِّبُ [14] اَلْمَارِدُ، اَلْمُتَمَرِّدُ [15] يَتَمَرَّدُ عَلَى۔ [16] وَلَا يُوَحِّدُهٗ +

(۶)

عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) زید فصیح[1] نہیں ہے۔ وہاں سات آدمی بارہ عورتیں اور نو بچے[2] ہیں

اُس نے ہم پر شیر[3] کی طرح حملہ کیا۔ اُس کے پاس ایک بہت اچھا باغ[4] ہے ۵۔ خوبصورت باغ دریا کی دُوسری طرف واقع ہے۔ مسجد کو عادل بادشاہ نے بنایا تھا[6]۔ ۷۔ منصف بادشاہ ہر وقت خوش رہتا ہے۔ انہوں نے جمعرات کی صبح کو وہ جگہ[8] چھوڑ دی۔ وہ یقیناً سکول کا آخری[9] لڑکا ہے۔ ایک خوبصورت جوان آدمی آیا اور مجھے لمبا خط دیا[10]+

(ب) عام طور پر[1] عربی مرثیہ بہت سادہ[2] ہوتا ہے۔ شاعرہ اپنے غم کے بیان سے ابتدا کرتی ہے[3]۔ اور اُن آنسوؤں[4] سے جنہیں وہ روک نہیں سکتی۔ پھر وہ ظاہر کرتی ہے[5]۔ کہ موت جس کو لے گئی۔ وہ کس قدر زبردست ماتم کا حق دار تھا۔ اس کو عربوں کی دو بڑی صفات[6]۔ شجاعت اور آزادی کا نمونہ[7] بیان کیا جاتا ہے۔ اور بے چینی[8] سے یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ اب کون عزیم ارادوں[9] کا کام کرے گا۔ دشمن کو شکست دے گا[10]۔ اور ضرورت کے وقت غریبوں کو کھانا کھلائے گا[11]۔ اور اجنبیوں کی مہمان نوازی کرے گا[12]۔ اگر مرثیہ کہنے والی کا ممدوح ظلم کی موت کا شکار ہُوا ہو تو ہم اس کے علاوہ انتقام[13] کا آتشیں[14] جذبہ بھی دیکھتے ہیں۔ قاتل کے خُون کی پیاس[15] احساس کی اس قدر تلخی[16] سے بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس کی صرف عورتیں ہی اہل ہو سکتی ہیں۔ (بی۔ اے ۱۹۳۳ء) +

اِشَارَات: (الف) ۱ فَصِیحٌ ۲ صِبْیَانٌ ۳ اَسَدٌ ۴ جَنَّةٌ ۔ بُسْتَانٌ ۔ حَدِیْقَةٌ ۶ بَنَا ۸ مَحَلٌّ ۹ آخِرُ ۱۰ اَعْطَانِی۔

(ب) ۱ عَلَی الْعُمُوْمِ ۲ سَاذِجٌ ۳ تَبْتَدِئُ ۴ دُمُوْعٌ ۵ عَبَرَاتٌ ۵ تُبَیِّنُ ۶ صِفَتَانِ عَظِیْمَتَانِ ۷ اُسْوَةٌ۔ ۸ اِضْطِرَابٌ ۹ اَلْعَظَائِمُ ۱۰ یَهْزِمُ ۱۱ یُطْعِمُ ۱۲ یَقْرِیُ۔

۱۳ قِصَاصٌ - ۱۴ ثَأْرٌ ۱۵ مَادِيَّةٌ ۱۶ عَطَشُ الدَّمِ ۱۷ مَرَارَةٌ شَدِيْدَةٌ +

(۷)

عربی میں ترجمہ کرو:-

یہاں گورنر[۱] کے بیٹے صلاح الدین نے اپنے بچپن کے کچھ[۲] سال گزارے اور جیسا کہ کہاوت[۳] مشہور ہے۔ یہ سال خوشگوار[۴] ہونے چاہئیں۔ کیونکہ ان کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔ ہم نے ۱۱۳۹ء سے ۱۱۴۶ء تک کے عرصہ میں ایوب کے خاندان[۵] کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ یہ زمانہ اُن کی بعلبک کی رہائش[۶] کا ہے۔ بلاشبہ صلاح الدین نے ایک مسلمان لڑکے کی سی تعلیم معمول کے مطابق حاصل کی۔ غالبًا جرنیل[۷] کا بیٹا ہونے کی بدولت اُس نے بہترین تعلیم جو دستیاب[۸] ہو سکتی تھی حاصل کی۔ ایوب خاص طور پر[۹] خدا ترس آدمی تھا۔ اور اُس نے بعلبک میں صوفیوں کے لئے ایک خانقاہ[۱۰] کی بنیاد رکھی[۱۱]۔ اُس کے بیٹے کو یقینًا کئی سالوں تک قرآن۔ عربی گرامر۔ فصاحت و بلاغت اور شاعری کے اصولوں اور دینیات کی مشق کرائی گئی تھی[۱۲]۔ کیونکہ اس زمانہ کے مسلمان حکمرانوں کی خواہ کوئی بھی نسل[۱۳] ہوتی۔ اُن کا تعلیمی معیار و طریقہ عربی ہوتا۔ اور بڑا مقصد اُن علماء کا جو ممتاز[۱۴] نوجوانوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر ہوتے[۱۵] تھے۔ قرآن اور حدیث کی تعلیم دینا اور خالص عربی طریقہ سکھانا ہوتا تھا + (بی۔ اے ۱۹۵۲ء)

اشارات: ۱ وَالِي ۲ قَضَى سَنَوَاتٍ مِنْ صِبَاهُ ۳ مَثَلٌ ۴ رَغِيبَةٌ ۵ عَائِلَةٌ ۶ سُكُونَةٌ ۷ قَائِدٌ ۸ الَّذِي يُمْكِنُ حُصُولُهُ - ۹ مُتَّقِي ۱۰ رِبَاط ۱۱ بَنَى ۱۲ مُرِّنَ ۱۳ الشُّبَّانَ -

اَلْمُتَمَيِّزَةُ ١٥ عُيِّنَ +

(۸)

عربی میں ترجمہ کرو :-

تاہم ان باتوں کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اسلامی احیائے علوم کا حصول آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اسلامی ملکوں میں انفرادیت مضبوطی سے جڑ پکڑ چکی ہے۔ اور شخصیتیں معاملات میں پیش پیش رہ کر پیش آمدہ مسائل پر غالب آ جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ذاتی حسد مقابلۃً بہت اہم حصہ لیتا ہے۔ عرب کا جوش بیتابی کو راہ دیتا ہے۔ اور قابلیتیں ایک تلخ فیصلہ کے آگے جھک جاتی ہیں۔ مختلف اسلامی قوموں کے درمیان تمدنی اور مالی اختلافات ابھی بہت زیادہ ہیں۔ تاہم اُن کو منقسم کرنے والی چیز ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ تعلیم جو بیشتر عرب ممالک میں تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ وہ موجودہ اختلافات کو ہموار کرنے میں اپنا حصہ ضرور ادا کرے گی۔ اور اس طرح اپنے ایمان کی اصلاح کرنے میں جدائی پیدا کرنے والی چیزیں آسانی سے اتحاد کی طاقتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں +

(بی۔ اے ۱۹۵۳ء)۔

إِشَارَاتٌ : ١ سَهُلَ حُصُولُهُ ٢ اِسْتَحْكَمَتْ بِأُصُولِهَا ٣ شَخْصِيَّةٌ ٤ اَلْمَسَائِلُ الْحَاضِرَةُ ٥ تَتَسَلَّطُ۔ تَغْلِبُ ٦ لَهُ الْحَظُّ الْأَوْفَرُ ٧ يَتَطَرَّقُ إِلَيْهِ الْاِضْطِرَابُ ٨ أَقْضَاءُ الْأَمْرُ ٩ يُتَفَادَى ١٠ لَهُ الدَّرَجَةُ الثَّانِيَةُ ١١ يَتَكَثَّرُ بِالسُّرْعَةِ ١٢ اَلْأَشْيَاءُ الْفَارِقَةُ ١٣ اَلْقُوَى الْاِتِّحَادِيَّةِ ١٤ تَتَبَدَّلُ +

(۹)

عربی میں ترجمہ کرو:-

اس تہذیب[1] کا ایک قابلِ ذکر[2] پہلو اس کی صفائی[3] تھی۔ اس زمانہ میں جبکہ یورپ گندگی کو زہد[4] سے ہمکنار کرتا تھا۔ ہر شہر میں حمام۔ پبلک کے گرم غسلخانے[5] اور رعایا کے چشمے[6] ہوتے نہانے اور پینے کے لئے۔ جہاں کہیں بھی مسلمان ہوتے صاف پانی کا مہیا کرنا اُن کا پہلا کام ہوتا۔ اور زیادہ نہانا دھونا اُن کے مذہب کے ساتھ اتنا منسلک[7] ہو گیا کہ ۱۵۶۶ء میں اُندلس میں حماموں کا استعمال سخت سزاؤں[8] کے تحت ممنوع کر دیا[9] گیا۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کی یاد دلاتا[10] تھا۔ اور سیوائل کے ایک بدقسمت مالی کو کام کرتے وقت نہانے کے جرم میں حقیقتاً سزا[11] دی گئی۔ میں نے خود اناطولیہ میں ایک یونانی کو دوسرے سے کہتے ہوئے سُنا کہ فلاں تو نیم مسلمان[12] ہے، وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے[13]۔ (ایم۔ اے ۱۹۳۳ء)

اشارات: [1] تَهْذِيبٌ۔ تمدّن [2] اَمْرٌ يَلِيقُ ذِكْرُهُ [3] نَظَافَةٌ [4] قَذَارَةٌ [5] زُهْدٌ [6] حَمَّامَاتٌ [7] عُيُونٌ۔ [8] شَمَّمَ اِلَى [9] عُقُوبَاتٌ شَدِيدَةٌ [10] مُنِعَ [11] يُذَكِّرُ [12] بُسْتَانِيٌّ (فَاكِهَانِيٌّ) شَقِيٌّ [13] عُوقِبَ [14] نِصْفُ مُسْلِمٍ [15] يَغْتَسِلُ۔

(۱۰)

عربی میں ترجمہ کرو:-

قرآن کریم نے اپنے ناظرین[1] سے مطالبہ کیا ہے[2] کہ وہ اپنے عقائد کو حُجّت اور برہان کی روشنی میں پرکھ لیں[3]۔ اور گمانوں[4] اور وہموں[5] سے

نجات حاصل[6] کریں۔ قرآن کریم نے انسانی فضائل اور حکیمانہ اوصاف سے مستفیض ہونے کی تعلیم دے کر مسلمانوں کے نفوس میں فضیلت[7] اور شرف کی تخم ریزی کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کمالاتِ انسانی حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کی استعداد اوروں سے زیادہ قوی[8] ہے۔ اور اخلاق۔ استقامت اور سلامتِ طبع سے وہ اوروں کی نسبت[9] زیادہ قریب ہیں۔ یہ سچی کتاب اُن سے وعدہ[10] کرتی ہے۔ کہ باطل کی ساری معرکہ آرائیوں[11] کے باوجود اللہ تعالےٰ اُن کی شان کو سب سے بلند[12] ہی رکھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی غیر کی سطوت کو برداشت[13] نہیں کر سکتے۔ عقائد کے مضبوط سلسلہ نے اُن کے درمیان وہ مضبوط اتحاد اور اخوت پیدا[14] کی ہے۔ کہ اغیار کے پنجے[15] میں کسی مسلمان کے گرفتار و مقید ہونے کو باقی تمام مسلمان اپنی گرفتاری اور قید سمجھتے[16] ہیں۔ یہ ایسا احساس ہے۔ کہ ہر مسلمان کے قوائے باطنی اور جذبات وجدانی اس کے شعور پہ مجبور[17] ہوتے ہیں۔ اور کوئی چیز اُن کے دلوں سے اس احساس کو مٹا[18] نہیں سکتی۔ (ایم۔ اے سنہ ۱۹۵۲ء)

اِشارات: ۱ قَرَاءَ ۲ قَدْ طَالَبَ ۳ أَنْ يَنْتَقِلُوْا ۴ ظُنُوْنٌ ۵ أَوْهَام ۶ يَنْجُوْ ۷ فَقَدْ بَذَرَ فِي نُفُوْسِهِمُ الْفَضِيْلَةَ وَالشَّرَفَ ۸ أَقْوَى ۹ أَقْرَبُ مِنْ غَيْرِهِمْ ۱۰ يَعِدُهُمْ ۱۱ مُحَارَبَات ۱۲ تُعْلِي ۱۳ يَأْبَوْنَ ۱۴ أَوْجَدَ ۱۵ فِي مَخَالِبِ الْأَعْدَاءِ ۱۶ يَخَالُوْنَ ۱۷ تَضْطَرُّ إِلَى شُعُوْرِهِ ۱۸ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَمْحُوَ۔

۱۱

ایک بدو[1] کو بادشاہ کے پاس لایا گیا[2]۔ اور اس کے پاس ایک تحریر[3] تھی۔ جس میں اس کی کہانی لکھی ہوئی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا: "آؤ[4]۔ پڑھو میری تحریر یا میرے نامے کو[5]"۔ اس سے کہا گیا کہ "یہ بات تو قیامت کے دن کہی جائے گی[6]"۔ اس نے کہا: "خدا کی قسم! یہ دن تو قیامت کے دن سے بھی برا[7] ہے۔ یقیناً قیامت کے روز میری نیکیاں اور بدیاں دونوں لائی جائیں گی[8]۔ اور تم تو میری برائیاں لے آئے ہو[9]۔ اور تم نے میری نیکیاں[10] چھوڑ دی ہیں" ÷

(الف۔ ا۔ س ۱۹۵۹ء)

اشارات: [1] اعرابیٌ [2] جِیئَ [3] رُقْعَۃ [4] ھَاؤُمَ [5] اِقْرَؤُا کتابیہ [6] یُقال ھٰذا [7] اَشَرُّ [8] یُؤتیٰ [9] قد جئتم بِمَساوِی [10] حَسَنَاتِی ÷

۱۲

اس میں فتوح[1] اسلامیہ کے حالات مفصل اور صحیح طور پر درج ہوئے[2] ہیں۔ مصنف کی اصل کتاب اس سے بھی زیادہ مفصل تھی۔ مگر وہ نامکمل رہی اور یہ اس کا خلاصہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات

سے کتاب شروع ہوتی ہے۔ پھر ردہ اور فتوحات شام و جزیرہ ارمینیہ و مصر و مغرب کے ذکر کے بعد عراق اور ایران و سندھ کی فتوحات پر ختم ہوتی ہے۔ کتاب میں ضمناً بہت سی عمرانی اور سیاسی باتیں بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً احکام خراج۔ مصطلحات دواوین۔ عطا۔ امر خاتم ونقود و دحظہ وغیرہ۔ عربوں کی فتوحات کے متعلق اطلاعات کے لیے یہ کتاب نہایت قیمتی ماخذ ہے +

(بی۔ا۔ے۔ ۱۹۵۹ء)

مشکل الفاظ کا ترجمہ: ۱ الفتوح الاسلامیۃ ۲ قد ذُکرت ۳ اکثر تفصیلاً ۴ لم یُتمّمۃُ ۵ قد ابتداُ ۶ اختتم ۷ قد ذُکرت فیہ اُمورٌ کثیرۃ متعلق بالعمرانیات والسّیاسیات ۸ اطلاعات (اخبار) ۹ ماخذ ثمین +

لغات جدیدہ

آنسہ - مس
اِجازۃ - رخصت
اِجباری - لازمی
احتفال - جلسہ - شوکت
اِدرس - ایڈریس - سپاسنامہ
اِذاعۃ - سرکلر
اختصاصی - سپیشلسٹ
اُستاد - پروفیسر
استقلال - آزادی
الاِضراب عن العمل - سٹرائک
اِعدام - سزائے موت
امبراطور - شہنشاہ
امبراطورۃ - ملکہ
اِمضاء - دستخط
آمین السر - پرائیویٹ سیکرٹری
الاِنتحار - خودکشی
ایالۃ - صوبہ
بارجۃ - جنگی جہاز
بارلیان - پارلیمنٹ
باثلہ - گودام

بدلہ - سوٹ
برقیہ - ٹیلیگرام
برمیل - پیپا ٹین
برنامج - فہرست
بسیکولوجیا - سائیکالوجی
بشکیر - تولیہ
بصاص - جاسوس
بَطل - ہیرو
بعثۃ - مشن
بلدیہ - میونسپلٹی
بلطجی - جلاد
بوابۃ - پھاٹک
التامین - بیمہ کرانا
تحریر - خط - نوٹ
تختۃ المکتابۃ - بلیک بورڈ
تدخین - سگرٹ یا حقہ پینا
تذکرۃ مرور - پروانہ راہداری
تزویر - جعلسازی
تسجیل - رجسٹری کرانا
تصدیر - برآمد

تصویت - ووٹ دینا
التعلیم الاجباری - جبری تعلیم
التعلیم المجانی - مفت تعلیم
تقویم السنة - کلنڈر
تکلیف - محصول۔ٹیکس
تمثال - تصویر۔مجسمہ
التمرینات الجسدیة - جسمانی ورزش
تنوّر الفکر - روشن خیالی
توقیع - دستخط کرنا
جامکیة - تنخواہ
جَردة - گارڈ ریلوے
جَوذق - کیک
جُزلك - بینک
جُمرك - چونگی۔کسٹم
جمعیّة - انجمن۔کمیٹی
جمهور - پبلک
جنائنی - باغبان
جَندار - باڈی گارڈ
جواز - پاسپورٹ
حجّار - سنگتراش
حاضرة - پایہ تخت
حرام - شال۔کمبل
حَرامی - ڈاکو
حَرکة - شورش

حَلاّج - دھنیا (روئی دھنکنے والا)
خاتون - لیڈی۔شریف عورت
خارطة - نقشہ
خزانة الکُتب - لائبریری
خفیر - چپڑاسی
خواجة - مسٹر
دائرة المعارف - انسائیکلوپیڈیا
دخاخنی - تمباکو فروش
دِرکاة - برآمدہ
دَزّینه - درجن
دَلیل - گائڈ۔رہنما
دوّارة - لٹو
دِیوان - محکمہ۔کورٹ
رجال المطافی - آگ بجھانے والے
ردهة - ہال کمرہ
رفرف - الماری
رفیق فی الدرس - کلاس فیلو
رِوایة - ناول
روشن - روشندان
زبّال - بھنگی
زِر - بٹن
زعیم - لیڈر
زَمیل - ہم پیشہ
ساکو - اوورکوٹ
سائق - کوچبان

سُجّادة - قالین
سعادة - ہز ایکسیلنسی
سُفرچی - باورچی
سقوط - پستی
سلاطة - چٹنی
سَلَف - پیشگی
شَجب - سزائے موت
شُحنة - پولیس
شخشیخة - روشندان
شربُ الدخان - حقہ یا سگرٹ پینا
شَفرة - درانتی
شلّال - آبشار
شمسیة - چھتری
الشمع الاحمر - لاکھ
شوکة - کانٹا کھانے کا
شهادة - سند - سرٹیفکیٹ
شیّال - قلی - مزدور
صاکو - اوورکوٹ
صوت - ووٹ
صُودا - سوڈا
صولجان - بلّا - کرکٹ
صَیدلی - دوا فروش
ضابط - فوجی افسر
ضابطة - بریک
طابة - گیند - غبارہ
طابعة - ٹائپ رائٹر

ضریبة - ٹیکس
طاقة - گلدستہ - تھان
طلاء - وارنش
طُمار - برش
طیّار - ہوا باز
عجلة - گاڑی
عدلیة - محکمہ عدالت
عَدَمی - انارکسٹ
عربجی - کوچمین
عرفیّة - کہاوت - ضرب المثل
عُضو - ممبر
عَلام - چاندماری
عُمدة - نمبردار - مکھیا
عمیل - ایجنٹ
عین قزاز - عینک
عیاش - نان فروش
غزته - گزٹ
غلاف - لفافہ
فاتیة - بازاری عورت
فحّام - کوئلہ فروش
فُراطة - ریزگاری
فَرد - پستول
فُرصة - تعطیل
فشکة - کارتوس
فِصادة - نکسیر

فُطُور - ناشتہ
قائمہ - فہرست - بیجک
قرار - ریزولیشن
قرینۃ - بیوی
قِشدۃ - بالائی - ملائی
قضا - تحصیل (ضلع میں)
قطارالبضائع - مال گاڑی
قطارالرکاب - پسنجر ٹرین
قطع التذکرۃ - ٹکٹ چیک کرنا -
ممتاز - گون
قناقنا - کونین
قمرنۃ - بُت - تصویر
کبریت - دیا سلائی
کرانول - تھانہ
کلبش - ہتھکڑی
لغم - سرنگ
مبزقۃ - اگالدان
مَبعوث - ڈیلیگیٹ
متخرّج - تعلیم یافتہ - سند یافتہ
متطوع - رضا کار
مَثلجۃ - برف کا کارخانہ
مُحامی - بیرسٹر - وکیل

محضر - روداد - کاروائی
محفظۃ - نوٹ بک
المحکمۃ العالیۃ ہائیکورٹ
مِدخنۃ - چمنی
مدیرالمدارس - ڈائرکٹر تعلیم
مِرسم - پنسل
مُزاد - نیلام
مساعد - اسسٹنٹ
مستراح - پاخانہ
مسدّس - ریوالور
مِشنقۃ - پھانسی
مَعَاش - پنشن
مُعاون - اسسٹنٹ
مَعرض - نمائشگاہ
مفروشات - فرنیچر
مقاطعۃ - صُوبہ
مکتب التذاکر ٹکٹ گھر
مِکواۃ - استری
مُلبّس - مربا
والی - صوبہ دار - گورنر
هوایّۃ پنکھا
یَطقان - خنجر

ضمیمہ ۱۳ شعراء پر نوٹ

رقاشی

یہ ایک غلام تھا۔ نام الفضل بن عبدالصمد الرقاشی تھا۔ بصرہ کا رہنے والا تھا۔ طبعیت میں شعر گوئی کی قدرت تھی اس نے اپنے آپ کو سب سے بے نیاز کر کے بنو برمک سے وابستہ کر رکھا تھا۔ وہ اس کے ذریعہ دوسرے شعراء پر ادبی حملے کراتے اور اپنی اولاد کو اس کے شعر یاد کرواتے۔ برامکہ کے زوال کے بعد وہ بھی ان کے ساتھ قید میں رہا اور شعر و شاعری سے انکے دل بہلاتا رہا جب سب مر گئے تو انکے بہت درد ناک مرثیے کہے۔ جب فضل بن یحیٰی کو ایک درخت کے تنہ پر سولی دے کر لٹکایا گیا تو رقاشی ادھر سے گزرا اور یہ اشعار کہے۔

اما واللهِ لولا خوف واشٍ وَعَینٌ لِلخَلیفَةِ لا تَنام

سنہ ۲۰۰ھ میں اس کا انتقال ہوا ؛

لیلیٰ الاخیلیہ

پورا نام لیلی بنت عبداللہ الرحال ہے۔ وہ اولین مسلمان شاعرات میں سے تھی۔ اس کی اکثر شاعری اُن مرثیوں پر مشتمل ہے جو اس نے اپنے محبوب توبتہ بن الحمیر کے متعلق لکھے۔ لیلی اپنے خاوند سے متنفر تھی اور توبتہ سے بے حد محبت کرتی تھی۔ اس نے بارہا توبتہ کو اس کے دشمنوں اور حاسدوں سے بچایا لیلیٰ خلفائے بنو امیہ کے درباروں میں جایا کرتی تھی اور امیر معاویہ۔ عبدالملک اور حجاج سے بلا تکلف گفتگو کیا کرتی تھی۔ وہ اپنے چچازاد بھائی قتیبہ بن مسلم والی خراسان کے پاس جا رہی تھی۔ کہ راستہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔

البحتری

اس کا پورا نام ابو عبادہ الولید بن عبید الطائی تھا۔ منبج میں پیدا ہوا پھر عراق چلا گیا اور متوکل اور اس کے بعد کے خلفاء کی مدح میں مصروف رہا۔ اپنے اشعار میں حلب کا بہت ذکر کرتا ہے۔ جلد ہی وہ حمص میں ابو تمام کے تمام مصاحبین پر فوقیت لے گیا۔ بعض لوگ اسے ابو تمام پر بھی ترجیح دیتے ہیں جب اس سے پوچھا گیا کہ تم میں اور ابو تمام میں سے بہتر شاعر کون ہے تو اس نے کہا کہ اس کے عمدہ اشعار میرے اچھے اشعار سے بہتر ہیں اور میرے ردی اشعار اس کے ردی اشعار سے بہتر ہیں۔ ابو العلاء المعری سے پوچھا گیا کہ ابو تمام بحتری اور متنبی میں سے کون بہترین شاعر ہے تو اسے کہا کہ ابو تمام اور متنبی تو حکیم اور دانا ہیں البتہ بحتری شاعر ہے۔ بحتری نے متوکل کے متعلق اچھے قصیدے لکھے ہیں۔ بحتری متوکل کے تعمیر کردہ تالاب کی تعریف میں کہتا ہے۔

تنصب فیها وفود الماء معجلة

کالخیل خارجة من حبل مجریها

بحتری بہت بخیل تھا۔ اور اس کا لباس ہمیشہ میلا رہتا۔ شعر پڑھتے وقت بہت سی غیر ضروری ایکٹنگ کرتا اور بیجا داد کا طلب گار رہتا۔ ابو بکر الصولی نے اس کا دیوان مرتب کیا ہے۔ بیروت میں ۱۹۱۱ء میں چھپا ہے۔ بحتری نے ابو تمام کی طرح ایک حماسہ بھی مرتب کیا ہے اس کے ابواب کی تعداد ۱۷۴ ہے جب کہ ابو تمام کے حماسہ کے دس ابواب ہیں۔ اس نے جاہلیت اور اسلام کے چھ سو شاعروں کا ذکر کیا ہے۔ معانی شعر میں بھی اس کی ایک کتاب ہے۔ اس کا انتقال ۲۸۴ھ میں ہوا۔

ابو العتاہیہ

اس کا نام اسماعیل بن القاسم ہے۔ سنہ ۱۳۰ھ میں عین التمر کے مقام پر پیدا ہوا۔ اور کوفہ میں پرورش پاکر جوان ہوا۔ وہ اپنے باپ کی طرح مٹکے بناتا اور انہیں فروخت کیا کرتا تھا۔ لیکن شروع سے ہی اس کی طبیعت شعر کی طرف راغب تھی۔ ایک مرتبہ شاعروں کے اجتماع میں وہ جانکلا اور ایک قصیدہ سنا کر سب کو مبہوت کردیا پھر تو لوگ اس کے ظروف سازی کے مکان پر جمع ہوجاتے اور ٹوٹے ہوئے برتنوں پر اس کے اشعار لکھے جاتے خلیفہ مہدی کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں وہ بغداد پہنچا اور ایک قصیدہ سنایا جس میں یہ اشعار تھے۔

اتتہ الخلافۃ منقادۃً　　الیہ تجرّر اذیالھا

خلیفہ مہدی یہ قصیدہ سن کر بہت محظوظ ہوا اور اسے بہت کچھ انعام واکرام دیا اور اسے قرب خصوصی حاصل ہوگیا۔ شہزادہ ہادی اس سے اس بات پر ناراض تھا کہ وہ ہارون الرشید کا مصاحب تھا لیکن جب ہادی خلیفہ بنا تو ابوالعتاہیہ نے اس تک بھی رسائی حاصل کرلی۔ جب ہارون الرشید خلیفہ بنا تو اس نے ابوالعتاہیہ کی بہت قدر کی۔ سفر وحضر میں اسے اپنے ساتھ رکھتا اور اس کی پچاس ہزار درہم سالانہ تنخواہ مقرر کی۔ انعام واکرام جو خلیفہ اور اس کے امراء و وزراء سے ملتے وہ اس کے علاوہ تھے اسلام کے متعلق وہ کچھ زیادہ یقین نہیں رکھتا تھا۔ لیکن بالآخر اس نے صدق دل سے اسلام قبول کرلیا اور زہد کو اختیار کرلیا۔ مہدی کی ایک باندی عتبہ کی محبت میں اس نے بہت سے اشعار کہے ہیں۔ اس نے شعرائے گذشتہ کی تقلید سے انحراف کیا اور شعر و شاعری میں انقلاب پیدا کیا۔ معانی میں اختراع پیدا کرنے میں یہ شعر عمدہ ہے۔

الناس فی غفلاتھم　　ورحی المنیۃ تطحن

اس کا ایک قصیدہ جو دانائی کی باتوں پر مشتمل تھا کئی ہزار شعروں میں تھا اصمعی کہتا ہے کہ اس کے شعر اچھے بھی ہیں اور گھٹیا بھی۔ وہ خوش رو اور خوش پوش تھا۔ رنگ سفید تھا۔ یوں تو سبھی اصناف شعر پر طبع آزمائی کی لیکن زہد میں اسے

خاص درک حاصل تھا۔ صاحب الاغانی نے اس کے بخل کے بہت سے واقعات نقل کیے ہیں۔ بیروت میں ۱۸۸۶ء میں اس کا دیوان طبع ہوا۔ اس کی وفات ۲۱۱ھ میں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک غلام تھا۔

ابونواس

اس کا نام حسن بن ہانی ہے۔ خلیفہ منصور کے زمانہ میں ۱۴۵ھ میں اہواز میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ دمشق کا رہنے والا تھا۔ ابونواس کی پرورش بصرہ میں ہوئی۔ غربت کی وجہ سے ابونواس کو اس کے والدین نے ایک عطر فروش کی دکان پر نوکر کرا دیا۔ لیکن اسے شعر و شاعری سے دلچسپی تھی۔ والبہ بن الحباب شاعر نے ابونواس میں ذہانت و ذکاوت کے آثار دیکھے تو اسے اپنے ساتھ کوفہ لے گیا۔ پھر وہ وہاں سے بغداد پہنچ گیا۔ وہاں ابونواس نے ابوزید انصاری اور معمر بن المثنیٰ وغیرہ سے مختلف علوم حاصل کیے۔ اور علم لغت میں کمال حاصل کیا خود شعر کہنے سے پہلے بیشمار شاعر مردوں اور عورتوں کے اشعار کی روایت میں مشغول رہا۔ اس نے شعرائے متقدمین کے محدود الفاظ اور معیّنہ اسالیب سے تجاوز کر کے ایک نئے اسلوب کی بنیاد ڈالی۔ اس نے شراب وغیرہ کے بیان میں وسعت پیدا کی۔ ایک باندی جنان سے اسے بہت محبّت تھی۔ اس کے متعلق بھی بہت سے اشعار لکھے۔ خلیفہ امین کی مدح بھی کہی۔ خلیفہ ہارون الرشید کی مدح میں مبالغہ کی انتہا اس شعر سے ظاہر ہے

وَاَخَفْتَ اهلَ الشركِ حتّٰی اِنّه
لَتَخَافُكَ النُّطَفُ الّتی لم تُخلق

(مشرکوں کو آپ نے اتنا خوفزدہ کر دیا ہے کہ جو نطفے ابھی پیدا نہیں ہوئے وہ بھی آپ سے ڈرتے ہیں)

اس نے برمکیوں کی تعریف میں بھی قصائد کہے ہیں۔ اس کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس کی وفات ۱۹۰ھ میں ہوئی۔ اس کا دیوان مصر، بیروت وغیرہ میں کئی مرتبہ چھپا ہے۔ اس کے دیوان میں قریباً تیرہ ہزار

اشعار ہیں۔ شعر کی قریباً سب ہی اصناف میں مہارت حاصل تھی۔ مختلف کتب ادبیہ میں اس کے حالات ملتے ہیں ✣

ابو فراس الحمدانی

اس کا پورا نام ابو فراس الحرث بن ابی العلاء الحمدانی ہے۔ سیف الدولہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ وہ شاعر امیر اور مشہور شہسوار تھا۔ اس کے اشعار سے عمدگی، عظمت، شیرینی، سلاست طبع، سخاوت اور غیرت آشکار تھے۔ جو عبداللہ بن المعتز کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ الصاحب بن عباد کہا کرتا تھا کہ شاعری ایک بادشاہ سے شروع ہوئی اور دوسرے پر ختم ہو گئی یعنی امراء القیس سے شروع ہو کر ابو فراس پر ختم ہو گئی۔ متنبیؔ بھی اس کی فضیلت کا معترف تھا۔ اور اس کے مقابلہ سے پہلوتہی کرتا تھا۔ سیف الدولہ اس کا بڑا قدردان تھا۔ اور اسے اپنے ساتھ رکھتا۔ وہ سیف الدولہ کے ساتھ رومیوں کے خلاف معرکوں میں بہت داد شجاعت دیتا۔ ایک مرتبہ وہ رومیوں کے ہاتھوں زخمی ہو کر گرفتار ہوا اور چار سال تک قسطنطنیہ میں قید رہا۔ سیف الدولہ کے انتقال کے بعد اس نے حمص پر قبضہ کرنے کی ٹھانی۔ لیکن وہ لڑائی میں سیف الدولہ کے بیٹے ابو المعالی کے ہاتھوں ۳۷ برس کی عمر میں قتل ہوا۔ اس کا دیوان بیروت میں چھپ چکا ہے۔ فخر میں اس کے یہ اشعار مشہور ہیں۔

الم ترنا اعزّ الناس جارًا
وامنعهم واوسعهم جنابًا

اس کے بعض اشعار کا جرمن زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے ۳۵۷ھ میں اس کی زندگی کا چراغ گل ہوا ✣

جریرؓ بن عطیہ

یہ ۴۲ھ میں پیدا ہوا۔ اس کی کنیت ابو حزرۃ تھی۔ اسلام کے عظیم ترین شعراء میں سے تھا۔ اور اُسے جاہلیت کے شاعر اعشی سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ اس کے اور فرزدق کے درمیان شعر و شاعری اور ہجو گوئی کے مقابلوں کا ایک سلسلہ جاری رہا۔ بعض اہل علم اسے شاعری میں فرزدق پر فضیلت دیتے ہیں۔ بشّار نے جریر کو فرزدق پر ترجیح دیتے ہوئے کہا کہ جریر جب چاہتا نرم ہو جاتا تھا اور جب چاہتا سخت ہو جاتا تھا۔ لیکن فرزدق ہمیشہ شدت ہی کو اختیار کیے رہتا جب فرزدق کی بیوی کا انتقال ہوا تو اسے جریر ہی کے اس رثیہ ہی کے ساتھ نوحہ کرنا پڑا جس کا ابتدائی شعر یہ ہے

لولا الحیاء لہاجنی استعبار
ولزرت قبرک والحبیب یزار

ثعالبی کی روایت ہے کہ جریر شعر کی چار اصناف یعنی فخر۔ مدح۔ ہجو اور عشق میں دیگر سب شعراء پر فوقیت لے گیا ہے۔

فخر میں اس کا یہ شعر بے نظیر ہے۔

الستم خیر من رکب المطایا
وانذی العالمین بطون راح

مدح میں یہ شعر بےمثال ہے۔

اذا غضبت علیک بنو تمیم
رایت الناس کلہم غضابا

ہجو میں یہ شعر مشہور ہے۔

فغض الطرف انک من نمیر
فلا کعبًا بلغت ولا کلابا

اس نے ایک قصیدہ عبدالملک بن مروان کی شان میں کہا جس کا مطلع یہ ہے

أتصحوام فوادک غیر صاح
عشیۃ ہمّ صحبک بالرواح

جب جریر اس شعر پر پہنچا۔

السّتم خیر من رکب المطایا
واندی العالمین بطون راح

تو عبدالملک جو ٹیک لگائے بیٹھا تھا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ تم میں سے اگر کوئی شاعر ہماری تعریف کرنا چاہے تو اس طرح کرے ورنہ وہ خاموش ہی رہے۔ اس کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی ۔

فرزدق

نام ہمّام بن غالب ہے۔ قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔ اس کا والد سرداران قوم میں سے تھا۔ معاویہ بن عبدالکریم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ میں فرزدق کے پاس گیا وہ اپنی جگہ سے ہلا تو میں نے دیکھا کہ اس کے پاؤں میں زنجیر بندھی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو فراس اس کا کیا سبب ہے۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک قرآن حفظ نہ کرلوں پاؤں سے زنجیر نہ اتاروں گا۔ وہ ہجو بڑی سخت اور دردناک کہا کرتا تھا۔ شعراء اس سے خوف کھاتے تھے۔ اس کے قصیدے بہت عمدہ تھے بعد میں وہ چھوٹے قصیدے کہا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ جلد یاد ہو سکتے تھے۔ تشبیہات میں یہ شعر عمدہ ہے۔

والشیب ینھض فی السّواد کانّہ
لیل یصیح بجانبہ نھار

وہ اہل بیت کا بہت مداح تھا۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہشام طواف کے موقع پر بھیڑ کی وجہ سے جب حجر اسود تک پہنچنے میں ناکام ہو کر ازدہام کے کم ہونے کا انتظار کر رہا تھا تو امام زین العابدینؓ بھی حجر اسود کو بوسہ دینے کی غرض سے آگئے آپ کو دیکھ کر لوگ فوراً ہٹ گئے اور راستہ بنا دیا۔ ہشام خفیف ہو کر پوچھنے لگا یہ شخص کون ہے تو فرزدق نے فی البدیہہ ایک قصیدہ پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

هذا الذی تعرفه البطحاء وطأته -
والبیت یعرفه والحل والحرم

یہاں تک کہ یہ شعر کہا

یغضی حیاءً ویغضی من مهابته
فما یکلم الا حین یبتسم

اور آخری شعر یہ تھا۔

هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله
بجده انبیاء الله قد ختموا

ہشام اس قدر برافروختہ ہوا کہ اس نے فرزدق کو قید کردیا
سنہ ۱۱۰ھ میں اس کی وفات ہوئی ؛

ابو طیب المتنبیؒ

اس کا پورا نام ابو طیب احمد بن الحسین ہے۔ کوفہ میں سنہ ۳۰۳ھ میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ لوگوں کو پانی پلایا کرتا تھا۔ ابو طیب نے علم و ادب کے کے سایہ میں تربیت پائی۔ اس کا حافظہ بہت قوی تھا۔ اور اسے فطرتی طور پر شاعری سے لگاؤ تھا۔ جب وہ ذرا جوان ہوا تو وہ شام چلا گیا اور علم و ادب کے حصول میں منہمک ہو گیا۔ پہلے لغت پر عبور حاصل کیا فصاحت و بلاغت میں نام پیدا کیا۔ لیکن اُسے حکومت کا شوق چرایا اور اس نے کچھ لوگوں سے اپنی حکومت کی بیعت لے لی۔ لیکن والی شہر نے اسے قید کردیا۔ کم سنی کے عذر پر اسے رہائی ملی تو اسے پیغمبری کا خبط ستانے لگا۔ اور اس نے بادیہ سماوہ میں پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ بنو کلاب وغیرہ قبائل کے لوگ اس کے پیرو بن گئے لیکن حمص کے حاکم نے اس سے لڑائی کرکے اُسے قید کردیا۔ کچھ عرصہ قید رہنے کے بعد اس نے توبہ کرکے رہائی حاصل کی۔ اب اس نے اپنی تمام تر توجہ شاعری پر مرکوز کردی۔ اور قصائد وغیرہ کہکر انعام و اکرام حاصل کرنے لگا۔ سب سے پہلے ۳۳۷ھ میں وہ سیف الدولہ کے پاس

پہنچا۔ اس کے دربار میں ابن خالویہ نحوی سے متنبیؔ کا جھگڑا ہوگیا۔ ابن خالویہ نے چابی مار کر اس کا چہرہ زخمی کر دیا۔ سیف الدولہ نے متنبیؔ کی کوئی حمایت نہ کی تو وہاں سے ناراض ہوکر ۳۴۶ھ میں مصر میں کافور اخشیدی کے پاس چلا گیا۔ وہاں اس نے بڑا مال و دولت حاصل کیا اور دربار میں کافی رسوخ حاصل کر لیا۔ کافور کو اس سے خطرہ پیدا ہوگیا۔ اور اس نے کہا" اے لوگو جو شخص محمد صلعم کے بعد نبوت کا دعویٰ کر سکتا ہے وہ کافور کے مقابلہ میں حکومت کا دعویٰ نہیں کر سکتا؟ پس تم اس سے بچ کر رہو" متنبیؔ وہاں سے ناراض ہوکر بغداد چلا گیا۔ اور پھر وہاں سے ناراض ہو کر ایران جا کر عضد الدولہ کے مصاحبین میں شامل ہوگیا اور وہاں سے بہت سا مال و دولت بطور انعام و اکرام حاصل کیا۔ وہ وہاں سے اپنے بیٹے محمد اور اپنے غلام مفلح کے ساتھ بغداد واپس جا رہا تھا کہ فاتک بن ابی الجہل اسدی نے اُن پر حملہ کر کے ۳۵۴ھ میں اُن سب کو قتل کر دیا۔ جہاں تک اس کی شاعری کا تعلق ہے اس کے اشعار متانت اور بلاغت میں اوّل درجہ پر ہیں۔ اس نے شاعری کے ہر باب میں کچھ نہ کچھ جدّت پیدا کی۔ خاص طور پر حِکَم (دانائی کی باتیں) حماسہ (بہادری) مدح۔ فخر اور عتاب (ہجو) میں تو اُسے خوب مہارت حاصل تھی ایک ہزار سال سے اس کا کلام لوگوں کی جرح اور مدح و تنقید کا موضوع بنا چلا آرہا ہے اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ابو منصور الثعالبی نے اس کے کلام پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔ ابن رشیق نے بھی متنبیؔ کی فضیلت کا اعتراف کیا ہے۔ محمد بن احمد عبیدی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ متنبی نے شعرائے متقدمین کے بہت سے اشعار سرقہ کیے ہیں۔ متنبیؔ کا دیوان حروف ابجد کی ترتیب سے بھی جمع ہو چکا ہے۔ اور اس کے دیوان کی کم از کم چالیس شرحیں لکھی جا چکی ہیں۔

مبالغہ میں متنبیؔ کے یہ اشعار مشہور ہیں جن کا مطلع یہ ہے۔

لوکان ذوالقرنین اعمل رایہ
لما اتی الظلمات صِرن شموسًا

اس کے اشعار میں نادر تشبیہیں۔ دور از کار استعارے۔ حسین مطلع اور بلند پروازی تخیل بہت زیادہ ہے۔

الدرس السادس والخمسون

ایف اے کے امتحان کے نصاب میں مرفوعات منصوبات اور مجرورات بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ان میں سے اکثر فرداً فرداً کتاب کے کسی نہ کسی حصہ میں مذکور ہیں لیکن طلبہ کی سہولت کے پیش نظر ہم ان سب کو اس سبق میں جمع کر دیتے ہیں۔

مرفوعات

عربی زبان میں پیش (ـُ) کو رفع کہا جاتا ہے اور جس اسم پر رفع ہو اسے مرفوع کہا جاتا ہے۔ رفع بعض اوقات الف ونون اور واو ونون کی صورت میں ہوتا ہے۔ مرفوعات کی مشہور اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مبتدا جیسے الولدُ نائمٌ میں الولدُ۔ زَیدٌ صالحٌ میں زیدٌ۔

۲۔ خبر۔ جیسے الولدُ نائمٌ میں نائمٌ اور زَیدٌ صَالِحٌ میں صَالِحٌ

۳۔ فاعل۔ جیسے جَلَسَ حامِدٌ میں حامِدٌ اور ذَهَبَ الرَّجُلُ میں الرجُلُ۔

۴۔ نائب فاعل جیسے کُتِبَ مکتوبٌ میں مکتوبٌ اور قُتِلَ سارقٌ میں سارقٌ۔

۵۔ اسم کان اور اس کے ساتھیوں کا جیسے کان الولدُ صالحًا اور صَارَ المَلِكُ عادلًا میں الولدُ اور الملِكُ۔

۶۔ خبر اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کی جیسے اِنَّ الرجُلَ کاذِبٌ اور لیتَ الملِكَ عادلٌ میں کاذب اور عادل

۷۔ اسم ما ولا مشابہ بلیسَ جیسے ما الولدُ صالحًا اور لَا رَجُلٌ فاسِقًا میں الولدُ اور رَجُلٌ۔

۸۔ خبر لائے نفی جنس جیسے لا رَجُلَ عاقِلٌ اور لَا غُلَامَ رَجُلٍ کاذِبٌ میں عاقل اور کاذِب۔

مَنْصُوبات

عربی میں زیر (ـَ) کو نصب کہتے ہیں اور جس اسم پر نصب ہو اُس کو مَنْصُوب کہتے ہیں۔ بعض اوقات، نصب یاء و نون یا تنوین کی صورت میں آتا ہے۔ منصوبات کی مشہور قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مفعول مُطلق۔ یہ وہ مصدر ہے جو تاکید۔ طریقہ یا تعداد بیان کرنے کے لیے آتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (تاکید) میں ضربًا۔ جلستُ جلسةَ المعلّم (طریقہ) میں جَلسةَ اور دُكَّتِ الارض دَكَّةً (تعداد) میں دَکَّةً۔

۲۔ مفعول بہ۔ یعنی وہ مفعول جس پر کوئی کام واقع ہوتا ہو جیسے اَکَلْتُ خُبْزًا اور كَتَبَ الولدُ مکتوبًا میں خُبْزًا اور مکتوبًا۔

۳۔ مفعول فیہ۔ اسے ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان جیسے سافرتُ یومًا۔ صُمتُ شہرًا میں یومًا اور شہرًا ظرف مکان جیسے دخلتُ المسجدَ اور الخادمُ قائمٌ خَلْفَ البابِ میں المسجدَ اور خَلْفَ

۴۔ مفعول لہٗ۔ یہ وہ مصدر ہے جو کسی فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے ضربتُه تادیبًا اور قام التلامذةُ اِکرامًا لہ میں تادِیبًا اور اِکرامًا

۵۔ مفعول معہ۔ یہ وہ مفعول ہے جو واؤ معیّہ کے بعد آئے جیسے سافرتُ والطریقَ اور جاءَ البردُ والجُبّةَ میں الطریقَ والجبّةَ۔

۶۔ حال جیسے جاءَ الولدُ ضاحِکًا اور رایتُ الولدَ باکیًا میں ضاحِکًا اور باکیًا

۷۔ تمیز۔ جیسے شربَ الولدُ کاْسًا لبنًا اور اشتریتُ رِطلًا زیتًا میں لبنًا اور زیتًا۔

۸ منادیٰ۔ جیسے یاعبدَ الرحمن اور ھٰذا ذاھبًا میں عبدَ

اور ذاھبًا۔

۹۔ خبر کان اور اس کے ساتھیوں کی جیسے کان الولدُ حاضرًا اور لَیسَ الخادمُ عاقِلًا ہیں حاضرًا اور عاقلًا۔

۱۰۔ اسم اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا جیسے اِنَّ اللہ عَلِیمٌ اور لَعَلَّ الوَلَدَ سَارِقٌ ہیں اللہ اور الولَدَ۔

۱۱۔ خبر ما و لا مشابہ بلیس جیسے مَا زَیدٌ جاھلًا اور لَا رَجُلٌ کَاذِبًا ہیں جاھلًا اور کَاذِبًا

۱۲۔ اسم لائے نفی جنس جیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور لَا رَجُلَ صَادِقٌ ہیں اِلٰہَ اور رَجُلَ۔

مجرورات

عربی میں زیر (ـِ) کو جَرّ کہتے ہیں۔ اور جس اسم کے نیچے جرّ ہو یا وہ حالت جرّی میں ہو وہ مجرور کہلاتا ہے۔ اس کی دو مشہور قسمیں ہیں۔

۱۔ مجرور بحرف جرّ۔ جیسے الغرابُ علی السقفِ اور الماءُ فی الابریقِ ہیں السقفِ اور الابریق

۲۔ مضاف الیہ جیسے ھو خادمُ زَیدٍ اور اَنتَ فی ذِمّۃِ اللہ ہیں زید اور اللہ۔

۳۔ اسم ما بعد کل جیسے کلُّ شیءٍ ھَالِکٌ۔

۴۔ اسم اَیُّ جیسے اَیُّ شیءٍ تَاکُلُ ہیں شیءٍ

۵ اسم کَمْ خبریہ جیسے کَمْ دوبیّۃٍ اِکتَسَبتُھا

مشق نمبر ۵۶

۱۔ مرفوعات کی اقسام مع امثلہ بیان کرو۔

۲- منصوبات کی آٹھ قسمیں بیان کرو۔

۳- مجرورات کی چار قسمیں مع امثلہ بیان کرو۔

۴- عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے (۲) کل رات سرائے میں ایک مسافر کا مال چرایا گیا (۳) شاید لڑکا دیوانہ ہے (۴) کاش میرا نوکر دیانت دار ہوتا (۵) یہ آدمی بدکار نہیں ہے (۶) میرے بعد کوئی نبی نہیں (۷) میں نے سبق خوب یاد کیا (۸) امین ایک سال یورپ میں سفر کرتا رہا (۹) ہم نے گیارہ ستارے دیکھے (۱۰) او جانے والے مجھے ایک درم دیتا جا (۱۱) کیا حامد کا نوکر بیمار ہے۔ (۱۲) وہ سورج طلوع ہونے کے وقت نیند سے بیدار ہوئی۔ (۱۳) تم نے بچی کو سوئے ہوئے پایا (۱۴) کبوتری ٹہنی پر چہچہانے والی ہے (۱۵) اے عبدالحمید تم کہاں سے آئے ہو (۱۶) درختوں کی ٹہنیاں کٹی ہوئی ہیں (۱۷) میرے پاس تہتر کتابیں ہیں۔ (۱۸) اس محل میں داخل ہونے کا راستہ کہاں ہے (۱۹) لڑکیاں اپنی استانی کی تعظیم کے طور پر کھڑی ہوئیں (۲۰) تم کونسی چیز کھانا پسند کرو گے۔

مشکل الفاظ کا ترجمہ:- (۱) خالِق (۲) خَانَ (۳) مجنون (۴) دَیِّنٌ (۵) فاسق (۷) حفظتُ حِفظًا (۸) مسافر (۹) احد عشر کوکبًا (۱۰) هَیَا ذاهِبًا - اَعْطِنی (۱۲) مطلع- انتبهتْ (۱۳) نائمَةً - (۱۴) الحمامةُ - سَاجعَةٌ (۱۷) ثلثة و سبعون (۱۸) مَدخل قَصر (۲۰) تحبُّ اَن تاکُلَ ÷

رحمانی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام مولانا بشیر احمد پرنٹر و پبلشر چھپکر کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی